

भारत सरकार  
GOVERNMENT OF INDIA  
राष्ट्रीय पुस्तकालय, कलकत्ता ।  
NATIONAL LIBRARY, CALCUTTA.

वर्ग संख्या

Class No.

पुस्तक संख्या

Book No.

रा० पु०/ N. L. 38.

U

891.431

#139g

MGIPC—S4—9 LNL/66—13-12-66—1,50,000,





اطلاہ۔ اگرچہ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ دار فروخت کے لیے موجود ہے جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے دوام کر سکتے ہیں قیمت بھی ازان ہی لیکن خاص اس کتاب کے پیش پرچ کے تین صفحہ جو بارہ ہیں ان میں بعض کتب کلیات دو اور دو غیر درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب جو وہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۸	تجمل حسین خان۔		کلیات و دواہین اردو
	دیوان امیر موسوم۔ بہارہ انیس آباد		کلیات ظفر۔ از حضرت سراج الدین ظفر
۱۱	امیر احمد مینائی مرحوم۔	۱۱	بادشاہ ہر چار جلد کامل دو جلد میں۔
	دیوان خواجہ میر درد۔ دہلوی	۱۱	دیوان ناسخ۔ از استاد شیخ نام بخش ناسخ گوئی
۳	استاد مشہور۔	۳	دیوان غافل۔ از منور خان غافل۔
	دیوان بہار عرب۔ سلام مولوی	۳	دیوان ذوق۔ دہلوی استاد معروف
۱۱	محمد زید متخلص بہ حافظ۔	۴	دیوان قد۔ جلد ثانی۔
	بہارستان سخن۔ ناسخ و آتش و آب و مینون	۵	انتخاب داغ۔ مولفہ جناب آغ دہلوی
	آشاؤد کا کلام ہوزن و ہرولیف مولفہ مولوی	۵	گلزار داغ۔
۱۱	محمد جی حسن خاں۔	۱۲	آفتاب داغ۔
۳	دیوان لطف۔ حافظ لطف علی خان بریلوی	۳	فریاد داغ۔
۳	دیوان نیار۔ کلام حضرت شاہ نیار احمد دہلوی	۳	دیوان رند مشہور از نواب سید محمد خان رند
	شرح یوسفی دیوان حافظ از مولوی		دیوان غالب۔ از مرزا اسد اللہ خان
۳	محمد یوسف خلی شاہ چشتی نظامی۔		غالب دہلوی۔
۳	دیوان لغت سروری۔ از مفتی غلام سرور دہلوی		دیوان مرغوب جہان۔ کلام سید

فہرست: علامہ حفیظ اللہ خان معروف بہ شاعر و لہند

حصہ اول

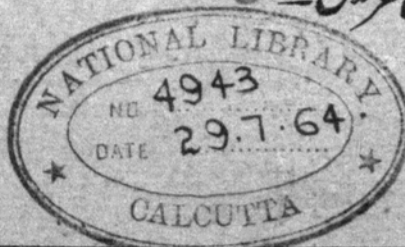
نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱	اُردو غزلیں۔	۲۶۹	۶
۲	اشعار متفرق اُردو۔	۲۸۲	۱۰۱
۳	فارسی غزلیں۔	۲۲	۱۲۲
۴	اشعار متفرق فارسی۔	۱۷۲	۱۲۱
۵	مستزاد اُردو۔	۱۰	۱۵۱
۶	مختصر اُردو۔	۱۷	۱۵۸
۷	مستزاد اُردو۔	۵	۱۷۸
۸	رباعیات اُردو۔	۲۲	۱۸۶

891.431

H1398

حصہ دوم

۹	دو ہا ملی ہوئی غزلیں۔	۱۸	۱۹۳
۱۰	بھجن۔	۲۲	۲۰۹
۱۱	ہوئی۔	۳۲	۲۱۹
۱۲	گھمڑی۔	۵۱	۲۳۱



DBA000004943URD

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحه
۱۳	چوناسا-	۲	۲۴۱
۱۴	بارهاماسا-	۷	۲۴۲
۱۵	تفرق راگ-	۲۷	۲۵۲
۱۶	بهاگ راگ-	۱۱	۲۶۱
۱۷	بھیروین-	۱۲	۲۶۳
۱۸	دادنا	۴۵	۲۶۵
۱۹	دوہا-	۱۰۰	۲۷۳
۲۰	سورٹھا-	۳۱	۲۷۷
۲۱	کیت -	۳۸	۲۷۹
۲۲	سویا-	۹۳	۲۸۱
۲۳	خط منظوم زبان بهاشا-	۱	۳۰۲
۲۴	خط نظم و نثر زبان اردو-	۲	۳۰۸





# فرہنگ گلدستہ حفیظ اللہ خان حصہ دوم حسین زبان بھاشا کے اکثر الفاظ ہیں

## باب الف

अनर्थाभी.	جو سدا دل میں رہے یہ لفظ خاص کر خدا کے لیے ہے	انتر جامی
अक्र,	نام اس شخص کا ہے جو سری کرشن چندر کو تھمرا لیکھا تھا۔	اکرور
उमंग,	خوشی خواہش شوق۔	امنگ
अनहद,	بچہ جس کی حد مقرر نہ ہو۔	ان حد
अधर,	نیچے کالب۔ اونٹ۔ فزی۔ درمیان	آدھر
अचल,	جو چل نہ سکے۔	اچل
अभिलाष,	آرزو۔ خواہش۔ تمنا۔	ابلاکھ
अदुत,	عجاب۔	ادوبت
अधर्म,	خلان شرع کام۔ عذاب۔ خراب کام کرنا۔	ادوشرم
अकर्म,	قصور۔ خراب کام۔	اکرم
अवगुण,	میسب۔	ادگن
अलक,	بالوں کی لٹ۔ گھونگھور۔	الک
अलख,	بے دیکھی چیز۔ بے پہچان۔ مثلاً خدا کی تعالیٰ	الکھ
अमृत,	آب حیات۔ زہر۔ پانی۔ دیوتا۔	امرت
अपोत,	روشنی۔ چمک۔	اوتروت
अरप,	روشن	اودے

آدم	خراب	ادھم
آوارہ	بچانا	آوارہ
آواز	چھاتی۔ گودی۔	آواز
آجرا	کپڑا۔ چادر زنا	آجرا
آگ	جہان جانہ سکے۔ جو قابل بتانے کے نہ ہو۔	آگ
آگ	خوش	آگ
آگ	حروت۔ اعدا۔ گودی۔ نشانی۔	آگ
آگ	جسم۔ بدن۔	آگ
آگ	قصور۔	آگ
آگ	تدبیر۔	آگ
آگ	زیادہ۔ بہت۔	آگ
آگ	آگ	آگ
آگ	نام شخص جس کو تمہارے کرشن چندر نے برج کو خط دیکر بھیجا تھا۔	آگ
آگ	دعا۔	آگ
آگ	نصیحت۔ جاؤ۔ خیرات۔	آگ
آگ	آسمان۔ لباس۔ عزت۔	آگ
آگ	سب دیوتاؤں کا راجہ یعنی اندر جہان رہتا ہے۔	آگ
آگ	خوشی دینے والا۔	آگ
آگ	بڑا عقل مند۔	آگ
آگ	بہت۔ زیادہ۔	آگ
آگ	خوش۔	آگ
آگ	پانی	آگ
آگ	عبادت کرنا۔ پوجا پاٹ کرنا۔	آگ
آگ	برائی۔	آگ
آگ	مالک۔ خدا امرا دیو جی۔ رام چندر جی	آگ



آبج	کمل۔	آبج
آبچک	اجانک۔ دھوکے میں	آبچک
آبکر	آگے۔	آبکر
آبکر	بچ بونے سے پہلا اکھوا جو کھلتا ہو۔	آبکر
آرن	لال۔ سرخ۔ آفتاب سرخ رندھی کا درخت۔	آرن
آینک	بہت	آینک
آج	برہما پر خدا سے ملایو جو بن نہ یور جو کسی سے پیدا نہ ہوا ہو۔	آج
آدم	خراب۔ رذیل۔ بیخ آدمی۔	آدم
آکوشا سن	حکم۔	آکوشا سن
آوگب	سہارا۔	آوگب
آگہ	عذاب۔ نام آگ سر دیت یعنی عفریت کا ہو۔	آگہ
آچھ	راہان کے لڑکے کا نام ہو۔	آچھ
آر	دشمن	آر
آبار	خوراک طعمہ۔ خورش۔	آبار
آمر	دیوتا جو کبھی نہ مرے۔	آمر
آدھرا مت	آدھون کارس۔ ہونٹھوئی مٹھاس۔ شیخن لی۔	آدھرا مت
آگادہ	بے نگاہ۔ گہرا۔	آگادہ
آریش	راجہ اندر کا نام ہو۔	آریش
آمل	پاک۔ صاف۔	آمل
آٹنگ	کام کھوشیوت خواہش نفسانی نام راجہ جنک جے ہم	آٹنگ
آلواد	عیب۔ برائی۔	آلواد
آریش	و بدبہ۔ رتبہ۔ جاہ و شہم	آریش
آمل	آگ۔	آمل
آمل	ہوا۔	آمل
آسہ	شیطان نسل کے لوگ دیوزاد۔ عفریت۔ راجس	آسہ
آبج	کمل۔	آبج
آبچک	اجانک۔ دھوکے میں	آبچک
آبکر	آگے۔	آبکر
آبکر	بچ بونے سے پہلا اکھوا جو کھلتا ہو۔	آبکر
آرن	لال۔ سرخ۔ آفتاب سرخ رندھی کا درخت۔	آرن
آینک	بہت	آینک
آج	برہما پر خدا سے ملایو جو بن نہ یور جو کسی سے پیدا نہ ہوا ہو۔	آج
آدم	خراب۔ رذیل۔ بیخ آدمی۔	آدم
آکوشا سن	حکم۔	آکوشا سن
آوگب	سہارا۔	آوگب
آگہ	عذاب۔ نام آگ سر دیت یعنی عفریت کا ہو۔	آگہ
آچھ	راہان کے لڑکے کا نام ہو۔	آچھ
آر	دشمن	آر
آبار	خوراک طعمہ۔ خورش۔	آبار
آمر	دیوتا جو کبھی نہ مرے۔	آمر
آدھرا مت	آدھون کارس۔ ہونٹھوئی مٹھاس۔ شیخن لی۔	آدھرا مت
آگادہ	بے نگاہ۔ گہرا۔	آگادہ
آریش	راجہ اندر کا نام ہو۔	آریش
آمل	پاک۔ صاف۔	آمل
آٹنگ	کام کھوشیوت خواہش نفسانی نام راجہ جنک جے ہم	آٹنگ
آلواد	عیب۔ برائی۔	آلواد
آریش	و بدبہ۔ رتبہ۔ جاہ و شہم	آریش
آمل	آگ۔	آمل
آمل	ہوا۔	آمل
آسہ	شیطان نسل کے لوگ دیوزاد۔ عفریت۔ راجس	آسہ



آچر	جو چل نہ سکے۔	آبشار
آبلا	عورت کمزور۔	آبھارا
آبیلی	مست عورت بناؤ سنگار کرنا۔	آبھارا
آمی	آب حیات۔ امرت۔	آبھارا
آبھرام	خوبصورت۔ آرزو۔ خواہش	آبھارا
آرت	تخلیف۔ درد۔ دکھ۔ محبت۔ عشق۔ پوچھا کا نام ہے۔	آبھارا
آبن	منہ۔ دھن۔	آبھارا
آبیس	حکم۔	آبھارا
آبھرا	جلد۔	آبھارا
آبھرن	زیور۔ گنا۔	آبھارا
آبھرا	شیطانوں کے لڑکے۔	آبھارا
آوپ	حسن۔ خوبصورتی۔	آبھارا
آدکھ	دوا۔ علاج۔	آبھارا
آبھرا	لباس۔ کپڑا۔	آبھارا
آبھرا	عورت۔	آبھارا
آدوت	نکلنا۔ چلنا۔	آبھارا
آوپ بن	پائین یا غصہ میں ایک بن کا نام ہے۔	آبھارا
آوپار	ادھار ڈالنا۔	آبھارا
آوسیر	خس۔	آبھارا
آوشی	اٹھنا۔ گھرانہ۔ اٹھ ہونا۔	آبھارا
آوپچار	تدبیر۔	آبھارا
آڈرو ج	پستان۔ چھاتی عورت کی۔	آبھارا
آوچھاہ	خوشی۔	آبھارا
آوچار	گنا۔	آبھارا
آڈو	جانکھین پیر کی۔	آبھارا

آرتی،	چراغ جلا کر دیوتاؤں کو دکھلانا۔	آرتی
آرچ،	اصیل و نجیب۔ خاندانی۔ سب سے اچھا۔	آرچ
آدھار،	سہارا۔ پرورش کرنے والا۔	آدھار
آدھیر،	بے دھیرج۔ بے صبر۔	آدھیر
<hr/>		
بالا،	سولہ برس تک کی عورت کو کہہ سکتے ہیں	بالا
بھون،	گھر۔ مکان	بھون
بھاتا،	بھائی۔ برادر۔	بھاتا
بھولانا،	بھولادینا۔	بھولانا
بھولہ،	لین دین۔ طریقہ۔	بھولہ
بھوشی،	بانسری۔ فی۔	بھوشی
بھوشا،	زیور۔ گہنا۔	بھوشن
بیرہنی،	وہ عورت جو اپنے عاشق سے جدائی میں ہو۔	بیرہنی
بھوگ،	غم و راحت برداشت کرنا خوشی دکھانا عورت سے صحبت۔	بھوگ
بھش،	قابو۔ زور۔	بھش
بھن،	طنبورہ۔ نام باجا۔	بھن
بھپوتی،	پاب کا حصہ۔ پاب کی شراکت۔	بھپوتی
بھبھان نندنی،	شری رادھ کا جی۔	بھبھان نندنی
بھبھان سوتا،	شری رادھ کا جی۔	بھبھان سوتا
بھبھان کمار،	شری رادھ کا جی۔	بھبھان کمار
بھسار،	نقہ۔	بھسار
بھدن،	چہرہ۔	بھدن
بھتادیک،	برہما۔ بھشن۔ سیش وغیرہ۔	بھتادیک
بھال،	ہلکی	بھال
بھسم رمانا،	خاک کٹر ملنا۔ راکھ لگانا۔	بھسم رمانا

بधिक	صیاد۔ چڑی مار۔ مارنے والا۔ قصائی وغیرہ۔	بیدھک
भानु	سورج۔	بھان
ब्रज	نام آبادی کا ہجو ضلع متھرا میں ہے۔	برج
बिर	عدوت۔ دشمنی۔	بیر
बावरी	بیوقوف۔ کم عقل۔ گیان عورت۔	باوری
ब्रत	کار ثواب کرنا۔ مثلاً روزہ عبادت وغیرہ۔	برت
ब्रजबाला	برج دلش کی عورتیں۔	برج بالا
ब्रजनारि	برج دلش کی عورتیں۔	برج نار
ब्रजबनिता	برج کی عورتیں۔	برج بنتا
विरह	جدائی۔	برہ
ब्रजनायक	برج کے مالک یعنی شری کرشن چندر۔	برج نایک
ब्रजराज	سری کرشن چندر۔	برج راج
ब्रजचन्द्र	طیب۔ معالج۔	برج چند
बैद्य	بیتاب بیقرار۔	بید
विकल	خریدنا۔ مول لینا۔	بیکل
बिसाहना	بہت روز۔	بساہنا
बडदिन	کرشن چندر جی۔	بڈون
बनबारी	وکہ۔ تکلیف۔	بنواری
बिथा	خدائے تعالیٰ۔	بتھا
बिधना	بانہ۔ ہاتھ۔ بھوج پتر۔	بیدھنا
भुज	تیر۔ خدنگ۔	بھج
बाणा	بھول۔ چوک۔ خوف۔ اندیشہ۔	بان
भ्रम	خدا۔	بھرم
ब्रह्मा	رہنے والا۔	برہما
बासी		باسی

ہندابن	برج میں ایک شہر کا نام ہے۔ مقام تیرتھ ہے۔	ہندابن
ہمانا	صحیح ہے کہ علی الصبح گزرتا وقت کا ثنا چھوڑنا۔	ہمانا
بھارتھ	نام کتاب مصنف بیاس جی جیمن کو رواد پانڈو کی لڑائی ہے۔	بھارتھ
بھولا	سید معاساد معا آدمی۔ نام مہادیو جی۔	بھولا
بیال	سانپ چیتا۔ ہاتھی۔ دین خراب آدمی۔	بیال
بھوم	زمین۔	بھوم
بندو	کرشن چندر کے باپ کا نام ہے۔	بندو
بارہ آجھوکن	بہت۔	بارہ آجھوکن
بھوپ	بارہ قسم کا زیور۔	بھوپ
ہسانا	بادشاہ۔ راجہ۔	ہسانا
برسانا	خوش ہونا۔	برسانا
بہشی دھر	برج میں ایک معنی کا نام ہے۔	بہشی دھر
بالم	کرشن چندر کا نام ہے۔	بالم
بھیش	پت۔ مالک۔ خاوند۔	بھیش
بنال	چال۔ صورت بنانا شکل بدلنا۔	بنال
بیلا	چھوٹو کی مالا جیمن طے طرح کے بن کے چھل ہونے پر پتھار کے ہونے	بیلا
بجال	پانسری۔ ہنسی۔ تو۔	بجال
بہال	لوک۔ ماتھا۔ پیشانی۔	بہال
بھیاون	ریچہ۔	بھیاون
بلکھنا	ہمیت ناک۔ ڈرونی صورت۔	بلکھنا
برجوری	بہتر ہونا۔	برجوری
بایل	زبردستی۔	بایل
بارہ بن	باپ۔	بارہ بن
	برج میں بارہ بن ہیں۔ مہار بن۔ تال بن۔ ہر بن۔	
	کدو بن۔ کام بن۔ کوٹ بن۔ چند بن۔ تو بن۔	



بک	مہاراج - کتھار بن - میل بن - بھاندیر -	بک
بکھ	بگلا - موسیقار -	بکھو
باریاد	عورت - ہو - دو طمن -	باریائی
باریکم	زبردستی -	باریکرم
بالہ	باہر نکالنا -	بالوے
بایین	کنارے پر -	بایین
بایین	غریب بچپن - بے کلام -	بایین
ہند	گلی سرائے - راہ -	ہند
باریکا	بہت - جھنڈ -	باریکا
باریواہن	باغیچہ - پھلواری -	باریواہن
بارین	بادل -	بارین
بارسا	کس -	بارسا
باد	سواری -	باد
بانا	ہاتھی -	بانا
بان	تکرار -	بان
بار	بھیکہ -	بار
باری	عادت - بھاد -	باری
باری	پانی -	باری
باری	سمندر -	باری
بار	عورت -	بار
بار	بناؤ - چلاؤ -	بار
بار	بات - قول -	بار
بار	بونہ - قطرہ -	بار
بار	پھاڑ کر -	بار
بار	طار -	بار

بیجن	بجلی۔	بج
بیلنم	دیر۔	لبیب
بیس	عمر۔	بیس
بندھ	بھائی	بندھ
भव	سفسار۔ دنیا۔	भव
भट	پهلوان۔ بہادر۔ شجاع۔	بھٹ
भट्ट	سکھی۔	بھٹو
भववाधा	رج و غم دنیوی۔	بھو بادھا
वीर	بہادر۔ بھائی۔	वीर
भुवङ्ग	سانپ۔	بھونگ
भूरि	بہت۔	بھوری
भोगी	سانپ۔	بھوگی
भङ्ग	توڑنا۔	بھنگ




परवान	پتھر۔	پرخان
पग	پیر۔ پاکون۔	پگ
पङ्क	پتھر۔	پنگ
पङ्कत	قطار۔ صف۔	پنگت
पञ्चक	چلہ۔ رودھ۔	پنچک
पञ्चमुख	مہادیو۔	پنچمکھی
पटनर	مثال۔	پٹنر
पट्ट	ہوشیار۔ خوبصورت۔	پٹ
परा	عہد۔ قول۔ حالت۔ کمائی۔ مول۔	پن
परिदत्त	عالم۔ فاضل۔	پشدت
पतङ्ग	چھوٹے کیڑے جو چراغ پر آتے ہیں آفتاب طائر۔ آگ خیز۔	چنگ

پناہ	چھوٹی جھنڈی	پناہ
پننی	عورت مشکوہ	پننی
پد	اشعار نظم عبارت	پد
پن پد	پانی بھرنے کا گھاٹ	پن پد
پون	دھرم	پون
پراہ	پانی کی دھارا ہو اچلنا	پراہ
پراہ	طاقت تیز غصہ والا	پراہ
پیان، پوین	محبت	پیان، پوین
پد	کپڑا	پد
پراہ	نام بھگت	پراہ
پل	لہجہ بھگت	پل
پل	مالک راجہ خدا	پل
پل	باپ	پل
پل	سورج آگ درخت	پل
پل	برسات کا موسم	پل
پل	پت خاوند	پل
پل	تیو ہار حصہ ہیرا	پل
پل	راہ	پل
پل	محبت	پل
پل	پرورش	پل
پل	رقیم تخت چوڑائی	پل
پل	ریشمی زرد کپڑا	پل
پل	مسافر راہی	پل
پل	پورا سب	پل
پل	پانی	پل

پنھی	ہر فی مسافر مایا۔ جاندار۔ خدا۔	پیشی
پننگ	سانپ۔	پنگ
پپ	دودھ۔	پے
پپان	چلا جانا۔	پیان
پرنک	کھاٹ۔ چارپائی۔	پرنک
پرنت	یقین۔ بھروسہ۔	پرنت
پردار	پرائی عورت	پردار
پرہ	بہت۔ زیادہ	پرہ
پرمانما	خدا۔	پرمانما
پرہمہ	خدا۔	پرہمہ
پرہمہ	ہمیشہ ہے۔	پرہمہ
پرلک	حاقبت۔	پرلک
پرست	چھوٹا۔	پرست
پرادی	پرائے قابو میں۔	پرادی
پرکرم	چاروں طرف گھومنا۔ طواف کرنا	پرکرم
پرکرم	انجام۔	پرکرم
پرکرم	محنت۔	پرکرم
پرکرم	ہنسی۔ ٹھٹھا۔ طعنہ۔	پرکرم
پرہ	اُدھر۔	پرہ
پرہ	غیر لوگوں کا کام نہال دینے والا آدمی۔	پرہ
پرہ	وہ کتابیں جو بیاس جی نے بنائی ہیں۔	پرہ
پرہ	پیر۔ عہد۔ تحریف۔ جگہ۔ آواز۔	پرہ
پرہ	پھیلانا۔	پرہ
پرہ	طاقت ور۔	پرہ
پرہ	پیارا۔	پرہ



پراشاپیا،	جانی - پیارا۔	پران پیا
پرخم،	پچھلے۔	پرخم
پوائے،	ٹھا کر دین میں ایک ذات ہے۔	پوائے
پاچل،	پایے زیریں قسم زیور۔	پاچل
پارست،	ایک قسم کا پتھر جسکو لوہا لگ کر سونا ہو جاتا ہے۔	پارست
پارٹ،	ارجن کا نام۔	پارٹ
پورٹ،	آدمی۔	پورٹ
پورٹ،	روشنی۔ اچھالا۔	پورٹ
پکاگ،	ہولی کا وقت۔	پکاگ
پاک،	آگ۔	پاک
پاسپار،	آپسین۔ باہم۔	پاسپار
پربش،	بے قابو۔	پربش
پرا،	گتھ۔	پرا
پربش،	گتھ جانا۔ مل جانا۔	پربش
پیشا،	خاوند۔ مالک۔	پیشا
پرناری،	پرائی حورت۔	پرناری
پربش،	پتی پتی۔ شاخ پتون سمیت۔	پربش
پربش،	بہت جھڑ جھڑانہ۔	پربش
پربش،	چلے جانا۔	پربش
پربش،	ظاہر۔ معلوم۔	پربش
پربش،	بہت پیارا۔ جان سے پیارا۔ مالک۔ خاوند۔	پربش
پربش،	پوا۔	پربش
پربش،	کسل کی دھوری سے زیرہ۔	پربش
پربش،	راہ۔	پربش
پربش،	عمر۔	پربش

پتیت،	رزیل - بیج -	پتیت
پربھ،	بیج - پلنگ -	پربھ
پریشان،	آخر - انجام -	پریشان
پرسن،	بھول -	پرسن
پربال،	مونگا -	پربال
پربا،	جک -	پربا
پالان،	پرویش -	پالان
پالیم،	ہاتھ -	پالیم
پالتی،	پاپی - خراب آدمی -	پالتی
پایس،	پرست -	پایس
پاھن،	پتھر -	پاھن
پارگامی،	پارہو بیجا ہوا -	پارگامی
پیک،	پیہا - کوئل - کوئل -	پیک
پندر،	راجہ اندر -	پندر
پوہرا،	پرویش کرنا -	پوہرا
پکڑن،	کمل -	پکڑن
پوڈا،	جو عورت ۴۵ برس سے ۵۵ برس تک کی ہو -	پوڈا
پروہش،	شیش ناگ -	پروہش
پروہندر،	شیش ناگ -	پروہندر
پریت،	یقین - اعتبار - بھروسہ -	پریت
پرین،	ہوشیار - عقیل -	پرین
<div style="text-align: center;">  </div>		سراک
		تالاب -
		توبھی -
		لڑکا -
نڈاگ،		نڈاگ
نہپ،		نہپ
ننہ،		ننہ

تندر	توٹکا۔ نام باجا۔	تندر
تندول	چاول۔	تندول
تپسپا	عبادت۔	تپسپا
تمال	پان۔ ملک۔	تمال
تھرانی	تاؤ۔ کشتی۔	تھرانی
تھرار	برادرخت۔	تھرار
تھرر	چور۔	تھرر
تات	باپ۔ استاد۔ دوست۔ لڑکا۔ بھائی۔ دشمن۔	تات
تاپ	عورت۔	تاپ
تیلک	ماتھے پر ہندو جو چندن یا صندل وغیرہ سے لڑکا لڑکھن قشقہ سے کہنا	تیلک
تیر	زیادہ گاہ جہاں سب لوگ رسوم نہیں ادا کرنے کو جمع ہوں۔	تیر
تیر	گھوڑا۔	تیر
تیر	لڑکا ہوا۔	تیر
تیر	بیمقل۔ اندھیارا۔	تیر
تیر	آکاش۔ پاتال۔ مرت لوک۔	تیر
تیر	تھوڑا۔	تیر
تیر	ڈر۔ خوف۔	تیر
تیر	تین طرح کا بخار۔	تیر
تیر	عورت۔	تیر
تیر	چھوڑ دینا۔	تیر
تیر	دکھ دینا۔ نہ ملنا۔	تیر
تیر	تین طرح کی ہوا۔	تیر
تیر	پاس۔ کنارہ۔	تیر
تیر	ماتھے پر قشقہ کھینچنا۔	تیر
تیر	گرم ہونا۔	تیر

تارک،	موج - لہر -	ترنگ
تارخہ،	تیز پینا - چھپرا -	تیکھ
تاجنا،	چھوڑنا -	تجنا
تاپ،	بخار -	تاپ
تار،	تھارا -	تب
تگوشی،	ٹھکسی -	ٹھگوری
ٹیک،	آڑ -	ٹیک
تپی،	پوچاری - عابد -	تپی
تارنا،	لاٹن نجات -	ترن
تار،	دخت -	ترو
تارینا،	سورج -	ترن
تارنا،	جوان -	ترو
تارونا،	کرن پھول - جوکان مین عورتین ہنستی ہیں -	ترونا
تار،	اندھیا را -	تار
تارینا،	جمناجی -	تارنی جا
تارنا،	تالاب -	تارناک
تارن،	چلن - سوزش -	تارن
تارن،	سزا دینا -	تارن
تارن،	نجات دینے والا -	تارن
تارنا،	پالا -	تارنا
ج		
جیانی،	بوڑھا پیا - پورا نا -	جیرن
جیادھاری،	جیو دھاری جاندار -	جیو دھاری
جیادھار،	جیون مول باعث زندگی - زندگی کی جڑ -	جیون مول
جیادھار،	جوت - روشنی - چکب -	جوت



جوا لا	آئینہ - لپٹ -	جوا لا
جبر	بنجار -	جبر
جوالا کھی	آتش نشان پہاڑ زیارت گاہ ہندوان -	جوالا کھی
جو کھم	خوف - ڈر -	جو کھم
جہنمی	والدہ -	جہنمی
جشن	تدبیر -	جشن
جو گیشمر	نام من -	جو گیشمر
جش	تقریب -	جش
جینا	یاد آئی کرنا -	جینا
جو جن	چار کوس کا ہوتا ہو -	جو جن
جنگ دلا ری	ستیابی	جنگ دلا ری
جٹ	شال - ملا ہوا -	جٹ
جل ست	کنول -	جل ست
جٹھا	جیسے مثلاً -	جٹھا
جلد کش	خدا -	جلد کش
جنگم	چلنے والا جبکہ طاقت رفتار قدرتی ہو -	جنگم
جڑم	جابل - بیج -	جڑم
جڈ	سنیاسی - فقر -	جڈ
جینی	چاند ار -	جینی
جیت	یاد آئی کرنا -	جیت
جپ	سیال - گیدڑ -	جپ
جمبھ	بھلا ہونا - منج -	جمبھ
جپ	جانوران آبی -	جپ
جل چر	تیرنا - پیرنا - علم جہان دانی -	جل چر
جل ترن	جلنا -	جل ترن
ترا		ترا
جوا لا		جوا لا
جبر		جبر
جوالا کھی		جوالا کھی
جو کھم		جو کھم
جہنمی		جہنمی
جشن		جشن
جو گیشمر		جو گیشمر
جش		جش
جینا		جینا
جو جن		جو جن
جنگ دلا ری		جنگ دلا ری
جٹ		جٹ
جل ست		جل ست
جٹھا		جٹھا
جلد کش		جلد کش
جنگم		جنگم
جڑم		جڑم
جڈ		جڈ
جینی		جینی
جیت		جیت
جپ		جپ
جمبھ		جمبھ
جپ		جپ
جل چر		جل چر
جل ترن		جل ترن
ترا		ترا

نیم	جیمے	جیم
جلدین	بے آب	جلدین
جوین	نئی جوانی - انگ	جوین
جوتی	عورت	جوتی
جن	لوگ	جن
جنگل	دونوں	جنگل
جہم	پیدايش	جہم
جاسن	مات	جاسن
جیم	جیمے	جیم
جہم	کشتن چندر	جہم
جٹا جٹ	بالوں کا بہت بڑھ جانا اور پریشان رہنا	جٹا جٹ
جل	پانی	جل
جن	نہ ست	جن
جگوں	لائق - جوڑ	جگوں
جشومت جہودا	تند کی عورت کا نام ہے جو کشتن جی کی مجازی اور تھیں	جشومت جہودا
جنگ گماری	راجہ جنگ کی لڑکی - جنگ لگی جی - سیتا جی	جنگ گماری
جلیش	سمندر	جلیش
جل دھر	بادل	جل دھر
جل جات	کمل	جل جات
جات	پیدا ہونا	جات
جوتہ	بہت - جھنڈ	جوتہ
بج		
چکیت	چمکت آسودہ - خوش - آند - مزین	چکیت
چریت	چتر - کھیل - تماشا	چریت
چکر	ایک قسم کا آتھیا ہوتا ہے	چکر
چکیت		چکیت
چریت		چریت
چکر		چکر

چھاڑ	خاک - دھور - ہرزہ - ہرزہ - راکھ -	چھاڑ
چاپ	کمان - دھنش -	چاپ
چن چریک	بھنورا -	چن چریک
چنچلتا	تیزی بدکار عورت کی تعریف -	چنچلتا
چٹی	خیال کرنا - دھیان -	چٹی
چنڈی	درگاہی -	چنڈی
چنڈل	صندل -	چنڈل
چنڈک	کانور - ہور -	چنڈک
چنڈکلا	چاند کا سولھواں حصہ -	چنڈکلا
چنڈمویل	مہادیو - گنیش -	چنڈمویل
چنڈبھ	بیربھوئی -	چنڈبھ
چنڈکا	چاندنی - چکور -	چنڈکا
چپنا	شرمندہ ہو جانا -	چپنا
چریر	عادت - کھیل - بنیان -	چریر
چک	آنکھ -	چک
چکش	آنکھ -	چکش
چت	دل - خواہش - من -	چت
چترکاری	مصوّر -	چترکاری
چنتا	خوف - ہور -	چنتا
چنہ	نشانی - پہچان -	چنہ
چرن جو	چھتے رہو -	چرن جو
چھوت	ناپاک -	چھوت
چھیم	خیریت -	چھیم
چیرا	غلام -	چیرا
چیری	بکری -	چیری





چپلا،	کوندھا۔ بجلی۔ برق۔	چپلا
چنور پھد،	چنارون وید۔ برگ بید۔ شام بید۔ مچر بید۔ آتھرین۔	چنور پھد
چنور وارن،	چند و پرند۔ چلنے والی اور نہ چلنے والی چیزیں۔	چنور وارن
چراچر،	فوج۔	چراچر
چنور دھڑا،	جسکے ہاتھ میں چکر ہو۔ بھن۔ جی۔	چنور دھڑا
چکر پارا،	فوج۔	چکر پارا
چم،	عصب جو۔ بدگو۔	چم
چواہن،	حیران۔ تعجب میں۔	چواہن
چکی سی،	چرنے والا۔	چکی سی
چار،	آسمان۔	چار
چلت مڈل،	چتا۔ برگ۔	چلت مڈل
چد،	دودھ۔	چد
چیا،		چیا

۱۹

دارا،	انگور۔	دارا
دھاری،	نام دیوار۔	دھاری
دھال،	مہربانی کر کے والا۔	دھال
دشا،	حالت۔ طرف۔ سمت۔	دشا
دھجا،	چھوٹی جھنڈی۔	دھجا
دانی،	سختی۔	دانی
دانی،	چراغ۔ نام راگ۔ اجولین۔	دانی
دیشک،	آنکھ۔	دیشک
دھگ،	مینڈھک۔	دھگ
دھور،	بڑا بھلا کرنا۔ ناراض ہونا۔ معنت ملاست کرنا۔	دھور
دھیرانا،	غریب پرور۔	دھیرانا
دھین بھنڈ،		دھین بھنڈ

دیشہ	لبا۔ بڑا۔	دور
دراڈ	جربانہ۔	دوڑ
دراڈ پتہ	سجدہ کرنا۔ سرزمین سے لگا کر سلام کرنا۔	دوڑ وٹ
دنت	دانت۔	دنت
دمن	بہادر۔ تابعدار۔ نام عورت۔	دمن
دشان	دانت۔	دشن
دھن	آگ۔	دھن
دراہ	عورت۔ نروچ۔	دراہ
دراہا	ہیبت ناک۔ کڑا۔ سخت۔ جو قابل برداشت نہ ہو۔	دراہن
دراہا	لوٹڈی۔	دراہی
دراہک	جلائے والا۔ آگ۔	دراہک
دراہ	سورکش۔ جلن۔	دراہ
دراہ	ننگا۔ برہنہ۔ پرہیز۔	دراہ
دراہ	طرف۔	دراہ
دراہ	غریبوں کے مالک۔	دراہ
دراہ	ریشم۔ دونوں کنارے۔	دراہ
دراہ	ہست دور۔	دراہ
دراہ	سیار۔ لاٹ۔	دراہ
دراہ	فریاد۔ قسم۔	دراہ
دراہ	ہلکین چلنا۔	دراہ
دراہ	برہمن۔	دراہ
دراہ	دودھ دہنے کا برتن۔	دراہ
دراہ	دولت۔ بچھی۔	دراہ
دراہ	مذہب۔ راہ۔ طریق۔	دراہ
دراہ	راجندر جی کے باپ کا نام۔	دراہ

دھین	گاہے مع کچھڑا۔ دودھ ہار گاہے۔	دھین
دو دین	گنتی۔	دو دین
دورین	آئینہ۔	دورین
دورم	درخت۔	دورم
دو پست	عورت۔ مرد۔	دو پست
دو پ	غور۔ گھمنڈ۔	دو پ
دو پشن	دیکھنا۔ زیارت۔ ملنا۔ ملنا۔ ملاقات۔	دو پشن
دیاندھان	مہربانیوں کے سمندر۔	دیاندھان
دسنا	چلانا۔	دسنا
دھارن	قبول کرنا۔ مان لینا۔	دھارن
دان	خیرات۔	دان
دو پست	دہی۔ سمندر۔	دو پست
دو پشن	روان۔	دو پشن
دو پشن	نام راجہ۔	دو پشن
دو پشن	درویدی۔	دو پشن
دو پشن	گاہ۔ نظر۔ دیکھنا۔	دو پشن
دو پشن	نہیں۔	دو پشن
دو پشن	خیال۔ چنگا۔ فرا۔ محنت۔	دو پشن
دو پشن	گل۔ چین۔ دھیرج۔ صبر۔ فرار۔	دو پشن
دو پشن	چک۔ بھڑک۔ عمدہ پن۔	دو پشن
دو پشن	بیاری۔ لڑائی۔ لڑکی۔	دو پشن
دو پشن	نام شہر جو کجراتی میں لب سمندر ہے۔	دو پشن
دو پشن	بجلی۔	دو پشن
دو پشن	جگہ۔ مقام۔ کرن۔ نو بہشت۔ خدا۔	دو پشن
دو پشن	نہان۔	دو پشن

دھنا،	عورت -	دھنا
دھن،	چاند رات -	دھن
دھل،	خوج -	دھل
دھانن،	لٹکا کاراجہ یعنی راون -	دھانن
دھانا،	دھکاتا -	دھانا
داوا،	آگ -	داوا
دینہش،	سورج -	دینہش
دیڑی،	بھگہ - نظر - آنکھ -	دیڑی
دھول،	لباس - کپڑا - دوکنارے -	دھول
دھوس،	دین -	دھوس
دھرا،	زمین -	دھرا
دھسنا،	کانشا -	دھسنا
دھار، دھال،	دھرت کی شاخ - ٹہنی -	دھار - دھال
دھارا،	لڑکا -	دھارا
دھار،	جولہ کا کہانہ مانے - شیریں -	دھار
دھمرو،	نام باجہ -	دھمرو
دھار،	بھگہ - نظر -	دھار
دھیش،	او لیاء اللہ لوگ - خدار سیدہ - عابد - زاہد -	دھیش
دھو،	سورج بلیٹی راجہ -	دھو
دھارا،	کیسل - تماشا - عورتوں سے صحبت کرنا -	دھارا
دھارگیک،	خوبصورت -	دھارگیک
دھما،	گاہے - طوائف - کیلا - حور -	دھما
دھیک،	شوقین طبیعت - عاشق مزاج -	دھیک
دھام،	راہچند رہ پر شہرام - ہرام -	دھام



راکھت،	شیطان۔	راکھت
ریت،	غصہ۔	ریت
رورباہ،	بے مروتی۔	رورکھائی
رورڈ،	جسم بے سر۔	رورڈ
رور،	مہادیو۔	رورڈ
رور،	درخت۔	رورکھ
رور،	تھارے۔	رورہارے
رور،	شکل صورت۔	رورپ
رورکھائی،	نام عورت۔	رورکھن
روریت،	دل لگانا۔ عمدہ۔	روریت
رور،	جھگڑا۔ فساد۔	رور
رور،	نام راجپوت کا ہے۔	رور
رور،	سورج۔	رور
رور،	محنت۔ صحبت۔ کرنا۔	رور
رور،	کھی۔ جو دودھ۔ آب حیات۔ زہر۔ پانی وغیرہ۔	رور
رورک،	چھل۔ عاشق مزاج۔	رورک
رور،	درخت۔	رورکھ
روررور،	بال بال۔	روررور
روررور،	سری رام چندر کے پیر۔	روررور
رورنا،	ریشنا۔	رورنا
روررور، روررور، روررور۔	روررور۔ روررور۔ روررور۔	روررور
روررور،	رام چندر جی کے بھائی کا نام ہے۔	روررور
روررور،	موسم۔ فصل۔	روررور
روررور،	سرخ۔	روررور
روررور،	چاول ہلدی اور پٹھری مونی جس کا تھہر ٹیک کا وغیرہ لگا کر	روررور

روما بلی	ہالون کی لکیر جو پیٹ پر ہوتی ہے۔	مکا دل
رین	رات۔	آرین
رنج	دھور۔ خاک۔	ارج
رہتی	راہ درسم۔	ریت
رہا۔ رھیکا	راؤھکا۔ راجھکا۔ کی لڑکی کا نام ہے جو سری کرشن چندر کی پیاری مشوقہ تھیں انہیں چھوٹے بہن سے باہم بڑی محبت تھی انکے عشق کی بڑی بھاری داستان ہے۔	راؤھکا۔ راجھکا۔
رام۔ رھس۔	گوپیوں کے ساتھ شری کرشن چندر کا کھیل ناچ وغیرہ۔	راس۔ رہس۔
رنجھانی	دار اسطنت۔ دارالحکومت۔	رنجھانی
رما	پچھمی جی۔	رما
رد	دانت۔	رد
رنجنی چار	نشا چرخیت۔ دیوزاد شیطان۔	رنجنی چار
رسال	آتب۔	رسال
رنجنی	عورت۔ رات۔	رنجنی
رہ	راجہ۔	رہ
رہا کا	بالو۔ پرشرام کی والدہ کا نام۔	رہا کا
رہ	غصہ۔	رہ
رہ	غریب مفلس۔	رہ
رہ	مفلس۔ کنگال۔ تھوڑا۔	رہ
سار	دیو لوک۔	سار
ساری	اڈھنی جسکو پورب میں اکثر عورتیں اڈھنی میں۔	ساری
سمبندھ	قرابت۔ لگاؤ۔ اشارہ۔ رشتہ۔	سمبندھ
سیان	ہوشیاری۔ جھل مکر چترائی۔	سیان
سہل	سیدھا۔ ساجھا۔ آسانی۔ سہل۔	سہل

سارس،	رسد اور بہت زیادہ۔	سرس
سارلس، سارے،	ایک ساتھ۔ قابل سننے کے۔	سروش
سارہ،	نام بہاؤ بے پروا تو کہ رہتے ہیں۔	سہ
سارے،	سولہ طرح کے سنگار یعنی آرائش ج وغیرہ۔ اور صفائی دینے	سہ
سولہ ہفتہ گار	غسل کرنا تیسرے صاف ڈھونڈ اور دھنا۔ چوتھے مہا اور لگانا	سولہ سنگار
	پانچویں بال باندھنا۔ چھٹے مالک میں سب دکانا سونے	
	ماٹھی بندل کاٹک یعنی تشقہ کھینچنا آٹھویں رسا بچہ سیاہ	
	تل بنانا نوین معفران ملنا دسویں ہندی لگانا گیارہویں	
	چھوٹوں کا زیور پہنا۔ بارہویں سونے کا زیور پہنا۔ تیرہویں	
	لونگ کا زیور چودھویں سی لگانا۔ پندرہویں بیان لگانا۔	
	سولہویں سرمہ لگانا۔	
	کھوج کرنا۔	سودھنا
سودھنا،	خواب۔	سوہین
سولپ،	گواہ۔	ساگسی
ساہسی،	نہار۔	سہس
سہس،	پیلو کا درخت۔	سہسٹر
سہسٹرا،	مالک۔ خاوند۔	ساجن
ساجن،	عزت کے ساتھ۔	ساور
سادر،	آسان۔ سہل۔ برابری۔ سیدھا۔	ساوہارن
ساधारنا،	فقر۔ عابد۔	ساوہو
ساध،	لاٹھ بند۔ لیاقت والے۔	سامرتھ
سامर्थ،	دیوتا لوگ۔	سہ
سور،	نام سن۔	سنگ
सनक،	نام سن۔	سنند
सनन्दन،		

سورभी,	گامے۔ خوشبو۔ بھنت۔ ہت۔ جا بھل۔ ہرن۔ پیل۔ کیلا۔	سہر بھی
سینا ہرن,	سینا جی کا چور بجانا۔	سینا ہرن
سمپ,	وقت۔	سمپ
سمदर्शी,	سب کو برابر دیکھنا۔	سم درشی
سنت,	عابد۔ زاہد۔ اچھا۔	سنت
سकुचि,	ڈرنا۔ شرم کرنا۔	سکچ
स्वारथ,	مطلب۔	سوار تھ
सम्पुट,	ڈوبا۔ چوڑا۔ بندھاوا۔	سکمپٹ
सखा,	ساتھی۔ دوست۔ سنگھی۔	سکھا
सरल,	سب۔	سرکل
सुन्दर,	خوبصورت۔	سندر
सजनी,	سکھی۔ سہیلی۔	سجنی
सरणी,	دوستان۔ دوست عورت۔	سرکھی
सुधा,	آب حیات۔ پانی۔	سودھا
सुमति,	اچھی صلاح۔	سمت
स्वामी,	مالک۔ پت۔ خاوند۔ ولی نعمت۔	سامی
सुधि,	یاد۔	سودھ
सूनी,	خالی۔ اوداس۔	سونی
स्नेह,	محنت۔	سنہ
समाज,	رتبہ۔ مرتبہ۔ بناؤ۔ کچری۔	سماج
सामा,	انواع اقسام کا طعام۔	ساما
सायक,	تیر۔	سایک
सायंकाल,	شام۔	سایکال
सारथी,	گاڑی بان۔	سار تھی
सारङ्ग,	نام رگ۔ مور۔ بادل۔ مانپ۔ آواز مول۔ ہرن۔ سوہج۔	سارنگ



سالم،	مکھڑا۔ چاند۔ ہاتھی۔ آسمان۔ پہاڑ۔ پتھر۔ پتھر۔ پتھر۔	سال
سابقہ،	چراغ۔ لوگوں۔ لڑکا۔ سنہ۔ پستان۔ بچن۔ کھن۔ کام۔ پو۔	ساونت
ساحس،	زمین۔ تالاب۔ خوبصورت۔ طائر۔ بانی۔ بچن۔ جی۔ کا۔ خوش۔	سائیں
سجیون،	یعنی کان۔ گہرا۔ رات۔ عورت۔ شہد کی مٹی۔ نام ملک۔	سجیون
سموہ،	سیار۔ گینڈ۔ سوراخ۔ کاشا۔	سموہ
سرخ لہنا،	شجاع۔	سرخ لہنا
سموہ،	بہادری۔ دلجمعی کرنا۔	سموہ
سرخ لہنا،	آب حیات۔	سرخ لہنا
سموہ،	چھنڈ۔ بہت۔	سموہ
سرخ لہنا،	آرام پانا۔	سرخ لہنا
سموہ،	ب۔	سموہ
سرخ لہنا،	کرشن چندر۔	سرخ لہنا
سموہ،	اچھا جوڑ۔	سموہ
سرخ لہنا،	خاوند مالک۔	سرخ لہنا
سموہ،	خاوند مالک۔	سموہ
سرخ لہنا،	صحیح۔ ترکے۔	سرخ لہنا
سموہ،	زیادہ ہونا۔	سموہ
سرخ لہنا،	اہر نیسان۔	سرخ لہنا
سموہ،	سانپ۔	سموہ
سرخ لہنا،	اندھا۔	سرخ لہنا
سموہ،	سیتا جی۔	سموہ
سرخ لہنا،	دیو لوک۔	سموہ
سموہ،	شکر۔	سموہ
سرخ لہنا،	گواہ۔	سموہ
سموہ،	مروت دار۔	سموہ

سوت	لڑکا۔	سوت
سینہ	سند۔	سینہ
سینا	فوج۔	سینا
سما	لڑائی	سما
سمن	سونا۔	سمن
سما	مجلس۔	سما
سمن	روبرو۔	سمن
سینا	تخت شاہی۔	سینا
سما	برابر۔	سما
سما	پہلو۔	سما
سما	پھول۔	سما
سما	اہل مجلس۔	سما
سما	صلاح۔ مجبور۔	سما
سما	سکھ۔	سما
سما	اچھا استاد۔	سما
سما	نزدیک۔	سما
سما	کسل۔	سما
سما	دل لگن۔ عمدہ۔	سما
سما	مراقبہ کرنا۔ خوشی۔ ایک جگہ رہنا۔ فقیروں	سما
سما	کی گچھا۔	سما
سما	نام رت کا ہے۔	سما
سما	برابر۔	سما
سما	راہچندرجی۔	سما
سما	سافو لہ۔ مزے دار۔	سما
سما	تالاب۔	سما

सच्चिदानन्द	خدا۔	سچدانش
समता	برابری۔	سمتسا
समच्छ	رو برو۔ سامنے۔	سمچھ
सहसानन	سیس نام سانپ جسکے ہزار منہ ہیں۔	سہسارن
सरोष	غصہ بھرا آدمی۔	سروکھ
सरिता	ندی۔ دریا۔	سرتا
सदन	گھر۔ مکان۔	سندن
सरसीरुह	کل۔	سرسی رہ
स्थावर	درخت وغیرہ۔ ٹھہرے ہوئے جاندار۔	ستوارتھ
सागर	سمندر۔	سٹاگر
सुरेश	اندر۔ دیوتاؤں کا راجہ۔	سٹیش
सुरपति	اندر۔	سٹپت
सुरचाप	دیوتاؤں کا دھنش۔	سٹچاپ
सुवाला	زن خوبصورت۔	سٹوالا
सुरवमा	آرایش۔	سٹکھما
सुधाकर	چاند۔	سٹھاکر
सुधा	آب حیات۔	سٹھا
स्वेद	پینا۔	سٹوید
सोम	چاند۔	سٹوم
सर	تال۔ تالاب۔	سٹ
ش		
शङ्कु	خوف۔	شنگ
श्याम	کو کلا۔ سیاہ رنگت۔ شمری کرشن چندر جی	شیم
श्यामा	رادھکا جی کرشن چندر کی پیاری۔	شیاما
श्यामल	سانولا۔ کرشن چندر۔	شیامل

شاہنشاہ	مہادیو۔ بھلا ہونا۔ تنگ۔ کٹھن۔ دور رکھا۔	شاہنشاہ
شاہراہ	پناہ مانگنا۔	شاہراہ
شاہ	مہادیو۔ بھلا ہونا۔ آنولا۔ سیال۔ گیدڑ۔	شاہ
شاہ	چاند۔	شاہ
شاہ	پنٹ کا سخت۔	شاہ
شاہ	تھکا ہوا۔ سست۔ ڈھیلا آدمی۔	شاہ
شاہ	جسم۔	شاہ
شاہ	تخم۔ آگ۔ ماہ جیٹھ۔ جہ کا دن۔ دیو زادون کا گرو۔	شاہ
شاہ	بہت خیال رکھنا۔ شاخ درختان۔	شاہ
شاہ	ہما در شجاع۔ سورج۔ اندھا۔	شاہ
شاہ	سامع۔ سننے والا۔ ندی کا حصہ۔ یعنی سوتا۔	شاہ
شاہ	زیبا بلیش۔ خوبصورتی۔	شاہ
شاہ	باغی۔ سانپوں کا راجہ۔ تھوڑا۔	شاہ
شاہ	سرستی جی۔ ہوشیار۔	شاہ
شاہ	دولت۔ جاہ و شہم۔ خوبصورتی۔ چھٹی۔ پرائی کا لفظ ہو۔	شاہ
شاہ	بڑے ناموں کے مقابل ملاتے ہیں مثلاً شہری گنگا جی وغیرہ۔	شاہ
شاہ	شاہ شیر۔ بد دعا۔	شاہ
شاہ	شہن۔ پناہ۔	شاہ
شاہ	شکشا۔ نصیحت۔	شاہ
شاہ	شہرون۔ کان۔ سنا۔	شاہ
شاہ	شہن۔ حکم۔	شاہ
شاہ	شوچ۔ سوچنا۔ غم۔ دکھ۔	شاہ
شاہ	شہج۔ صفائی۔ پاکیزگی۔	شاہ
شاہ	شہری۔ بہت۔	شاہ
شاہ	شہیل۔	شاہ



شوکت،	رج-غم	شوکت
شیر،	سر	شیش
شعبہ،	لفظ	شعبہ
شیردین،	باتھے کا زیور حسین موتی لگے ہوں۔ سردار عہد	شیردین
شیردین،	سب سے اچھا۔	شیردین
شیردین،	تیروں کا بچھونا۔ تیر۔	شیردین
شیردین،	قسم ہو گند۔	شیردین
شیردین،	اندرا فی۔	شیردین
شیردین،	بندر۔ پوزنہ۔	شیردین
شیردین،	بشن جی کا ہنسل۔	شیردین
شیردین،	چراغ کی لو۔ چوٹی۔	شیردین
شیردین،	پاروتی جی۔ مہادیو جی کی عورت کا نام۔	شیردین
شیردین،	درویش۔ پیٹ کا درویش بہت زور سے اٹھے۔	شیردین
شیردین،	پاروتی جی۔	شیردین
شیردین،	شو کھانا۔	شیردین
شیردین،	خون۔	شیردین
شیردین،	پہاڑ۔	شیردین
شیردین،	ک	شیردین
شیردین،	دس برس تک کی لڑکی۔	شیردین
شیردین،	سیاہ رنگت۔ کرشن چندر کا نام ہے۔	شیردین
شیردین،	خاندان۔	شیردین
شیردین،	پچھی جی۔	شیردین
شیردین،	کرشنی بائین۔ کدوے بچن۔	شیردین
شیردین،	آنکھ کا کنارہ۔	شیردین
شیردین،	نام درخت۔	شیردین

کُسن,	نام راجہ جو پتھر میں تھا۔ کُسن جی کا مانوں۔	کُسن
کُپاسیندھ,	مہربانیوں کے سمندر۔	کُریا سندرہ
کُنج بھاری,	کُسن چندر جی۔	کُنج بھاری
کُچل,	بھرت۔	کُچل
کُپ,	چاہ۔ کنوان۔	کُپ
کُوپ,	غصہ۔	کُوپ
کُوبری,	نام عورت جو کُسن راجہ کی لونڈی تھی۔	کُوبری
کُعلی,	کھیل۔ تماشا۔	کُعلی
کُمار,	اڑکا۔	کُمار
کُماری,	لڑکی۔	کُماری
کُپول,	گال۔ خراساے۔	کُپول
کُچوکی,	چوٹی۔ انجھا۔	کُچوکی
کُچ,	پستان نوخیز۔	کُچ
کُوتیوہریشا,	کرورون برس۔	کُوتیوہریشا
کُڈی,	چغل خور۔ محو قی۔ کُٹنا۔	کُڈی
کُسر,	زعفران۔	کُسر
کُومل,	نرم۔ نیا۔ بھولا۔	کُومل
کُارن,	سبب۔	کُارن
کُلمنا,	فرض کرنا۔ مان لینا۔	کُلمنا
کُند,	وہ چھل جو جرین لگتے ہیں غلا آلود گھٹان وغیرہ۔	کُند
کُشا,	آز رو تکلیف۔	کُشا
کُوند,	بال۔	کُوند
کُبدر,	خراب۔	کُبدر
کُپدر,	ملاح۔	کُپدر
کُپدر,	چھل۔	کُپدر

کنہاڑی،	کرشن چندر۔	کنہا کی
کنہیہا،	"	کنہیا
کانھ،	"	کانھ
کولکانی،	خانہانی عزت۔ مرجاد۔	کل کان
کھپا،	مہربانی۔	کھپا
کر،	ہاتھ۔	کر
کوبیجا،	نام عورت جو راجہ کنس کی لونڈی تھی۔	کوبیجا
کھہ،	خاک۔ دھول۔	کھہ
کیتاس،	نام بہار جہان مہادیو رہے ہیں۔	کیتاس
کرمگانی،	نوشہ تقدیر۔	کرم گت
کچن،	سونہ۔	کچن
کچن، کچن،	دراختوں کی گنتی جہاں بیان جنکے نیچے جگہ ہو۔ تنگ گلی	کچن۔ کچن
کپی،	بندر۔	کپ
کریار،	تاج۔	کریٹ
کریڈل،	کا۔ منہ پہننے کا زیور۔	کریڈل
کوکیل،	کو کلا۔	کوکلا
کرمیرہ،	خط تقدیر۔	کرم ریکھ
کھر،	گلا۔ منہ زبانی۔	کٹھ
کنت،	خانہ۔ ہت۔	کنت
کفان،	ہاتھ میں پہننے کا زیور۔	کفان
کنہ،	گدڑی۔	کٹھ
کیرن،	نام عورت۔	کیرت
کینکیرانی،	گھنٹی دار کندھنی۔	کینکینی
کنک،	سونہ۔ دھتور۔	کنک
کھگ،	بیگھ چڑیا۔ سورج۔ ہولتارے۔	کھگ

کیشور،	جوان - ۱۶ - برس تک کا لڑکا	نیشور
کیشوری،	عورت -	نیشوری
کچن،	کمل -	کچن
کچن،	کھنجن -	کچن
کامینی،	عورت -	کامین
کدکنو،	چھرت -	کھٹرت
کیلول،	خوشی - مگن -	کیلول
کارا،	سبب -	کارن
کوتیل،	خراب ٹیلہا -	کٹیل
کल्पवृक्ष،	درخت طوبی -	کلب برچہ
کال،	موت - وقت سانب - سیاہ - ملک الموت -	کال
کدرس،	چھ طرح کے رس یعنی کڑوا - کھٹا - میٹھا - چتر -	کھٹرس
	کیلا - کھارا -	
کدرگ،	چھ راگ یعنی میگھ - بھرون - ملار - دیپک - شری - گاندھار -	کھٹراگ
ککرا،	مہربانی -	اکرم نان
کملاسینی،	کمل پر بیٹھنے والے -	کملاسین
کدین،	کمر -	کٹ
کابندھ،	بغیر سر کا جسم جو اکثر زانی وغیرہ میں بہادرون کا کونہ ٹھکرا -	کوندھ
	میدان کرتا ہو -	
کبیر،	تلک تشقہ - ٹیکا -	کھور
کالکوکیل،	آواز دلکش -	کال کوکل
کھار،	دریا کی ترائی -	کھار
کلاधर،	چاند -	کلاधर
کناकन،	ریزے -	کناکن
करार،	کنارا -	करार



کرک،	درد۔	اکرک
کپول،	گال۔	اکپول
کالیندی،	جنابی۔	اکالیدی
کاہر،	ڈرپوک۔	اکاہر
کاکپس،	زلف۔	اکاکپس
کامین،	عورت۔	اکامین
کاملوچنی،	رس بھری آنکھ۔	اکام نوچنی
کانی،	شرم۔	اکان
کامد،	کامنا دینے والا۔	اکامد
کیشوک،	ڈھاکے کا پھول	اکیشوک
کوجر،	ہاتھی۔	اکوجر
کورنگ،	ہرن۔	اکورنگ
کوبلے،	پھول کا زیرہ۔	اکوبلے
کومر،	کو کا بیل۔ پھول۔ چاندنی۔	اکومر
کھر،	ٹیڑھا۔	اکھر
کھل،	کناس۔	اکھل
کھری،	عیب داری۔	اکھری
کھلین،	کھیل کی جگہ۔	اکھلین
کوبید،	بندت۔ کئی۔	اکوبید
کلیکال،	کلیجک۔	اکلیکال
کھواری،	راہ قصور۔	اکھواری
کھال،	تلوار۔	اکھال
کوشالراج،	راجہ دسمتھ۔	اکوشلراج
کوک،	نام کتاب جس میں عورتوں نے صحبت کرنے کا حال ہے پھول	اکوک
کوتک،	تاشا۔ کھیل۔	اکوتک

کندر،	کندر	کندر
کنوک،	کنوک	کنوک
کنو،	کنو	کنو
کنول،	کنول	کنول
کنوسم،	کنوسم	کنوسم
کوار،	کوار	کوار
کالک،	کالک	کالک
کالیڈوت،	کالیڈوت	کالیڈوت

(گ)

گوا،	گوا	گوا
گومال،	گومال	گومال
گرام،	گرام	گرام
گورجن،	گورجن	گورجن
گوپی،	گوپی	گوپی
گوپ،	گوپ	گوپ
گوالین،	گوالین	گوالین
گوال،	گوال	گوال
گونا،	گونا	گونا
گوراج،	گوراج	گوراج
گوبند،	گوبند	گوبند
گوگل چند،	گوگل چند	گوگل چند
گوان،	گوان	گوان
گوراج،	گوراج	گوراج
گوت،	گوت	گوت
گوان،	گوان	گوان

گن آکر	جزا گنوان۔	گورا آگر
گور	مشکل۔ کٹھن۔ پوشیدہ۔	گور
گور	نام طائر۔	گور
گور	دودھ۔ وہی۔ پٹھا۔	گور
گور	نام ذات۔ چٹھا۔	گور
گور	گھر۔ مکان۔	گور
گور	زن صاحب جمال۔	گور
گور	بج میں ایک گاون ہوتی۔	گور
گور	آسمان۔	گور
گور	نام بہار۔	گور
گور	کرشن چندر۔	گور
گور	اغراض کرنا۔	گور
گور	نام راکھی۔ ہلدی۔ رات۔ پاروتی جی۔ تلسی۔	گور
گور	گنگا ندی۔	گور
گور	بدن۔	گور
گور	ہاتھی۔	گور
گور	سیاہ بادل۔ کرشن چندر۔	گور
گور	گرمی۔	گور
گور	ہاتھی۔	گور
گور	گڑھا۔	گور
گور	ہاتھی۔	گور
گور	طوائف۔	گور
گور	عورت۔	گور
گور	پاروتی۔	گور
گور	زبان۔ بات۔ آواز۔	گور

گریو شخص	بن گھونگھول	ل	ل
لکشمیا،	نام برادر را چندر جی۔	نام برادر را چندر جی۔	لکشمی
لادیلی،	راوہا جی۔ پیاری۔	راوہا جی۔ پیاری۔	لاڈلی
لہانا،	لہانا جی لکانا۔	لہانا جی لکانا۔	لہانا
للیتا،	نام عورت۔	نام عورت۔	للیتا
للیکی،	خوشامد کر کے نرمی کر کے۔	خوشامد کر کے نرمی کر کے۔	للیکی
لرخنا،	دیکھنا۔ پہچانتا۔	دیکھنا۔ پہچانتا۔	لرخنا
لہوہی،	لاچی۔ کنجوش۔	لاچی۔ کنجوش۔	لہوہی
لگان،	اچھا وقت۔ اچھی ساعت۔	اچھا وقت۔ اچھی ساعت۔	لگان
لکانا،	شہر کاے جانا۔	شہر کاے جانا۔	لکانا
لوچن،	آنکھ۔	آنکھ۔	لوچن
لڈا،	ایک قلعہ کا نام ہے جس کو لب سمندر جزیرہ سر مذیب میں ایک پہاڑ پر وہاں کے راجہ راوہا نے بنایا تھا اب اس کی نام سے وہ جزیرہ مشہور ہے ورنہ اس جزیرہ کا نام مشیر سنگدیب تھا۔	ایک قلعہ کا نام ہے جس کو لب سمندر جزیرہ سر مذیب میں ایک پہاڑ پر وہاں کے راجہ راوہا نے بنایا تھا اب اس کی نام سے وہ جزیرہ مشہور ہے ورنہ اس جزیرہ کا نام مشیر سنگدیب تھا۔	لڈا
لنکشا،	راجہ راوہا۔	راجہ راوہا۔	لنکشا
لنکشا،	بدکار مرد۔	بدکار مرد۔	لنکشا
لنکشی،	دولت لیشن کی عورت۔	دولت لیشن کی عورت۔	لنکشی
لنکشا،	لاکھ۔	لاکھ۔	لنکشا
لنکشا،	گاڑی کی راہ۔ پاک ڈنڈی۔ مرجاؤ۔ بدنامی۔	گاڑی کی راہ۔ پاک ڈنڈی۔ مرجاؤ۔ بدنامی۔	لنکشا
لنکشا،	دنیا کی شہم۔	دنیا کی شہم۔	لنکشا
لنکشا،	عورت۔	عورت۔	لنکشا
لنکشا،	بیلہ۔	بیلہ۔	لنکشا



لنا،	بیل جو پھیلتی ہے۔	لنا
لنار،	ماٹھا۔	لناٹ
لناتان،	بیل۔	لناتان
لنلنا،	عمورتین۔	لنلنا
لنال،	شہری کرشن جی۔	لال
لنوکپ،	دنیا کا پالنے والا۔	لنوکپ
م		
مرا،	مٹھ۔	مرا
مراہل،	موتی۔	مراہل
مراولی،	بانسری۔	مراولی
مراپور،	مٹھراجی۔	مراپور
مہاراج،	بڑا راجہ۔ عموماً برہمن لوگ۔	مہاراج
مہم،	وسط۔ بیچ۔	مہم
مہنی،	رکھ لوگ۔	مہنی
مہارے،	سب سے بڑا دیوتا۔ مہادیو جی۔	مہارے
مہاروت،	ہوا۔	مہاروت
مہارکھٹ،	مور کے پر وں کا تاج۔	مہارکھٹ
مہارکھٹ،	انگوٹھی۔	مہارکھٹ
مہارکھٹ،	ٹنگی لٹا۔	مہارکھٹ
مہارکھٹ،	غور و لمفٹ۔ اغماض کرنا۔	مہارکھٹ
مہارکھٹ،	کرشن چندر۔	مہارکھٹ
مہارکھٹ،	کام دیو۔	مہارکھٹ
مہارکھٹ،	کام دیو۔	مہارکھٹ
مہارکھٹ،	مچھلی۔	مہارکھٹ
مہارکھٹ،	لاکھ۔	مہارکھٹ

مگھالا	ہرن کی کھال۔	مرگ چھال
مسان	مرگھٹ۔	مسان
مधुघन	متھرا۔	مٹھ بن
मन्दिर	مکان۔ خواہ وغیرہ۔	منڈیر
माय	ماتا۔ مادر۔ والدہ۔	مائی
मृदुबानी	ملا کم بات۔ نرمی کے ساتھ۔	مرو بانی
मंगलगाना	خوشی کے گیت گانا۔	منگل گانا
यम	میرا۔	متم
मनमोहन	کرشن چندر۔	من موہن
मनमोहनी	راوہا جی۔ خوبصورت۔ دلربا۔	من موہنی
मनोकायना	دلی آئینہ وکین۔	منو کاٹنا
महाकरिन	بہت مشکل۔	منہا کھین
मोहन	کرشن چندر۔	موہن
मीत मित्र	دوست۔	میت۔ میٹر
मधुरवारी	مسکراہن کے ساتھ بات چیت۔ نرم آواز۔ میٹھی بولی۔	مدھو باری
मुर्चित	غش میں ہو جانا۔	مڑ چیت
मग	راہ۔	مگ
मणि	ہیرا۔ موتی۔ سانپ کے سرکارتن۔	من
मदन	میں پھل۔ کام دیو۔ ڈوونا۔	مدن
मंत्र	جادو۔	منتر
मनु	نام ایک برکھ یعنی ولی کا ہے۔	من
मात-माना	والدہ۔ مادر۔	مات۔ ماما
मन्द	تھوڑا اچل خراب۔ سخت۔ رنجیدہ۔	مند
मथनी	جس سے دو دو پھیرایا جاتا ہے۔	مٹھی
महाराणी	ملکہ۔ رانی۔	مہارانی

مہر	ہرن	مہر
مہر	جانی مورک	مہر
مہر	پھلی کے مانند	مہر
مہر	بادل	مہر
مہر	راہ	مہر
مہر	دھرتی زمین	مہر
مہر	متھاجی	مہر
مہر	داتون کے ورد و صاف کرنے کی دولت	مہر
مہر	پھونکا	مہر
مہر	خوش	مہر
مہر	اسنے بس میں کر لینا	مہر
مہر	خوش	مہر
مہر	شراب	مہر
مہر	جس عورت کی ہون کی طرح بڑی بڑی آنکھیں ہوں	مہر
مہر	کرشن چند	مہر
مہر	ہرن کی کھال مالا۔ جو اکثر فقیر سند و نہ سب کے پتے ہیں	مہر
مہر	کرشن چند	مہر
مہر	کرشن چند	مہر
مہر	نام ملک	مہر
مہر	ایک قسم کا سرخ رنگ	مہر
مہر	آدمی	مہر
مہر	مطلب	مہر
مہر	بیچ دھار	مہر
مہر	دل و جان سے	مہر
مہر	ایک تالاب ہی	مہر

ماہا،	محبت	ایا
مہیش،	مہادیو۔	امیش
مہتا،	محبت۔	امتا
مہل،	جگ۔	اگہ
مہال،	ہنس۔	امال
مہنار،	مہادیو۔	امنار
مہنک،	چاند۔	امینک
مہلند،	بھونرا۔	امند
مہکون،	بھونے۔	امکون
مہلنن،	ضدل۔	امل تیج
مہل،	راہ	امگ
مہلیکا،	چیمیلی۔	امکا
مہلک، پورلی،	خوبصورت چندر لکھی۔	امینک
مہلپ،	بھونے۔	امتھپ
مہلنن،	شہوت۔ کام دیو۔	امتھن
مہلچینی،	سورج کی کرنیں۔	امکین
مہلی،	روشنائی۔	امش
مہل،	شراب۔ غور۔	ام
مہل،	شہد۔	امدھ
مہل،	عارضہ۔ روگ۔	امرج
مہلچال،	بہن کی کمال۔	امرگ چھال
مہلنر،	کستوری۔ نافہ۔	امرگ مد
مہلنن،	شیر۔	امرگ راج
مہل،	شیرین باتیں۔	امد
مہلناہی،	کستوری۔ نافہ۔	امرگ ناہی



مارتنہ	سورج۔	مارتنہ
ماڈھری	پٹھمی۔	ماڈھری
مالپاگیر	نام پہاڑ۔	مالپاگیر
مالشاکمہل	موتی محل۔	مالشاکمہل
ماپے	غصہ کوہن۔	ماپے
ماکڈ	ہاتھی۔	ماکڈ
مامی	سلام۔ پرنام۔	مامی
ماہ	غصہ کرکے۔	ماہ
ماچ	موت۔ قضا۔	ماچ
مکتا	موتی۔	مکتا
مدر	نوشی۔	مدر
مچن	کھولنا۔	مچن
مور	غوشی۔	مور
مند	پہاڑ۔	مند
مچل	خوبصورت۔	مچل
مچ	خوبصورت۔	مچ
ن		
نم	نمکار۔ سلام۔	نم
نمو	سر جھکاتا ہوں۔ مودب سلام کرتا ہوں۔	نمو
نمر	نرمی۔ عاجزی۔	نمر
نرہر	نرسنگہ اوتار۔	نرہر
نریندر	پڑا راجہ۔ شاہنشاہ۔	نریندر
نور	نئی دو وطن۔	نور
نورنگ	کام دیو۔ نیارنگ۔	نورنگ
نولا	سی عورت۔ نئے جوہن	نولا

نکھ	خراب۔	الشط
ناہیکا	بڑے کاکلی عورت۔ کٹنی عورت۔	بایکا
نیکویتی	نیب کے پھل۔	نیوڑی
نیگورنا	بے ہنر حسین کوئی ہنر نہ ہو۔	نیگن
نیا	الک۔	نیاز
نیک	تھوڑی دیر کے واسطے۔	نیگ
ناراد	نام بیٹے ایک بڑے ولی کا ہے۔	نادر
نیلامبر	نیلی بیٹے سیاہ چادور زانی۔	نیل امیر
نرسینگ	ایک اوتار کا نام ہے۔	نرسینگ
نرگ	موتی۔ پہاڑ۔ درخت۔ جگہ۔	نرگ
نر	آدمی۔	نرسینگھن
نیمیشن	تھوڑی دیر تک۔	نیمیشن
ناد	آواز۔ گیت۔ راک۔	ناد
نیکار	نزدیک۔ پاس۔	نیکٹ
نیر	جل۔ پانی۔	نیر
نیلنچ	بے شرم بے حیا۔	نیلنچ
ناپ	مالک۔	ناپ
ناگر	پانی۔ اورا۔ سوٹھ۔ ہوشیار۔	ناگر
ناگر	چتر عورت۔	ناگر
نوا	نیا۔	نوا
نیگم	بید جو ہندوؤں کی آسمانی کتاب ہے۔	نیگم
نیشچر	راچھس۔ دیوا زاد۔ خبیث۔	نیشچر
نندراہی	چشوداجی۔	نندراہی
نیت	ہمیشہ۔	نیت
نند	لڑکا بیچ۔ بن ایک مغزراہیر کا نام تھا۔	نند

نہن،	آنکھ۔	نہن
نہہ،	محبت۔	نہیہ
نیپٹ،	بہت۔ سراسر۔ نہایت۔	نہیت
نہت،	ناچنا۔	نہرت
نیپٹڈ،	بیخود۔ نڈر۔	نہشک
نیپٹ، نیپٹا،	رات۔	نہش
نیپٹوہی،	بے محبت۔ کج خلق۔	نہر موہی
نیپٹ،	بے مروت۔ سخت دل۔ بے شیل۔	نہر موہی
نیپٹو،	بے رحم۔	نہر دئی
نیپٹو،	عورت۔	نہار
نیپٹو،	کرشن چندر۔	نہد کمار
نیپٹو،	رفیل۔	نیچ
نیپٹو،	کرشن چندر۔	نہد لال
نیپٹو،	کرشن چندر۔	نہندن
نیپٹو،	کرشن چندر۔	نہد لک
نیپٹو،	گڑ۔ نہاہ۔	نہرواہ
نیپٹو،	یقین۔	نہرچے
نیپٹو،	سہ سے ناخن تک۔	نہر شک
نیپٹو،	کرشن چندر۔	نہر کشور
نیپٹو،	کرشن چندر۔	نول کشور
نیپٹو،	راوہ کا جی۔	نول کشوری
نیپٹو،	نام موضع جو برج میں ہے۔	نہد گاؤن
نیپٹو،	نظر بند کر دینے والا۔ ٹوٹیا۔	نہر ور
نیپٹو،	صاف۔	نہر دل
نیپٹو،	میدکا۔	نہر

نیرتھ	دیکھکر	نیرتھ
نوبلین	جوان	نوبلین
نم	آسمان	نم
نریش	راجہ	نریش
نونیٹ	مالکین نینون	نونیٹ
ناگ	سانپ پتا ہاتھی خراب آدمی بھید	ناگ
نوبلی	خوبصورت عورت	نوبلی
نیدھ	سمندر کیسے کا ایک رتن دولت	نیدھ
نیرکار	بے ہنر نرگن	نیرکار
نکھاو	طلاح کہار	نکھاو
نیداگھ	گرمی	نیداگھ
نیمپ	سیرین چوڑ	نیمپ
نیمی	قدم کا دخت	نیمی
نیرج	کمر بند ازار بند	نیرج
نینٹھ	کبل	نینٹھ
نیرگیش	سخت باتیں	نیرگیش
نابھی	بچھیا	نابھی
نیندنی	گڑھا جو کہ ایک پرند کا نام ہے	نیندنی
نمٹکار	نات نام راجہ	نمٹکار
ناشک	پاروتی جی لڑکی سونٹھ ہر	ناشک
نول	سلام سر جھکانا	نول
	مٹانے والا	
	خوبصورت نیا حسین عورت	
	و	
نیر	کپڑا	نیر



وینہ	عاجزی۔	وینے
ویشی	برعکس۔	ویشیت
ویشوا	بھروسا۔	ویشوا
وید	برہما۔ خدا۔	وید
وینودی	کھیل۔ خوشی۔	وینودی
وینہ	مناسب۔	وینہ
وینہ	برہمن۔	وینہ
وینہ	ہندوؤں کی آسمانی کتاب۔	وینہ
وینہ	ظاہر۔	وینہ
وینہ	غیر ملک۔	وینہ
وینہ	جلد کا۔	وینہ
وینہ	دیکھنا۔	وینہ
وینہ	بیمار۔	وینہ
وینہ	چوڑا۔ خوبصورت۔ بنے غم۔	وینہ
وینہ	اچھا۔ صاف۔	وینہ
وینہ	راہ۔	وینہ
وینہ	نام عورت۔	وینہ
وینہ	خوشامد۔	وینہ
وینہ	زیر۔	وینہ
وینہ	نام ایک بڑے من کا ہے۔ وکیل۔	وینہ
وینہ	بیٹھا۔ شو بھا دینا۔	وینہ
وینہ	بقایو۔	وینہ
وینہ	گزرنا۔	وینہ
وینہ	دن۔	وینہ
وینہ	مصیبت۔	وینہ



विटप,	पिया - درخت -	وٹپ
विवेक,	پہلے	ویک
विद्योह,	جدائی -	وچھوہ
विपुल,	بہت -	ویل
विपिन,	جنگل -	وین
विध्वंस,	خاک کرنا - नाश کرنا -	وڈھنس
विकाश,	گھلنا - پھولنا -	وکاش
व्योम,	آسمان -	ویوم
वृथा,	بیفائدہ -	ورتھا
विरञ्चि,	برمہاجی -	ورنج
विरोध,	دشمنی -	वरोद्ध
विरद,	تعریف -	वर्ड
विधान,	بیوہار -	वोधान
वीतराग,	جسے دنیا کا رگ چھوڑ دیا ہو -	वितरग
हिय,	دل -	ہینہ
हृक,	درد - लक -	ہوک
हलाहल,	زہر -	ہلال
हार,	بازار - राह -	ہات
हिणना,	گم ہو جانا -	ہیرانا
हरना,	چور لینا -	ہیرنا
हेत,	محبت - واسطے -	ہیت
हित,	محبت -	ہیت
हितकारी,	دوست -	ہیت کاری
हृदय,	دل -	ہر دے

ہر،	مہادلو۔	ہر
ہری،	بشن کرشن چندر۔	ہری
ہوہی،	جل جانا۔	ہوہی
ہوہنا،	راہ نکنا۔	ہوہنا
جلاسننا،	خوش ہونا۔	جلاسننا
جلاشر،	بلد بوجی۔	جلاشر
جلاسنین،	خوش کرنے والے۔	جلاسنین
جلاسر،	خوشی۔	جلاسر
ہملاسننا،	سونے کی بل۔	ہملاسننا
ہملا،	پالا جاڑا۔ تمام رت۔	ہملا

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

گلدستہ حفیظ اللہ خان

معروف بہ

اشعار دلپسند

حسین

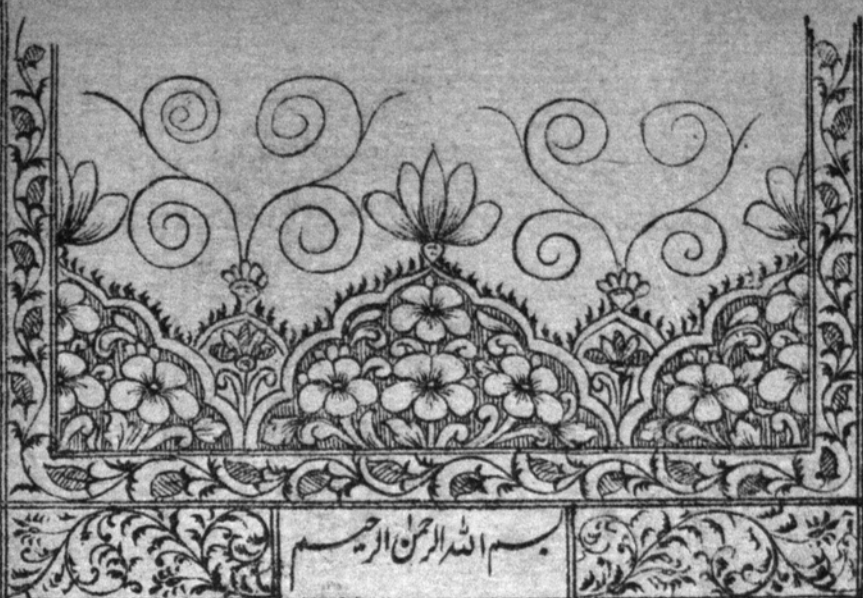
اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج دوستوں کے دل بہلانے کی واسطے نہایت  
عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی نئے دار عشق آمیز گانیوالی چٹ پٹی غزلین اردو فارسی  
واشعار متفرق مستزاد محسن مسدس اور دوہے ملی ہوئی غزلین بھجن مولیٰ ٹھمری چو ماسا  
بارہ ماسا و آدرا دوہا کبت سو یا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہیں

حکو

مولوی حفیظ اللہ خان صاحب سائڈ وی مخلص بہ حفظ افسر مدرس مشہور نزدیکی دور  
مدرسہ موضع بنا پور پر گنہ بگڑ تھانہ گھوڑی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ شاگرد شیعہ جناب شی  
شکر پر شاد صاحب صبح بلگرامی نے یکوشش تمام تالیف تصنیف کیا

مطبع نشی نول کشور لکھنؤ چھپا

سن ۱۹۱۷ء



بعد حمد و خلاق عالم ارحم الراحمین و نعمت سرور کائنات رحمۃ للعالمین کے یہ خاکیاے جہانیاں  
 ننگ ناموس بنی نوع انسان سرگشتہ وادی ہجرت الی من بلد کو سے نادانی تہلے رخ و سخن گفتن بردا  
 ارباب سخن امیدوار رحمت ایزد منان احقر العباد و حفیظ اللہ خان ابن محمد یار خان بقاہ اللہ  
 علی دین البنی و حفظہ عن ذنبہ الخفی و الجلی اپنے شوقین دوستوں اور احباب رنگین مزاجوں  
 کی خدمت میں عرض پرداز ہر کہ یہ خاکسار باشندہ قدیم قصیدہ ساندھی ضلع ہر دوی محلہ  
 اونچا ٹیلہ لب دریائے گرہ کا ہی اور اب مقتضائے آب و دانہ کیم پارچ ۱۳۶۷ء سے بعدہ ہنس  
 مدرسہ دارالسرور مشہور نزدیک دو درہ سہ موضع بنا پور پرگنہ بانگر تھانہ بگجولی اسٹیشن ضلع  
 ہر دوی ملک اووہ میں مامور ہی ایام طالب علمی سے شعر و شاعری کا شوق کہنے سننے کا کمال  
 ذوق رہا اور ہمیشہ مصدر لوارق معانی منظر شوارق فیض سانی منبع محبت و وداد سرچشمہ ہودت  
 و اتحادی شکر پر شاد صاحب صبح بگرامی شاگرد رشید حضرت قدرا دام اللہ افضالہم سے کہ تقریباً  
 پانچ چوبیسینے سے بعدہ ہیڈ ماسٹری بمقام کرسی اسکول ضلع بارہ نکی بمشاہرہ پچیس ہر دوی  
 ماہواری ساندھی سے تبدیل ہو کر تشریف لے گئے ہیں اپنی تصنیف پر اصلاح لیا کیا اور ان



کی شفقت و مہربانی و نظر عنایت و قدر دانی کے طفیل سے اس درجہ کو پہنچا تعالیٰ شانہ اُن کو اپنے فضل و کرم سے یوں فیوفا ورجات عالیہ پر ترقی بخشا رہے۔ غرض کہ میرے شوق کی کیفیت نہ پوچھیے دن و نوارات چوگنا ہوتا گیا بیسوں کلیات و دیوان جمع کیے بلکہ ایک مجموعہ بحر الاشعار بھی جس میں کہ عمدہ عمدہ اور انواع و اقسام کی غزلیات و قصاید و شعائر متفرق ردیف دار و دیوانہماے شعراء متقدمین و متاخرین سے انتخاب کر کے لکھے گئے ہیں تالیف کیا اور ایک کتاب بخط ناگری موسوم بہ نوین سنگرہ بجا شامی تالیف کر کے مطبع منشی نوکشور صاحب میں چھپوائی جس میں کہ ہر ایک قسم کے عام پسند نہایت اچھے اچھے کیتے ستویا۔ دوہا۔ سورتھا۔ بجن۔ ہولی۔ راگ۔ اور بہت سی احباب پسند باتیں اُس میں مندرج کی گئی ہیں جس کی تعریف دیکھنے پر منحصر ہو۔ جن صاحبوں کو اُس کے ملاحظہ کا شوق ہو مالک مطبع اودھ اخبار مقام لکھنؤ سے طلب کر لیں یا سیلون میں کتب فروشوں کے پاس تلاش کریں۔

خیر اب میں باعث تالیف اس کتاب کا بھی کچھ آپ لوگوں سے عرض کیا چاہتا ہوں امید دار ہوں کہ وہ بھی سن لیا جائے یعنی ایک روز ٹھاکر مہربان سنگرہ صاحب نمبر دار بنا پور کہڑے صاحب شعور اور قدر دان ہیں اُن کے مکان پر میں اور چند میرے قدیم شاگرد یعنی جنگو سنگرہ و دووان سنگرہ و گجراج سنگرہ و مرنجن سنگرہ وغیرہم کہ اب پہلے ایک بقدر ضرورت اردو و ناگری و حساب پائش وغیرہ پڑھ لکھ کر اپنے اپنے کاروبار و تعلقہ زمینداری میں مشغول ہیں باہم بیٹھے ہوئے اُسی کتاب یعنی نوین سنگرہ کا ذکر کر رہے تھے کہ مردم دیدہ محبت و مروت مخزن لطف و عنایت ٹھاکر زینت سنگرہ برادر خرد مہربان سنگرہ نمبر دار ممدوح نے کہا کہ اگر بمقابلہ نوین سنگرہ ایک اردو مجموعہ اشعار جس میں کہ نہایت عمدہ عمدہ خاص کر گانے والی عوام پسند اردو فارسی غزلیں ہیں تالیف کر کے طبع کراہیے تو خوب ہذا و اسی طرح ایک ہمارے مہوطن اور ہم کلاس مشفق رام نرائن زبیدی نے بھی نوین سنگرہ دیکھ کر فرمایا تھا تب تو میرے دل میں اُسی وقت سے



ایسا جوش پیدا ہوا کہ کچھ ایسا ہو کہ ابھی وہ کتاب طیار ہو جائے غرض کہ خدا سے حل شائے ہے اسے  
ارمان پورے کیے اور جو مقصد تھا حسب دلخواہ مکمل آیا۔

میں یقین کرتا ہوں کہ اس مجموعہ کو احباب زمانہ نہایت پسند کریں کیونکہ علاوہ غزلیات کے  
اس میں زبان ہندی کی بھی منزے اور عشق آئینہ بائیں بہت لکھی گئی ہیں جس کی کیفیت فرست ملاحظہ  
فرمانے سے بالکل ظاہر ہوتی ہو۔

بڑی محنت و جانفشانی سے بہرہ بھیا ہمال سنگھ و دھرم سنگھ طلباء دفعہ سوم مدرسہ ہذا میں  
نے اس کو لکھ کر اپنے ہی نام سے موسوم کیا یعنی اس کا نام گلستہ حقیقت اللہ خان معروف بہ  
اشعار و لیسند رکھا ہوا ہے۔ دو حصے ہیں حصہ اول میں اردو و فارسی غزلیں شمار متفرق  
اردو و فارسی مستزاد و محسن۔ مسدس۔ رباعیات وغیرہ ہیں

اور حصہ دوم میں دوہا و کبت ملی ہوئی غزلیں بھجن۔ ہولی۔ ٹھری۔ چوہا سا۔ بارہ ماسہ۔ وادرا  
دوہا۔ سورٹھا۔ کبت سویا۔ خط منظوم زبان بھاشا بنام مشق و غیرہ ہیں  
مجموعہ تو بہت چھپے ہیں مگر ایسا دیکھنے میں کم آیا ہو گا جس میں کوئی بات کسی قسم کی فروگزاشت  
نہیں کی گئی ہو اور خاص کر وہ چیزیں اس میں لکھی ہیں کہ جنکو ہر شخص پسند کر سکتا ہو اور وہ تو بات  
ہی اور جو کہ جو صاحب حسد کی نظر سے جب اس کو ملاحظہ کریں گے تو ان کو کیونکر کوئی بات  
اس میں پسند نہ آئے گی۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا دستور ہے کہ خود تو وہ کام کر ہی نہیں سکتے اور نہ اس قدر لیاقت  
ہی ہو مگر اور دن کی عیب بینی و نکتہ چینی سے لوگوں کی نظروں میں بزرگ خود مہیاں ٹھونسنے بیٹھے  
ہیں۔ اگر محنت و کوشش کر کے کوئی چیز بنائی تو ان نکتہ چینوں کے باعث دل اور بھی زیادہ  
پروردہ ہو جاتا ہو۔ بجائے تعریف کے کلمات طعن و طنز زبان پر لاتے ہیں حالانکہ کوئی بات  
صحیح کیونکہ وہ اس کو عیب ہی بتلاتے ہیں طرہ یہ کہ پھر اپنی غلطی نہیں مانتے جو زبان سے  
نکل گیا وہی درست و صحیح جانتے ہیں۔

جن صاحبوں کو میرا مجموعہ پسند نہ پڑے وہ اپنے دل کی دل ہی میں رکھیں میرے سامنے

کے جوابات مقبول نہ سنیں نہ مقبول نہ بنیں میں اچھا یا برا جو کچھ ہوں سو ہوں اور ویسی ہی میری تالیف ہو وہ اپنی تعریف ظاہری سے اس حقیر کو معذور نہیں۔

حضرت آن صاحبوں کی شان میں یہ گستاخانہ تقریر زبان پر لائی گئی ہے جنکے وجود مرکب میں حصہ آتش حسد زیادہ ہے اور بحر عیب کے کسی کی ذات میں وہ ہنر نہیں دیکھتے۔

نور باد میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ مجھ کو یا میری تالیف کو خواہ مخواہ اچھا ہی کیسے مگر حاسد نہ کہنا اور ہر دوستانہ نصیحت و دوسری بات ہے ورنہ یہ تو سب جانتے ہیں کہ بے عیب ذات خدا کی ہے۔ انسان بجا پر افسوس میں ہے۔ خاص کر مجھ ایسا بھیراں فرہ بہتقدار ہر ایک کا کشف بردار کہ تین تیرہ کسی میں نہیں ہر ایک بے حقیقت آدمی ہو اور ویسی ہی انکی تالیف ہے۔

اخلاق کو کام فرمائیے دوستانہ عیب پوشی کا امیدوار ہوں بھول چوک معاف ہو آدمی ہوں بے کھر فرشتہ نہیں۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ الا انسان مرکب من الخطا والنسیان۔ پھر میں کب اس سے باہر ہو سکتا ہوں۔

اچھے آدمیوں کا کام ہے کہ اس کا عیب اس طرح سے اُسپر روشن کر دیتے ہیں کہ کوئی نہیں سکتا اور جتنے حضرات اور ہی قماش کے ہیں وہ جب تک دس آدمیوں کے روبرو اس کی غلطی یا بھول نہ بتائیں تب تک انکی فضیلت اور علمیت ہی نہ چکے یہ نہیں جانتے کہ ہمت اور رونمائی عیب تبا کر خود ہو شیا رکیا بنتے ہیں بلکہ صاحبان عقل و فراست کے روبرو اپنی حماقت اور کم لیاقتی کے ساتھ ٹیکٹ پر زیادہ تصدیق کراتے جاتے ہیں۔

اے میرے کرم فرما دو ستو میرے قصور کو معاف کرنا اور محض ناقابل آدمی مجھ کو جاکر اعتراضات سے معذور رکھنا۔ تعالیٰ شاہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اس تالیف کو احباب زمانہ کے دل میں جگہ دے اور اسکے ملاحظہ کا شوق انکو عطا فرمائے۔ آمین۔

اللّٰهُمَّ اِنَّا الصُّرَاةَ الْمُسْتَقِيْمَةَ وَالسَّلَامَ عَلٰى اَبْلِ الرَّحْمٰةِ وَالتَّسْلِيْمِ  
وَتَحْتَ حَفِيْظِ اللّٰہِ خَانِ مَدْرَسِ مَدْرَسَةِ اَلْاِسْلَامِ مَوْضِعِ نِیْلٍ وَکَرَامَہِ بَاکِرِ مَضْلَعِ ہر دوی مُلْکِ وَدَعْلَمِ قَوْمِ ۱۰ ذِی قَعْدِ ۱۲۸۰



اردو غزلین - اشعار متفرق اردو - فارسی غزلین - اشعار متفرق فارسی - مستزاد اردو و محسن سیدیں  
رباعیات وغیرہ بہت پر مضمون اور عشق آمیز مندرج ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردو غزلین

غزل ۱

گلگونہ جس کا آم مرغ قال قویسل کا  
کس وجہ سے نہ محور ہوں ہر کیسل کا  
حامی غریز سے ہو فزون تر ذلیل کا  
تخم شر سے جیسے گلستان خلیسل کا  
کم مایہ شتری ہو متاع قلیسل کا

حسن سخن ہو وصف جمال اس جمیل کا  
تصویر ایک آئینہ انواع مختلف  
ہفت آسمان ہیں تجھ سے حصار نہاہ خاک  
جنت او گائے نار سے تیری بہار فضل  
ہزار عالم قدرت کا تاجدار

حرص و طمع سے کیوں نہ شہید کی ہو بے نیاز

تکیہ ہر اس نفیس کو کیسے کیل کا

غزل ۱۲

سردیوان لکھا ہر مین نے مطلع لغت احمد کا  
ظہور حق کی حجت ہر جہان میں نور احمد کا  
نہ تھا نام و نشان جن روز و ناسخ زبرد کا  
نہ بنتا صفر گر نقشش احمد پریم احمد کا  
کھلے گا حال است کو ترے انعام بے حد کا  
نماؤں مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا  
میسر ہو طواف اسی کاش مجکو تیرے مرقد کا  
کبھی گردور بیٹھوں میں کروں نظارہ گنبد کا  
کسی صحرائین دانے طعمہ ہوں میں ام اور دو کا  
تفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

رقم پیدا کیا کیا طرہ بسم اللہ کی مد کا  
طلوع روشنی جیسے نشان ہوشہ کی آمد کا  
دبستان ازل میں وہ علم عقل گل کا تھا  
گذر وحدت سے کثرت میں نہوتا ذات مطلق کو  
بٹینگ جس طرہی عشرت کے سلمان بزم جنتین  
ہوا تھ سا نہ ہو سکتا ہو میرا ہو یہی ایسا  
ہوئی ہو ہمت عالی مری معراج کی طالب  
کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر ہوں آنکھیں  
مدینہ کی زمین کے گرد لائق ہو مرالا شا  
اتنا ہی درختوں پر ترے روضہ کے جانیٹھے

خدا منہ چوم لیتا ہر شہیدی کس محبت سے  
زبان پر میری جن م نام آتا ہو محبت کا

غزل ۱۳

کسی عاشق کو نہ رکھنا تو خدا یا تنہا  
یار نے جب مجھے خلوت میں بلایا تنہا  
مجھے وحشت نے دہان راتوں بھلا یا تنہا  
حسب خواہش وہ مرے پاس کیا یا تنہا  
ترے بھران میں بھی آسنے مجھے پاتا تنہا

بچ و غم میں نے اٹھایا سو اٹھا یا تنہا  
اسے کہتے ہیں اطاعت کر گیا میں بچو د  
خضر کا قافلہ ہوش جہان پر ہوا گم  
وصل کی رات بھی کنجت حیا ساتھ رہی  
درگزر غم نہ کرے دشمن جان میرا تنہا

گھر کو گور آپ کو مردہ میں شہید رہی بھیا



یار بن نخت نے جس رات سلا یا تنہا

غزل ۳

تصور عاشق بنیاب سے دل میں یہاں باندھا  
لب جو کس نے اتر رشک پری ایسا سماں باندھا  
ہوا کے پر چلین گراستخوان پر میرے آئیٹھے  
جدا اک قصر جو ہم غم کشوں کے عیش کرنے کا  
ابھی میں خون کرو دکھا اپنا در نہ بیچتا مجھ کو  
گیا بن بچہ جسم تلج رشک بچہ مر جان

شہید کی کثرت عصیان سے مجھ کو خوت آتا ہے  
سفر جو دور کا اور دوش پر بار گران باندھا

غزل ۵

جان اب تجھ سے ہو کیا بھید چھپا ناول کا  
نئی باتیں نئی گھاتیں نئی چاہتیں نئے پیار  
لاکھ ڈھونڈھا کرے وحشت کہیں نہاں سرخ  
ہاے رے اگلے ستمگار کا سن سن کے گھبرا

چاہ کے کچھ تو مزے سے ہو شہید کی آگاہ  
کاش چندے اُسے بھائے جو ستا ناول کا

غزل ۶

ترے پر سے جھڑنے لگے شرارت پر تو بیل زابلس  
انجین گو کہ بارہواں سال ہو دے بھر سے یہی حال ہو  
نہ چلی کسی کی نسوں گری کہ وہ لطف سانپ جی بکھری

جلید کا قفس جلید کا قفس جلید کا قفس جلید کا قفس  
ابھی تو ترس ل بھی تو ترس ل بھی تو ترس ل بھی تو ترس ل  
کئی جھکو ڈس ل کئی جھکو ڈس ل کئی جھکو ڈس ل کئی جھکو ڈس ل



ترے غم سے کاہون بریدہ سہرت چنگو مرے قتل پر مرا دل بزمک خمار خون تر سے پاؤں تکھی لیکار تجھے دیکھا جب سے کہ اوپری بخدا کسی کے نظارہ کی کوئی کاروان چو نکلیا سچے بچ قیس یہ لول اٹھا	نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہین دسترس نہین دسترس نہین دسترس نہین دسترس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس وہ بجابر جس وہ بجابر جس وہ بجابر جس وہ بجابر جس
---	--

تو شہیدی ابرسیہ سے کہ وہ شراب پیتے ہوں جس جگر وہین جابر جس وہین جابر جس وہین جابر جس وہین جابر جس
--

### غزل ۷

غضب ہے جس سب کا فریہ اپنا دم نکلتا ہے نہ رکھ انکھوں پر میری آستین لطف اے ہوم دکھا کر اپنی آراکش پری تجھ کو نہ دھوکا دے سمجھ کر اجنبی جس سے میں دل کا راز کتنا ہوں بنا دیتا ہے کو چہ فقر کا ٹیڑھے کو بھی سیدھا	نیا تابوت اسکے کوچہ سے ہر دم نکلتا ہے کہ اشک سرخ کے ہمراہ دل غم نکلتا ہے کسی کے سادہ پن میں ابھی عالم نکلتا ہے خجل ہوتا ہوں کیا کیا جب تراجم نکلتا ہے کھنچا جب جنتری میں تار کا سب خم نکلتا ہے
---	--

شہیدی سے نہیں قہقہہ ہیں ہم اتنے تو وقت ہیں کہ کوئی راتوں کو کرتا ہوا ماتم نکلتا ہے
---

### غزل ۸

مشام طبل میں رشک گل کی ہنوز بوجھ نہیں گئی ہے یہ عشق سرمہ کافی مسی کا نہ شوق غم کیا نہیں کا بلا کو اس کی خبر نہیں ہے کہ عشق اور عاشقی ہے کیا شے ضیا سے جسکی جہان ہو روشن وہ شمع نہاں ہے زیرِ دن	ابھی وہ نام خدا ہے غنچہ نسیم چھو بھی نہیں گئی ہے گمان ہو گم کو آرسی کا سوو برو بھی نہیں گئی ہے ہنوز کانوں میں اس پری کے گیتلو بھی نہیں گئی ہے حریم عزت کے ماہ روزن شمال تو بھی نہیں گئی ہے
---	---

شہیدی اتنی گمان پرستی نشے میں سب بھول بیٹھے تھی ہوئی ہے جس محو سے تم کو سستی وہ ناگلو بھی نہیں گئی ہے
--

## غزل ۹

کسی نے اُس کو سمجھایا تو ہوتا مڑہ رکھتا ہوں جسمِ مخمبہ عشق یہ تخیل آہ ہوتا بیدہی کا ش جو کچھ ہوتا سو ہوتا تو نے تقدیر کیا کس جرم پر تو نے مجھے قتل	کوئی یاں تک اُسے لایا تو ہوتا کبھی احوالِ ہوس کھایا تو ہوتا نہ ہوتا گو شمر سایا تو ہوتا وہاں تک مجھ کو پہنچایا تو ہوتا ذرا تو دل میں شمر مایا تو ہوتا
--	---

دل اُس کی زلفت میں اُلجھا ہو کب سے  
ظفرِ راک روزِ شنبھایا تو ہوتا

## غزل ۱۰

دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پر فن نکلا جب تو آیا کہ مرادِ مہم بت پر فن نکلا نام سے کام نکلتا نہیں بے جوہرِ صل	دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا نکلا ارمانِ لیسکن پس مردِ نکلا تل غارض سے نہ ہر گز بھی روغن نکلا
--	--

خون عاشق کا ہو گلزارِ تیرے عاجز کو  
قتل ہونے سے ہمارے ترا جو بن نکلا

## غزل ۱۱

کون کیا رنگ اُس گل کا ابا با ابا با نمک چڑکے جو وہ کس کس مڑے سے دنگے جو پیر خدا جانے حلاوت کیا تھی آبِ تیغِ قاتلِ مین مری صورت پرستی حق پرستی ہو کون مین کیا	ہوا رنگین چمن سارا ابا با ابا با مڑے لیتا ہوں مین کیا کیا ابا با ابا با لب ہر زخمِ ہو گیا ابا با ابا با کہ اس صورت مین کیا کیا ابا با ابا با
---	---

ظفرِ عالم کون مین کیا طبیعت کی روانی کا  
کہ ہوا ڈرا ہوا دریا ابا با ابا با

## غزل ۱۲

لگے ہو سیر گلشن میں دل امی غنچہ دین کس کا  
میری وحشت سے ہمسرہ ہو سکے دیوانہ پن کس کا  
مسافر خانہ ڈنبا میں جو آیا ہوا راہی  
میرے نو غرق ہو غون شفق بین دیکھ بھلت سے

ترے فرقت کے مارے کو روش کیسکی چمن کس کا  
بزرگ گل ہو سینہ چاک مثل پیر پن کس کا  
یہ منزل آمد و شر کی ہو اس میں ہو وطن کس کا  
لب زخم جگر ہنستا ہو اب زیر کفن کس کا

## غزل ۱۳

جہان ویرانہ ہو پہلے کبھی آباد کمریان تھے  
جان چیل ہو میدان اور سراسر ایک خارستان  
جہان پھرتے بگولے ہیں اڑاتے خاک صحا میں  
جہان ہیں سنگ ریزے تھے یہاں یا تو کھنڈے

شمال اب ہیں جہان رہتے کبھی بستے اشیران تھے  
کبھی یاں قصر دیوان تھے چمن تھے او شجران تھے  
کبھی اڑتی تھی دولت رقص کرتے سیمبران تھے  
جہان کنکر پڑے ہیں اب کبھی رستے گمران تھے

طف سہ احوال عالم کا کبھی کچھ ہو کبھی کچھ ہو  
اک کیا کیا رنگ اب ہیں اور کیا کیا پیشتریان تھے

## غزل ۱۴

مجھے تیغ قطرے قتل کر تو سو چٹا کیس ہو  
ہماری زندگی اور مرگ وصل اور ہجر جو تیرا  
نہک جیتک کہ زخموں پر نہ چھڑکے کوئی کیا جانے

بگاوناز سے تیری زیادہ خونہا کیس ہو  
نہیں معلوم جینا کس کو کہتے ہیں تضائک ہو  
کہ لذت عشق میں کیا ہو محبت کا مزاکیس ہو

قمری آنکھوں سے جاری آنسوؤں کا آج دریا ہو  
بتادے صاف مجھ کو انہی طف سہ ریا جاکیس ہو

## غزل ۱۵

نشانہ بعد مردن بھی رہا میں تیغ قاتل کا  
بنایا کرتے ہیں ناوک فلن تو وہ مری گل کا

نظر سے میری گریہ ران کی ہو گئیں نکلتیں نکل جائیں تڑپ کر مچھلیاں دستِ خنائی کی فقیری میں بھی اس دل آسمان پر ہو داغ اپنا	تصدق کے لیے کچھ اون روغن آنکھ کے تل کا لو بھر جلے او قاتل اگر مچھریں بسل کا گدائی میں کروں لیکر کے کا سہ ماہ کامل کا
--	--

فقیری میں وزیر آب کے پر یان پائون پڑتی ہیں  
نقشیں بویا اپنے لیے ہی نقشیں عامل کا

### غزل ۱۶

نہ بوسہ دینا آتا ہی نہ دل بہلانا آتا ہی جو تم سننے میں ہو شاق ہم رونے کی گلی میں بچھا کر دام کیسوئخ پہ وہ صیاد یون بولا صریحی قفقہ بھرتی ہو میں اسکراتا ہی	تجھے تو ادب کا فرقت ترسانا آتا ہے تھیں بکلی کرانا ہم کو منہ برسانا آتا ہے یہ چنڈا وہ جو جس میں مرغ دل بے دانا آتا ہے ہمارا یا جس دم جانبِ یحییٰ آتا ہے
---	---

تسم کی جگہ اس کا فریب کیش کو اسے زند  
خفا ہونا بگڑنا مارنا دھمکانا آتا ہے

### غزل ۱۷

تجھی کو جو یان جلوہ فرمانہ دیکھا مرا غنچہ دل ہو وہ دل گرفتہ یگانہ ہو تو آہ بیگانگی میں اویٹ مصیبت ملاست بلائیں جواب رخ یار تھے آپ ہی ہم	برا بر ہی و نیب کو دیکھا نہ دیکھا کہ جس کو کسی نے کبھی دانا نہ دیکھا کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا کھلی آنکھ جب کوئی پروانا نہ دیکھا
---	--

شب دروڑاے دروڑے ہوں اس کے  
کسی نے جسے یان نہ بھانہ دیکھا

### غزل ۱۸



خوشاودہ دل کہ ہو جن طہین آرزو تیری یقین ہو اکیلی جان آکے اپنی گردن میں مری طرف سے صبا کیو میرے یوسف سے شب فراق میں اسے روز وصل تا دم صبح جو ابرگر یہ کنان ہو تو برق خندہ زمان شب فراق میں اکدم نہیں قرار آتا	خوشاودہ ماغ جسے تازہ رکھے بوتیری سنا ہو جاہی قریب رگ گلو تیری مکمل چلی ہو بہت پیروں سے بوتیری چراغ ہاتھ میں ہو اور جستجو تیری نسی میں خود ہی جاری کسی میں غو تیری خدا گواہ ہو شاہد ہو آرزو تیری
---	--

زمانہ میں کوئی تجھسا نہیں ہو سیف زبان  
رہی ہو معرکہ میں آتش آبرو تیری

## غزل ۱۹

سرم کاٹ کے پھٹائے گا کیا گریبان نے گلا گھوٹا ہے آپ کتے ہیں کہ جا جاتا ہوں تھام لون دل کو ذرا ہاتھوں سے کیے یاران عدم کیا گزری مردم چشم سے گرائے حجاب	جھوٹھی پھر کس کی قسم کھائے گا اوہراے دست جنون آئے گا پرا کیسے بھی تو گھبرا ئے گا ابھی پسو سے نہ اٹھ جائے گا کچھ لب گو رستہ نہ پائے گا آنکھ کے پردے میں چھپا بیٹے گا
---	--

ہم بھی آنکھیں کے مسجد میں وزیر  
خشت حشم لیکے جو بنوائے گا

## غزل ۲۰

مرت سے ہو دل طالب ویدار کسی کا میناب ہوں میں دل ہو گرفتار کسی کا دیکھی جو مری نبض تو بولا یہ سیکھا	دکھلائے خدا چاند سار خسا کسی کا یارب نہ حُسد ایا سے ہو یا کسی کا اچھا نہیں ہونے کا یہ بیار کسی کا
--	---



پھر جوش میں جو غم کی طرح سے دل میں ہوش	دیوانہ ہوں میں عاشق سرشار کسی کا
تیغِ ننگِ ناز نہ کیونچ کر دم	عاشق ہوں نہیں ہوں میں گنگنا کسی کا

کیون شمع کے مانند ہنسوں ہو جلا تے  
دیکھ آئے ہو کیا چہرہ گنگنا کسی کا

### غزل ۳۱

ترے عشق میں ادبِ ماہِ نقاشی کچھ بھی خیال جدا نہ رہا  
مرے حق میں توجہ سے کہ دیر ہو اکوئی اور مقامِ دعا نہ رہا  
تری فصل ہر آنکھوں میں آٹھن پہ ترا حسن و جمال ہو پیش نظر  
میں جدا بھی ہوا کبھی تجھے اگر تو خیال سے تیرے جدا نہ رہا  
مرے دیدہ ترین وہ نور نہیں دل خستہ کو میل سرور نہیں  
غم ہجر سے جان پہ آن غی کرو لطف کہ وقتِ جفا نہ رہا  
نہ خیال وجود نہ فکر عدم نہ ملالِ عتاب نہ بچ و مستم  
نہ پری سے عرض ہو نہ حور کا غم مرے دل میں کچھ اُسکے سوا نہ رہا  
مجھے یا نے جب سے عزیز کیا مرے دل کو لیا منہم عشق دیا  
کیا ایک نگاہِ کرم سے غنی کسی بات کا دل کو گلا نہ رہا

### غزل ۳۲

کسی نے رازِ مخفی کو نہیں ہر آپ سے کھولا	نہ یہ بولا نہ وہ بولا وہی بولا وہی بولا
وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن	وہی ہر طور سینا اور وہی موسیٰ وہی شعلہ
وہی قطرہ وہی دریا وہی قلم وہی کوزہ	وہی ہر باد اور آتش وہی پانی وہی آٹلا
وہی بیخوارستانہ وہی ہشیار دیوانہ	احد ہو اور وہی احمد وہی ہے مرضی ہولا

وہی جز ہو وہی کل ہو وہی خورشید اور ذرہ

سمجھ میں رکھو یہی خام نہ بن نادان اور بھولا

### غزل ۲۳

<p>کمان سے ہم کمان پکڑے ہوئے یگانہ آئے          اوج سے ہاتھ باندھے ہم ترے دربار میں آئے          تسلیم خم ہو جو مزاج یا رہیں آئے          قیامت ہو کہ دو آنسو چشم یا رہیں آئے          بیان مجمع سنایاں بھی تلاش یا رہیں آئے          بہن بھی یاد رکھنا ذکر جو دربار میں آئے</p>	<p>عدم سے جانب ہستی تلاش یا رہیں آئے          یقین ہو کچھ نہ کچھ رحمت مزاج یا رہیں آئے          اگر بخشے نہ ہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا          مری تربت پسب روئے نہ رویا پروہ تنگیں مل          نہ پوچھو اہل محشر ہم سے دیوانہ کی میتابی          عدم کے جانے دلوں جرم جانان تک جو پہنچو تم          نہ مانگو بسہ اہم نفس بگاڑے منہ وہ بیٹھے ہیں</p>
<p>قیامت ہو اگر بل ابرو خمدار میں آئے</p>	

### غزل ۲۴

<p>جیسی اب ہر تری مصل کبھی ایسی تو نہ تھی          بیقراری تھی اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی          کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی          تاب تجھ میں مہ کامل کبھی ایسی تو نہ تھی</p>	<p>بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی          لے گیا چھین کے کون آج ترا صبر و قرار          تیری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جادو          عکس رنسا رنے کس کے ہو تجھے چمکا یا</p>
--	---

کیا سبب تو جو بگڑتا ہے ظفر سے ہر بار  
 آخر تری خورشائیں کبھی ایسی تو نہ تھی نہ

### غزل ۲۵

<p>زخم کی صورت ہو خون کھونٹے جاری اندون          دم پھرا لے پھرتی ہو باد باری اندون          کیا ہی صورت ہو گئی ہو پاری پاری اندون          شکل بچانی نہیں جاتی ہر باری اندون</p>	<p>عشق کا خنجر لگا ہو دل پہ کاری ان دنوں          باغ میں جاتی ہو اس گل کی سواری اندون          بھولی بھولی شکل پر دل لوٹ جاتا ہر دم          عشق کے آزار نے لاغر کیا ہو اس قدر</p>
---	---

قتل کرتا ہر عرق آلودہ ابرو حشمت کو	کیا تیری تلوار پر ہر آبداری اندرون
تھنڈی سانسین میرے ہر ہر دم امانت کیلئے	جان جاتی ہو کو کس پر تھکا رہی اندرون

غزل ۲۶

سنا ہوا ان کو منظورِ نظر تیغ آزمائی ہے	بیان شوق شہادت نے مری گروں جھکائی ہے
ارے او بیو فاجب سے طبیعت تھپہ آئی ہے	بجائے روح غالب میں تری الفت سہائی ہے
لو بہتا ہوا آنکھوں سے خیال تیغ ابرو میں	دل نادان نے میرے کیا تری تلوار کسائی ہے
سرمقد جو آئے ہیں تو کہتے ہیں خدا بخشنے	ہمارے عشق میں اس نے بڑی آفت ٹھکانی ہے

کیا گو رخِ بیان پر وہ جس دم فتنہ شہر  
جہان میں خل جوا اٹھو تھماست سر پہ آئی ہے

غزل ۲۷

باعثِ وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی	تھکے چڑانے لگی ہم کو جدائی آپ کی
خوگلا کا ٹون مجھے نخرِ عنایت کیجئے	دیکھیے دکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی
آپ کی جانے بلا کیونکر کئی فرقت کی رات	دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی
آپ کی باتوں کا رہتا ہوں مجھے ہر دم خیال	جب کوئی بولا صدا کا نون میں آئی آپ کی

جان دیدو یا پس دیوار سر پہ لکھو  
اُس کے کوٹھے تک نہو وہ ملی رسائی آپ کی

غزل ۲۸

مجھ کو فتنہ کی اسیری سے رہائی ہوتی	کاش عیسے کی عوض موت ہی آئی ہوتی
گر نہو شمع تو سعدوم ہیں پروانے بھی	تو نہوتا تو صنم کب یہ حسدائی ہوتی
غیر سے کرتے ہوا برو کے اشائے ہر دم	کبھی تلوار تو مجھ پر بھی لگائی ہوتی

خط کے آغاز پہ تو مجھے ہوا صاف تو کب	لطف تب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی
دھوئی کیوں اشک کے طوفان سے لوح محفوظ	سر نوشت اپنی ہی نسخ نے مثالی ہوتی

## غزل ۲۹

میں اپنا چاک گریبان سپاسیاریا	قرب مرک ہوں دو دل جیاجیانہ جیا
مریض عشق ہوں کیا پوچھتے ہو حال مرا	علاج عشق طیبو کیا کیا نکلیا
جو مال و زر تھا مرے پاس دیکھا تمکو	اب ایک پہلو میں دل ہی دیا دیا نکلیا
نہیں جہان میں کم ہر جہین شیریں لب	تھارے ہو تھول کا بوسہ لیا لیا نکلیا

سوائے کھٹ جگر اور کیا غذا ہے نیار	لو کا گھونٹ ہی اس پر میا میا نہ پیا
-----------------------------------	-------------------------------------

## غزل ۳۰

نکلنا سخت مشکل ہونہ کیونکر کرے قاتل سے	ترشے ہوں جہان عاشق ہزاروں مرغ طبل سے
ترے کوچے میں اے قاتل نہ آتا میں نہ آتا میں	ولیکن کیا کروں مجبور ہوں میتابی دل سے
ہوں عاشق تو مشفقوں کو پوچھے کون دنیا میں	جہان میں قدر گل کی ہر فقط عشق عناد دل سے
ہٹا دو ان کو بالین سے نہیں تو خون کھائینگے	سنا سحر دم نکلتا ہی بہت عاشق کا شکل سے
اکی دیکھیے کس دن وہ سو دین آئے پسوین	رہا کوئی ہن باتیں رات کو دودو پہر دل سے

تپہ فرقت سے ایسا بڑھ گیا ہی ضعف اسی نعمت	کہان کروٹ بدلنا سانس بھی لیتا ہوں مشکل سے
--	---

## غزل ۳۱

خفا ہو کیوں مرے یوسف لغاسن تو سہی	ہوئی ہی مجھ سے بھلا کیا خطا سن تو سہی
ابھی کر دے مجھے تیغ ناز سے گھاسل	اگرچہ ہوں میں ہمہ تن فدا سن تو سہی



<p>ہمیشہ کرتے ہو جو رستم نے ایجاد  بٹھانا غیروں کو پاس اور مجھے رہنا دور  ٹھکر کے دو گھڑی اسی جان جان خدا کیلئے</p>	<p>یکس سے یکساں ہر ناز و داد اسنو تو سی  یہی ہر شیوہ مرد و مہر اسنو تو سی  تمہارے عہد میں جو کچھ ہوا اسنو تو سی</p>
<p>نخاؤ دشت جنوں کو ہر سر کہا مانو  تختین سے کہتا ہوں مشفق در اسنو تو سی</p>	
<p>غزل ۳۳</p>	
<p>عجب ایک جلوہ ترا چار سو ہے  گلستان میں جا کے ہر گل کو دکھا  نہو گا کوئی مجھسا محو تصور  نہیں ہے سوا تیرے کچھ مطلب  چمن میں جو دکھا تو چرچا ہے تیرا  نہو وصل تو رات دن ہی برابر</p>	<p>نظر جس طعن کیجے تو ہی تو ہے  نہ تیری سی رنگت نہ تیری ہی بو ہے  جسے دیکھتا ہوں سمجھتا ہوں تو ہے  تمنا تری ہو تری آرزو ہے  لب برگ گل پر تری گفتگو ہے  سحر کی نہ کچھ شام کی آرزو ہے</p>
<p>نہیں چاک دامن کوئی مجھسا گویا  نہ تجسیم کی خواہش نہ منکر و خواہی</p>	
<p>غزل ۳۳</p>	
<p>تری ایک ترچھی نگاہ نے مرے دل سے پردہ اٹایا  تری بات کی اداسی نے ہون میں تری شرم و حیا بٹھائی  مجھے اپنے دل پہ نظر نہ تھی کہیں جس صدا کی خبر نہ تھی  تری شکل آنکھوں میں اب بھی ہے نہ ہوا رہی نہ ہوس رہی</p>	<p>جو کرشمہ پیش نظر نہ تھا اسے ایک پل میں دکھادیا  یہ کرم کیا مرے حال پر مجھے اہل درد بنا دیا  جس الست برکیم جو سنا نہ تھا وہ سنا دیا  وہ جو نقش خواب و خیال تھا مرے دل سے تو نسا دیا</p>
<p>تو ہی تو ہر میری نگاہ میں تو ہی مہر میں تو ہی ماہ میں  یہ اثر ہے تیری نگاہ میں جو غریزہ کر کے سمجھا دیا</p>	



<p>غزل ۳۴</p> <p>آیا کرد و ادھر بھی مرئی جان کبھی کبھی آنے سے یان کے آپ کو انکار ہے اگر پوچھا شب وصال میں پھر آؤ گے کبھی ہر و پیا بنا ہوں تمہارے میں عشق میں</p>	<p>غزل ۳۴</p> <p>آیا کرد و ادھر بھی مرئی جان کبھی کبھی آنے سے یان کے آپ کو انکار ہے اگر پوچھا شب وصال میں پھر آؤ گے کبھی ہر و پیا بنا ہوں تمہارے میں عشق میں</p>
<p>فرقت سے تیرے دل کو ہمارے نہیں قرار پوچھا کرو تو حال پریشان کبھی کبھی</p>	<p>فرقت سے تیرے دل کو ہمارے نہیں قرار پوچھا کرو تو حال پریشان کبھی کبھی</p>
<p>غزل ۳۵</p> <p>اے صنم پر ترے ملنے کی مجھے آس نہیں یاس سے پر کسی حالت میں مجھے یاس نہیں مختب کیا ہی خدا کا بھی بہن پاس نہیں ما جسر ایہ بھی کم از قصہ قریاس نہیں</p>	<p>غزل ۳۵</p> <p>کبھی لمبائے خدا اس سے مجھے یاس نہیں آس کتے ہیں جسے آس نہیں پاس نہیں بار بار بیٹھ کے کعبہ میں بہائی ہو مشرباب خط وہ لکھتا ہی مجھے لکھے نہیں دیتے رقیب</p>
<p>قابل قرب نہیں ہے اوپون کی صحبت دور رہ ان سے ولا جن کو ترا پاس نہیں</p>	<p>قابل قرب نہیں ہے اوپون کی صحبت دور رہ ان سے ولا جن کو ترا پاس نہیں</p>
<p>غزل ۳۶</p> <p>ایک شرر جائے جو تھر میں تو تھر جل جائے کیا عجب ہی جو مرے جسم سے تھر جل جائے شمع کے جلتے ہی پروانہ نہ کیونکر جل جائے کیا تعجب ہی جو یہ چرخ شکر جل جائے</p>	<p>غزل ۳۶</p> <p>آتش عشق وہ ہی جس میں سمندر جل جائے تن بدن چو نک دیا ہی تپ فرقت نے مرا دوست کتے ہیں اُسے ساتھ جو دے کنت میں آہ کے شعلہ سے میرے تری فرقت میں صنم</p>
<p>ہی وہ پر کالہ آتش قد موزون تیرا دیکھے آس سے جو تشبیہ منور جل جائے</p>	<p>ہی وہ پر کالہ آتش قد موزون تیرا دیکھے آس سے جو تشبیہ منور جل جائے</p>

غزل ۳۷

چشم جان اور ہی چشم غزالان اور ہی گر کتان اس نے پٹے اس سے جگر ہو چاکل سیرقتل مست سمجھ گلگشت اسے نازک مزاج ایک یوسف دان گرا تھا یان گرنے دلا خلق برق اس پندہستی ہو روتا ہو اس پرک جان خاک جنت میں لگے گا بعد مردن دل مرا اس میں ہی دلغ فریق ای صبح اس میں آفتاب دل سے ہو کاوش اسے تلہوت ہے ہو خلش جانور اس پر ہی عاشق اس پہ عاشق آدمی ہوتے ہیں خون اس کے دیکھے سے تو اس کی ضرب سے گرچہ دونوں خاک پر فطمان ہیں لیکن فرق ہی ناحراشیدہ ہو وہ اور یہ ہو سائے میں ٹھلا باعث ایمان ہو وہ غارت گرا ایمان ہو یہ	وضع انسان اور ہی ترکیب حیوان اور ہی ماہ تابان اور ہی رخسار جانان اور ہی باغ بستان اور ہی گنج شہیدان اور ہی چاہ کنگان اور ہی چادر نغدان اور ہی ابر باران اور ہی چشم گریان اور ہی ناز غلمان اور ہی انداز انسان اور ہی یہ گریبان اور ہی تیرا گریبان اور ہی خارِ مرگان اور ہی خارِ نبیلان اور ہی سر و بستان اور ہی سر و خولان اور ہی چشم جانان اور ہی شمشیرِ عریان اور ہی سبستان اور ہی زلف پریشان اور ہی شاخ مرجان اور ہی دستِ حسرتان اور ہی قلم قرآن اور ہی رخسارِ حبانان اور ہی
---	--

فرق ہو شاہ و گدا میں قول شاعر ہو یہی  
شیرِ قایلین اور ہی شیرِ نیستان اور ہی

غزل ۳۸

دور سے آئے تھے ساتی سن کے بچائے کو ہم کیون نہیں لیتا ہم ساری تو خبر اے بے خبر ہم کو بھینسا تھا قفس میں کیا گلہ صیاد سے طاق ابرو میں صنم کے کیا حسدائی رہ گئی	بس ترستے ہی چلے افسوس پچانے کو ہم کیا ترے عاشق ہوئے تھے دروغم کھانے کو ہم بس ترستے ہی رہے ہیں آب اور دانے کو ہم اب تو پوچھیں گے اسی کافر کے بچائے کو ہم
---	--

باغ میں لگائیں صحرا سے گھبراتا ہر دل کیا ہوئی تفسیر ہم سے تو بتا دے اور نظیر	اب کہاں لیجا کے بیٹھیں ایسے دیوانے کو ہم تا کہ شادی مرگ سمجھیں ایسے مرجانے کو ہم
---	---

## غزل ۳۰

کیا کہاں ابرو نے اک تیر نظر مارا مارا کیا تجھے اور نہ تھا ہستی کے جھل میں نکار رات تنہائی میں آیا تھا تصور تیرا ہم نے پھینکی تھی کلی اس کی طرف لالہ کی عشق بازی کی جو میں پہنچے کچھائی چوسر غیر کیا چیز ہر محفل سے اٹھا دوں بل میں سچ ہر دنیا کے لیے کچھ نہ سکندر نے کیا	جسکے لگتے ہی جگر ہو گیا پارا پارا مرغ دل تو نے جو صیاد ہمارا مارا ذکر تیرا ہی کیسا آہ کا نار مارا اس نے شوخی سے بہن بچل ہزار مارا پانسہ کرتے ہی گویا رنگ ہمارا مارا کیا بھلا کہ نہیں سکتا میں تمہارا مارا آپ کو روز جیا کس لیے دارا مارا
--	--

## غزل ۳۱

نہیں تاب کہ دیکھوں جمال صنم مجھے اپنی ہی خوش نظری کی قسم  
 مجھے حسن کی جلوہ گری کی قسم مجھے عشق کی پردہ دری کی قسم  
 ترے عاشق زار ہزار بہان تھے دیکھنے آتی ہر خلقِ جان  
 کوئی دیکھا ہو مجھ سا بھی سوختہ جان مجھے میرے ہی دیدہ دری کی قسم  
 نہ تو فاصد یا تو چین چین ایسی اپنا خیال ہوا درکِ بین  
 ابھی ہوش کی اپنے خبر ہی نہیں مجھے عالم بے خبری کی قسم  
 شب وصل کی ہو گئی صبح عیان کہ تڑپنے لگا دل سوختہ جان  
 مرے دیدہ تر ہوئے شعلہ فشان مجھے اس شفقِ سحر کی قسم  
 ذکرِ اتنا فو کی تو جگر کو کہ نہ شوقِ سخن ہو نہ ذوقِ سب  
 ترے شعر سے آتی ہر خون کی بو مجھے تیری ہی بیگبری کی قسم

## غزل ۲۲

<p>دل لگا کر تجھے پیارے اتو بچھتا ہے ہین ہم          سچ بتا کیا اجرا ہر آب تو گھبراتے ہین ہم          اب گداہن تیرے در کے تیرے کھلاتے ہین ہم          چاہو بولو یا نہ بولو اب تو چلاتے ہین ہم          حضرت شاہ صفی تیرے ہی کھلاتے ہین ہم</p>	<p>عشق میں پھنس کر ترے از بسکہ غم کھاتے ہین ہم          کیوں خوار رہتا ہوں پیارے کیا خطا ہم سے ہوئی          چھوڑ کر دو نون جہان کو شل مجنون ہو گئے          سا غول کوئے وحدت سے تم نے بھرویا          عرض خادم کی یہی ہر اس کو مستی ضرور</p>
---	---

## غزل ۲۳

تھمیں کو دل میں بسا چکے ہین نشان اپنا مٹا چکے ہین  
 مزا محبت کا پا چکے ہین تمہارے غم سے اٹھا چکے ہین  
 کہیں ہر لیلی کہیں ہر مجنون کہیں ہر عاشق کہیں ہر معشوق  
 یہ غور کر کے ذرا تو دیکھو ہر ایک گھٹ میں سا چکے ہین  
 کہیں ہر یوسف کہیں زلیخا کہیں ہر شیرین کہیں ہر فریاد  
 اسی طرح سے ہر ایک رنگ میں تماشا اپنا دکھا چکے ہین  
 کہیں رشد میں کہیں ہین ارشاد کہیں ہین مرشد کہیں ہین بادی  
 یہ جتنی لفظیں ہین سب ہین فرضی تپا تو اس کا بتا چکے ہین  
 کہیں ہین خادم کہیں صفی ہین کہیں ہین مینا کہیں ہین سازگ  
 اسی سبب سے ہین سب سے ملتے صنم ہر اپنا سو پا چکے ہین

## غزل ۲۴

<p>یہی خدا یا رو اسی میں اس کو بوجھا چاہیے          گل شریں ہر ہی بس اس کو سو بوجھا چاہیے          ہر کیسب اور قبل اس کو دیکھا چاہیے</p>	<p>عشق یہی شہر ہے ہر شریں بوجھا چاہیے          ہم تو سنکھے ہین اسی کو ہر یہ سب احمد کا نور          ہو گیا ثابت ملوب المومنین عرش خدا</p>
--	---



کئے ہم کلیہ الحق رمزین تو جید کے ہم تو خادوم ہیں صفی کے عشق جو اپنا مقام	ہر یہ ظاہر ہے یہ باطن اس کو سمجھا چاہئے حل ہوا مقصد مر اس طلب کو بوجھا چاہئے
---	---

## غزل ۴۵

صنم کو کرین ہم نہ سان کیسے کیسے کبھی بولے یوسف کی آتی ہو ہم میں صنم کو سمجھتے ہیں ہر ایک جگہ پر صفت اپنے مرشد کیا کیا کروں میں غزل اب یہ خادوم نے ایسی کی ہو	گزرتے ہیں ہم پر گمان کیسے کیسے ہیں احمد کے پائے نشان کیسے کیسے حرم دیرین ایک سان کیسے کیسے دکھائے ہن مجھ کو جہاں کیسے کیسے صافی جب ہوے مہربان کیسے کیسے
--	---

## غزل ۴۶

ز حال عاشق مشو تو غافل و راے نینان بنائے بتیان  
کہ تاب بھران ندرم ایجان لیا نہ کھون لگاے چمتیان  
چون شمع شوزان چون دژہ حیران ہمیشہ گریان لبش آن مہ  
نہ رات نینا نہ آنگ چنیا نہ آپ آوین نہ بھیجین پتیان  
شبان بھران دراز چون زلف دروز و صلیش چو عمر کوتاہ  
سکھی بیا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کا ٹون اندھیری رتیان  
یکایک از دل دو چشم جا دو بعد مندریم بہرہ دستکین  
کے ٹری ہو جو چا سناوے ہمارے پیو کو ہماری بتیان  
بحق روز وصال عشر کہ داد مارا فریب خسرو  
برہ میں بیا کل تلپہ رہا ہوں یا آپ آؤ یا بھیجو پتیان

## غزل ۴۷

جدا کسی سے کسی کا غرض جمیب ہو	یہ داغ وہ ہو کہ دشمن کو بھی نصیب ہو
-------------------------------	-------------------------------------



یہی ہر دل میں تمنا ہمارے اے پیارے جدا جو ہم کو کرے اس صنم کے کوچے سے علاج کیا کروں حکما تپ جدا تھی ہی قطیرا پت تو معشوق خوبصورت ہی	رہوں میں پاس ترے اور کوئی قریب نہو اکی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہو سواے وصل کے اس کا کوئی طبیب نہو جو حسن اس میں ہر ایسا کوئی عجیب نہو
---	--

## غزل ۳۸

جلا یا آپ ہم نے ضبط کر کے آہ سوزان کو ہمیشہ کج تنہائی میں ہم مونس سمجھتے ہیں ترے اندام دروے و قدر زلف و خط سے ہر جھلت جلکہ کن کن کو و دل میں تھے ہاتھوں نے ای قاتل ترے دندان و لب نے کر دیا سقندر عالم میں لڑا کر آنکھ اس سے ہم نے دشمن کر لیا اپنا منو جب تو ہی اے ساتی بھلا پھر کیا کرے کوئی بنایا آخر ظفر خالق نے کب انسان سے بہتر	جلکہ کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو الم کو یاس کو حسرت کو مینائی کو حرمان کو سمن کو ارغوان کو سر کو سنبھل کو ریحان کو کٹاری کو چھری کو بانگ کو خنجر کو پیکان کو گھر کو لعل کو یا قوت کو مہیرے کو مرجان کو نگہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو خرگان کو ہوا کو ابرو کو گل کو چین کو صحن بستان کو ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلمان کو
--	---

## غزل ۳۹

مرد ساتی ہیں سب کچا ابا با با اہو ہو ہو بہار آئی توڑا نے پھر لگے زنجیر پوانے نہ دیکھا تھا جن آنکھوں نے کھجلیک شک کا قطرا مرے گھر اس جہان میں ساتی و طرب اگر ہوتے کیا بیدار سے عاشق کو تو نے قتل ای ظالم	عجب عالم ہے مستی کا ابا با با اہو ہو ہو ہوا شور جنون برپا ابا با با اہو ہو ہو روان ہوئے اب دریا ابا با با اہو ہو ہو تو کیسی میکشی کرتا ابا با با اہو ہو ہو کوئی کرتا ہی کام ایسا ابا با با اہو ہو ہو
---	--

## غزل ۴۰

قبری الفت میں ہے جان کے خواہاں کتنے	شہ نہ خون ہیں مرے گبر و مسلمان کتنے
-------------------------------------	-------------------------------------

ایک ہوا آنہ وہ اور بن جیساں کتنے ایک امید بھی تجھ سے نہ برائی میری نہیں ملتا ترے نافر کا پتا اے لیلی جس نے دیکھی تری تصویر کہا صل ملے اٹھ کے صحرے چلا شہر کی جانب جب میں مصحفِ رخ میں کھینچی جاتی ہوں اس کی تصویر کوئی سمجھا نہ ترے شعر کا رتبہ <b>ماتل</b>	پھرتے ہیں زلف پریشان کے پریشان کتنے رہ گئے دل میں مرے حسرت و ارمان کتنے چھان مارے تھے مجھوں نے یہاں کتنے پڑھتے صلوٰۃ میں آگے کسماں کتنے لپٹے دامن سے مرے غار غیلان کتنے ایک قرآن سے لکھ جاتے ہیں قرآن کتنے یوں تو ہیں کتنے کو دنیا میں سخندان کتنے
---	--

**غزل ۵۱**

جسے عشق کا تیرا ری گے نہوے اُسے جگ میں ہرگز قرار نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک ہر دم مجھ اس عاشق پاک کو اگر تو ولی کے سخن کو سنے	اُسے زندگی جب میں بھاری گے جسے یار جانی سے یاری گے جسے عشق کی سیت راری گے پیارے تری بات پیاری گے رقیبوں کے دل میں کٹاری گے
--	--

**غزل ۵۲**

نہ خیر عشق سن نہ جنون رہا نہ پری رہی شہ بخودی نے عطا کیا مجھے اب لباسِ بے بسی چلی سمتِ غیب سے اک ہوا کہ چمن ہرور کا جلیا نظرِ تافل یا رکا گد کس زبان سے بیان کروں وہ عجب گڑھی تھی کہ جس گڑھی لیا درسِ عشق کا	نہ تو تو را نہ تو میں رہا جو رہی سو بے پری رہی نہ خرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کی پوہ و پری رہی مگر ایک شاخِ نہال غم جسے دل کہیں ہو پری رہی کہ شرابِ صدقہ آرزو غم دل میں تھی ہو پری رہی اگر کتابِ عقل کی طاق میں جو دھری تھی نہ پری رہی
--	--

**غزل ۵۳**

ہم صغیرانِ چمن ہم سے چمن چھوٹے ہی	ہاے اے شامِ غریبان کہ وطن چھوٹے ہی
-----------------------------------	------------------------------------

غمرہ کو شوق سے دل دیکے میں ایسا بھاگا قید سے دام محبت کے تمھارے اسی جان اب تلک تیرے شہیدوں کے بن ہر سو سے شب بھران کی مصیبت کو لکھن کیا قدرت	جیسے صیاد کے ہاتھوں سے ہرن چھوٹے ہی کب تلک دیکھے آوارہ وطن چھوٹے ہی لاکھ فوارہ خون زیر کفن چھوٹے ہی تن سے ہو جان جدا جانتی تن چھوٹے ہی
---	---

## غل ۵۴

آنکھ کیوں تو نے بھلا ہم سے ملانی پیارے دوستی میرے تیرے بار بھاوے اللہ خانہ دل میں مرے بھڑکے گی اب آتش عشق میں سوا تیرے کسی کو بھی نہ دیکھوں ہرگز دل سے دل آنکھوں سے آنکھوں کو ملا کر تجھے ہفت اقلیم کی شاہی نہیں خوش آتی ہی چین و آرام نہیں عقل گئی ہوش گیا	بھگ گئی تھی سوچا اب آگ لگائی پیارے گرچہ بدنامی زمانے میں اٹھائی پیارے شکل تو نے جو نہیں اپنی دکھائی پیارے سامنے اپنے ہو کر ساری خدائی پیارے کس کو خوش آتی ہو اب تیری جدائی پیارے خوشنا ہو ترے کپے کی گداپی پیارے دل کو عاشق کے نظر جب لگائی پیارے
---	---

## غل ۵۵

کھلیں گے شکوہوں کے جبکہ دفتر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے  
تو کیا کیا گزرے گی آہ دل پر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے  
لو نہ مجھ سے اسی میرے دلیر یہ بات جانے دو ما تو کسنا  
نہیں تو نہ کو رہو گے گھر گھر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے  
ہمارے دل میں ہو داغ حسرت تمھارے منہ پر داغ چپک  
یہ دونوں چکین گے شل خست ادھر ہمارے ادھر تھا ہے  
تمھیں اب اپنی قسم ہی پیارے ملو تو ایسا ملو کہ جس میں  
غم جدائی نہ آئے دل پر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے

ملون میں کیونکر ہوا ہوں حیران اگر چہ دونوں طرف ہی خواہش  
 پھرے ہیں جاسوس یاں تو مگر گرا دھر ہمارے اُدھر تھاے  
 ستم کا کیا تم جواب دو گے بھلا جو پوچھے گا تم سے خالق  
 وہ ہو گا منصف بروز محشر اُدھر ہمارے اُدھر تھاے  
 شراب ہی سمجھ کے مینا حشر اب کہتا ہے اس کو عالم  
 کہیں نشہ میں کھلیں نہ جو ہر اُدھر ہمارے اُدھر تھاے

## غزل ۱۵۶

کس کو دکھلاؤں آبلے دل کے اس کی نیرنگی پر مندا ہوں میں زلت ناگن نے آپ کی صاحب ہوا تجربن یہ باغ کا احوال اس خطا اپنی کی کرین تو بہ	زخم تازے ہوئے ہیں چھل چھل کے گل بنائے ہیں جسے اس گل کے دل لیا ہے ہمارا ہل ہل کے پھول کھلا گئے ہیں کل کل کے ریخ کھینچے ہیں تم سے مل مل کے
--	--

## غزل ۱۵۷

پھر ہمارا آئی چمن میں زخم دل آ لے ہوے کس طرح چھوڑوں یکا یک تیری زلفوں کا خیال واہ کیا تاثیر ہے خسار آتش ناک کی جب شب تاریک میں ہم کوے جاناں کو چلے وہ پری پیکر کہا کرتا ہے کشتہ فخر سے	پھر مرے دل غ جگر آتش کے پکالے ہوے ایک مدت سے یہ کالے ناگ ہیں پالے ہوے شعلہ جوالہ تیرے کان کے بالے ہوے آگے آگے جائے شعل آتشیں نالے ہوے اب تو ناسخ بھی ہمارے چاہنے والے ہوے
--	---

## غزل ۱۵۸

اندون جوش جنون ہی ترے دیوانے کو منع کرتا ہے مجھے یار کے مگر جانے کو	لوگ ہر سو سے چلے آتے ہیں سمجھانے کو ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو
--	---



<p>یہ غذا ملتی ہے جانان ترے دیوانے کو          رزق کہ جاتے ہو گھر پر مرے آجانے کو          کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو          لاش عاشق کی لیے جاتے ہیں فنا کے کو          توڑ ڈالوں گا ترے شیشہ دیوانے کو          قنطر جان ہوا ب تن سے نکل جانے کو          آتا ہے پیک اجل اب اُسے لجبانے کو          منہ سے اک دم تو لگائے مرے پیانے کو</p>	<p>خون دل پینے کو اور رخت جگر کھانے کو          پاس وعدے کا بھی اسی یار نہ آیا تجھ کو          شہر میں اپنے پیللی نے منادی کر دی          اس قدر ظلم کیسا مرگیا شہید تیرا          ساقی مجھ سے نہ کرنا بھی پیان شکنی          خون دل ہو کے بہا اشکوں سے میرے دریا          کچھ بھی ہو عاشق بیدل کی تجھے اپنے ضمیر          دیر سے بیٹھا تری تاک میں ساتی ناظر</p>
--	---

### غزل ۵۹

<p>لیکن وہ ہم سے اٹکھ چڑا نے چلے گئے          دو ہاتھ نیچے کے لگا نے چلے گئے          ہم بھی کفن سے منہ کو چھپا نے چلے گئے          تربت پہ صحن بھول چڑھائے چلے گئے          لو آج پھر بغیر بلا نے چلے گئے          آنسو مثال ابر بہائے چلے گئے          بیگانہ وار بزم میں آئے چلے گئے          آنکھیں چڑا کے اپنے پرانے چلے گئے</p>	<p>ہم اپنا حال اُن کو دکھائے چلے گئے          دم بھر مرے تڑپنے کی دیکھی نہ تم نے سیر          کوٹھے پر وہ جو چھپ گئے تابوت دیکھ کر          اتوار اٹھائے ہاتھ مرے فاتحہ سے بھی          آئے تھے اُس سے کہہ نہ آئی گئے اب کبھی          ہنستا رہا وہ برق کے مانند اور ہم          برخاستہ دلون سے نہیں دل لگی ضرور          اے رنمہ وقت بدین کسی نے دیا نہ ساتھ</p>
---	--

### غزل ۶۰

کسی سے دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی ہستی مٹا چکے ہیں  
 سزا محبت کی پا چکے ہیں غضب کے صدر نے اٹھا چکے ہیں  
 کوہِ حور و ن سے جائیں باہر جو لیکے آئی ہیں جام کوثر



نہیں ہوں پیاسا کہ آبِ تجسرا بھی مجھ کو پلا چکے ہیں ❖  
 کسی نے اُس کا پستانہ پایا گیا جو کوئی سوچ سہ نہ آیا  
 کوئی کچھ اُس کی خبر نہ لایا ہزار قاصد تو جا چکے ہیں  
 بہن کے اوّل لباس زرین کیا ہی سہاں بہتر زمین  
 کہ کمرے کمرے میں جائے قالین ہم اپنی آنکھیں بچھا چکے ہیں  
 فلک کو کب ہی یہ دست قدرت زمین کو کب ہی یہ تاب و طاقت  
 ہمیں اٹھائیں گے بارالفت کہ ناز تیرے اٹھا چکے ہیں  
 بس اب خرابی ہو ملک دل کی نہیں ہو شجون میں دیر کچھ بھی  
 لگا کے دانتوں میں اپنے مسی وہ لب پہ لالی جا چکے ہیں  
 یقین ہو آتی ہو اب سواری ضرور لے گا خبر ہماری  
 عبث ہو آنکھوں سے خون جاری وہاں وہ ہندی لگا چکے ہیں  
 جو میں بیکتا ہوں اُن سے دیکھو عبث دے داغ میرے دل کو  
 تو وہ ہیں کہتے چراغ ہمت خدا کے گھر میں جلا چکے ہیں  
 نہیں ہو بیچہ عشق بازی رسا ہو لقتدیر و اسطی کی  
 جو لب سے کہتے ہیں لہن ترانی وہ اُس کو صورت دکھا چکے ہیں

### غزل ۶۱

<p>کہنے میں نہیں ہیں وہ ہمارے کئی دن سے          جلوے نہیں دیکھے جو تھامے کئی دن سے          عشاق سے ہو کوچہ معشوق میں میلا          ہم جان گئے آنکھ ملاؤ نہ ملاؤ          آخر مری آہوں نے اثر اپنا دکھایا</p>	<p>پھرتے ہیں بھین غیر اُٹھائے کئی دن سے          اندھیر ہو تیرا دیکھ ہمارے کئی دن سے          رستم ہو نہیں بھیر کے مائے کئی دن سے          بگڑے ہوئے تیرے ہیں تھامے کئی دن سے          گھبرائے ہوئے پھرتے ہو مائے کئی دن سے</p>
--	---

کس کشتہ کا کل کا رکھا سوگ مری جان کس چاک گریبان کا کیا آپ نے ماتم دیوانہ بھی سودائی بھی فرماتے ہیں کھشر دل پھنس گیا ہے آپ کی زلفون میں ہمارا پامال کرو گے کسی وارفتہ کو اپنے ٹور سے تری کا کل کے نہیں چلتے ہیں رستے پھر شوق سے کیا اس بت کافر سے ہر بگڑھی	گیسو نہیں کیوں تھے سنوارے کئی دن سے کپڑے نہیں تھے جو اتارے کئی دن سے ان ناموں سے جاتے ہیں کچھ کئی دن سے ہین بندہ بے دام تھا کچھ کئی دن سے اٹھکیلیان میں چال میں پارے کئی دن سے دم بند ہیں اس سانپ کے مارے کئی دن سے ہوتے نہیں باہم جواشائے کئی دن سے
---	--

### غزل ۶۲

بہم درد و الم رقت میں ہیں میری کہانی سے دہن کے کشتوں کو زندہ کیا جان بخشی لب نے وہ منہ ہر آفتاب اور ابرہہ یہ چشم تر رند خدا حافظ ہر امی تحریک زلف و جنبش ابرو جب گر کا سوز گریہ سے بڑھایا جسے لکھیا یہ گیسوے تہان ہند کا کشتہ ہر امی یارو	ترتی جس طرح ماتم کو ہوئے نوحہ خوانی سے حد ملک عدم ملحق ہر ملک جاودانی سے ہوا بلی بھر و ساغر شراب ارغوانی سے بلاے آسمانی سے قضاے ناگہانی سے جہان میں آگ کو بجھتے ہوئے دیکھا ہر پانی سے بقا کو غسل و ظلمات کے چشمہ کے پانی سے
--	--

### غزل ۶۳

طاقت نہ صبر کی ہو نہ دل اختیار میں رواق چین کی سبزہ و گل سے کبھی نہو اگر گل تری تلاش میں مجھ زار کی طرح کاتی پیچنی یہ ڈو پٹہ ہر امی پری واحد پس قنایہ میں داغ دل عیان	یارب کوئی بشر نہ پڑے تہ شرمین بلبل کا ہونا شہ طر اللہ زار میں باد صبا نے خاک آٹرائی بہار میں یا کھل رہا ہے تختہ سوسن کنار میں روشن ہر اک چراغ تمسک ناز میں
---	--

## غزل ۶۴

تو عمر بھر نہ کبھی تجھ سے آرزو کرتے  
تمام عمر کٹی تجھ سے آرزو کرتے  
دعا میں وصل کی ہر گز نہ ہم کھو کرتے  
کہ ہم دماغ دل و جان کو شکو کرتے  
کہ شمعِ حال دل زار ہو کر کرتے  
تو حشر تک تری منت نہ اے کر کرتے

جو تجھ سے دیدہ دل اپنا رو برو کرتے  
نہ آیا رحم ترے دل میں ادب کا فر  
خیال مجھ صدمہ اپنے دل میں گر ہوتا  
صبا نہ لائی مگر بولے گیسو حبانان  
شب وصال میں گردون نے یہ ندی صبر  
جو رحم یار کو آتا ذرا بھی عاشق پر

## غزل ۶۵

صفائیِ لاکھ ہو لیکن کدورت آہی جاتی ہی  
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں مڑا آہی جاتی ہی  
مگر مجبور ہوں دل میں محبت آہی جاتی ہی  
جوان و پیر و دونوں کی طبیعت آہی جاتی ہی  
نہیں کچھ واسطہ لیکن حرارت آہی جاتی ہی  
چرا لیتے ہیں آنکھیں انکو غیرت آہی جاتی ہی  
مریضِ عشق کے چہرے پہ فرحت آہی جاتی ہی  
کدورت ہوتے ہوتے دلچسپ آہی جاتی ہی  
کسی ڈھب سے کہیں بخشش کی نوبت آہی جاتی ہی  
اگر آنے کو ہوتی ہی تو شناسمت آہی جاتی ہی  
ضرور آنکھوں میں کچھ اس موی کی نکت آہی جاتی ہی

دلوں میں کہنے سننے سے عداوت آہی جاتی ہی  
دل رنجیدہ کہتا ہی نہ بولوں یا رسے لیسکن  
کہا سو بار لیلوں اس سے بدلہ اس عداوت کا  
نہیں موقوف سن پر دیکھ صورت حسینوں کی  
جب ان کو دیکھتے ہیں غیر سے ہم بولتے ہنستے  
شب و صبح کا جب میں چھڑتا ہوں تذکرہ کچھ بھی  
سحر جب نام لیتے ہیں کسی رشکِ مسیحا کا  
ہر اک ساعت کی محبت میں بچے گی دوستی کیونکر  
برابر دوستی نہ تھے کہیں دیکھی نہ دینا میں  
کسی کی تاب و طاقت کیا جو بچ جائے محبت سے  
چپائے سے نہیں چھپتا ہی ریحانِ نشہ الفت

## غزل ۶۶

شیشہ نے رو دیا لبِ ساغر نے آہ کی

ہچشمِ دگل پیار کے جس دم نگاہ کی

برش غضب کی ہر تری تیغ نگاہ کی الفت میں تیری ہایے ہمارا ہوا یہ حال ہم تم پہ جان دین بھین غیروں کا پاس ہو کتے ہیں دیکھ دیکھ کے میرا وہ رنگ زرد	جس کے لگی نہ آنے کبھی اٹھ کے آہ کی لیکن نہ تو نے حیف کرم کی نگاہ کی ہوتی ہو کیا یہی اجی صورت بناہ کی اس شکل پر حضور کو خواہش ہے چاہ کی
---	---

## غزل ۴۷

نشان پاوے وہی جو بے نشان ہو مبترا وہ تو ہو کون و مکان سے کوئی جاگہ نہیں ہو اس سے خالی سو اس کے نہیں کوئی جان میں غنیمت ہے ملاقات آج اس کی ٹھکانا اس کا میں کیونکر بست آؤں تراب استاد سے معلوم کر لو	پتا اس کا کسی سے کب بیان ہو مکان اس کا کہاں جولا مکان ہو زمین ہو عرش ہو یا آسمان ہو تلاش اس کی کردیا رو جہان ہو خدا معلوم پھر کب ہو کہاں ہو خدا جانے وہ ہر جانی کہاں ہو طریق معرفت گرفت روان ہو
---	---

## غزل ۴۸

دل دے کے ہے شخص طلبگار تمھارا کیا عام ہے لطف و کرم ای یار تمھارا ہنگامہ محشر ہو کہ عشاق کا جہنم اس ترک کی الفت تھی اے موت کا پیغام پڑتی ہو جگر پر مرے تلوار یہ تلوار کسی تھین یاد آئی یہ علم جگر افکار	کیا حسن ہے کیا گرم ہے بازار تمھارا دم بھرتا ہے ہر کافرو دیندار تمھارا کیا نام خدا گرم ہے بازار تمھارا دور و زبھی جینا ہوا دشوار تمھارا یاد آتا ہے جب ابرو سے خدا تمھارا مضطر نظر آتا ہے دل زار تمھارا
---	--

## غزل ۴۹

حیف تسکین نہیں کوئی دلانے والے	ہاں بہت سے ہیں مگر آگ لگانے والے
--------------------------------	----------------------------------



کون ہیں تیرے سوا اور بچانے والے  
 آپ کی یاد نہیں ہم میں بھلانے والے  
 اے مرے کوچہ و گار کے جانے والے  
 قصہ غم کے مرے یاد دلانے والے  
 ہو گئے اپنے عدو لوگ زمانے والے  
 جبکہ مولا ہیں علیے جام پلانے والے  
 یاد و جو دیک بہت لوگ ہیں آنے والے  
 دل صد جاگ کے اے میرے جلانے والے  
 کیا مجھے خاک پڑھائینگے پڑھانے والے  
 میرے دشمن ہیں یہ گھڑیاں بجانے والے  
 لاکھ دشمن ہوں اگر میرے زمانے والے  
 صبح سے ہیں ترے استاد بنانے والے

آتش ہجر کو اے شمع رشتہستان جلال  
 آپ کا دھیان رہا کرتا ہے ہر دم مجھ کو  
 نامہ شوق لکھا ہے اے لیتے حبانا  
 کوئی بہم تو نہیں اور بہت ہیں ایجان  
 نجات برگشتہ ہوا حیف ہمارا ایسا  
 پیاس کا مجھ کو قیامت میں بھلا خوف کیا  
 ایک پرچہ بھی کبھی آپ نہیں لکھتے ہیں  
 ایسی باتوں سے تمہیں کیا بھلا حاصل ہوگا  
 مصحف رخ کی تلاوت میں کیا کرتا ہوں  
 خواب راحت سے جگا دیتے ہیں ناحق مجھ کو  
 اے خدا تیرا کرم چاہیے پھر کیا غم ہے  
 شعری اپنے خرابی کا نکر حفظ خیال

## غزل ۷۰

مناسب ہر دم آخر ذرا تشریف لے آنا  
 نہ خوش آتا ہر بیچ ہلکے نہ برباد بن نہ برسانا  
 یہی ہو شرط الفت کی یہی ہو طرز یارانا  
 وہ یاد آتی ہے جب مجھ کو صدائیں کی مستانا  
 لکھا ہے شایم نے اودھویہ اپنے ہاتھ پڑانا  
 بوقت الوداع لازم تمہیں صورت دکھا جانا  
 نیکو اپنی خدمت سے مجھے محروم بیگانا

حقیقت برج کی اودھو ذرا تم جا کے سمجھانا  
 خفا ہو ہو نکل جاتی ہر تن سے روح یان پریم  
 وہ بھولے صحبتیں اگلی خفا اب ہم سو ہو بیچے  
 اک عالم بخودی کا دل پہ ہو جاتا ہر وقت سے  
 لگا کر خط کو چھاتی سے وہ بولیں گو بیان و رو  
 لبوں پر جان آئی ہو تمہاری انتظاری میں  
 یہی ہو عرض شاہ و دوا کا ہے اب مری حقیر

## غزل ۷۱

<p>کو بلبل سے لیجائے چمن سے آشیان اپنا اٹھا کر بجلی بلبل چمن سے آشیان اپنا ہوئی جب باغ سے خست کمارو روکے قسمت ارے صیاد تو چاہے توجی و جان سے حاضر ہوں میرا جلتا ہوجی اس بلبل بکیس کی عنبر بت پر نہ تو نے گل کیا اپنا نہ بلبل باغبان اپنا یہ حسرت رہی کس کس مزے سے زندگی کتنی الم کراس طرح روئی کہ رسوا ہو گئی بلبل یہی ہی قول سچا اب علی گوہر پیارے کا</p>	<p>پڑھے گھر صد ہزار افسون نوگاہ باغبان اپنا کہا گل سے کہ لے اسی بیوفا سے مکان اپنا لکھا تھا یوں کہ فصل گل میں چھوٹے خانمان اپنا ولیکن طوق قمری کی طرح کر دے نشان اپنا اک گل کے آسرے پر یوں لٹا یا حسرتان اپنا چمن میں کس بھر دے پر بنا یا حسرتان اپنا اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا دوبو یا ہاے آنکھوں نے تہامی خانمان اپنا تکرر برباد و نیا کو جو چھوٹے حسرتان اپنا</p>
--	--

## غزل ۲

<p>وہ صنم و لدا رہم سے بیوفا ہونے لگا غم جدائی سے تری اب دل کو بھی سودا ہوا کر قیون سے محبت کیون جلاتے ہو ہمیں تیر مژگان کے چلا کر بیگنہ مارا ہمیں آرزو کچھ بن نہ آئی آستانے پر بھلا</p>	<p>شکل میری دیکھ کر چرو جفا ہونے لگا بس تمہاری دوستی میں یہ نفع ہونے لگا ظلم یہ خطالم ترا اب کی دفا ہونے لگا اب نشانہ کیا ترا ہم پر صفا ہونے لگا رحم کرنے کی جگہ الٹا خفا ہونے لگا</p>
--	--

## غزل ۳

<p>اے دل کین بنایو زہنا رو دیکھنا خوبان اس جہان کا تماشا جو تو کرے نیز لگیوں سے یار کے حیران ہو جو گر نقد جان طلب کرے وہ شوخ دل را ہرگز و دانہ کیجو اس غم کی اسی نیاز</p>	<p>اپنے ہی بیچ یار کا دیدار دیکھنا آئینہ دار طلعت دیدار دیکھنا ہر رنگ میں اسی کو نمودار دیکھنا انکار و ان نہ کیجو زہن را دیکھنا سب راحتوں سے اسکو نمودار دیکھنا</p>
---	---

غزل ۴۴

چھوڑے سے سوا ہر دل دیوانہ ہمارا دم آنکھوں میں اُسکا ہر ذرہ شکل دکھا دو الفت کے یہ معنی ہیں اُسے نیند نہ آئی بھولے سے بھی صاحب کبھی تشریف نہ لائے سایہ کے لیے ابرسیہ جھوم کے آیا صدقے تیرے اکبار سر نرم یہ کمرے	تربت میں ہائے نہ کوئی شانہ ہمارا جلد آؤ کہ ہر نیرہی پیمانا ہمارا جب تک نہ سنایا رنے افسانہ ہمارا ہاں آپ کے قابل نہیں کاشانہ ہمارا جب قصد ہوا جانب ینخانہ ہمارا ہم شمع ہیں اور قدر ہی پروانہ ہمارا
---	--

غزل ۴۵

نہ ہرگز درد دل سے میں کرا ہا محبت کے یہ معنی ہیں کہ میں نے فقیروں سے نہ پوچھو لذت عشق صرفت العمرنی لمو و لعب ظفر کو باز رکھ اعمال بد سے	غرض پوشیدہ الفت کو نبہا وہی چاہا کہ جو کچھ تو نے چاہا ا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا فنا ہا تخم آ ہا تخم آ ہا خطا بخشا کرم گارا آتہا
---	--

غزل ۴۶

آج دعوے اُسکی بیکٹائی کا پائل ہو گیا ایک دل لیکر دئے قاتل نے جھکول لکھل کیون نہ اب عالم ہو ہکا تختہ مشق ستم کچھ سبھی حائل بالکالوں کو نہیں ہر جزو دل مصروف حسار جانان میں نہیں ہوا خیال صبح ہوتے کچھ نظر آیا نہ غیر از آفتاب	بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہو گیا جو لگا پیکان مرے پہلو میں وہ دل ہو گیا وقت بسم اللہ معلّم جس کا بسم ہو گیا مور و نقصان ہوا جب ماہِ کامل ہو گیا بالقسط قرآن بھی دنیا میں یہ نازل ہو گیا کون کون اک رات کو یاں شمع مغل ہو گیا
---	--

غزل ۴۷

سیکڑوں ہی کشتہ رفتار جانان ہو گئے آنکھ جن کی ٹپکنی صورت پہ حیران ہو گئے تو نے اوناوک فلک جس سمت دم بھر کی نگاہ استخوان ہم تیرہ بخون کے پسے لیے کہ بس وہ گلِ خوبی نہ جب اس باغِ عالم میں ملا لاکھ چاہا پر نہ دکھلائی دیان کا جمال یاد وحشت میں جو اے آباد آئی زلف کی	پاؤن رکھا جس جگہ گنج شہیدان ہو گئے سایہ کیسومین جو آئے پریشان ہو گئے پار دل کے سیکڑوں ہی تیر مرگان ہو گئے تو تیاے دیدہ گورِ عنبر میان ہو گئے سانے آنکھوں کے سب گلشن پہاں ہو گئے وہ بصارت کی طرح آنکھوں سے نہان ہو گئے داغ جتنے تھے ہمارے مشکِ فشان ہو گئے
---	---

## غزل ۷۸

ادا سے دیکھ کر آنکھیں چہرنا ہمیشہ غیر کے گھر آپ حبانا ہی حسرت رہی دل میں مری جان ڈرا کر آہ سے ہم دل جلوں کی رو اکب ہی بھلا اے شمعِ محفل نصیحت مان لے کھینچ کر نکلیفت	قیامت پر قیامت سکرانا بلانے سے یہاں گاہے نہ آنا کبھی تو نے کہا میسرانہ مانا کسی کا خوب ہی رُو جان ستانا مجھے پروانہ سان ہر شب جلانا رضا بہترین دل کا گکانا
---	---

## غزل ۷۹

کیون ملا ظالم سے جا دل ہاؤ دل فسوس دل جس نے عالم کو کیا ہر قتل میرے دیکھتے کس پر ہی روئے چھپا یا دل مرا ملتا نہیں جانتا تھا میں کہ وہ ظالم نیٹ بیرحم ہے دیکھ کر ان ماہِ رویوں کو ہوا مجھ سے جدا کس سے جا پوچھوں کہاں جو نہ ملوں نیشنل ملتا نہیں	کھینچتا ہوں کیا جفا دل ہاؤ دل فسوس دل اُس تنگ سے ملا دل ہاؤ دل فسوس دل ڈھونڈتا ہوں کیا ہوا دل ہاؤ دل فسوس دل کیون ہوا اتنا بدل دل ہاؤ دل فسوس دل کس طرح سے تم گیا دل ہاؤ دل فسوس دل کیا ہوا تا بان مل دل ہاؤ دل فسوس دل
--	--



## غزل ۸۰

دکھلائے داغ دل نے گلستان نئے نئے  
جو رُبستان سے مجھ کو الٹی بچاؤ  
دیرو حرم میں کوئی نہیں تیسری راہ پر  
میں اتبواؤ جنوں ترے ہاتھوں سے تنگ ہوں  
کس طرح ہو گذر درِ جانان پہ اے نیار

وحشت دکھا رہی ہے بیابان نئے نئے  
پیدا ہوئے ہیں جان کے خواہان نئے نئے  
کافر نئے نئے ہیں مسلمان نئے نئے  
لاؤں کہاں سے روز گریبان نئے نئے  
دربان نئے نئے ہیں نگہبان نئے نئے

## غزل ۸۱

مرتا ہوں ترے عشق میں سرشار خبر لے  
ای باد صبا تو ہی یہ اُس شمع سے کہنا  
اللہ بچاؤ مجھے اس آتش غم سے  
کس طرح بھلایا ہے مجھے پیارے بابا کبار  
کوچے میں ترے آنے کی طاقت تھی نہیں بار  
یہ حال مراد کچھ کہتے ہیں معالج  
الفت میں تری ناز میں بدنام ہوا ہوں

اب میرے دل زار کی ای بار خبر لے  
مرتا ہوں کوئی جا پس دیو بار خبر لے  
یا تو ہی ترس کھا کے مرے بار خبر لے  
مرتا ہوں ترا طالب دیدار خبر لے  
مرتا ہوں پڑا برسر بازار خبر لے  
بچتا ہوں کہین عشق کا بیمار خبر لے  
بسمل ہے بہت اب یہ دل زار خبر لے

## غزل ۸۲

عشق کیا شے ہے کسی کا دل سے پوچھا جا ہے  
کیا تڑپنے میں مزا ہے قتل ہو پیارے کے ہاتھ  
جس نے اس کا زخم کھایا ہوا سے معلوم ہو  
اُن سے ملنے کی کوئی تدبیر اب بنتی نہیں  
آہ و نال کی حقیقت دیکھتا ہوں ہجر میں

کس طرح جاتا ہوں بیدل سے پوچھا جا ہے  
اس کی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا جا ہے  
تیغ ابرو کی صفت گھائل سے پوچھا جا ہے  
طرح ملنے کی کسی واصل سے پوچھا جا ہے  
کیا گذرتی ہوگی تابان دل سے پوچھا جا ہے

## غزل ۸۳

دل کو پالا تھا بہت ہم نے خبر داری سے حسن صاحب کی شرافت پہ نظر کر بیٹھے ہم پہ باطن میں بھغاغیروں پہ ظاہر میں جفا ناز و خط زلف واداحشم و مژہ اور بارود سورہیں آج لپٹ اپنے صنم سے بلبل	ناز برداری سے ہیشیاری سے غنکاری سے جان کے بوجھ کے پہچان کے ہیشیاری سے یہ تو امید تھی شرط و من و داری سے سب کے سب دشمن قاتل ہیں مگر باری سے نیند آتی ہر شب تجھ سر کی بیماری سے
---	---

## غزل ۸۴

کیا بلا ہو میرے صاحب آشنائی آپ کی کس بھروسے پر رکھے متے کوئی چشم وفا برسر مجلس پھر اسے کس لیے منہ جو صنم بات کرنا ہم سے اور آنکھیں لڑانا غیر سے کیا عداوت ہو مری جان تم کو حشمت کو	مار ڈالے گی غرض ہم کو دکائی آپ کی خلق میں مشہور ہے گی بے وفائی آپ کی ایسی کیا صادر ہوئی ہم سے بُرائی آپ کی دیکھ لی بس واہ مشفق پارسائی آپ کی اب تلک ہم نے تو کچھ مرضی نہ پائی آپ کی
--	---

## غزل ۸۵

تمنا سیر گلشن کی مجھے صیاد باقی ہو لہو و امن سے گرد ہو یا تو کیا لیکن قیامت تک جو دیکھا باغ میں جا کر نہ گل ہو اور نہ غنچہ ہو نہ تو ہو ہی جگر میں اور نہ آنسو آنکھ میں میری لقاب عنبرین نہ سے اٹھا دو اپنے لیے پیارے	نکر قیفس ظالم ہیں منسرباد باقی ہو ہمارا خون تری گردن پہ اے جلا د باقی ہو چمن میں بلبلوں کی ہر طرٹ فریاد باقی ہو مگر خون محبت دل میں اے صیاد باقی ہو کہ تیرے دید کی ہم کو مبارک کیا د باقی ہو
--	--

## غزل ۸۶

مرا جاتا ہوں ترے بھر کے مارے آرے آرہ گر سر پہ چلا میرے تو کیا میں لیکن مدتیں ہو چکین پھرتے ہوئے اغیاروں میں	مرے جانی مرے دلبر مرے پیارے کسے شوق میں تیرے کسے جاؤنگا آرے آرے ایک دن رات کو مہمان ہمارے آرے
---	---

یاد کر کے وہ ترا چاند سا کھڑا پر نور	میٹھا گشتا ہوں فلک پر کے ستارے آسے
نور میناب ہوا زبکہ جدائی سے تری	رشک خورشید مرے ماہ کے پیارے آسے

## غزل ۸۷

حسن ہر چندے صنم آخر نرزان ہو جائیگا	آج ہنس لے بول لے آخر کو پھر تپائیگا
دولت جو بن جو تو نے ایک پائی ہو صنم	یہ مسافر ہو سہرا کا پاس نہ رہ جائیگا
ایک بوسہ ہم نے مانگا رات بھر تم سے اہی	جب کہا یہ ہی کہا ٹھہرو کوئی آجائیگا
چاند سا کٹھن جو تیرا دیکھ لیگا اوصنم	جان اُس کی جائیگی جو دام میں پھنس جائیگا
تیرے مڑگان کے نہ مارو بانکی چتون سے مجھے	دل چھدا ہو دیکھ لے اندر جگر چھدا جائیگا
زلت پہچان کے تری ہین سیکڑوں ماسے پڑے	تیغ ابرو سے بھلا کیونکر گلا کٹوانے گا
جبارغ میں ننگے نہ بیٹھو تم صنم میناب ہو	چاندنی پڑ جائیگی میسلا بدن ہو جائیگا
آبداری کیا ہو تیرے گوہر وندان پر	دیکھ لیگا گر صنم ہیرا زہر کسا جائیگا
دیکھ کر چین چین زہرہ بھی بس روپوش ہو	مست اُدھر کو دیکھنا خورشید بھی چھپ جائیگا
پان کی لالی ترے ہونٹوں پہ کرتی ہر ستم	اس لب زنگین سے نعل میں مشہرہ جائیگا
جب گلے ملنے کا تیرے حیان آدینکا مجھے	اس دل مضطر کو بس تو پائیگا رُلوا جائیگا
سخت گوئی چھوڑ دے میں تو ہوں عاشق بقیہ	گالیاں دینے میں بجکوں کیا مزا مل جائیگا
عشق صادق خوب نہایوں کہیں مضا لعلی	ان بتوں میں ڈھونڈ لے تجھ کو خدائے جائیگا

## غزل ۸۸

نہ چھڑو ہمیں دل دکھائے ہوئے ہیں	جدائی کے صدمے اٹھائے ہوئے ہیں
سنبھالے سے پیارے سنبھلتا نہیں دل	کڑی عشق کی چوٹ کھائے ہوئے ہیں
نہ اس قدر قربت تکلیف ہم کو	ترے گھر میں مہمان آنے ہوئے ہیں
دم فوج کس طرح تڑپوں بھلا میں	وہ زانو سے سینہ دبا لے ہوئے ہیں

مزار شہیدان پست تل یہ بولا گلہ نخت سے پر نہ شکوہ فلک سے یہ کیوں خوف بھکو ہر اک بات کا ہر	یہ سب گھر ہمارے بسائے ہوئے ہیں دل غم زدہ کے ستائے ہوئے ہیں مرد کو عسے تیری آکے ہوئے ہیں
--	---

غزل ۸۹

حیران ہوں ایک دل کو لگاؤں کمان کمان ایسی لگی ہو یا رکھنے کی اب نسین ہر جانی ہو وہ اُس کو بھلا پوچھتے ہو کیا دنیا و عاقبت کا مجھے خوف کچھ نہیں و ارث یہ زلف کس طرح زنجیر ہو گئی	اس ناؤان کو لیکے میں جاؤں کمان کمان یہ آگ عشق کی میں بھجاؤں کمان کمان جولا مکان ہو اُس کو بتاؤں کمان کمان بگڑی ہو ہر جگہ میں بناؤں کمان کمان اب جان و دل پھنسا چھڑاؤں کمان کمان
--	---

غزل ۹۰

نہ سمجھے تھے ہم یہ ستم کیجے گا حسینوں پہ لاکھوں ہی مرتے ہیں صاحب بہت یاد آئیں گی میری وفا میں نہ چھٹ جائیگی یاں پیر و نکی ہندی سپر کر دیا ہے سینہ پر سیاہے	بڑھا کر محبت کو کم کیجے گا نہ اس کا ذرا اولین غم کیجے گا کسی اور پر جب ستم کیجے گا جو تکلیف اُلو و قدم کیجے گا سو دکھیں کمان تک ستم کیجے گا
--	---

غزل ۹۱

نہیں عرصہ چلے جانا بس اتنی دیر دم لیلو تھکے ساتھ یوں میں ہوں نچھڑو قافلے والو چلے جانا چلے جانا نہ روکین گے نہ روکین گے لحد تک اپنی اے یارو میں ہاتھوں ہاتھ چاہوں دل اپنا بچتا ہوں اے حسینو ایک بوسے پر	کل جانے دو دم تن سے جو روکین بچم لیلو بڑھے جاؤ نہ یوں آگے ہے جاتے ہیں ہم لیلو گھڑی بھر تو در اٹھرو ابھی آئے ہو دم لیلو جنازہ دوش پر میرا جو تم دو دو قدم لیلو نہیں لینا ہو گر لیلو بہت قیمت ہو کم لیلو
---	--



غزل ۹۲

<p>مجھے لعل اسی جا رہا جان بیدار جوانی ہے پڑا بیکل نہیں ہے کل کسی کروٹ کسی پہلو تپ دور می سے کیسا آبلہ دل کا چلتا ہے تڑپنا آہ بھرنا رات دن کھانا نہ پینا ہے مثل اس کے منو مہر و سراجک میں نہیں دیکھا</p>	<p>ارے پھر کیا بھروسہ ہے یہ دودن کی جوانی ہے بنا اس جوانی کے جینا و بال زندگانی ہے مرے سینہ میں روشن ہو رہا خورشید ثانی ہے اسے تکلیف مست سمجھو یہ فرقت کی نشانی ہے یقین ہے ہم کو اس میں صاف نور حق نہانی ہے</p>
--	---

غزل ۹۳

<p>دیکھ ہر رنگ میں ہر نور میں جلو اسکا غیر کو چاہیگا کب چاہنے والا اسکا غافل و دیدہ دل وا ہو تو آجائے نظر بند آنکھوں کو کرے دل میں دکھائی دیگا دل زمانہ سے اٹھایا رکھو میں بٹھا بزم عالم میں ہے سب دم سے یکے کوئی دل مرا دیدہ مرا سینہ پُر داغ مرا آج کل سے نہیں عشق ازلی رکھتے ہیں نطق اپنی یہ تمنا ہے پس از مرگ مری</p>	<p>ہر تماشے میں ہر در پر وہ تماشا اسکا ہو گا بھولے سے طلبگار نہ اسکا اسکا سینہ میں میر تماشے میں تماشا اسکا طور پر جائے نہ مشتاقی تجلی اس کا بند کر آنکھ تو پھر دیکھ تماشا اس کا چمن و حرم میں یہ رنگ ہے سارا اسکا بلبل اسکا ہے چمن اسکا ہے دریا اسکا ساتھ ہم سر کے بیان لائے ہیں خود اسکا قبر میں کام کرے شمع کا جلو اس کا</p>
---	---

غزل ۹۴

<p>ربط غیروں سے بڑھا اب ہم سے کم ہو جائیگا گرم ہو گا جب جوانی میں ترا بازار حسن دلربائی کی چلیگا چال جب تو ناز سے یہ حلاوت بخش ہے آب و دم شہر یار</p>	<p>آنا جانا کیا ہے وعدہ بھی قسم ہو جائیگا ایک بوسہ رنج کا لاکھوں کی رقم ہو جائیگا نقش تسخیرائے صنم نقش مہر ہو جائیگا کھل کے لب زخم جگر کا پھر ہنس ہو جائیگا</p>
---	---

اپنا کھوٹا پن اگر تقدیر دکھلائیگی نطق	فلس ماہی ہا تھ مین اگر درم ہو جائیگا
غزل ۹۵	
<p>اب قتل گہ مین کوئی تڑپتا نہیں ہا محشر کا دن ہر وعدہ منور نہیں ہا کس وقت آئے صد سہ سے آنسو نہ کچھ مین پہلی نگاہ شوخ مین دل ہاتھ سے گیا نالے بہت کیے نہ اُسے کچھ خبر ہوئی اس بات پر مین مڑتا ہوں رو کر کینکے وہ مسجد مین صول بت کے لیے نالہ زاریاں</p>	<p>کھڑکھڑے ٹھنڈے چلیے تماشا نہیں ہا اب منہ دکھائیے کوئی حیل نہیں ہا کب ٹھیس سے یہ جام جھلکتا نہیں ہا پھر دوسری نظر مین کلیج نہیں ہا اب آہ پر بھی آہ بھروسا نہیں ہا ہر جہاں ہا را چاہنے والا نہیں ہا اے نطق تم کو خوف خدا کیا نہیں ہا</p>
غزل ۹۶	
<p>ای ستم گار تھے عذر ستم کیا ہوگا جاؤ لیجاؤ جہنم دل کا کچھ افسوس نہیں تم بھی چاہو گے تو بوجھ جائیگی الفت جسے کون جھیلیگا ستم کون سہیگا بیدار موت دم دیکھتے تھے کوچے مین لائی ہوگی مار رکھیں مجھے غمزدوں سے تو کچھ دیر مین</p>	<p>جب لب زخم جگر محشر کو گویا ہوگا جب ہمارا نہ ہوا کب وہ تھا را ہوگا ورنہ اک اپنے کیے شفق مین کیسا ہوگا ناز ہی جب نہ اٹھے تجھ سے دلا کیا ہوگا آپ سے کوئی بھی مرنے کو نہ آیا ہوگا نطق وہ جانتے ہیں نام قضا کا ہوگا</p>
غزل ۹۷	
<p>مقرر سے نہ کوئی شکل وصل دلربا نکلی غضب ہر الفت خل لب جان بخش نے مارا شب وصل صنم ہر کان زار ہر کھولے دیا ہوں بقا اُس کے لئے ہر جو فنا ہوا ت مطلق مین</p>	<p>بھروسا آہ پر تھا آہ وہ بھی نار سنا نکلی ہمارے حق مین بس کی گانٹھ یہ جب شفا نکلی دبا دھنگا گلا آواز گر منہ سے ذرا نکلی جباب بھر جب ٹوٹا تو اُس سے یہ صد نکلی</p>

خزان نے لالہ وگل کو ملایا ہاے مٹی میں | اڑاتی خاک سر پر باغ سے باد صبا کھلی

## غزل ۹۸

لحد میں اُن کی ہواے وصال باقی ہے | زوالِ حسن نے تم کو تو بے طرح لوٹا  
لیسا جو بس کیسا کیسا گناہ کیوں ہو غفا | بھلا بیگا غمِ مسرت یہ اسے وطن والو  
ہماری خاک کے درے ہیں عرش کے تارے | برا ہونشہ نے کا نخل ہوں یا رے نطق  
میں خواب میں ہوں مگر یہ خیال باقی ہے | وہ رنگ روپ نہ وہ چاٹنی حال باقی ہے  
ذرا سی بات کا اب تک سلال باقی ہے | کسی کسی کا جو کچھ کچھ خیال باقی ہے  
پس فنا بھی وہی دیکھ بھال باقی ہے | قصورِ بوسہ ہوا الفیال باقی ہے

## غزل ۹۹

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یا رتو باقی | ہمارے پھول اُٹھا کر وہ بولا غنچہ دہن  
گلے لپٹ کے جو سویا وہ ایک شب گلو | فنا ہو سب کے لئے اس جان فانی میں  
جو قتل کرتا ہے صیاد میرے کھولے پر | کیا تھا آپ نے وعدہ کہ بوسہ کل دینگے  
لو آج دل کے سبب اس کو بھی ڈوب بیٹھے | کنوئین میں قید ہوے جب کہ حضرت یوسف

## غزل ۱۰۰

ان گناہوں سے مری تو قیر آدمی رہی | کیا ندامت اُس گڑھی جلاؤ کو حاصل ہوئی  
حال دل جس دم بیان اس شوخ سے پہنچ گیا | بٹے بٹے خلد میں تعمیر آدمی رہی  
ٹوٹ کر جب ہاتھ میں شیر آدمی رہی | مسکرا کر رہ گیا نقیر آدمی رہی

کھینچے نقشہ جو بیٹھا اُس بہت مدہوش کا  
وصل کا وعدہ نگذرا تھا کہ شب آخر ہوئی  
دست مانی کا نپ اٹھا تصویر آدمی رنگی +  
آرزو جو دل میں تھی امیر آدمی رنگی

## غزل ۱۰۱

ہو نہ اگر بار خط بھجوں میں ہر بار خط  
خط کی بھی کیا بات ہو دور کی سوغات ہو  
آنکھوں کی تنویر ہو یا خط اقتدر ہو  
خط میں نہ تو دیر کر مجھ پر نہ اندھیر کر  
اتنے لکھوں یا ر خط لینے نہ دین ر خط  
نصف ملاقات ہو بھیجے اے یا ر خط  
آپ کی تحریر ہو آنکھوں پر اے یا ر خط  
میں تو الٹ پھیر کر پڑھتا ہوں ہوا ر خط  
ہو جو گلے پر لگا قاتل خونخوار خط  
بنتے ہیں جا کر تنگ جاتے ہیں بیکار خط  
باتھ نہ بڑھ کر لگا اس کے برابر لگا  
کیجے نہ فاصلہ کو تنگ قدر وہاں ڈھنگ

## غزل ۱۰۲

خال سے گل جاہر ہیں تمہارے عارض  
سامنا چاند سے ہوتا تو گمن لگ جاتا  
آسمان سر پہ اٹھا لیتے کہ ہزار بے  
اس میں کیا شک ہو پیسہ کو تو قرآن آیا  
کہدے کہدے کہیں لکھن تیرے ہونٹوں کا شمار  
کہ مجھے دن کو دیکھاتے ہیں یہ تارے عارض  
کوٹھے پر ڈھانپ لیے آپ نے بائے عارض  
دیکھ پاتے جو خلیل آپ کے پیارے عارض  
آپ کو عرش سے خالق نے اتارے عارض  
چوم لے چوم لے اے قدر ہمارے عارض

## غزل ۱۰۳

جو ہر عرش پر وہی فریش پر کوئی خاص اُس کا مکان نہیں  
وہ بیان بھی ہو وہ وہاں بھی ہو وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں  
مجھے بوسہ دینا ہو دے بھی دے نہیں صاف کہدے تو وہاں نہیں  
تیرے لب نہیں کہ دہن نہیں کہ دہن میں تیرے زبان نہیں  
میں وہ سر دباغ وجود ہوں میں وہ گل ہوں شمع حیات کا



جسے فصل گل کی خوشی نہیں جسے ریخ بادخسزان نہیں  
 مرا ایک دل تھا وہ سرد ہر کسے اب دماغ ہوا وہ کا  
 کہ ہوا ہر کب سے چراغ گل میں وہ جل بھکا کہ دھوان نہیں  
 جو اٹھے تو سینہ ابھار کر جو چلے تو ٹھوکر بن مار کر  
 نئے آپ ہی تو جوان کوئی کیا جان میں جوان نہیں  
 ہر کہہ گیا مرا قافلہ یا زمین پھٹ کے سما گیا  
 نہ غبار اٹھا نہ جس بجائیں نقش پا کا نشان نہیں  
 جو سمجھ گیا وہ سمجھ گیا جو بہک گیا وہ بہک گیا  
 کہ عجیب حال ہر گو گو وہ نہان نہیں وہ عیان نہیں  
 ترا قسرا تجسیم ہر ترا جسم دار نعیم ہر  
 یہ فقط ہیں قصہ کہانیاں کوئی دوزخ اور جہان نہیں  
 مراد مالمجتا ہر واعظونہ سنو گھا لاکھ بکا کرو  
 تھیں جس قدر کہ جنون ہیں مجھے اُس قدر خفقان نہیں  
 کوئی خواب تھا کہ خیال تھا شب در در اسی سے وصال تھا  
 مجھے کچھ خبر نہیں کیا ہوا وہ کہیں نہیں وہ مکان نہیں  
 جو ہزار عذر بھی پیش ہوں وہ کسی طرح نہیں مانتا  
 کہوا الحذر تو حذر نہیں کہوا الامان تو امان نہیں  
 وہ زبان خنجر صبر ہوں کہ دہان میں جس کے سخن نہیں  
 وہ دہان زخم مال ہوں کہ دہن میں جس کے زبان نہیں  
 اٹھو قدر اپنے نہ جان دوا جی جان ہر تو جان ہے  
 کوئی کام ایسا بھی کرتا ہوا رے میان نہیں اری میان نہیں

## غزل ۱۰۴

خدا کو مانو ہنسی نہ جانو نہ میرے دلبر جفا کرو تم  
 ہلیگا عرش خدا کا پایہ ذرا تو خوفِ خدا کرو تم  
 زمانہ الٹا ہو کیا کرو تم بداجو ہو وہ ادا کرو تم  
 وفا کریں ہم جفا کرو تم دعا کریں ہم دعا کرو تم  
 ہمیں نے پہلے گلا کیا یا ہمیں نے قاتل تھیں بنایا  
 ہمیں نے یہ رنگ سب جایا ہمارے حق میں دعا کرو تم  
 ابھی کفن مردے پھاڑو الین ابھی مزاروں سے نہ نکالین  
 ابھی جو محشر کی چل کے چالین ذرا قیامت بپا کرو تم  
 بناہ ہو گا اسی میں باہم رہے یہ دو لون طرف کا عالم  
 کریں تکلف نہ تم سے کچھ ہم نہ ہم سے شرم دیا کرو تم  
 چلو بہت ہو چکی رکاوٹ کمانکا پردہ اٹھاؤ گھونگھٹ  
 لپٹ بھی جاؤ گلے سے جھٹ پٹ بہت نہ غمزے کیا کرو تم  
 بہت نہ بہکے ہوے رہو تم بچنے ہو اب جو تو پھر سہو تم  
 جو بوسہ لے لون تو کیا کہو تم گلے لگا لون تو کیا کرو تم  
 بجا ہو بجا مرگلا تھا تھا را اس میں قصور کیا تھا  
 یہ سیری تقدیر میں لکھا کہ مجھ پر جو روجفا کرو تم  
 بناؤ اے قدر کیا کہا تھا یہی نتیجہ ہے عاشقی کا  
 غریب و بیکس ذلیل و رسوا خراب و خستہ پھر کرو تم

## غزل ۱۰۵

آج ہم نے لب جانان دیکھا | امی خضر چشمہ حیوان دیکھا |

پہلے گر مر گئے ہم خوب ہوا کی ننگ چشم فنا سے جس دم بادشاہی کی تمنا نہ رہی تجھ سے اوج وطن ہو کے جدا گر ٹہری برق جو ہم تڑپے وزیر	نغم رحلت یا ران دیکھا اپنے گھر آپ کو ہمان دیکھا جب سوے گور غریبان دیکھا صدنہ شام غریبان دیکھا روئے تو ابر کو گریان دیکھا
---	--

غزل ۱۰۶

ایک دن بولے کہ تم سے ہر مجھے انکار کب یہ در پڑے بھی کہین رکتے ہیں بے رو کے ہیں یار ہو یا حور ہو نز و یک ہو یا دور ہو خلق میں یا قبر میں یا حشر میں یا خلد میں آسمان طمچاے پر ہرگز نہیں ٹلنے کا قدر	پھر تو موقع پا کے میں نے بھی کہا ایسا رکب اشک تھمتے ہیں بھلا ایسا یا ربے دیدار کب بندر رہتے ہیں کسی پر طالب دیدار کب سج کو یا رون کو دکھلاؤ گئے تم دیدار کب ڈٹ گیا ڈلوڑھی پہ اب اٹھتا ہی میرا رکب
--	---

غزل ۱۰۷

جانیے کیا کوچہ دلدار میں کیا عجب ہو آئینہ سنگ مزار ایک ہی نظارے میں مارا ہمیں مجھ کو جو زابد لے اے برہمن صاف ہیں اجاب کے دل قدر سے	ایک بھی روز نہ نہیں دیوار میں مر گئے گر حسرت دیدار میں گر پڑے ہم ایک ہی تلوار میں باندھ دوں سجدہ تری زنا زین میں رہتا ہی وہ آئینہ بازار میں
--	---

غزل ۱۰۸

عشق شیریں میں گھلین اس خستہ تن کی ہریان ہاے فیصل بہاری اور یہ کنج قفس کیا عجب تاثیر دکھلائے اگر باد مراد	چو بیٹوں نے کھائیں ہوئی کوہ کن کی ہریان سو کھ کر کاٹا ہو میں بلبل کے تن کی ہریان صورت زبول اٹھیں اہل سخن کی ہریان
--	---

برنج دے دے کر خدا کا فرکو بھی دیتا ہو عیش بعد مرنے کے ہوا اے قدر یہ بارگستاہ	جل کے گنگا دکھتی ہیں برہمن کی بڑیاں ہو گئیں تابوت میں لاکھوں ہی من کی ٹہلین
---	--

## غزل ۱۰۹

لیٹ گئے مرے سینہ سے مرانی کی نہ رحم آیا سے میرے حال پر ہرگز نہ منہ کی کھائی نہ لی ہنسن ترانی کی ہم سے یار کا تیزاب میں بچا بخشہ میں کیا کہوں کہ دہن کو ضرور دیکھ بھگا	یہ سب اُٹنگ تھی اُٹتی ہوئی جوانی کی اگرچہ بار بار تیر بھی زبانی کی کسی سے ہم کبھی پھٹے نہ پہلوانی کی رکا نہ حلق پہ کیا بات اسکے پانی کی صدابھی غیب سے آئی تو ن ترانی کی
---	---

## غزل ۱۱۰

شادی و جشن سزاوار مبارک ہوئے صدوسی سال سلامت ہے باسن و امان وہ بھی دن آئے جو سہا بندھے سر پر اسکے بعد شادی کے خدا دے کوئی فرزند رشید خار کھاتے رہیں کجخت جو دشمن ہوں سرور	آج شہزادے کا دیدار مبارک ہوئے حسن کی گرمی باز ارمبارک ہوئے سب خوشی سے کہیں ہر بار مبارک ہوئے ہم کہیں آکے یہ ولدا مبارک ہوئے دوستوں کو گل گلزار مبارک ہوئے
---	---

## غزل ۱۱۱

اگر غفلت سے باز آیا جنت کی لگی ٹھوکر جو پائے دلربا کی صبائے اسکے کوچے سے اڑا کے وہ سوتے بے حجابانہ رہے رات وصال یار سے دونا ہوا عشق ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہر	تلافی کی ارے ظالم تو کیا کی مہینوں تک مری تربت ہلا کی خدا جانے ہمارے خاک کیا کی نگاہ شوق کام اپنا کیسا کی مرض بڑھا گیا جیون جیون دوا کی کے دیتی ہو شوخی نقش پا کی
---	--



کماؤں سے اب مریا ہو من  
کماؤں کیا کروں مرضی حسد کی

غزل ۱۱۲

ایسے گل کھلے بدن پر کہ چمن بھول گئے  
وانغ دل دیکھ کے ہم سیر چمن بھول گئے  
دیکھتے ہی رخ و لہار کا جلوہ واضح  
یاد دین تھک چو تھے ہم سے کیے قول و قرار  
جلوہ فرما جو ہوا دیر میں وہ بت بخدا  
دیکھ کر اس کے لب لعل کی لالی دل سے  
گو بہت در و جدائی کے سہ تھے ہنسنے  
وحشت دل کا بھلا ہو کہ وطن بھول گئے  
فرا وشت سے بیابان میں بھول گئے  
نقل و ہوش و خرد و معرفت بھول گئے  
یا کہ وحدے وہ سب ہی عہد شکن بھول گئے  
بت پرستوں کو اسے دیکھ بھجن بھول گئے  
نعل و یا قوت بد نشان کوین بھول گئے  
اسکے آتے ہی مگر بچ و خمن بھول گئے

غزل ۱۱۳

بلبل سے فزون تر ہی تمنا سے مدینہ  
دکھلا دے مدینہ مجھے مولا سے مدینہ  
اسی لطف کرے لطف جو مولا سے مدینہ  
سحر و تجلی ہی ہر اک کو چہ و بازار  
آہوے حرم ہی نظر حور سے خوش چشم  
نے خواہش فردوس نہ پردہ ایوارم ہی  
کیا گلشن ایجاد ہی دیکھوں نہ سوے غلد  
اسی لطف یہ خواہش یہ تمنا یہ ہوس ہی  
کیا غیرت گلزار ہی صحرا سے مدینہ  
مر جاؤ گنگا کہ کہ کے یہی ہاے مدینہ  
ہم دور نہ کچھ دور ہے ای و ای مدینہ  
موسیٰ کو دکھائی گئے تماشا سے مدینہ  
کیا غیرت فردوس ہی صحرا سے مدینہ  
سوجان سے ہونیم بلبل شیدے مدینہ  
ہاتھ آئے اگر دامن صحرا سے مدینہ  
لیجاؤں نہ دیا سے تمنا سے مدینہ

غزل ۱۱۴

اے فلک لچل مدینہ کو خدا کے واسطے  
لائے یہ بندہ کمان سے حق تعالیٰ کی زبان  
دل تڑپتا ہی حبیب کبریا کے واسطے  
احمد مرسل ترے وصف و ثنا کیواسطے

بارغ میں جا کر بڑھا جب روح احمد پر درود بارگاہ احمد مرسل ہو وہ دارالشفق سُن لیا ہی جیسے تم کو رحمتہ للعالمین میں احمد کے نکر ناز کو افشا کسین	کھل گئے پتھون کے منہ صل علی کے واسطے آئینے عینے جہان اپنی دوا کے واسطے کس قدر میاں ک ہین عاصی خطا کے واسطے بند کراہی لطف منہ اپنا خدا کے واسطے
--	---

## غزل ۱۱۵

بھروسا ہو مجھے بخشش کا حضرت کی شفاعت ہوا ہو جب سے دل مائل گل رخسار حضرت پر حصول مقصد کو نین عشق ذات عالی ہے جگر ہو اُس کی یا تو مصحف عارض میں سپارہ بنی کے ہجر کا غم عیش و عشرت سے زیادہ ہو دریندگی گدائی بادشاہی سے زیادہ ہے	نہ تو بہ پر نہ تقویٰ پر نہ محنت پر نہ طاعت پر شرف رکھتا ہی ہر داغ جگر گلہاے جنت پر محبت کو محبت کیون نہ آئے اس محبت پر نزول آیت رحمت ہی جسکی پاک صورت پر ہزاروں جل یان قرآن میں اک ساعت کی نفرت پر چلواری لطف یا نسے خاک ڈالو اس ریاست پر
--	--

## غزل ۱۱۶

کوئی اُس کو ادھر لایا تو ہوتا تو قاصد کچھ نہ اُس سے کہہ سکا ہاے دل زخمی کے پھر ٹانگے گئے ٹوٹ وہ رشک حوریاں کس طرح آتا تراپ اس بن نہیں دل کو تے حسین	ہمارا حال دکھلایا تو ہوتا مرا پیغام ہو نچب یا تو ہوتا یہ سنکر یا رگھب آیا تو ہوتا قصور اپنا میں نجش آیا تو ہوتا کسی صورت سے بہلایا تو ہوتا
---	--

## غزل ۱۱۷

دلِ نادان مجھے بہکا رہا ہو کیا شاید کسی نے یاد مجھ کو جو آنا ہو تو جلد آؤ سیجا	فسون عشق بھیر سکھلا رہا ہو کہ یہ دل اس طرح گھبرا رہا ہو لیون پر دم ہمارے آ رہا ہو
--	---

بلا دیکھیں یکس کے سر پہ آئے مین تیری تیغ کا دم بھر رہا ہوں	وہ زلفین شام سے بٹھا رہا ہے ارے قاتل تو کیا دھمکا رہا ہے
---	---

غزل ۱۱۸

خبر لے اے سیاح تو کسان ہے کبھی سنا نہیں منہ یاد بل	تیرا بیار بل نیم جان ہے عجب بید رو پارو باغبان ہے
نہیں ملتا ہمیں اُس کا ٹھکانا اگرچہ غلبہ الفت ہے از حد	خدا جانے وہ ہر جانی گمان ہے ملین کیونکر عدو سارا جان ہے
لیے پھرتی ہے بلبل چوچ میں گل	شہید ناز کی تربت کسان ہے

غزل ۱۱۹

آفتاب روز عشر جلوہ گر ہونے لگا شام سے مروہ پر نگار شک میسے نہ مرا	وصل کی شب ہو چکی رخصت قمر ہونے لگا تم با فنی جب کہا وقت سحر ہونے لگا
بارِ صندل سے عرق آیا جبین یار پر ایک دو دم ہون میحاب دم آخر تو آ	بوسے مشک عنبرین سے دروہ ہونے لگا جانب ملکِ عجم دم کا سفر ہونے لگا
پاس ہوتا تھا شہید کی کچھ نہ تھا دل لکھیا	اب جدائی سے محبت کا اثر ہونے لگا

غزل ۱۲۰

وہ محفل میں تشریف لائے ہوئے ہیں نہا ہوا شوق دیدار جن کا	وہ دیوانہ سب کو بنائے ہوئے ہیں وہ نظر و بین میری سائے ہوئے ہیں
دل دوین گئے دونوں ہمراہ جن کے بجز دیکھے دل کو نہیں چین میرے	وہ اپنے سے بھلا پرائے ہوئے ہیں کرین کیا کہ تیرے ستائے ہوئے ہیں
نہیں زخم دل ہو گئے اپنے یہ اچھے	کہ تیرے گم کے دکھائے ہوئے ہیں

غزل ۱۲۱

کیا ملا تیری آشنائی میں راہ و رسم و فادہ کیا جانے کچ خرامی روش ہو خوبون کی خار و خس چوستے ہیں اُسکے قدم بے طرح مرنیہ عکس زلف پڑا شاہ ہوتے ہیں پائے بوس گدا ناحق اُس بت کی دوستی میں تراب	عمر آخر ہوئی جسدائی میں منتخب ہو جو بیو سنائی میں خوشنمائی ہو کچ ادائی میں خوش ہو مجنون برہنہ پائی میں تیرگی چھائی روشنائی میں ہر عجب سلطنت گدائی میں لگ گیا داغ پار سنائی میں
--	--

## غزل ۱۲۲

بہار آئی ہو بھر دے بادۂ گلگون سے پیانہ اُسی رشک پری پر جان دیتا ہوں میں دیوانہ بجھ کیونکر مے اور اُس پری پیکر کے یارانہ مجھے آنا ملے کیونکر تری مصل میں جانا نہ غزال دشت ہونے دیکھ کر مجنون کی بیست کو ہمارے اور تمہارے عشق کا چپا ہو شہر وین گد ریا رب گلستان میں ہوا ہو کس شرابی کا بد ظفر وہ زرا ہر بیدرد کی ہو حق سے بہتر ہو	رہے لاطون برس آباد ساقی تیرا میخانہ ادا جس کی ہو بانگی ترچھی چوں چال مستانہ وہ بے پروا میں سودا کی وہ نگین دل میں دیوانہ مری صورت فقیرانہ ترا در بار شامانہ یہ وحشی مر گیا بس ہو چکا آیا و ویرانہ کوئی سنتا نہیں اب ایللی و مجنون کا افسانہ کہ شاخیں جھومتی ہیں نالہ لبیل مستانہ کرے گرد نہ در و دل سے ہاسے وہ ہو مستانہ
---	---

## غزل ۱۲۳

جدائی آپ کو منظور تھی ہم سے اگر پہلے بڑے ہی بیروت ہیں یہ سب معشوق دنیا کے وہی غصہ کی باتیں ہیں وہی قضیہ لڑائی ہو مری جان تم ہی سے پہلے پہل دل کو لگایا ہو	کینے تھے قول اور اقرار کیا جان کہ پہلے اٹھاتے کون مصیبت جانتے یہ ہم اگر پہلے وہی جھگڑا کھڑا ہو جو تھا اٹھون پہر پہلے کبھی چاہا نہیں ہم نے کسی کو عمر بھر پہلے
--	--



لیا گر نام جانے کا تو میری جان جائیگی گنوائے جان کیوں اپنی لگاتے کیلے دل کو	سفر کرنے سے صاحب کے مرا ہوگا سفر پہلے تھاری بیوفائی کی اگر ہوتی خبر پہلے
--	---

غزل ۱۲۳

بگاہ قہر ہم پر آج بے قصیر پڑتی ہے نہیں تیرا قصور اس میں یہ سب پر کھیل قسمت کا نہایت ہی خیال ای جان تھاری بیکار بکا ترا وہ چاند سا کھڑا مری آنکھوں میں چھایا ہے ٹپتا ہوا رقیع الدین ترے ای جان تصویر میں	کسی کا بس نہیں چلتا ہے جب تقدیر پھرتی ہے بلشتی ہوگی جب قسمت نہیں تدبیر پھرتی ہے مری آنکھوں میں ای ظالم تری تصویر پھرتی ہے تری صورت کو ایجان ڈھونڈھتی تویر پھرتی ہے مرے حلقوم و گردن پر تری شمشیر پھرتی ہے
---	---

غزل ۱۲۵

ای رشک پری دل کا جلا نا نہیں اچھا خشبہ زنی کرتے ہیں وقتا ہوں صحبت دکھلا کے مجھے ماہ لقا چاند سا چہرہ اغیار کی صحبت سے حذر چاہیے ظالم موتس کی گلستان میں ابھی آنکھ لگی ہے	ہم خاک نشینوں کا ستانا نہیں اچھا عاشق کو صنم اپنے رُلا نا نہیں اچھا اس وقت مرے پاس سے جا نہیں اچھا یہ لوگ برسے ہیں یہ زمانا نہیں اچھا بلبل یہ تراشور محب نا نہیں اچھا
--	---

غزل ۱۲۶

تلاش یار میں ہو رہنا دل نہو تا زلف پر گر یہ فدا دل اُسی کے ہجر میں روتا ہوں دن رات نجائی قیامت تک محبت نہو تا واسطی یہ سوز غم میں	سے پھرتا ہی مجھ کو جا کجا دل تو کیوں ہوتا بلا میں مبتلا دل کہ جس نے ہفتے ہفتے لے لیا دل سبارک ہو تمہیں صاحب مراد دل جو ہوتا میرے پہلو میں مراد دل
---	---

غزل ۱۲۷

کوئی کب یاد کرتا ہو کسی کی نہ آئین گے تو کیا مرنے نہ دینگے شبِ فرقت میں مر مر کر بھی جان یہ سب ہی پیائے قسمت کی سنہ رابی چلو سب مل کے اُن کو دیکھ آئین	محبت چارون ہر جیتے جی کی مصیبت اور ہر اک دو گھڑی کی نئے سرے خدا نے زندگی کی بکھنے پانی کچھ حسرت نہ جی کی بڑی حالت ہو اس دم وسطی کی
--	--

غزل ۱۲۸

گلہ کیون ہجر میں اُس کا نہ کرتا زمین میں نہ تپا ملکوں میں پھرتا جو ہوتین قابل دیدار آنکھیں اٹھاتا بارِ الفت کون سر پر نہوتا واسطی گر عشق نہ پاں	مثل سچ ہو کہ مر تا کیا نہ کرتا نہ ملتے تم تو میں کیس کیا نہ کرتا کبھی عاشق سے وہ پروا نہ کرتا اگر مجھ کو نہ سپا نہ کرتا تو دل سینہ میں یوں دھڑکا نہ کرتا
---	--

غزل ۱۲۹

پڑے ہو کیون قدر منہ پیٹے ذرا بتاؤ تو حال دل کا نہ منہ سے بولو نہ سر سے کیلو کئے گا کیونکر ملال دل کا نہ تیغ ابرو کا ہم کو ڈر ہو نہ تیر مرگان کا کچھ خطر ہے ہمیشہ سینہ ہیماں سپر ہو تو حوصلہ کچھ نکال دل کا میں اُن سے گستاخ ہوں گا جسم تو پہلے مانگوں گا لب کا بوسہ وہ مجھے بے شرم ہو گئے جسم تو پہلے ہو گا سوال دل کا وہ زلف پیچان سے اڑ چلا تھا تڑپ تڑپ کر پھر ٹک پھر ٹک کر یہ دام چارون طرف سے لپٹا کہ پھنس گیا بال بال دل کا ہو دل کو تیرا خیال ہر دم تجھے بھی آتی ہو یاد اُس کی
--

ہو اُس کو ہر وقت یاد تیری تجھے بھی کچھ ہو خیال دل کا  
تھاری زلفیں لٹک رہی ہیں جوان میں ہوتا تو گر نہ پڑتا  
تم اپنا جوڑا تو کھول ڈالو اسی میں ہوا حصال دل کا  
پھرے ہیں وہ ہم سے خیر بہتر ہم اتنے اے قدر میں مگر  
ہیں جہان میں نہ قحط دلبر انھیں نہ دنیا میں کال دل کا

غزل ۱۳۰

شب ہجران کی طولانی نہ پوچھو حقیقت کیا بناؤں چشمِ غم کی نکلنے ہی نہیں پاتے ہیں گھر سے بچا یا لاکھ پر پھنس ہی گیا دل بہت کعبہ مست از حزن سے	جو گزری ہو مرے جانی نہ پوچھو ہوا جاتا ہو دل پانی نہ پوچھو عزیزوں کی نگہبانی نہ پوچھو دل نادان کی نادانی نہ پوچھو کوئی حال پریشانی نہ پوچھو
---	--

غزل ۱۳۱

روٹے ہیں ہم سے آج انھیں ہم سنائینگے شکر خدا جنازے پر میرے وہ آئیں گے نالے ہمارے یوہن اگر سر اٹھائیں گے جس دن ہمارے منہ سے وہ منہ کو ملائینگے ہم سے خدا نخواستہ وہ گرجہ اہوے اے دل ہوں میں بھی تنگ ترے ہاتھ سے بہت پہلو میں ہو رقیب کے وہ گلبدن اگر دیکھا ہے ہم نے چاہِ ذقن رات خواب میں گر آنکھ اُن کی پھر گئی اپنا بھی دل چھوڑا	کر کر کے نینیں انھیں گھر لے کے آئینگے اس ابرو سے خاک میں ہم کو ملائینگے سن لینا تم کہ عرشِ معلیٰ بلائینگے کیا کیا نہ پھر رقیب یہ سب سب کی کھائینگے پھر کس طرح فراق کے صدمہ اٹھائینگے اچھا کریں گے تجھ کو اگر وہ بلائینگے کیونکر نہ اُس کو دیکھ کے ہم خار کھائینگے تعبیر یہ ہے ہم کو کنوین وہ جھکائینگے اب ل کے اور سے نیا نقشہ جاکھائینگے
--	---

یوہن بگڑ کے اگر وہ ستائیں گے زیر نقاب اپنا وہ چہرہ چھپائیں گے یہ کھل گیا کہ کوئی نیا گل کھلائیں گے کاہیکو آپ ہسم کو بھلا چھپائیں گے کاہیکو میرے حال پہ وہ رحم کھائیں گے	زلفون کی طرح تیج میں لائیں گے ہم کو بھی یہ خوف ہو کر ہوئے نہ عالم سیاہ آج اُس گلبدن کے پھولوں کا زیور پہننے سے دن رات جب رقیبوں میں صحبت ہو آپ کی اخگر آئیں تو شوقِ ہر دل کے جلانے کا
---	---

غزل ۱۳۳

جنان کو جنت الماویٰ کو کعبہ کو گلستان کو قمر کو مشتری کو زہرہ کو منج و کیوان کو رسن کو طوق کو زنجیر کو زندان کو دربان کو حیا کو آبرو کو دین کو دنیا کو ایمان کو حلب کو روم کو رمی کو ختن کو چین کو گنان کو یہودی کو نصاریٰ کو برہمن کو مسلمان کو سمندر کو جمن کو نیل کو جیون کو عمان کو جبین کو رخ کو عارض کو دہن کو اور زخندان کو صنوبر کو سمن کو سرو کو لالہ کو ریحان کو ارسطو کو فلاطون کو لقمان اور لقمان کو	و یا ربہ خدا نے کسکویون جیون کو سے جانا کو جو آیا بام پر وہ گل تو گردون پر ہوئی حیرت مری اس تو گرفتاری سے ہر اک کو شکایت ہو ملا کر خاک میں سب کو ترے کو چے میں آ بیٹھے لیا تیری اداسی کو طہر و دلالت کو نچھوڑا قتل سے تو نے کسی مذہب کو اتو قاتل سمجھتے کم ہیں بے تہمین ہم انبی چشم گریان سے شبِ صیل صنم میں یا و کر کس کسکو روتا ہوں ترے رخصتار و قد کے کب برابر ہم سمجھتے ہیں مرے اس دردِ دل نے کرو یا شرمندہ حکمت سے
---	--

غزل ۱۳۴

کہ اگر است برکم تو بھی کہے تو کین بے ندوہ لہ ترانی او طر کی سن رنی ہی کہتے جی چلا کہ تری تجلی نور نے جہن مثل طور و یا جبلا جدھر آکھڑاٹھا کے نظر کروں نظر آویجھکو وہ بر ملا	صنوبر کریم یاں ترے ہن ہر ایک یہ تبلا ہو جس جال حبیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم و ش وہ جو محو دشت نظارہ ہن ہی آہ بھر کے کین ہن یہ جو کہتے کین ہن ہر فقط سو غلط ہو محض اسی نمط
---	--



خدا انشا اور تکیا کوئی جہان میں کوئی بھی فرق ہے جو خدا کے نور سے پر ہو کہ محال دہر میں ہو خلا

غزل ۱۳۳

دل تڑپتا ہے صبح و شام پڑا	یا الہی یہ کس سے کام پڑا
گوئیہ کیوں تو نام عاشق کا	اب تو منہ میں یہ سب کے نام پڑا
جان سے ہو گا یہ بدن حسالی	جسم رہ جائے گا تمام پڑا
مقابلہ بندگی نہیں	کب لکھے آگے یہ عنلام پڑا
یار ایسا نہ پاؤں بیکاف و بی	دیکھ لیتا اگر اس کو کام پڑا

غزل ۱۳۵

دل گرفتار کیا کس نے کیا یار کیا	اب مجھے پیار کیا کس نے کیا یار کیا
ہم جو رہتے تھے سدا گوشہ تہائی میں	سر باز یار کیا کس نے کیا یار کیا
آپ کثرت میں گیا گوشہ وحدت سے نکل	عشق اٹھا کر کیا کس نے کیا یار کیا
کس نے آگ میں ڈالا تھا خلیل اللہ کو	نار گلزار کیا کس نے کیا یار کیا
کون منصور تھا وہ جس نے انا الحق بولا	بر سرِ در کیا کس نے کیا یار کیا

غزل ۱۳۶

قد ترا سرور دان تھا مجھے معلوم تھا	گلشنِ دل میں عیان تھا مجھے معلوم تھا
وہو پینِ غم کی عبث جی کو جلا یا فہوس	پیو کے سایہ میں امان تھا مجھے معلوم تھا
نہاک تیرے قدمِ پاک کی ارمہ جبین	سرِ مرہ دیدہ جان تھا مجھے معلوم تھا
شبِ ہجرت کے اندھیرے سے تہنگ آیا تھا	مخ ترا نورِ فشان تھا مجھے معلوم تھا
یار نے ابرو سے مرغان سے مجھے صید کیا	اُس کے تیر و کمان تھا مجھے معلوم تھا
سب جگہ ڈھونڈ رہا تھا اسکو نہ پایا بگرنہ	دل کے گوشہ میں بیکان تھا مجھے معلوم تھا
میں نے سمجھا تھا کہ اُس یار کا ہر نام و نشان	وہ تو بے نام و نشان تھا مجھے معلوم تھا

دل بیدل نے کہا تھا سوہلاج تہسراج کیا بلا سیف زبان تھا مجھے معلوم تھا

## غزل ۱۳۷

عشق کا سا کبھی آزار نہ دیکھا نہ سنا  
تجھے جس بزم میں زہار نہ دیکھا نہ سنا  
ہمدون میں نے کبھی رو کلام واعظ  
عشق کی راہ میں نقش قدم و شور جس  
چشم دار ہتی ہیں اور گوش برآواز قدم  
اس سے بچتا کوئی بیمار نہ دیکھا نہ سنا  
ناچ اور راگ وہاں یا نہ دیکھا نہ سنا  
اسکے جز مصحفِ خسار نہ دیکھا نہ سنا  
گاہ ہنسنے دم رفتار نہ دیکھا نہ سنا  
عاشقوں کو کبھی سیکا نہ دیکھا نہ سنا

## غزل ۱۳۸

آکے سجادہ نشین تیس ہوا میرے بعد  
کیا عجب ہے جو اٹھے مرقدِ یسلی سے صدا  
تیرا دیکھو ہر حرف رکوا سے دشتِ جنون  
وہ ہوا خواہ چن ہوں کہ چمن میں ہر صبح  
منہ پر رکھ دامن گل رووینگے مرغانِ چمن  
اس لیے کرتا ہوں میں چاک کفن کو اپنے  
جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے  
لاش مجھ کشیدہ کاکل کی کوئی لٹکا دو  
جا کے کہ دیوے کوئی خان کی زبانی اتنی  
نہ رہی دشت میں خالی کوئی جا میرے بعد  
میرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد  
شاید آجاوے کوئی آبلہ پا میرے بعد  
پہلے میں جاتا ہوں اور باد صبا میرے بعد  
ہر روش خاک اڑا ایسی صبا میرے بعد  
کون کھولے گا مرے بند قبا میرے بعد  
یاد آویگی تجھے میری وف میرے بعد  
تا نہوے کوئی مجھوس بلا میرے بعد  
اب نہیں آتے ہو پھر آو گے کیا میرے بعد

## غزل ۱۳۹

جیتے جی جاؤں میں کیونکر کوئے جانان چھوڑ کر  
کاوش غم دور ہو میرے دل ویران سے کیا  
وصل جانان کس کی قسمت میں ہمیشہ ہر دلا  
بیل نالان کہاں جائے گلستان چھوڑ کر  
خار آتے ہیں کہیں صحرَا کا واماں چھوڑ کر  
جاتی ہواک روز آخر جسم کو جان چھوڑ کر

<p>کب وہ انسان ہو جائے جو انسان چھوڑ کر چل بسے ہن جسم کیا کیا قصر و ایوان چھوڑ کر سیر کو آئے تھے آدم باغ رضوان چھوڑ کر بھاگتے ہن جس طرح سے شیرمیان چھوڑ کر مسجد و مین بیٹھے اپنی اپنی دوکان چھوڑ کر</p>	<p>ہو آئی وصل جنت میں بھی مجھ کو یا رکا ۛ سرشکنتی بھرتی ہن ارواح سنگ خشت سے زاہد اکیونکر کروں مین ترک یہ دینا ہو وہ کوے قاتل کو چلے وحشت مین یون صحرایم مر گیا کیا نام سخی میکش جو سارے نے فروش</p>
---	---

غزل ۱۴۰

وہ جو زندگی مین نصیب تھا وہی بعد مرگ رہا قلق  
یہ قلق ہی کیسا کہ ہی ستم گئی جان پر نہ گیا مستحق  
کسی کے خرام کی یاد مین تہ خاک بھی یہ رہا قلق  
کہ زمین کو زلزلہ آئے ہی جو ٹٹا دے بھکے ذرا قلق  
بوجھ ہی حالت جان کی غرض اب تو جان پر آئی ۛ  
یہ غلاب مرگ ہی یا طیش یا خدا کا قمر ہی یا قلق  
یہ کمان کی جی کو بلا لگی مری ہاے کیونکہ ہو زندگی  
کوئی کیا جے جو ہوا ایک ساشب دروز صبح و مساق قلق  
نہیں چاہ میری اگر اُنھیں نہیں راہ ول مین تو کیلے  
مجھے روتے دیکھ کے رو دیے مرا حال سنکے ہوا قلق  
غم ہجر بار کے ہاتھ سے شب و روز ہون مین عذاب مین  
ہی ہمیشہ ایک نئی طیش ہی مدام ایک نیا قلق  
کہا جان بلب ہون جو آئے تو میری زندگی ہو تو یہ کہا  
ترے جینے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنے کا مجھے کیا قلق

غزل ۱۴۱

کوئی اس دام محبت میں گرفتار نہو سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ بیان نالہ مرغ چمن نے اسے بجز اب کیسا آج ہر دھوم اسیرانِ قفس آتے ہیں بخت بیدار اگر خواب میں جھکے پاسے	اسی خدا کی کسی بندے کو تو آزار نہو سنانس لینے میں کوئی شخص گنگار نہو مجھے ڈر ہے کہ خفا مجھ سے وہ دلدار نہو جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو تو وہ پھر تاج قیامت بھی بیدار نہو
---	--

## غزل ۱۴۲

ڈرتا ہوں جدا مجھے وہ دلدار نہو جاے دو فانیو ہر گز نہ مری لاش کو یا رو ساتی تو اسی جان کے مست کچھ مدہوش ڈرتا ہوں تری شوخ شرارت سے پری رو اسی موج تجھے خوف نہیں کیا دل وحشی	یہ زندگی میری کین و شوار نہو جاے جب تک کہ جنازے پہ مرا یا نہو جاے ایسا تو نشاپلی کین سرشار نہو جاے ایسا نہ کین تو سر بازار نہو جاے الفت میں کسی بیت کی گرفتار نہو جاے
---	---

## غزل ۱۴۳

عشق ہر دام بلا زلف پریشان مدے بھرمین یار کے پھر ناہی مجھے کوہ و دشت تیغ ابرو نے تری جھک کیسے ہی گھائل سرخ چہرے پہ جو کھاپان وہ آیا قاتل جوش دیوانگی ہی مجھ پہ سراپا فانی	راہ بھولا ہی یہ دل خضر بیابان مدے پا پر بہنہ ہی مرا خوار غنیمت ملان مدے نیم بسمل نہ رہوں نچر مرگالان مدے خون کرنے کو مرے خاک شیلان مدے ہاتھ کھینے میں نہیں چاک گریبان مدے
--	---

## غزل ۱۴۴

بتا دین ہم تمھارے عارض دکا کل کو کیا سمجھے یہ کیا تشبیہ بیوہ کیوں ہونے سے نسبت دین نباتات زمین سے اس کو کیا نسبت سعاد اللہ	اسے تو سانپ سمجھے اور اسے من سانپ کا سمجھے سمن عارض کو اور کاکل کو سنبل کی جٹا سمجھے ہمارا عارض کو اور کاکل کو ہم کالی بلا سمجھے
--	--



<p>غلط ہر ہو گئی تشبیہ بھی ایک طائر سے          گھٹا اور برق کیا ہر کیون گھٹا کر اسکو نسبت دین          جو کیسے یہ فقط مقصد و تھی خضر و سکندر کی          جو اس تشبیہ سے بھی داغ ان دونوں پہ آتا          جو یہ تشبیہ پند خطا سر والا نہ تو پھر          حقیر ان ساری تشبیہوں کو رد کر کے یہ کہتا ہوں</p>	<p>اسے برق اور اسے سادہ کی ہم کالی گھٹا          اسے ظلمات اس کو چشمہ آب بفتا          یہ بیضا اسے اور اس کو موسیٰ کا عصا          اسے قندیل کعبا اس کو کعبہ کی روا          اسے وقت ناز صبح اور اسکو عشا          سوید اس کو سبھ اور اسے نور خدا</p>
---	---

### غزل ۱۴۵

یہی کہتی تھی لیلیٰ پر وہ نشین نہیں کھاتی اوب سے خدا کی قسم  
 غم نہیں سوا مجھے کچھ نہیں غم اُسی کشتہ ناز و ادا کی قسم  
 رکھا پایا جو لیلیٰ نے مجھ کوں کا جی کہا کیون ہو خفا مرے سرو سی  
 کہ زمین نے کسی سنگ بات بھی کی مجھے سیری ہی شرم و حیا کی قسم  
 مرے گریہ سے جانے ہر صبر و سکون مے شکون سے ٹپکے ہر قطرہ خون  
 ارے چین نہیں مجھے پیارے کچھون مجھے اس تری مہر و وفا کی قسم  
 شب بھر میں شکون کا خون بہا اُسے دیکھ کے رنگ شفق کا اڑا  
 نہیں اس میں مبالغہ ایک ذرا مجھے تیرے ہی رنگ حنا کی قسم  
 ترے کشتہ غم کا ہر حال تیر ہی کہتو جو جانا ہو تیرا دھڑ  
 مجھے قاصد موج نسیم سحر شب بھر کی سیری بکا کی قسم  
 کبھی کہتا تھا قیس غزالوں سے جا کو ناتہ ادھر سے کدھر کو گیا  
 کبھی کہتا تھا تو ہی بتا دے صبا تجھے لیلیٰ کی زلف و ونا کی قسم  
 کبھی ساغر و صل زمین نے پایا کبھی چاک جگر کو زمین نے سیا  
 غم و رنج و تعب کو عزیز کیا مجھے عشق کے جو رو و جفا کی قسم

نہ تو پائی ہوس کبھی پھولوں کی بو نہ تو بیٹھا ہوں من کبھی بر لب جو  
نہ تو بے کلی دل کی گئی ہر کچھ مجھے پیارے کی اپنے وفا کی قسم

## غزل ۱۴۶

<p>مرا وصال صنم کا اٹھائیگا پھر کیا کیسکی زلف کی جانب جو کھینچ رہا ہوں دل آئی خیر مویوں جوش پر پردیدہ تر بتوں کے کوچہ سے بے خدا نکل جو دل ازل سے یان خط قسمت کی جا بے نقش قدم وہ دم حسینوں کا بھرتا ہر چوکی مری زیست دکھایا زیست میں جس نے نہ سنا امانت کو</p>	<p>ڈرا جو مجھ سے وہ دل لگا بیٹھا پھر کیا بلا سے تازہ مرے سر پہ لائے گا پھر کیا کیسے عشق کا طوفان اٹھائے گا پھر کیا یہاں جو بیٹھا ہر صدمے اٹھائیگا پھر کیا مٹے ہوئے کو مقدر مٹائے گا پھر کیا جو خود مرے گا کسی کو جلائیگا پھر کیا پس وصال وہ تربت پر آئیگا پھر کیا</p>
--	---

## غزل ۱۴۷

یہی دل کو تعلق رہا زیر زمین نہ مویں پہ بھی رخ و الم سے چھٹے  
جھین چھوڑتے تھے اگر دم نہ کبھی تاحشر غضب ہو وہ ہم سے چھٹے  
کرے پیچ ہزار طرح کے بشر پہ نہ دل غم زلف صنم سے چھٹے  
چھٹ جلائے جو ایسی بلا سے کوئی تو خدا ہی کے فضل و کرم سے چھٹے  
ہو کیون نہ بہن مرنے کی خوشی کہ لی میں فراق کے غم سے چھٹے  
افت سے چھٹے انداز سے چھٹے ہر وقت کے رخ و الم سے چھٹے  
صیاد کے جب پھندے میں پھنسے مرنے کا بہانا ہم نے کیا  
ہم یہ پھڑکنے کی ہو جگہ ہم دام میں اگر دم سے چھٹے  
صحبت میں تن و جان کی اے دل دنیا کے مزے سب حاصل تھے  
کیا تفرقہ ڈالا اجل نے ہم دم سے چھٹا ہم دم سے چھٹے

ہر طرح امانت شکل ہر کوئی نہیں شکل رہائی کی ++  
ہستی کے وہ دام میں آ کے پھنسے جو لوگ کہ قید عدم سے چھٹے

غزل ۱۴۸

زلف میں پھنکے نہ مرغ دل مضطر چھوٹے  
جان مضطر کو بن اس سرور کے کیونکر ہو قرار  
آبرو اپنی گئی داغ حسینوں کو لگا  
مرغ دل خیر مرگان سے رہا ہو کیونکر  
غرق ہر بحر تفکر میں امانت دن رات

کس طرح بال کے پھندے سے کبوتر چھوٹے  
ہو بڑا قہر جو قمری سے صنوبر چھوٹے  
عشق بازی میں جو پوچھو تو برابر چھوٹے  
کس طرح باز کے خجل سے کبوتر چھوٹے  
طبع سے گوہر مضمون کوئی کیونکر چھوٹے

غزل ۱۴۹

شبِ فرقت میں نالوں نے جان سر اٹھایا ہے  
حساب آب و دانہ حشر میں ہوگا تو کدو ن گاہ  
شفق بھولی ہو دیکھو شام کو شہر بخشان میں  
مری تربت پہ تانا چاندنی میں کیوں ہو نگیرہ  
نہیں بیوجہ ہم چکیاں آتی ہیں فرقت میں

زمین کو زلزلہ ہو آسمان چکر میں آیا ہے  
پیاپی عمر بھر خون جگر غم میں نے کھایا ہے  
لب رنگین یہ سیل کے اُسے پان کھایا ہے  
یہ کس نے چادر مہتاب میں دھبا لگایا ہے  
کسی محبوب کو تو اس امانت یاد آیا ہے

غزل ۱۵۰

دل مرا سیرِ مہن سے نہوا سدا دکھی  
زندہ جب تک ہیں ہم اسی جان جفا میں کر لو  
ستم ایجاد تجھے ہم نے بنایا جانی  
ہوگا تب حال میں بیل کا پھنسا نامعلوم  
بلبلو کس کو دکھانی ہو عروج پر واز  
میں قیامت بت بے شرم و حیا کی باتیں

لیکھا باغ میں بھولے سے نہ جلا دکھی  
یوں سہیگا نہ تمھاری کوئی بیدا دکھی  
اس طرح دل سے ستم ہوتے تھے ایجاد کبھی  
آئینہ کا موت کے پھندے میں جو صبا دکھی  
ہم بھی اس باغ میں تھے قید سے آزاد کبھی  
کبھی کتنا ہی امانت مجھے ہستاد کبھی

غزل ۱۵۱	
دل ناوان تجھے آزار ہوا خواب ہوا ایک کافر کی محبت نے بھلا یا سب کو یہ سنا جو دل ناوان کی نانا کست بار منت کا مرے کون اٹھاتا سر پر ناصحا مجھے تجھے کوئی سروکار نہیں رذر کے جھگڑے سے ہنسنے بھی فراغت پائی خوف محشر کا نہیں لیکن کچھ میرے خلیل	دام کیسویں گرفتار ہوا خواب ہوا برے بیچ کے زنا رہا خواب ہوا نرسین چشم کا بیا رہا خواب ہوا وہ نہ اپنا کبھی غمخوار ہوا خواب ہوا مین جو رسوا سر باراز ہوا خواب ہوا اس کو ملنے سے بھی انکار ہوا خواب ہوا رہنا حیرت رکرا رہا خواب ہوا
غزل ۱۵۲	
ترا جس یہ جو بن رہے رہے نہ رہے یہ چار دن کی جوانی بہت غنیمت ہے جو قتل و نظر ہے تو پھیرے نہ خیر یہی ہو شک فشان تو صبر ہے کیسا تجھی کو ہاتھ لگی وسطیٰ شست رو لیت	یہ نہ بہا رگیشن رہے رہے نہ ہے ترا یہ رنگ روغن رہے رہے نہ ہے جھکی ہوئی مری گرن رہے رہے نہ ہے ہجوم سیل سے غم رہے رہے نہ ہے کیسا کیا کوئی دشمن رہے رہے نہ ہے
غزل ۱۵۳	
رخ روشن ترا قرآن ہے اللہ اللہ شیخ کو کعبہ بھلا یا ہی بر بہن کو دیر وصل دلبرین بھی آرام نہوے حاصل ترجیٰ پیوں سے وہ پھر دیکھتے ہیں آج دلا عشق نے اس کے قطعہ میں نہیں کی تاثیر تجھی خلیل ایسی کمان تیرے سخن میں لذت	ای صنم تیرا یہ ایمان ہو اللہ اللہ وہ تری زلف پریشان ہو اللہ اللہ عاشقی کی ہی پوچھان ہو اللہ اللہ قتل کا کس کے یہ سامان ہو اللہ اللہ جسے دیکھا وہ پریشان ہو اللہ اللہ شاہ خادم کا یہ فیضان ہو اللہ اللہ



غزل ۱۵۴

گئی یک یک جو ہوا بلیٹ نہیں دیکھ میری قرار ہے  
یہ رعایا ہند تباہ ہوئی کہو کیسی سسیر بار ہوئی  
کیسی نے ظلم بھی ہو سنا دیا بچا نسی لکھن کو بیگناہ  
نہ تھا شہر دہلی یہ تھا جن کو کس طرح کا تھا یا ان جن  
میان تنگ حال جو سب کا ہے یہ کہ شہر قید رت رہ سکا  
شب و روز پھر نہیں جو تلے کو خار غم کو وہ کیا سے  
یہ بھی شہر خلد سے کم نہ تھا اسی جا کسی کو الم نہ تھا  
سبھی جا وہ ماتم سخت ہے کہ کیسی گردش بخت ہو  
کیا ہو غم ظفر تجھے حشر کا جو خدا نے پوچھا تو بر ملا

کروں اس ستم کا میں کیا بیان مرا غم سے سینہ ٹکا ہے  
جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابل ار ہے  
وے کلمہ گو یوں کی ہر سکتا بھی دل میں انکے غبار ہے  
جو خطاب تھا وہ ملنا و یا فقط اتنا اجڑا دیا رہی  
جو بہار تھی سو خزان ہوئی جو خزان تھی اب ہ بہار ہے  
لی طوق و پیری جو قید میں کہا گل کے بدلے یہ ہار ہے  
چلی غم کی باد صبا یہ کیا نہ وہ رنگ ہے نہ بہار ہے  
نہ وہ تلج ہے نہ وہ سخت ہے نہ وہ شاہ ہے نہ دیار ہے  
ہمیں جو وسیلہ رسول کا وہ ہمارا حامی کار ہے

غزل ۱۵۵

فرقت میں ہم کیا کیے نالے تمام رات  
یا داغ لب کیا کیا کہن اغضب  
زلفین ہٹیں نہ چہرہ مہر سے ایک دم  
ہوتی ہو کس طرح بسا وقات کیا کہین  
کس وقت اُنسے کیجئے مطلب کی گفتگو  
ہم چھڑنے سے باز نہ آئیں گے آخر غم

بچھتے ہے کلجے میں بھالے تمام رات  
کمنخت آج اور ستالے تمام رات  
اس چاند میں پڑے رہے ہائے تمام رات  
زار می تمام روز ہر نالے تمام رات  
سہتے ہیں گرد چاہنے والے تمام رات  
جو تیرے دل میں آئے سنالے تمام رات

غزل ۱۵۶

دیکھتے ہیں واللہ اسی کو دل کے ہم کاشانے میں  
ڈھونڈتے ہیں دن رات جسے سب مسجد اور تہخانے میں  
دھوکھا ہم نہیں کھانے کے تو لاکھ چھپا دے اپنے تئیں

تیری ہی ہر جلوہ گری سب بستی اور ویرانے میں  
 فرق نہیں اس میں کچھ بھی گر جھوٹ کہوں تو کا فر ہوں  
 دیکھ رہا رہوں شکل کسی کی اپنے اور بیگانے میں  
 عشق و محبت جیسا یار و شمع سے ہر پردا نے کو  
 عاشق ہو تو ایسا ہو کچھ خوف نہیں جل جانے میں  
 زہنا خلیل اکاہ تھے ہم عشق و محبت کیا شے ہے  
 یہ چھین لیا دل آہ کسی نے دھوکے سے یار نے میں

### غزل ۱۵۷

<p>میں نے تم سے کیا کیا اور تم نے مجھ سے کیا کیا                  جان کھونے کے لئے اللہ نے پیدا کیا                  دیکھ لے میں مرتے مرتے سوے درد کھا کیا                  بالہوس سے کیوں کہا تھا راز جو افشا کیا                  دھڑ دیا ہاتھ اُسے دلپر تو بھی دل دھڑکا کیا</p>	<p>میں نے تم کو دل دیا تم نے مجھے رسوا کیا                  کشتہ ناز تباہ روز ازل سے ہوں مجھے                  آنکھ عاشق کی کہیں پھرتی ہوا سے وعدہ خلافت                  دلبروں میں بیوفا میری وصال کی دھوم ہو                  کیا بھل ہوں اب علاج بیکاری کیا کروں</p>
--	--

### غزل ۱۵۸

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اُسے بھی منکر ستم نہ ہوتا  
 جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو عشم نہ ہوتا  
 وصال کو ہم ترس ہے تھے جواب ہوا تو مزا نہ پایا  
 عدو کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اُس کو سنجہ دالم نہ ہوتا  
 مگر رقیبوں نے سر اٹھایا کہ یہ نہ ہوتا تو ہمیں بددلت  
 نظر سے ظاہر حیا نہوتی حیا سے گردن میں خشم نہ ہوتا  
 وہاں ترقی جال کو ہو یہاں محبت ہے روزافزون

شریک زریا تھا بواہوس بھی جو یوفائی میں کم نہ ہوتا  
ہو اسلمان میں اور ڈور سے نہ درس واعظ کوشن کے مومن  
نہی تھی دوزخ بلا سے بیتی عذاب ہر صدمہ نہ ہوتا

### غزل ۱۵۹

کھا گیا جی عسمنہاں افسوس میرے مرنے سے بھی وہ خوش نہوا گل دل غجنون کھلے بھی نہ تھے موت بھی ہو گئی ہی پردہ نشین تھا عجب کوئی آدمی مومن	کھل گئی غم کے مارے جان فسوس جی گیا یون ہی رایگان افسوس اگلی باغ میں خندان افسوس راز رہتا نہیں نہاں افسوس مر گیا کیا ہی نوجوان افسوس
--	---

### غزل ۱۶۰

سرمسکین آنکھ سے تم نامہ لگاتے کیوں ہو گرم جولان مرے مرن پہ تم آتے کیوں ہو جنسے منظور وفا ہی ہو جفا بھی افسوس توڑنا جان کا ہو جائے گا دشوار آخر کھل گیا عشق صنم طرز سخن سے مومن	خاک میں نام کو دشمن کے ملا تے کیوں ہو اپنے دل سوختہ کی خاک اٹراتے کیوں ہو مجھے کچھ کام نہیں ہو تو ستاتے کیوں ہو چارہ ساز و میری امید بندھاتے کیوں ہو اب چھپاتے ہو عبث بات بناتے کیوں ہو
--	---

### غزل ۱۶۱

وہ جو ہم سے تم سے قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
وہ جو لطف مجھ پہ تھا پیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر  
مجھے سب ہی یاد ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں

وہ ہر ایک بات پر روٹھنا تھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 کبھی بیٹھے سب میں جو روبرو تو اشارتوں میں ہی گفتگو  
 وہ بیان شوق کا برملا تھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 ہوئے اتفاق سے گر ہم تو وفا جتانے کو دم بدم  
 گلہ ملاست اقربا تھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی  
 کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 وہ بگڑنا واصل کی رات کا وہ نہ ماننا کسی بات کا  
 وہ نہیں نہیں کی ہر آن ادا تھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کنتے تھے با ونا  
 میں وہی ہوں مومن بتلا تھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

غزل ۱۴۲

خبر پر لاش پر اُس بیوفا کے آنے کی تم اپنے پاس تک اس مبتلا کے آنے کی امید تھی مجھے کیا کیسا بلا کے آنے کی اجل بھی رہ گئی ظالم سنا کے آنے کی میری تسلی کو روزِ حسرت کے آنے کی	خوشی نہ ہو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی چلی ہو جان نہیں تو کوئی نکالو راہ خیال زلف میں خود رفتگی نے قہر کیا کروں میں وعدہ غلامی کا شکوہ کس سے مجھے یہ ڈر ہو کہ مومن کہیں نہ کہتا ہو
---	--

غزل ۱۴۳

فلس ماہی کے گلِ قمعِ شبتان ہوں گے نیم بسمل کئی ہونگے کئی بے جان ہوں گے چارہ فرا بھی کبھی قیدی زندان ہوں گے	دفن جب خاک میں ہم سوختہ سامان ہوں گے ناوک اندازِ جدِ ہر دیدہ جانان ہوں گے صبرِ یارب مری وحشت کا پڑیگا کہ نہیں
--	---



یہ وہ انکار نہیں جو خاک میں نہاں ہونگے پھر وہی پاؤں وہی خار مغیلان ہونگے آخری وقت میں کیا خاک مسلمان ہونگے	داغ دل نکلیں گے تربت سے مری جون لالہ پھر بہا رآئی وہی دشت نوردی ہوگی عمر ساری تو کٹی عشق بستان میں ہوسن
--	---

## غزل ۱۶۴

نخل تابوت میں جو پھول لگے زکس کے کس پہ دیوانہ ہوا ہوش گئے ہیں اس کے یہ مزا ہونہ نصیبوں میں کسی تجیس کے جب عدو باعث گرمی ہوں تری مجلس کے واہ! خکار ترانہ اذخسہ یا بس کے	کشتہ حسرت دیدار ہیں یا رب کس کے کس پر پروے شکر سے ملا دل افسوس لذت مرگ سے حیران میں دعا ہے کہ خدا کیون نہ ہم شمع کے مانند جلیں دور کھڑے یا رمومن سے بھی ہیں مدعی طبع روان
--	---

## غزل ۱۶۵

کس یوسف غزنی کی اس دل کو چاہہ ہے جاروب کش گلی کا ترسی بادشاہ ہے ابو مرصع عشق کی حالت تباہ ہے مجھ پر بھی جو یہ لطف و کرم کی نگاہ ہے بوسہ کا مانگنا نہیں کوئی گناہ ہے یہ قتل گاہ میرے لیے عید گاہ ہے یہ گنج حسن ہے تو وہ مارِ سیاہ ہے کیا صید گاہ یار کی تیرنگاہ ہے کافی بہارے واسطے تیغ نگاہ ہے تجھ سے فراق یا رخسار کی پناہ ہے	یعقوب سان جو آنکھوں میں عالم سیاہ ہے ہم ایسے خاکساروں کی کب تک چاہ ہے دعویٰ عبث عبث ہے مسحاتی کا تجھے ہو جائینگے گناہ مرے عفوشہ میں کیون ہمے مقصور بگڑتے ہوا حضور اس جا جو تھے فوج کیا مجھ کو بے تصور گیسو کو رخ پہ دیکھ لکھتی ہے ساری خلق آنکھیں دکھا کے طائر و لکڑیے شکار قاتل نہیں ضرورت شمشیر آبدار کیونکر نہ آہ آہ کرے حسرت حزن
---	---

## غزل ۱۶۶

بہار آئی چین میں رنگ بدلا باغ عالم کا خیال قامت جانان میں تپلا ہون نرس غم کا نہیں بھولا مجھے شرم کے اسکا وصل میں کہنا مزاج اُس کا نہ کیونکر نالہ بلبل سے برہم ہو اسیر دام الفت پھر ہوئے تم آج کل عاشق	چلی پھر اپنی وحشت کی ہوا پھر دل غل چکا گمان سر و گلستان پر ہو مجھ کو خنسل ماتم کا اتارے قبر میں ہم کو جو کھولے بند محرم کا نراکت سے ڈو پٹہ بار ہو جس گل کو شبنم کا پڑا پھند لگے میں حلقہ گیسوے پر خم کا
---	---

## غزل ۱۶۷

کب مرے دل کو خیال رخ جانان نہ ہوا کو نہ سادل ہو نہیں جس میں محبت تیری دشمنی کس نے نہ کی مجھ سے تری الفت میں کیون بٹا جاتا ہو قاتل مجھے بسل کر کے بوسہ لب مجھے اُس نے کبھی عاشق نہ دیا	جلوہ گر کب مرے گھر میں نہ تا بان نہ ہوا کون کا فر تری الفت میں مسلمان نہ ہوا ای پری کون مری جان کا خواہاں نہ ہوا لطف کیا خون سے جو دہن ترا افشان نہ ہوا شکر کرتا ہوں کہ شہر مندہ احسان نہ ہوا
---	---

## غزل ۱۶۸

دل پر وہ نشیون سے لگانا نہیں اچھا رخ چاند ساز لفون میں چھپانا نہیں اچھا پر دے کو اٹھا کر مجھے صورت بھی دکھا دو گو آگ لگے دل میں مگر ضبط ہے لازم سوئے ہیں شب بیل کے جاگے ہوئے عاشق	کوچے میں پری رویوں کے جانا نہیں اچھا امی جان یہ اندھیر مچا نا نہیں اچھا حسالی فقط آواز سننا نہیں اچھا اے شمع یہ اشکوں کا بہانا نہیں اچھا اے مرغ سحر شور مچا نا نہیں اچھا
---	--

## غزل ۱۶۹

کیا پوچھتے ہو تم کہ محبت میں کیا دیا تیری صدا نے چین نہ اے دلربا دیا رہا کبھی جو یاد میں اُس بھر حسن کے	دی جان اُس پری کو جدا دل جدا دیا سوئے ہوؤں کو خواب اجل سے جگا دیا آنکھوں سے میں نے اشک کا دریا بہا دیا
---	--

بیگانہ کی خبر نہ بیکانون کا ہوش ہے سمجھا نہ کچھ کہ قبر پر چاہ ذوق کا عشق بھولے نہیں سماتے ہو کل رات سے جو تم	سب کو تھا اسے عشق میں دل سے بھلا دیا دالستہ میں نے دل کو کوئین میں گرا دیا عاشق بناؤ تو تھیں اس گل نے کیا دیا
--	---

## غزل ۱۷۰

کسی کی زلف میں گر بھول کر بھی دل اٹکا مقام امن و امان جانیو نہ منزل عشق سوائے جسم محبت قصور ہی نہ گناہ ہوے تھے وہ ابھی راضی خدا خدا کر کے بہٹے نہ معرکہ عشق سے قدم عاشق	تو مرتے مرتے بچا بچھا اٹھایا وہ جسم کا گڑھی گڑھی ہو یہاں خوف دم بدم کا مجھے سبب نہیں کھلتا تری رکاوٹ کا جھجک کے ہٹ گئے کیا رجوٹ کا اڑے رہو کہ اسی میں ہی نام جیوٹ کا
---	--

## غزل ۱۷۱

بہار آئی خیال آیا مجھے پھر خوش حالوں کا قلق سے دم پر بیان اُلجھا ہوا آشفہ حالوں کا ترا مجنون اُسی جانب تڑپتا ہو گا اویسی کہاں اُترے کہاں مسکن کیا مطلق نہیں کھلتا گران ہر گوش گل ناحق چمن میں غل مچاتی ہے جگر کے داغ سے ہر دم دھواں پھیرا اٹھتا ہے	لگی پھر آگ سینے میں ہوا پھر خوف نالوں کا اُدھر پھنپڑا ہوا پانوں میں نفون کے بالوں کا یہ غل زنجیر کا جس دشت میں ہی شور نالوں کا پتیاں کس سے پوچھیں ہم عدم کے جانوں کا نہیں بیان سنے والا کوئی بلبل تیرے نالوں کا ہماری جان لیگا عشق گھونگر دالے بالوں کا
---	--

## غزل ۱۷۲

چمچے کرتے ہیں مرغان خوش الحان کیا کیا عشق گل میں کوئی بلبل جو فغان کرتی ہے درد و فرقت میں کسی نے نہ خبر بھی پوچھی سوزش دل غم جنوں بخت میں کیونکر کم ہو	وجد میں لاتا ہی بلبل کو گلستان کیا کیا ڈھونڈتا ہی مجھے میرا دل نادان کیا کیا مثل ہمیا کر کے ادا دل نادان کیا کیا آگ بھڑکتے ہیں یا غول یہاں کیا کیا
---	---

خاک میں ملنے اے چرخ ترے ہاتھوں نے بعد مردن بھی نہ بھولوں کا وہ دیوانہ ہوں پھر دکھا کے کہیں اللہ مجھے اے عاشق	دل انگین میں بھرے تھے مرے ارمان کیا کیا یا د آہنگا مجھے خانہ زندان کیسا یا د آتما ہے مزارِ شہ فزیشان کیا کیا
--	--

اغزل ۱۶۳

موت اُس کی ہر جو شخص ہر سیرِ محبت مارا مجھے قاتل نے تو ہر سو یہ ہوا غسل وحشت ہو کہ سودا ہو وفا ترک ہو گئی معتوقوں کو کیا کام بھلا مرد و قاسے یارِ نہ خزان آئے کبھی باغِ جہان میں رخِ زرد چمن زارِ ہر ترچشمِ ہر لبِ خشک ہمت نہ کبھی ہاویو عاشق یہ رہے یاد	عیسیٰ سے بھی جاتا نہیں آزارِ محبت تو قتل ہوا آج گنہگارِ محبت ہوں خادمِ دیرینہ سرکارِ محبت نادانِ ہر جوان سے ہو طلبگارِ محبت سب سبز ہمیشہ رہے گلزارِ محبت کیونکہ نہ کہیں سب مجھے سیرِ محبت ہر مرد و ہی جس سے اُٹھے بارِ محبت
--	---

اغزل ۱۶۴

روا نہیں یہ جفا میں خدا سے ڈرِ صیاد سناؤں گریختے دردِ دل و جگرِ صیاد بیان میں کس سے کروں حال کون سنتا اسیرِ کچِ نفس ہوں میں اب تو مدت سے ہمت بُرا ہو ستانا کسی کا اے ظالم سناؤں کس کو پسیمِ گمان کے دل کس کا چھٹا ہر جب سے چمن کچھ نہ پوچھ حال مرا چمن میں رہنے دے بلبل کے آشیانے کو اسیرِ دامِ بلا کر کے مجھ کو اے عاشق	عبدِ نہ باندہ مرے قتل پر کمرِ صیاد یقین ہو شام سے تو روئے تاسخِ صیاد کسے دکھاؤں میں بیتابیِ جگرِ صیاد کبھی مرا بھی گلستان میں تھا گزرِ صیاد نہ ذبح کرنے مجھے لٹہ و رگِ زرِ صیاد مرے تو نالوں کا جاتا رہا اثرِ صیاد کرنج ہو زرد دہن خشکِ چشمِ ترِ صیاد اُجاڑا نہیں اچھا کسی کا گھرِ صیاد ہوا ہر آج خوشی دل میں کس قدرِ صیاد
--	--



غزل ۱۷۵

جاؤ تم میری جان خدا حافظ جان نثاروں کا کوئے قاتل میں دل بجیگا نہ اب کسی صورت نہیں معلوم اب ہمیں صبا رہ گئے ہم تو دشتِ غریب میں آج وہ شوخ کہہ گیا عاشق	صبح غم ہے عیاں خدا حافظ آج ہر امتحان خدا حافظ اشکِ خون ہیں روان خدا حافظ لے کے جائے کہاں خدا حافظ جاؤ اے ہر ماں خدا حافظ تو ہر اب نیچاں خدا حافظ
--	---

غزل ۱۷۶

زلفوں میں جا بچنسا ہوئی ثابت خطائے دل فرقت میں یار کی یہ یہ ہر دم دعاے دل پیارے یہ وہے بتا کہ وہ جا دو ہر کون سا مشہور ہے جہاں میں کہ دل کو ہر دل سے راہ مجنون بنے اسیر رہے در بدر پھرے بالکل وقار نہ مردِ مجت نہ دلبرِ می دیکھو سچ کے رکھو دم کوے یار میں اکدن وصال یار نہ عاشق ہوا نصیب	چھوٹے نہ دام سے ہی اب ہر سزاے دل خالق کرے کسی کا کسی پر نہ آئے دل قابو میں آپ لاتے ہیں جس پر لے دل پھر کیوں تھارا دل نہوا آشنا لے دل اُس کی سزا ہی ہے جو تم سے لگائے دل پھر کس اُمید پر کوئی تم سے لگائے دل یاں اور کچھ نظر نہیں آتا سواے دل کیونکر نہ صدمہ شبِ فرقت اٹھائے دل
--	---

غزل ۱۷۷

کسے دیکھیں ہیں زلمے میں یہ پیاری آنکھیں جس پہ کی ایک نظر جان سے مارا اُس کو دیکھیے کب نظر آتا ہے وہ خورشیدِ جال نامہ بردیکھیے آتا ہے کب اُس گلرُو کا	چشمِ نرگس سے بھی بہتر ہیں تمھاری آنکھیں کیون نہ کیے تری آنکھوں کو شکاری آنکھیں راہِ تکتی ہیں کئی دن سے ہمارے آنکھیں نگرانِ صورتِ نرگس ہیں ہمارے آنکھیں
---	---

قابل دید کمان دکھین کے اے عاشق | اب نہ وہ ہم ہی کہے اور نہ ہماری آنکھیں

## غزل ۱۷۸

رخ دکھاؤ ہمیں ترساؤ نہیں جان بلب دیکھکے آہیں نہ کرو آتش دل ابھی سہرے چپگی کچھ نہیں تم کو محبت میری تم زبان سے مجھے جو چاہو کہو میں ہوں یا تم ہی ان اور ہر کون کیون دکھاتے ہو مرا زخم جگر تھا مہر درمیں جو ہونا وہ ہوا اچھے ہو جاؤ گے جلدی عاشق	عارض حسن پہ اترنا نہیں تم کلیجے میرا سلگاؤ نہیں اس دلی آگ کو بھڑکاؤ نہیں جانتا ہوں میں قسم کھاؤ نہیں گالی ان غیر سے دلوں کو نہیں اؤ آغوش میں شرمناؤ نہیں جس میں نجسہ ہو یہ وہ کھاؤ نہیں دل کو کھویا ہے تو چھپتاؤ نہیں مرض عشق سے گھبراؤ نہیں
--	--

## غزل ۱۷۹

بھلا ہوتا اے ساقی رہے آباد میخانہ کون کیا تجھ سے اے زاہد مر مشرب یزدانہ میرا بھی قصہ ہے صحرانوردی کا مبارک ہو سوال بوسے لب پر نکبہ نہ کر منہ پھرا میں وہ پسند لائے نہ کیوں عاشق مزاج کو یہ سائے عاشق	مے گل رنگ سے بھر دے فقیر دیکھا بھی پیانا کبھی جاتا ہوں کعبہ کو کبھی میں سوئے تبخانا کوئی کہدے یہ مجنون سے کہہ اور آتا ہو دیوانہ مری عادت فقیرانہ مزاج اٹکا امیرانہ کلام اپنا ہو زندانہ غزل اپنی ہو مستانہ
--	---

## غزل ۱۸۰

کروں تعریف کیا زلف رسا کی سنبھالا ہوش جب اُس سنگدل نے جہاں تک جی میں آئے ظلم کیجے	یہ ہواڑتی ہوئی ناگن بلا کی مجھی پر مشق کی پہلے جفا کی نہو گناہ میں کبھی صاحب سے شاکی
---	--

گئے سب چھوڑ کر دل سوز مجھ کو یہی جباری ہو فرقت میں زبان پر مراجانا ہو کب تک دیکھوں عاشق	فقط اک شمع تربت پر جلا کی کوئی صورت دکھاوے دلربا کی ہو نیت روضہ رخسہ الوار کی
---	---

## غزل ۱۸۱

ترپ رہا ہوں میں جسکی فرقت میں اس کو مطلق خبر نہیں ہے  
یہ کیسے نالے ہیں میرے یارب کہ جن میں کچھ بھی اثر نہیں ہے  
لقاب رخ سے اٹھا دو صاحب جمال اپنا دکھا دو صاحب  
نہ خوف کو دل میں جا دو صاحب یہاں کوئی بد نظر نہیں ہے  
کروں زبان سے اسے بیان کیا ارادہ جو کچھ تھا مرغ دل کا  
یہ اڑ کے تم تک وہیں پہنچا مگر ہو مجبور پر نہیں ہے  
دیکھوں میں کیا ان کو حال فرقت ہو مجھ کو درد جگر لشدت  
بڑی تو اس میں یہ اب ہو دقت کہ کوئی یا نہ نامہ پر نہیں ہے  
میں کس سے پوچھوں چشم گریبان رہ عدم کے پتے کو اس آن  
سوائے اندوہ و یاس و حرمان کوئی مرا ہم سفر نہیں ہے  
بھرا ہوا شون سے کوئے قاتل ترپ ہے میں ہزاروں بسمل  
عجب تماشا ہو دیکھ اے دل کسی کے تن پر بھی نہیں ہے

## غزل ۱۸۲

نہیں رو کے سے رکتی ہو طبیعت آہی جاتی ہے اڑاؤں و جھیاں کو نہ دھشت میں گریبان کی کنارے ہوں برنگ خار گو میں ناتوان لیکن حسینوں سے نہیں خالی ارے صاحب دنیا ہے	حسین جب سامنے آتے ہیں الفت آہی جاتی ہے ہمار گل میں زور و رون طبیعت آہی جاتی ہے مجھے اس گل سے کچھ بوسے محبت آہی جاتی ہے نظر میں اک نہ ان لچپ صورت آہی جاتی ہے
--	---

نئی ہر روز اک مجھ پر قیامت آ ہی جاتی ہے	خیال قاسم سوزوں ہے جب سے دلکواؤ عاشق
غزل ۱۸۳	
کس کے نصیب تھے جگائے گدھر رہے ٹیڑھی اگر بھوین ہوں تو سیدھی نظر رہے جب یہ نگاہ آپ کی آنکھوں پر رہے یہ ہاتھ ہین وہی جو ترے سینہ پر رہے منظر کی آہ وہ نہیں جو بے اثر رہے	نیند آنکھوں میں بھری ہے کہاں رات بھر رہے ناوک میں راستی ہو کچی ہو کسان میں ہر دم جلائے نہ محبت شب وصال ہر دم گلے سے اپنے لگاؤں نہ کیوں نہیں بھاگو ہزار کھینچ ہی لائے گی ایک دن
غزل ۱۸۴	
دل سے شمار جان سے قربان آپ کے بیکے اندھیری رات میں ارمان آپ کے ناگن سمجھ کے اڑ گئے اوسان آپ کے جدے کے سر پہ آنکھوں چہان آپ کے رہتا ہے روز گھر میں پرستان آپ کے	باہر نہیں ہوں حکم سے اسی جان آپ کے زلفوں کی آڑ میں لیے ہو سے تو بول اٹھے اللہ رے ناز دیکھی جو پر چھائیں زلف کی صورت دکھا کے فرج کیا جان پڑ گئی منظر بغل میں رہتی ہیں پر یان تمام رات
غزل ۱۸۵	
کسی عاشق کو ترسایا نہ کیجے وگرنہ مجھ کو کلپایا نہ کیجے جو کہتا ہے یہاں آیا نہ کیجے جہن میں سیر کو جایا نہ کیجے دل مضطر کو ترسایا نہ کیجے خدا را بام پر آیا نہ کیجے مجھے لہر ترسایا نہ کیجے	صنم دل لے لے کر ترسایا نہ کیجے پڑ گیا صبر دل تجھ پر مری جان نہ جانوں کیا خطا صادر ہوئی ہے ہزاروں مرغ جان ہوڑ میں بل اسیر دام الفت کر کے اے جان نظر جسکی پڑے گی ہو گا گھائل میں عاشق ہوں ترا دل سے میر جان



<p>بہت اُس کو چے مین جایا نہ کیجے خدا کے واسطے لایا نہ کیجے مکان سے در پہ یوں آیا نہ کیجے اُسے اللہ ترسا یا نہ کیجے کبھی بیچھے سے بھپتایا نہ کیجے</p>	<p>کہا مانو وگرنہ ہو گے بد نام حسینون پر بہت اس دل کو اپنے نظر لگ جائیگی تم کو مری جان جو مانگے کوئی تم سے ایک بوسہ حقیقۃ اللہ دل دیکر بتوں سے</p>
<p>غزل ۱۸۶</p>	
<p>کہ حاضر و بر وہی یا ر گردن کٹاتے ہیں سربازا گردن جھکاتا ہوں ابھی سو ہار گردن نہیں چھٹنے کی ہی زہنا ر گردن مکرستی صبر احی دار گردن تو سر کا نا نہ تم زہنا ر گردن</p>	<p>نوشی سے کاٹ لے دلدار گردن جو عاشق ہیں نہیں مرنے سے ڈرتے تم اپنی زلفت کی چھانسی بناؤ اسیر دام الفت کی مری جان مرے معشوق کے دوہی پتے ہیں حقیقۃ اللہ اگر ہو عشق صادق</p>
<p>غزل ۱۸۷</p>	
<p>مثال ماہی بے آب دل ہے نہ جانیں کب سے یہ بیجا بِل ہے مری جان اب بہت بیتا بِل ہے اسی باعث سے یہ بیتا بِل ہے جدائی نے کیا ہر با بِل ہے حقیقۃ اللہ جوار با بِل ہے</p>	<p>کسی کے عشق میں بیتاب دل ہے نہیں ہو ایک دم یان چین پیار سے اُٹھائے ہجر کے صدمے یہ کب تک پھنسا ہو دام الفت میں کسی کے گلستان محبت میں پریشان دوہی سمجھے گار مر عشق جا ناں</p>
<p>غزل ۱۸۸</p>	
<p>کہ نہ دہ سار ہتا ہی سدا دل</p>	<p>کسی پر آگیا شاید مراد دل</p>

<p>سیر دام الفت ہو گیا دل میں خود حیرت میں ہوں بیٹھے بھلے چلے کس طرح اس پر زور اپنا کروں کیا ہاے سوئے کوئے جانان ملا کر آنکھ وہ ہم سے پریر و تیاں ہو ہجر سے تیرے مری جان اگر تو مانست کسنا ہمارا کسی گلف ام کی فرقت میں لب پر جان کے خور و یون پر ہمارا نہیں ہوتا اثر کچھ اس پہ جانان سلام اس وقت کرتا میں تجھے گر حفیظ اللہ خان ساہیسی سے کبتک</p>	<p>بچا یا تھا بہت پر جا چھٹا دل کہ کس نے چیل لیا میرا بھلا دل جو ہو مشہور عالم بویفا دل لیے جاتا ہو دیکھو چھینٹا دل نہ جانیں کس طرح سے لگیا دل مثال مرغ بسمل یاں مراد دل تو کیوں ملتی یہ تھکوا ب سزا دل ہیں نالے ہر گھڑی شل غنا دل ہمیشہ سے رہا دل سے فدا دل عجب ہو سخت تھپے سے ترا دل کسی پر تیرے آتا نا صحا دل کر بگا عمر سوئے کر بلا دل</p>
---	--

غزل ۱۸۹

<p>سیر زلف جاناں دل ہوا ہو نہیں معشوق کی فرقت سے بڑھ کر شب تار لحد کا خوف کیا ہو سنبھالوں کس طرح دل کو میں اپنے تری فرقت میں نالوں نے ہمارے دل نادان نے کی غلطی ہمارے نہیں موقوف کچھ مجھ پر مری جان پریشان رہتے ہو ہر وقت پیارے</p>	<p>حفیظ اللہ خان حافظ خدا ہے ہم سارے واسطے کوئی بلا ہے کہ داغ دل ہمارا پر ضیا ہے وہ قابو میں نہیں میرے رہا ہے اٹھاپے آسمان سپر لیا ہے جو تم سے بیوتا پر گیا ہے حسینوں پر ہر اک ہوتا خدا ہے وہاں دل مرا شاید پڑا ہے</p>
---	--

کہ دم قدر اس کی سیرے سیارے	کہ دل سے تپہ دل میرا فدا ہے
حفیظ اللہ خان تھکا و مبارک	کہ آیا آج تیسرا دلربا ہے

## غزل ۱۹۰

نہیں آسان کسی سے دل لگانا	کہ لخت دل سدا پڑتا ہے کھانا
بہت شکل ہوا دل عشق بازی	ہزاروں بچ پڑتے ہیں اٹھانا
ملین ہم کس طرح اُس ماہر سے	کہ ہے دشمن ہمارا سب مانا
خطا پاؤ گے بیشک ایک دن تم	نہیں لازم وہاں ہر روز جانا
تھارے بھرمین نوبت یہ پہونچی	کہ ہنستا ہو ہمیں سارا زانا
خدا کے واسطے اکرمی جان	لگا جا با تھ سے اپنے ٹھکانا
منع کرتا ہوں دل کو وان بجا تو	نہیں کرکتا ہو لیکن یہ دوانا
بھروسہ کیا ہو اُس کی زندگی کا	چھٹا ہو جبکہ کب سے آب ودانا
کسی کے ایک بوسہ مانگنے پر	نہیں لازم تمہیں کرنا ہسانا
مرجان عاشق صادق سے اپنے	نہیں لازم تمہیں منہ کا چھپانا
حفیظ اللہ خان اُس ماہر سے	مبارک ہو تمہیں دل کا لگانا

## غزل ۱۹۱

بے طرح حال ہو پیارے ترے دیوانے کا	جلد اب کہ نہیں وقت ہو شرمانے کا
ہو گیا ہوں مرض عشق سے لاغرایا	ہو یقین سب کو مری روح نکلیانے کا
دل کو دے چھے تمہیں پہلے ارادہ کر لے	خون دل پینے کا اور لخت جگر کھانے کا
دل میں رو رو گئے کہا کرتی تھی لیلیٰ اپنے	حال کیا جانے ہوا ہر مری دیوانے کا
مرض بے دل ہو تڑپتا میرا	سُن لیا حال ہو جب سے کترے جلنے کا
کشش دل نے اثر آج دکھایا شاید	ور نہ کیا کام تھا تشریف ادھر لانے کا

اس طرح پیار سے بھلا کے قرن آپ اپنے  
شع رو یوں سے نہیں دل کا لگانا اچھا  
ماجر کون سنیگا ترے دیوانے کا  
حفظ کیا حال ہوا دیکھ لے پروانے کا

## غزل ۱۹۲

دل نادان جو تو بدنام ہوا خوب ہوا  
بارہا میں نے کہا تو نے نہ مانا کہنا  
مرمٹا تو تو محبت میں ولیکن اے دل  
لخت دل کھانا پڑا خون جگر کو پسینا  
عشق میں اس بت کافر کے چھنسا کر دلو  
برخ و عسم کھانا ترا کام ہوا خوب ہوا  
اب زمانے میں تو بدنام ہوا خوب ہوا  
راستی تجھے نہ وہ گلف نام ہوا خوب ہوا  
دل لگانے کا یہ انجھام ہوا خوب ہوا  
حفظ تو تارک اسلام ہوا خوب ہوا

## غزل ۱۹۳

ہنسکے دل چھین لیا تو نے ہمارا جب  
غیر حالت ہر مری کچھ نفس میں صیاد  
حال کیا اپنا کون تیری محبت میں صنم  
مضطرب حال سراپہ مہ پریشان خاطر  
ہائے کس درد مصیبت سے تجھے پالا تھا  
ایک دل سیکڑوں دلا حقیقت اللہ خان  
چین ہر عاشق مضطر کو کہاں اب ہے  
چھٹ گیا کو چپہ دلدار ہمارا جب  
کسی قابل نہ رہا چھوٹ گیا میں سب  
نام کیا کیا ہوئے مشہور نہ میرے سب  
دشمن جان ہوا میرا دل نادان کب ہے  
دل نذر کسکو کروں کون ہیڑھ کر سب

## غزل ۱۹۴

نفس بلبل کا سوے گلستان لانے سے کیا حاصل  
نفس کی آمد و شد ہر جنبش نبض میں باقی  
در زندان ملک آنے کی بھی طاقت نہیں تین ہیں  
ترا بیمار وقت نزع یہ رورو کے کہتا ہے  
مرا باغ تماشا چہرہ رنگین خوبان ہے  
وہ اگلے چھپے پھر یاد دلوانے سے کیا حاصل  
ترے پیار کو آئینہ دکھلانے سے کیا حاصل  
ہمارے پانوں کی بیکھر کٹوانے سے کیا حاصل  
جہان سے اٹھ گئے جب ہم تو پھر ایسے کیا حاصل  
مجھے ہر شاہ باغ میں جانے سے کیا حاصل



## غزل ۱۹۵

اگر ہوں خاک بھی تو خاک پا سے یار ہوں میں  
فنون عشق میں لیتا ہے روزگار ہوں میں  
خدا کے فضل و کرم کا امیدوار ہوں میں  
کہ اس چین میں گل آخر بہار ہوں میں  
جفا شکار ہیں وہ اور وفا شعار ہوں میں  
بہ جاننا مجھے غافل کہ ہوشیار ہوں میں

نہ گرد و کعبہ نہ تنجائے کا عبا رہوں میں  
نہ کوہکن سے ہر نسبت مجھے نہ مجنون سے  
نگاہ لطف جو کرتے تھے یہ بتان نہ کریں  
شگفتہ رہنے دے اکدم تو جھکنا بدخندان  
بتوں کے ظلم سے ہرگز نہ منہ کو موڑوں گا  
کٹے ہر یاد آئی میں عسر و فرستہ مری

## غزل ۱۹۶

کسی کی کچھ نہیں چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے  
جو نظروں کے تلے ہر ایک کی تصویر پھرتی ہے  
بگولے کی طرح سے ڈھونڈھتی زنجیر پھرتی ہے  
ہماری آنکھ کب قاتل نہ شمشیر پھرتی ہے  
کہ مدت سے ہماری خاک و انگیر پھرتی ہے  
زبان پر اپنے اہلک لذت تقریر پھرتی ہے  
زیلغا ہر گلی کو چپے میں بے توقیر پھرتی ہے  
خدا جانے کمان یہ آہ بے تاثیر پھرتی ہے  
طبیعت جس سے اپنی اوبت لپی پھرتی ہے  
نفل میں اپنے مجنون کی لیے تصویر پھرتی ہے

نگاہ یار ہم سے آج بے تقصیر پھرتی ہے  
مرقع ہے میری آنکھوں میں کیا یاران رفتہ کا  
تراویا نہ جب سے اٹھ گیا صحرا سے وحشت سے  
تبری تلوار کا منہ ہم سے پھر جانے تو پھر جانے  
کبھی تو کھینچ لائیگی اسے گور غریبان تک  
بیان کس منہ سے ہووے یار کی شیریں بیانی کا  
مقام عشق میں شاہ و گدا کا ایک رتبہ ہے  
در باب اثر تک ایک دن جاتے نہیں دیکھا  
خدا شاہد ہے اسکا پھر نہیں ملتی نہیں ملتی  
ہم اس لیلی کے دیوانے ہیں غافل جو صحرا میں

## غزل ۱۹۷

وانستہ کس بلا میں گرفتار ہم ہوئے  
ہرگز نہ آہستہ آہستہ گل و خار ہم ہوئے

پابند گیسوے سیہ یار ہم ہوئے  
بیگانہ وار اس چنستان میں کی بسر

آتے ہی اس گلی میں ہوا در دول فزون چھوٹے تمام عسر نہ زنجیر زلف سے اسکی روش میں تیغ کے چلنے کے ٹھنک تھے پوچھیکا کون مجرم الفت کو حشر میں فرہاد و قیس و دماق و غافل علی الخصوص	دار الشفائین اور بھی بیمار ہم ہوے دام بلا میں ایسے گرفتار ہم ہوے پہلے قدم میں کشتہ رفتار ہم ہوے اچھا ہوا جو تیرے گنہگار ہم ہوے کامل یہ فن عشق میں دوچار ہم ہوے
---	--

غزل ۱۹۸

چھٹے رفیق مگر رہ گیا نشان باقی فلک کی تفرقہ سازی سے چھٹ گئے نسبت جو ظلم چاہے عاشق پر کیجیے صاحب نہ مدحت لب زلفیں یا رچھوڑوں گا بتاؤ کس سے پتہ پوچھوں اپنے یوسف کا	ہر داغ فرقت یا ران رستگان باقی نہ جھپٹیں ہیں نہ یا ران رستگان باقی ستم نہ کوئی رہے مجھ پر مہربان باقی مرے دہن میں ہر جب تک مری زبان باقی نہ کا روان ہر نہ اب گرد کا روان باقی
---	---

غزل ۱۹۹

گنہ کا ہو جو سر پہ بھاری آئی توبہ آئی توبہ زنا و مکرو و فریب کاری غرور و کج خلقی و دغا و شکاری نہ کی غریبوں کی پاسداری نہ کی تیریوں کی غمگسائی خطائیں ہیں اس قدر ہماری زبان ہر جگہ بیان آئی مقام غفلت رہی یہ طاری کہ کیا وجہ اب باری ترا تو ہر فیض عام جاری ہر کھٹا فرحت امید آئی	ہر اپنے فعلوں سے شرمساری آئی توبہ آئی توبہ کئی ٹھین سب میں عمر ساری آئی توبہ آئی توبہ سنی مفلس کی آہ و زاری آئی توبہ آئی توبہ ستم ہوا لکھتے لکھتے عاری آئی توبہ آئی توبہ تجھی سے ہر چشم رستگاری آئی توبہ آئی توبہ ترے کرم کی ہر انتظاری آئی توبہ آئی توبہ
--	--

غزل ۲۰۰

نور تو سوچا ہی غافل کی کیا دم کا ٹھکانا ہو مسافر تو ہو اور دنیا سرائی بھول مست غافل	کل جب یہ گیتاں سے تو سب اپنا بگانا ہو سفر ملک عدم آخر تجھے درپیش آنا ہو
--	--

لگاتا ہر عبت دولت پہ اپنے دل کو تو منعم نہ بھائی بس نہ ہر کوئی نہ کوئی آشنا اپنا لگا رہ یا دین اس کی اگر اپنی شفا چاہے	نجاوے سنگ کچھ ہرگز یہاں سبب چھوڑ جائی بجوبی غور کرو دیکھا تو مطلب کا زمانا ہر عبت دنیا کے دھندلوں میں ہوا گل کیون دو انا ہر
--	---

## غزل ۲۰۱

خار حسرت قبر تک دل میں کھلتا جائیگا سرمہا جب کاٹ کر شہر فرماوینگے آپ جان جانیگی جو عشق عارض گلہ رنگین میں دکھتے ہوں کہ میری لعش پر کڑو چمکے افشان بام پر بہ خدامت جانیو مر گیا ہوں میں کیسی حسرت دیدار میں اگر ظفر قائم رہی جب ملک قلم بہت	مرغ بسمل کی طرح لاشہ بھر کتا جائیگا خون ان آنکھوں سے قدموں پر ٹپکتا جائیگا تختہ تابوت مثل گل ہکتا جائیگا اک زمانہ دیدہ حسرت سے کتا جائیگا اگر صنم جو دیکھ لیگا سر ٹپکتا جائیگا قبر تک لاشہ بھی میرا راہ ملتا جائیگا اتھر قبال اس گل کا چمکتا جائیگا
--	---

## غزل ۲۰۲

یا مجھے فہر شاہانہ بنایا ہوتا خاکساری کیلئے گرچہ بنایا تھا مجھے اس خرد نے مجھے سرگشتہ و بدنام کیا نشہ عشق کا گرظن دیا تھا مجھ کو ای پری جو رقا نور قدم سے اپنے روز ہموارہ دنیا میں خرابی ہو طفسہ	یا مرا تاج گدایا نہ بنایا ہوتا کاش خاک درجہ نامہ بنایا ہوتا کیون خرد مست بنایا نہ بنایا ہوتا عمر کا تنگ نہ پیا نہ بست یا ہوتا رشک جنت مرا کا شاہ بنایا ہوتا ایسی بستی سے تو ویرانہ بنایا ہوتا
---	--

## غزل ۲۰۳

اواسے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا رہا شباب میں باقی جو دلولہ دل کا	بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہر فیصلہ دل کا تو خاک کلیک کا پیری میں جو صدلہ دل کا
--	---

جہان میں جو کہ ہر مشہور قاتل عالم وہ زندہ ہوں کہ مجھے ہتکڑی سے جیت ہر وہ ظلم کرتے ہیں مجھ پر تو لوگ کہتے ہیں پھر احو کو چھ کا کل سے کوئی پوچھینگے ہزار فصل گل آئے جنوں وہ جوش کمان بہار آتے ہی کچھ نفس نصیب ہوا خدا کے سامنے ہوا پناہ قلیق الصافات	پڑا ہر اس سے اب اگر مقابلہ دل کا ملا ہر گیسوے جانان سے سلسلہ دل کا خدا برے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا سنا ہر لٹ گیا رستے میں قافلہ دل کا گیا شباب کے ہمراہ ولولہ دل کا ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا بتوں سے حشر میں ہو گا مقابلہ دل کا
--	--

## غزل ۱۰۴

یا رتھا گلزار تھامی تھی فضا تھی میں نہ تھا محفل دلدارین غیروں کی جاتی میں نہ تھا ہاتھ کیوں باندھے مرے چھلا اگر چوری گیا بیخودی میں لیلیا بوسہ خطا کیجے معاف ہاے ساقی یہ ہو سامان اور عاشق وان نہو میں سسکتا رہ گیا اور مر گئے فرما و قویس میں نے پوچھا کیا ہوا وہ آپ کا حسن شباب اے ظفر یہ دل پہ میرے داغ کیسا رہ گیا	لالق پا بوس جانان کیا خاتھی میں نہ تھا لوٹ جب گلشن میں تھی باوصا تھی میں نہ تھا یہ سراپا شوخی دزد حسن تھی میں نہ تھا یہ دل بیتاب کی ساری خطا تھی میں نہ تھا یا رتھا سبزہ تھا بدلی تھی ہوا تھی میں نہ تھا کیا انھیں دونوں کے حصہ یہ قضا تھی میں نہ تھا ہنس کے بولا وہ صنم شان خدا تھی میں نہ تھا خانہ باغ یا زمین خلق خدا تھی میں نہ تھا
--	--

## غزل ۱۰۵

میٹھے بٹھائے مفت میں سودا نیا ہوا کعبہ کا ہر خیال نہ خواہش ہو دیر کی رویا شب فراق میں نیاں کی طرح میں افسوس زندگی میں نہ آیا کہیں نظر	دل تبتلا سے الفت زلفت دوتا ہوا دل ہر تھاری چال سے ایسا پسا ہوا ہر قطرہ آنسو و نکا در بے بسا ہوا مرقد پہ میرے آکے وہ سر پر کھڑا ہوا
--	---



انجم حسین بندش اشعار کی سبب | یوسف کا ہم شبیہ مگر آشنا ہوا

غزل ۲۰۶

ہو گیا دل جب سے اہل زلف پیمان کی طرف  
قصہ بھی جانے کا کرتا ہوں کسی جانب اگر  
بعد مجنون ہو گیا خالی بیا بان یک قلم  
دیکھ لے کر کوئی میرے یار کے رخ کی چمک  
پھر ہوا جوش جنون دل شرمین لگتا نہیں  
یک قلم عالم جو تم نے ترک دنیا کو کیا  
آنکھ بھر کے پھر نہ دیکھا سنبستان کی طرف  
دل لیے جاتا ہوں ٹھیکہ کو سے جاناں کی طرف  
پھر نہ آنکھ کوئی اس دشت ویران کی طرف  
عمر بھر دیکھے نہ پھر وہ ماہر تا بان کی طرف  
وہ بیان پھر جانے لگا کوہ و بیا بان کی طرف  
وہ بیان شاید آگیا کچھ دین و ایمان کی طرف

غزل ۲۰۷

ہمارے اُستاد شفی شکر پر شاہ صاحب صبح بلگرامی ہیٹہ ماسٹر کرسی سکول

نہ تو آرزو مجھے نام کی نہ تو حوصلہ ہو نشان کا  
تجھے دیکھ لے جو کمین ذرا ہو یہ آدمی کی مجال کیا  
تو کہاں ہو اے دل شیفہ نہوا بروں پر فیتہ  
نہ قد خیمہ پہ جابئے یہ بلا کی آہ ہو الحذر  
نہ بڑھیکا آگے کو تو ذرا نہ اٹھیکا آگے قدم ترا  
شب وصل میں بہن ایسے ہی وہ نہاروں بلے بڑا بڑا  
مہ چارہ تہا برو نہن چہر زلفون میں آگیا  
کسین چل کے دھونی رمائے مرے عاشقی کے اڑائے  
مرے مرنے کی جو خبر سنی تو یہ آئے کتنے جنازی پر  
نہ ہو شوق کندہ قبر کا نہ لحد کے اونچے مکان کا  
تری بارگاہ میں اے خدا نہیں خل کچھ بھی گمان کا  
مری بات باندھ کرہ میں تو ہو خطرواں تری جان کا  
کہ تو افلاک بھی توڑ دے وہ ہر تیرا بچی گمان کا  
ارے نامہ برا سے یاد رکھ یہ نشان ہوا مکان کا  
اجی ہاتھ پائی نہ کیجیے کسین بالا ٹوٹے نہ کان کا  
ہو ہلال ایک نہ شفق نہیں رنگ لب یہ چوہان کا  
کسین جل کے خاک سیاہ ہو یہ کچھ اسارے جہان کا  
اگر صبح کیا ہی جوان تھا مجھے غم ہو ایسے جوان کا

غزل ۲۰۸

مری آہوں کا دھوان ہونے دو ہونے دو شور و فغان ہونے دو واعظو جبہ و دستار کی خیر حوصلے نکلیں گے انشاؤ اللہ ہم موزن کا گلا گھٹیں گے جان جاتی ہر حسد اکو مانو ساقیو صبح کو سنگو دو شراب	دل کی گنجلک تو عیان ہونے دو راز پوشیدہ عیان ہونے دو اب کی مجھ کو خفستان ہونے دو خیر سے اُن کو جوان ہونے دو صبح کو آج اذان ہونے دو وصل تو امی مری جان ہونے دو ہر جو ماہ رمضان ہونے دو
--	--

## غزل ۲۰۹

پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا مجھے دفن کرنا تو جس گڑھی تو یہ اُس سے کنا کا دیری دم غسل سے مرے پیشتر اسے ہمدیون نے یہ پوچھ کر مری نکھ چھکی تھی ایک پل مے دلنے چاہا کہ اٹھکے چل مین نے دل دیا مین نے جان دی مگر آہ تو نے نہ قدر کی	آسے آہ داسن باد نے سر شام ہی سے بچھا دیا وہ جو تیرا عاشق نہ تھا نہ تھا خاک اسکو دبا دیا کسین جاوے اُسکا نہ دل ہل مری لاش پر سے ہٹا دیا دل بقیار نہ او میان ہین چلی لے کے جگا دیا کسی بات کو جو کبھی کہا اُسے چٹکیوں پہ اڑ دیا
--	---

## غزل ۲۱۰

عمر سب ہفت میں کھویا کیے نادان ہے یون تو نہ دیکھے کی ہوتی ہر محبت سب کو ہمتو جاتے ہین صنم ملک عدم دیکھین گے بعد مرنے کے مری قبر پر پتھر رکھنا نزع کے وقت ملاقات نہونے پائی اب کسی گل مین نہیں بوسے محبت باقی حق تعالیٰ سے دعا ہے یہ علی کو ہر کی	دل مین پایا جبے اسکے لیے حیران ہے جب مین جانوں کہ مرے بعد اودھیان رہے کسکو سنو سپین ترا اندر کی نگہ بان ہے کشتہ ابرو سے خمدار کی پہچان رہے دلکے دل ہی مین مرجان سب روان ہے وہ زمانہ نہ رہا اور نہ وہ انسان ہے تندرستی ہے ایمان رہے جان ہے
--	---

## غزل ۲۱۱

مری آنکھوں میں وہی اب تلمک نجد اسید کا خاں ہے  
غم ہر تیرے نے اوصنم کیا کیسا زار و زرار ہے  
نہ پھر نیکے عشق سے تیرے ہم مراد تو تجھ پہ نثار ہے  
چاہو سر کو تن سے کرو قلم نجد انہیں مجھے عار ہے  
کوئی مانے یا کہ نہ مانے ہاں مراد تو اپنے نثار ہے

نیکھے جام انفت یار نے چو بلا دیا کسی بار ہے  
جو صبا کرے تو ادھر گزرتو یہ اُس سے کتنا می خور ہے  
مری جان جانے دیار ہے مگر اتنا کہتے ہیں اوصنم  
ترے ہجر میں جو سے تم نہیں ہکا شکوہ کرینگے ہم  
مجھے غوت حشر خلیل کیا کہ ہر شاہ خادم پیشوا

## غزل ۲۱۲

بگڑا ہے وہ ایسا کہ بنائے نہیں نبستا  
پاس اپنے بلاؤں تو بلائے نہیں نبستا  
یا داس کی بھلاؤں تو بھلائے نہیں نبستا  
آئینہ دکھاؤں تو دکھائے نہیں نبستا  
جی اُس سے چھڑاؤں تو چھڑائے نہیں نبستا  
گر خط میں لکھاؤں تو لکھائے نہیں نبستا  
دل تجھ سے اٹھاؤں تو اٹھائے نہیں نبستا

غم دل کا چھپاؤں تو چھپائے نہیں نبستا  
پاس اس کے میں جاؤں تو کٹھن ہے اگر اُس کو  
دن رات گزرتے ہیں تصور میں اسی کے  
وہ شرم سے منہ سامنے کرتا نہیں میرے  
کتنا ہے جو اک آن بچھڑوں گا میں تجھ کو  
قاصد یہ پیام اُس سے تو کہد عجیب چپکے  
بیکل کوئی کرتا ہے تراب اپنے کو ایسا

## غزل ۲۱۳

لیے جا تا ہے دل میسر لہ لہ کا برہمن والا  
دکھاتا اس کا قامت ہے عجائب عالم والا  
بدن نازک سراپا ناز کیا سا بچے میں ہے ڈھالا  
نہیں اس سانپ کا فسوں غضب ناگ ہر کالا  
جہاں بستے ہوں جا دو گرد ہے ہر ملک بنگالا  
تراب اُس سے نکریاں مجھے کل قتل کر ڈالا

گلے میں ڈال کے ملاپن کے کان میں بالا  
خرام ناز آفت ہے وہ بالا پن قیامت ہے  
پری چہرہ بت طناز خوش اسلوب خوش انداز  
ہوا جو زلف پر منقون وہ سودائی ہے اور مجنون  
نہ پوچھو یار و اسکا گھر کمان رہتا ہے وہ دلبر  
وہ چشم سرمگین پیاری غضب کرتی ہے خونخواری

## غزل ۲۱۳

ترے فرقت زدہ کا ہاے کس حسرت دم ٹوٹا  
 تو کھاتا قہقہہ اپنی نہ غیروں سے ملو گنا پھر  
 ملا آخر رقیبوں سے ہونا خوش حسینوں سے  
 کیا جس طرح سے غارت مرادل اُسے چوٹے  
 نکرنا تھا اسے یار و تراب ایسے کی دلشکینی  
 ہوا مردہ ٹپک کے سر جو بین تیرا قدم چھوٹا  
 کسی سے یوں بھی کرتا ہر کوئی قول قسم چھوٹا  
 نصیب اُسکا کو پھوٹا کہ جس سے وہ صنم چھوٹا  
 نہو گا یوں کسی کا کرنے کوئی بیت الحکم ٹوٹا  
 یہ دل ٹوٹا نہیں ہاتھوں کے جام جم ٹوٹا

## غزل ۲۱۵

نہایت بیوقوفانہ صنم سے دل مرا ٹوٹا  
 لگا وٹ سے بھرا اُس کی ٹیکن دلی نہ جاو لگی  
 ہمارے شیشہ دل کو سنبھل کے ہاتھ میں لچو  
 بہت پیری میں دانائی کا تھا جھکو گھنڈا دل  
 تراب اسکو غنیمت جان جو رسوا ہوا جگ میں  
 نہیں اب کچھ اُمید اس سے کہ بالکل آسرا ٹوٹا  
 نہیں جوڑے سے ملتا ہر جان شیشہ ذرا ٹوٹا  
 نرا کتہ اس میں ہر اتنی نظر سے جب گرا ٹوٹا  
 جنوں میں ہاتھ سے لڑکون کے لمے اب ستر ٹوٹا  
 محبت میں ہوا فانی ترا چون و چرا ٹوٹا

## غزل ۲۱۶

چھپرست بلبل کو اے صیاد ہنگام بہار  
 گل کھلے ہیں کیوں نہو مرغ چین کو بیکلی  
 کیوں مزے میں بلبل و گل کے خلل ڈالے ہر تو  
 لڑکپن سے تاجوانی یوں رہا اس کا حال  
 کس طرح وہ رنگ دبو پر گل کے امل ہر تراب  
 صبر کر چندے گذر جانے دے ایام بہار  
 پھول جاتے تھے خوشی سے سُکے جو نام بہار  
 دور کر صیاد و دام اپنا با ایام بہار  
 جس طرح گل ہو دم آغاز و انجام بہار  
 جو گئے صبح خزان دیکھے گئے مشام بہار

## غزل ۲۱۷

ادھر وہ ظالم و سرکش لیے تلوار بیٹھے ہیں  
 کمر بھراستے سیرے قتل پر بانہی ہر بسم اللہ  
 ادھر ہم سر جھکائے ناتوان بیمار بیٹھے ہیں  
 کہ جی دینے پہ ہم بھی مستعد تیار بیٹھے ہیں



کہ چاروں سمت اسکے طالب دیدار بیٹھے ہیں چمن میں اس لیے پوشیدہ ہم چون خار بیٹھے ہیں کہ کتنے یان برہمن توڑ کے زنا رہ بیٹھے ہیں	کہ دھڑوے وہ متوجہ کدھرا نکھین ملاوے وہ سناہر ہم نے اے بلبیل یہاں آئینا گل وہ گل تراب اس بت سے کدینا بھکے یان قدم بکے
---	--

غزل ۲۱۸

ہوے ہم کامران خون میں نہل کے گئے ٹھوکر سے فیروز کو جلا کے سرشکون نے دیا داغ جدائی عجبت کرتے ہو تکلیف اے سچا بڑھایا عشق خط سے عشق گیسو شب وصل کٹی جاتی ہر یا رب گئے تخت جگر بھی اشک کے ساتھ یہی عشق خط احضر اگر ہو نہ سمجھے تھے کہ مثل شمع محفل میں وہ افسردہ دل تھا بعد مردن لبوں کی یاد میں ہم کو غمش آیا محبت کی سچ لائی بعد مردن الچھتی زلف ہر شائد سے کیا کیا نہ زندہ کر سکے عاشق کا مردہ اکھاں تل نے آکر قبر پر بعد	بہت پھینٹا ہے وہ مقتل میں آ کے ملا یا خاک میں ہم کو جلا کے رکھا تھا ان کو آنکھوں سے لگا کے دوا کے ہیں نہ قابل ہم و عا کے ہوئے ظلمت کے بردہی خضر آ کے مگر اٹھے نہیں پروے حیا کے کسے رکھیں گے چھاتی سے لگا کے کسی دن سو رہیں زہر کھا کے کر نیلے خاک وہ ہم کو جلا کے نہ لایا شمع کوئی بھی جلا کے مرے ہم چشمہ حیوان پہ جا کے وہ روئے تربت عاشق پہ آ کے بگاڑا تم نے اپنے سر چڑھا کے سیا بھی چلے شائد ہلا کے اٹھو سونے بہت آرام پاس کے
--	--

غزل ۲۱۹

سنتا ہر کون کس سے کہوں ماجراے دل	بہتر یہ ہر کسی سے نہ کوئی لگائے دل
----------------------------------	------------------------------------

کیونکر رہیں جو اس جو قابو سے جائے دل باتیں وہ دلفریب ادائیں وہ دلربا بیمبر و عیون و نا آشنا ہوں تم شیریں کا یہ کلام ہر وقت ہر گھڑی	اے کاش موت آئے کسی پر نہ آئے دل ایسے بری جمال پہ کیونکر نہ آئے دل تم سے خدا کرے نہ کوئی بھی لگا لے دل جس کو خدا سرب کرے وہ لگا لے دل
---	---

غزل ۲۲۰

نشان ہو دل میں اپنے ناوک مرگان جہان کا نہ پوچھو ہمد مولا شب تار یک پیران کا جنون کشمش ہم سے عبث ہے تھکنا زندان میں بجائے گل ہر زخم دل بجائے اجر چشم تر مجھے گریہ کی فرصت دے تو اچھوشت دکھا و دین خرابی میں پڑ گیا تو پریشان دل ترا ہوگا جنازہ جلد ہو نچا دو مرا اس بت کے کوچے میں	مراوا ہو سکے کیا چارہ کرے زخم نہان کا دم شمشیر تھا گردن پہ ہر دم خم گریبان کا چھڑا دے قید سے تھک تو رستہ لہن بیابان کا مثال تار بارش تار ہر اک اک گریبان کا جو عالم ہو بیابان کا وہی نقشہ ہو زندان کا ارے ناصح نہ سن قصہ مرے حال پریشان کا کھین جھونکا نہ لگ جائے نسیم بارغ رضوان کا
---	--

غزل ۲۲۱

کوئی بستر مجھے ایسا نظر نہیں آتا رفیق دان کوئی جاتا ہر رحم کھا کے اگر مریض در و محبت کا دل نہ توڑا اپنے مسحیح ہر چہ بلا نامہ نہیں منظور ہوا ہر حال حیا کا یہ پھر میں تیرے	کرتیرے کوچے سے تھامے جگر نہیں آتا تو پھر وہ بھول کے رستہ ادھر نہیں آتا نہیں تو منہ سے نہ کر تو اگر نہیں آتا مرے جنازے پہ وہ جان کر نہیں آتا کہ اب تو دم بھی ہو دو وہ پسر نہیں آتا
---	---

غزل ۲۲۲

لبوں پہ جان ہریان دان سوال جانے کا بھری ہن نان کے سینے میں حسرتیں ایسی	کہاں ہر ہم میں دم اس صدمہ کے اٹھانے کا کہ اب ٹھکانا نہیں دم کے بھی سامنے کا
---	--

<p>خدا کسی کو نہ دے روگ دل لگانے کا اور اُسے بھی یہ خیال اُسکو آزمانے کا کہ جو صلہ نہیں رکھتا جگر جلائے کا قدم قدم ہر تصور شراب خانے کا</p>	<p>بغیر جان لیے آزار غم نہیں جاتا شکاف سینہ مرا چاک دل جگر ٹکڑے رقیب سوزشِ دل کے مزے کو کیا جانے خدا ہی ہو کہ رہے تو بکعبہ جانے تک</p>
<p>غزل ۲۲۳</p>	
<p>آبِ تمشیر سے روزہ دم بسمل کھولا کس نے زخمِ جگر عاشقِ بیدل کھولا کہ نہ چھلتی سے مرا ہاتھ تیرے گل کھولا خوب انصاف پہ دل جو شامل کھولا خطا مرا غیر کے آگے سرِ محفل کھولا</p>	<p>نقشہ کاموں نے شہادت پہ ترے دل کھولا الامان کی درو دیوار سے آتی ہے صدا سینہ کو بی سے تنگ لے تھے یا تنگ اجاب داد بیداد کی چاہی تو کیا اور ستم ہاں سے ہاں سے محبت کہ صفائی کے لیے</p>
<p>غزل ۲۲۴</p>	
<p>جداک اللہ مجھ بھولے ہوئے کو یاد کرتے ہیں کہ مرغانِ چین شورِ مبارک باد کرتے ہیں نہیں معلوم کیا جادو یہ آدم زاد کرتے ہیں وہ سخنِ بلغ کو ہم دشت کو آباد کرتے ہیں وہ مرغانِ چین کو قید سے آزاد کرتے ہیں</p>	<p>منا ہو آپ ذکرِ عاشقِ ناشاد کرتے ہیں عروسِ گل کی جھنڈی آج ہو کیا صحنِ گلشن میں اُتر آتی ہیں پرانِ صاف اُنکے شیشہ دل میں نہیں معشوقِ وعاشقِ اپنے اپنے شغل سے غافل کتر کر نوچ کر پر توڑ کر یا بانڈھ کر فرحت</p>
<p>غزل ۲۲۵</p>	
<p>تھام لوں ضبطِ کرون دل کو بسنھا لوں تو کہوں اے زلیخا سے باز رکھا لوں تو کہوں چاشنی دیکھ لوں کس دیکھ لوں تالوں تو کہوں ہاتھ نہ دھو لوں و نہ کروں نہا لوں تو کہوں</p>	<p>قصہ ہجرتان ہوش میں آؤں تو کہوں ۛ ۛ دیکھے دل دامن جو پوچھے تو کہا یوسف نے زرِ رخسار کے بوسے کی ہو یوں کیا قیمت سلسبیلِ دہن پاک کی پوچھو نہ صفت</p>

میوہ بوسہ غیب کا مزہ لہون تو کون اپنے سر بیٹھے بٹھائے جو بلا لہون تو کون فرحت اغیار کو جب بزم سے ٹالون تو کون	تلخ ہر ترشش ہر شیرین ہر کہ پھیکا ہر کہ تیز سرگذشت غم کیسو سے وہ برہم ہونگے راز دل کی نہ کیسو کہ ہو خبر کا لہون کا
---	---

## غزل ۲۲۶

جو مکین ہر نقش رآب ہر جو مکان ہر شکل جاب ہر جو وہ تن ہر رشک گل چین تو بسینا عطر گلاب ہر یہ ہیں سب ہیں کے مباحثے نہ عذاب ہر نہ ثواب ہر نہ وہ دل رہا نہ وہ جی رہا نہ وہ عمر ہر نہ شباب ہر ہر روان عام کو یہ کاروان جسے دیکھ پائے کباب ہر اسے پتے ہیں اسے کھاتے ہیں یہ شراب ہر وہ کباب ہر رہے مٹھے منہ کو چھپائے وہ جو کہا تو بولے جاب ہر مگر اللہ اللہ یہ ضبط ہر کہ نہ جس کی حد نہ حساب ہر	یہ زمانہ عالم خواب ہر پے تشنہ شل شراب ہر رگ برگ گل ہر رگ بدن رخ صاف غیرت یا سمن نہ پھرے عدم کو جو چل بسے ہر سزا جزا کی خبر کے نہ وہ وقت عیش و خوشی رہا نہ وہ لطف بادہ کشتی رہا ہر مہمہ مروان روان ابشر کے چھپے ہیں سب مان ہر خوشم تر سے بہاتے ہیں جگر اپنا غم سے جلاتے ہیں کبھی آئے آئے نہ آئے وہ اگر آئے بھی تو لجا آئے وہ تھیں طرہ شہری جاب ہر کہ جو یوفاؤں سے رعب ہر
---	--

## غزل ۲۲۷

کہ جوش فصل گل ہر اور عالم ہر جوانی کا ہمیں کیا لطف حاصل ہوگا اپنی زندگانی کا کسی ساعت نہ بھولا شوق ہو کہ شعر خوانی کا اثر ہر تیرے عاشق کے یہ رنگ زعفرانی کا کہ میں کشتہ ہوں قاتل کے لباس زعفرانی کا فرو ہوتا نہیں نشہ شراب ارغوانی کا رہو نگاہ شرمک منوں تری اس مہربانی کا دگر نہ خضر سان کیا لطف عمر جاودانی کا	پلاساقی مجھے ساغر شراب ارغوانی کا نہیں دم بھر کو بھی تشہیر لاتے ہو میان جفا تمھاری بیت ابرو ہو گئی ہر یاد جسدن سے ہنس کرتے ہیں خوبان جہان جو دیکھ کر محب کو نہ کیونکر سر سے پانک زرد ہو جاوے مرالاشہ تری مخمور آنکھوں نے کیا سرمست کیا تجھ کو ذرا اے ماہ وقت نزع تو صورت دکھا جانا میرہوئے وہ معشوق ادا خگر تو راحت ہر
---	---



## اغزل ۲۲۸

<p>لگی ہر آگ دل سوز غمِ فرقت سے جلتا ہے خدا را جلد لے اگر تیرا ہے عیسیٰ دوران ملین ہندی وہ خوش ہو کر ٹھین ہے کیا خبر اسکی وہ دن آئین کہ وہ پہلو میں ہوں اور وصل کی شے ہے نہ ہی غم خواہ تنہائی نہ مونس ہے تیرا ہم ہے خدا شاہ کسی کی اور الفت ہو تو کافر ہو پس مردن بھی ہو کہ ہفت روزہ ہے ایڑی نکمین</p>	<p>خبر دیتا ہے بیتابی کی جو آنسو نکلتا ہے ترے بیمار کا اب کوئی دم میں دم نکلتا ہے کوئی ناشاد حسرت سے کف فہوس ملتا ہے زمانہ ہجر کا کب دیکھے کروٹ بدلتا ہے مگر بان اے خیال یا رتھ سے جی بہلتا ہے ٹھین پر جان جاتی ہے ٹھین پر دم نکلتا ہے ہماری قبر سے مٹھ پھیر کر وہ شوخ چلتا ہے</p>
--	--

## اغزل ۲۲۹

تھارے عاشق کو کیا ہوا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے  
وہ مست مجذوب بنگیا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے  
ہزار کوئی سیانے لائے کوئی پلائے کوئی کھلائے  
جسے کہ آسیب زلف کا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے  
کیا جسے تو نے مجھیرت دکھا کے آئینہ وار صورت  
وہ تیری صورت کو تک رہا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے  
تھاری وہ بات ہے دہن میں ہزار انداز ہر سخن میں  
چمن میں یہ غنچہ کیا بلا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے  
کھلی ہے چہرہ کہ کچھ حقیقت وہ کھول کر دید بول بصیرت  
تماشے قدرست کے دیکھتا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے  
جو درد ہوتا تو غسل مچاتا جو سایہ ہوتا تو سر ہلاتا  
اکی دل کو مرض یہ کیا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

ظفر جسے اُس پری نے اپنا جال دکھلایا حیرت انگیز  
وہ نقش دیوار ہو گیا ہر نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

## غزل ۲۳۰

کسی پر وہ نشین کا ہر شوق لقا کوئی طرح اب ایسی بنا دے مجھے  
کہ اٹھا کے وہ پردہ شرم و حیا زور اپنا جال دکھا دے مجھے  
ترے دیکھنے کے تو ہیں سیکڑوں ڈھب نہیں دیکھتا میں تو ہی ہر سبب  
کہ تجلی حسن کی برق غضب کین ایسا نہ کہ جلا دے مجھے  
مجھے قتل کیا تو یہ اُس نے کہا کہ تو رنج و عذاب سے چھوٹ گیا  
ترے ساتھ یہ میں نے سلوک کیا مرے کشتہ ناز و عافے مجھے  
رہی اتنی بھی طاقت و تاب نہیں کہ زمین سے اب اٹھے یہ خاک نشین  
ترے کوچے کی سمت بلا سے کہیں مرا اگر یہ شوق بہا دے مجھے  
کئی زخم تو کھائے پر آج ملک ملی لذت عشق و محبہ کو فلک  
مرے زخم جگر پہ چھڑک کے نکم مرا عشق و وفا کا چکھائے مجھے  
لگے بات کا سیری ٹھکانا کہان کہ جب ایک سخن میں وہ سحر بیاں  
کبھی عرش برین پہ بنا دے مکان کبھی فرش زمین پہ گرا دے مجھے  
نہو دام علائق جسم اگر کروں گلشن قدس کی سیر **ظفر**  
کوئی ایسا ہو کامل پاک نظر کہ جو قید سے اس کی چھڑا دے مجھے

## غزل ۲۳۱

جسکو دلدار سمجھتے تھے سو دلبر نہ نکلا	چارہ گر ہم جسے سمجھے وہ فسوں گر نکلا
سرمرہ چشم بہ شمع کو سمجھا میں کیس	جس سے تیغ نگہ ناز کا جو ہر نکلا
خاک جو شوق شہادت دین ہوا ہوں قاتل	سبزہ تربت سے مری صورت خنجر نکلا

خونکے یہ دماغین مہرین ہوں گویا قاتل احسرتِ قدیم ترے سینہ گلزار سے آج	تیرا دامن ہی مرے قتل کا محضر بھلا صورتِ آہ رسا سرودِ صنوبر بھلا
---	--

## غزل ۲۳۲

جہان میں ہم نے اگر کیا نہ پایا برائی اپنے دل سے دور کر کے گنشتِ دکنہ دوش و چمن میں خبر لے کون یا رانِ عہد کی رہی مالانِ سدا بلبل چمن میں چھپا یا ہم نے یہ سوزِ بہان کو بہت دیکھے اگرچہ مصر و بانار یہ دنیا واقعی ماتم کدہ ہے	نشانِ لیکن محبت کا نہ پایا بیانِ ہم نے کسے اچھا نہ پایا کہانِ یارِ ب ترا جلو ا نہ پایا کسی زندہ نے وہ رستا نہ پایا مزا کچھ گل کی صحبت کا نہ پایا کسی نے رازِ غم اپنا نہ پایا کوئی یوسف مگر تجھ سا نہ پایا نشانِ یانِ عیش و راحت کا نہ پایا
---	---

## غزل ۲۳۳

کیا تو پناہ دیکھ کر میرا وہ گہرا جانیگا کیا میں تڑپوں خجراںِ قاتل کے تلے یہ تو کرتے ہیں تم پھرانے کو چے میں کوئی بسکہ شوق ویر ہو پھٹ جائیگا سنگِ مزار عاشقِ کاکل کا وحشت سے ٹھنڈا ہو حال اے خدا اس کرتہ و محفل میں اس کے ہاتھ کو	ساٹنے قاتل کے خود مجھے نہ تڑپا جانیگا دیکھ کر مجھ کو تو پتا وہ تو گہرا جانے لگا کیا دل شیدا کو اپنے خاک بہلا جانیگا وہ بہت کافر مری تربت پہ گرا جانیگا لاکھ گودیوں نے نہ خیرِ دن سے جکڑا جانیگا وہ سرِ پائازانِ باتوں سے شرما جانیگا
---	---

## غزل ۲۳۴

اشک سے میرے غبار کوے جانانِ بہگیا دفرِ گردن ڈوبا میری موجِ اشک نے	لے ترا کھل الجوا ہر چشمِ گریبانِ بہگیا غرق ہونے میں عطارِ دہر تو کیوں بہگیا
--	--

کس قدر دینا میں دریاے فنا ہے موج زن باغ حنبت میں جو رو یا ہوں فراق یار سے اے فدا سامان نخت ہے خدا کو نا پسند	دیکھ اے غافل کہاں تخت سلیمان بھگیا غل ہے ارباب جنان کا یہ کہ رضوان بھگیا دیکھ کیونکر لشکر فرعون و ہامان بھگیا
--	---

غزل ۲۳۵

کھو یا ایسا غم دلدار میں ڈھونڈھانہ ملا نغم جو بین دل صد چاک میں میرے اے گل تیغہ ابرو سے قاتل میں جو ہے برائی یوسف اپنا نہیں معلوم کہاں نہان ہے حسن کو خط نے ترے رنگ بنا یا میرا	دل مرا اس جسد زار میں ڈھونڈھانہ ملا غنجہ ایسا کوئی گلزار میں ڈھونڈھانہ ملا کاٹ ایسا کسی تلوار میں ڈھونڈھانہ ملا جس قدر کوچہ و بازار میں ڈھونڈھانہ ملا اب وہ آئینہ جو رنگار میں ڈھونڈھانہ ملا
---	--

غزل ۲۳۶

مسر یا دین آیا تھا دلدار سمجھ کر واقعہ نہیں کوئی مری بیماری دل سے و کھلاتا ہے ہر روز نئے رنگ کا انداز سنبھل گئے عالم ہستی میں صدا فوس واقعہ ہے مرے سوز نہان سے جو وہ کافر تجھیل کسی کام میں اچھی نہیں ہرگز	مارا ہو مجھے تو نے گنہگار سمجھ کر بالین پہ طیب آئے ہیں بیمار سمجھ کر عاشق مجھے اپنا وہ ستمگار سمجھ کر ہم آئے عدم سے تھے جو ہر سمجھ کر کرتا ہے تبسم مرے اشعار سمجھ کر دنیا میں فدا کیجیے ہر کار سمجھ کر
---	---

غزل ۲۳۷

لیکھ اغیار کو آتا ہے اوس سوسو بار ہو کہاں گل کا نشان فضل خزان میں جہاز سیر کو جاتا جو گلشن میں وہ رشک گلزار دل لگا لیا کہ ادھر اب ہے نکلتا دشوار	داغ غم و تیا ہے وہ رشک قمر سوسو بار جا کے لیتی ہے گلستان کی خبر سوسو بار جھکتی تسلیم کو ہر شام شجر سوسو بار جایا کرتا تھا میں ہر روز جدھر سوسو بار
---	---



روزِ زندان میں لیتا ہوں خبر سو سو بار	اگر قدر شوق ہی تیرا مجھے اسے فصل بہار
غزل ۲۳۸	
<p>ہیں دو نورِ شید منور تر سے جانانِ عارض گل ہیں گویا ترے ایڑے شکِ گلستانِ عارض پوچھتے ہیں ترے یا قوتِ رقم خانِ عارض تم نے کھو گھٹ ہیں چھپائے ہیں مرجانِ عارض لالہ و گل کے ہیں گویا دو خیابانِ عارض</p>	<p>ایسے رکھتے تھے نہ روشن مہ کنعانِ عارض سبزہ خطا ہو جو ریحان تو ہو کاکلِ سنبھل دیکھ کر ایڑت کافر یہ خطِ نو آغاز غیر کو بوسہ دو اور رہا ہے ستم یوں مجھے چمن حسن ہو وہ غیرت شمشادِ سرا</p>
غزل ۲۳۹	
<p>ہر روز و شب جو لب پہ مرے ہے دل یار بگر کسی کا کسی پر نہ آئے دل کافر ہو چکر کسی سے جو بندہ لگا لے دل دردِ بتانِ شوخ ہو یارب بلا سے دل ہر خضر اشتیاق مرا رہنما ہے دل</p>	<p>والا ہر کس بلا میں مجھے واسے واسے دل جی جائے جان جائے اہل آئے موت آئے اُس بت کے غم میں اب کی سلامت اگر رہا مجھ کو بلا سے جان یہ دل بیتِ سرا رہا کیونکہ غم کو سے بتانِ مجھ کو ہو قدا</p>
غزل ۳۴۰	
<p>ترے ہر کی تاب نہیں ہو صنم مجھے نالہ و آدِ رسا کی قسم مجھے عادتِ پنج و عنای کی قسم مجھے شیوہِ درد و بکا کی قسم یہ جو آپ کے لب پہ ہو داغ ہوا نہیں مجھ پہ کچھ اسکا ہر راز کھلا لو بتاؤ صنم مجھے ہر خدا تمہیں خالقِ ارض و سما کی قسم میں نے بوسہ جو تم سے کیا ہو طلبِ مرجان یہ سکوت کا کیا ہو سبب مجھے دیکھے خیر جواب ہی اب تمہیں پردہِ شرم و حیا کی قسم صنم آتشِ غم سے کباب ہوں میں کئی روز سے بخور و خواب ہوں میں</p>	

مری بچے خبر کہ خراب ہوں میں تھیں شافع روز جزا کی قسم  
ترے دید کے شوق میں رشک قمر میں نے لی ہر عدم کی جو راہ سفر  
مرے کیجے جنازہ پہ تو بھی گزر تجھے کشتہ ناز و ادا کی قسم  
نہوکل کی خطایہ خفا و پری کرو رات کو پھر یہاں جلوہ گری  
میں نہ چھڑو نگاہ تھیں آج ذری مجھے پاس دلحاظ دو وفا کی قسم

غزل ۲۴۱

اٹھا کر لیچلو میرا بھی بستر کوے جانان میں عجب کیا ہے مرض غم جو رہتے ہیں وہاں نا صح شیم زلف مشکین ہونہ پوچھ اسے ہدم نادان گذر باد صبا کا بھی وہاں وقت سے ہوتا ہے یشب ظلمت ہے اور آنسو میں میرے چشمہ حیاں	شفا پاتا ہے ہر بیمار و مضطر کوے جانان میں مسیحا کا گزر رہتا ہے اکثر کوے جانان میں کہ آتی ہے کہاں سے بوسے غنبر کوے جانان میں غبارِ خاکسار ان پہونچے کیونکر کوے جانان میں بنا ہوں ای فرادین بھی سکندر کوے جانان میں
---	---

غزل ۲۴۲

بہت مشکل ہے اب شفا مجھ کو دو بھکا اے چرخ گالیان تجھ کو چرخ فریاد اک مبت سفاک لیگیاد دل اور اس کے بدلے میں مال و دولت سے کیسا غرض یارب تا تو ان ہوں و یار جانان میں	مرض عشق ہے و نہ اچھ کو اُنسے تو نے کیا جب اچھ کو فوج کر کے چلا گیا مجھ کو دیگیہ عنم وہ دلدرا مجھ کو اُس کے کوچے کا کہ گدا مجھ کو جلد اُڑا لیچل اے صبا مجھ کو
---	---

غزل ۲۴۳

کیا بڑا عشق کا آزار لگا ہے مجھ کو اکام کچھ آب و خورش سے نہ رہا ہے مجھ کو	کچھ موثر نہ دعا اور نہ دوا ہے مجھ کو ناشتہ خون جگر کا جو سدا ہے مجھ کو
---	---

مونس جان خیزین بچ و عنا ہر مجھ کو تلخ کامی مین جو شکر کا مزا ہر مجھ کو بارے کچھ درو پ غم سے شفا ہر مجھ کو بہر در مشکل دارین کھلا ہر مجھ کو	مشغلہ حب زین جو آہ و بکا ہر مجھ کو کس سے بوسہ لب شیرین کا ملا ہر مجھ کو آج جو شربت دیدار ملا ہے مجھ کو نظر افضال خدا پر چو قدا ہے مجھ کو
---	---

## غزل ۲۲۴

تو جلیلی ہو تو مجنون بھی بنا دے مجھ کو آتش ہجرت بان کا ش جلا دے مجھ کو بیوفائی سے نہ اے شوخ دغا دے مجھ کو بھینجا خط بھی ہو وہ شوخ تو سنا دے مجھ کو بت میکش کبھی اک جام پلا دے مجھ کو غزلین دو چار تو آج اپنی سنا دے مجھ کو	اے پری حسن دل افروز دکھا دے مجھ کو تاب دوری نہیں صلامرے دل کو یارب عمر کاٹی ہو ترے بچ و محبت میں مدام سادہ رویوں کی نہ سادی ہو کوئی ناز سے بات بوسہ زلف جو لے لون میں سیہ سستی میں ایک مدت سے فدا ہوں ترا مشتاق کلام
---	---

## غزل ۲۲۵

ہو کیا میں فوج او قاتل تری تلوار سے کام رکھتا ہوں تبون کے سایہ دیوار سے مر گیا ہوں میں کسی کے جلوہ دیدار سے مجھ کو ہوتا ہو جنون پیدا گل و گلزار سے ہو عبث پر ہیز کرنا صحبت و لدار سے	زخم کھایا ہو جگر پر ابرو سے خمدار سے سایہ طوبی کی خواہش ہو نہ حوروں سے غرض قبر پر کوندا کر لگی میری بجلی رات و دن ہجر میں اس سر و قاست کے نہ دو تکلیف سیر پاک ہو نیت جو تیری اے فدا کچھ غم نہیں
--	---

## غزل ۲۲۶

جہان کو ہم سہا سر جلوہ و لدار کہتے ہیں جہان تو جلوہ گر ہووے اُسے گلزار کہتے ہیں سجن جو جی کو لیجاوے اُسے گفتار کہتے ہیں	جسے تم غیر سمجھ ہو اُسے ہم یار کہتے ہیں نہو جس گل میں تیری بو اُسے ہم خار کہتے ہیں اداجس چال میں نکلے اُسے رفتار کہتے ہیں
---	---

سردار آئے جبکہ ستر اُسے سردار کہتے ہیں عبث آنکھوں کو تیری نگر میں بیمار کہتے ہیں کیا نذر نیاز اُنکے جو یہ اشعار کہتے ہیں	سند منصور ہی سے یہ ملی راہ محبت میں نگاہ مست تیری کس قدر خونریز عالم ہے نہیں ہوا پناشیوہ شاعری کا فرد پر پہننے
--	--

غزل ۲۴۷

جوانی جس کسی کی ہو بھلی معلوم ہوتی ہو پھچکتی حسن سے گل کی کلی معلوم ہوتی ہو یہ سقف کمنہ گردون جلی معلوم ہوتی ہو بڑی بھی ہر ادا اُس کی بھلی معلوم ہوتی ہو عبارت بھی خفی لکھی حبلی معلوم ہوتی ہو گلوں میں رہ کے نازوں کی پالی معلوم ہوتی ہو کسی پر تیغ قاتل کی چلی معلوم ہوتی ہو رہائی اس سے شکل یا علی معلوم ہوتی ہو	پری ہر شکل گوری سا فولی معلوم ہوتی ہو نمو ہوا اُنکے پستان کا بہار آئی ہو جو بن پر شب فرقت فلک پر مین ستارے یا کہ انگارے طبیعت کا عجب ہے ڈھنگ ہو عشق کیسا ہی خطا نکا دیدہ دل سے محبت میں جو پڑھتا ہوں کسا صیا دے انداز دیکھا جب کہ بلبل کا نہیں بیو جب لب پر خون کی لالی لگائی ہے لطافت ہند میں ہو مبتلا اگر خبر لیجے
--	---

غزل ۲۴۸

جدا کی گے صدمے اٹھائے ہوئے ہیں جگر پر کڑی چوٹ کھائے ہوئے ہیں خدا سے بس اب لو لگائے ہوئے ہیں ترے گھر میں دھان آئے ہوئے ہیں یہ سب خون میں کیوں نہائی ہوئے ہیں دل غم زدہ کے ستارے ہوئے ہیں ڈو پیٹ سے منہ کو چھپائے ہوئے ہیں علی بہر ادا آئے ہوئے ہیں	نہ چھڑو ہمیں دل دکھائے ہوئے ہیں ہوا شک آنکھ میں ڈب ڈوبائے ہوئے ہیں توں نے جلایا ہمیں شمع صورت نہ دے اس قدر قبر تکلیف ہم کو شہیدوں کے لاشوں پہ بولا یہ قاتل گلہ نجبت کا کچھ نہ شکوہ فلک سے حیا و صل میں بھی نہیں جاتی اُن کی جو آجائے مشکل تو گہرا نہ رنگین
--	---



غزل ۲۴۹

چاشنی گرم فرقت نے چکھائی آپ کی  
جان لیگی ایک دن یہ کج ادائی آپ کی  
دیتے ہیں در پرکھڑے عاشق وہائی آپ کی  
چاند سی صورت جو نظرون میں سمائی آپ کی  
وہ طبیعت ہنسنے پھر اک دن نہ پائی آپ کی  
واہ واد صاحب حس کیا رنگ لائی آپ کی  
نقد دل تو دے چکے ہیں رونمائی آپ کی  
بعیت رازی بڑھ گئی جب یاد آئی آپ کی  
سخت مشکل اب ہر عالم سے صفائی آپ کی

سم ہوئی حق میں ہمارے آشنائی آپ کی  
بے سبب اچھی نہیں جان رکھائی آپ کی  
حال پرسی چاہیے ہر اے شہر خوبان ضرور  
آنکھ بھر کر بھی کبھی ہم نے نہ دیکھا ہو کو  
ہو گئی اختیار کی جب سے رسائی بزم میں  
جب ملی ہندی ہوے دو چار خون عشاق کے  
بعد مدت کے قدم رنجہ کیا کیا نذر دین  
شب تڑپتے بوٹے سرد ہفتے گزری ہو گئے  
پھر گئے غیروں کی خاطر آپ اپنے قیل سے

غزل ۲۵۰

شرم و نیا خوف عقیقی ہر نہ دھیان اسد کا  
سچ جو پوچھو یہ پتا ہر اُسکے گھر کی راہ کا  
گنبد گردون نے سیکھا ہر چسپن رو باہ کا  
شور ہر چارون طرف گلشن میں بسم اللہ کا  
سچ تو یون ہر ہو یقین کسکے تئیں افواہ کا  
روے دلبر ماہ ہر گیسو ہے ہا لاماہ کا  
تجھ میں عالم کربا کا مجھ میں نقشہ کاہ کا  
آج تک کھلتا نہیں احوال اسکی تھاہ کا  
کیا اثر جاتا رہا المیہ سیری آہ کا  
واہ کیا آسان ہر کرنا کسی سے چاہ کا

جب سے میں بندہ ہوا ہوں اُس بت دلخواہ کا  
کوئی چپ ہو کھینچتا ہو کوئی لغزہ آہ کا  
حیلہ سازی کر کے مارے کیت کیسے شیراز  
کس گل خوبی کے آنے کی خبر ہر اے صبا  
یار کو دیکھا ہو اور یوسف کو سنتے ہیں فقط  
دونوں عارض ہیں ہتارے کمکشان وہ مانگ ہو  
عشق تیرا کیوں نہ کھینچے تیری جانب کو مجھے  
غرق بحر عشق میں لاکھوں ہوے ہیں آشنا  
روز ترساتا ہو وہ قاتل مجھے ہر بات میں  
آزمائش کے لیے کہتا ہو یہ ہے وہ شورش

گردِ بتخانے کے پھرنے سے ملا کیا فائدہ | کیجئے چکر طوافِ ادب جوشِ بیت اللہ کا

## غزل ۲۵۱

کس کو وحشی کسے رسوا نہ کیا چشمِ سرشار سے اُس کی تو نے خاکِ دعوے تھا سیجالی کا نقدِ اک بوسے پہ تھی اُس کی خرید تمہیں کین مجھ پہ جفا میں لاکھوں بجلی کب ہنسنے سے تیرے نہ گری ہو گیا مائل رخِ صمسم کیون نہ کیا اُسے کینے جس نے کھینچ لائی اُسے میرے گھر تک دل کے لیتے میں کیا تم نے سوچ	حضرت عشق نے کیا کیا نہ کیا سامنا زگرشِ شہلا نہ کیا گشتہ ناز کو زندا نہ کیا تو نے دل کا مرے سودا نہ کیا میں نے پرایک کا شکوہ نہ کیا فتنہ کب چال سے برپا نہ کیا بجدا دل نے کچھ اچھا نہ کیا اپنا ثانی کوئی پیدا نہ کیا کام اس آہ نے اتنا نہ کیا جوش نے اپنا پرایا نہ کیا
---	--

## غزل ۲۵۲

تمکلف نہیں ہم سے زیا تھا را لیا دل تو لو جان بھی کیوں ہے پھر یہ تصویرِ چہرہ اتر کیوں گیا ہی نہ تیرا آہ کا دستِ قدرت میں اپنے چلے ہمتو حسرت ہی لیس کر قید ہو رقیبوں سے لڑنے کا قصہ نہ پوچھو میں اپنے ہی جذبے کا قائل تھا لیکن مجھے اور سے کیا میں عاشق ہوں پایے	تھا را ہمسارا ہمارا تھا را تمنا ہماری تقاضا تھا را کھینچے کس سے ہو کیا ہی نقشا تھا را نہ شمشیرِ پروتہ قبضہ تھا را مبارک رہے تم کو پیارا تھا را فضیحت ہماری تماشا تھا را غضب ہو مریجان غصہ تھا را تھا را تھا را تھا را تھا را
---	---

خفا ہوتے کیوں ہو رینگنا نہ پیاسے نیم اس چن مین گل تر کی صورت	نہ جذب بہ ہمارا نہ جلو اتھا را پچھے کپڑے رکھتے ہیں پردا اتھا را
---	--

## غزل ۲۵۳

عجب کچھ لطف سے صدمے دل نادان اٹھاتا ہے کبھی تو غن روتا ہے یہ دل گہ مسکراتا ہے سمجھنا تو نہ اسے نادان کہ یہ باتیں بناتا ہے مرے نالوں سے نالان ہو ملک فریاد کرتے ہیں خونالپست پایا دل تو میدان محبت میں کلام تلخ کرنے سے تجھے کیا فائدہ ظالم اگر پوچھے وہ میرا حال تو قاصد یہ کہہ دینا نہیں ممکن ہے بے محنت کسی کو اپنا کر رکھنا اگر کہتا ہوں اس سے دیکھ مر جاؤنگا کچھ کھا کر	سزا اپنے کیے کی آپ یہ جس وقت پاتا ہے کبھی صحرا میں جا کر خاک یہ سر پر اڑاتا ہے بہار آنے دے پھر دل دیکھنا کیا رنگ لاتا ہے کہ اسے کنجنت کیوں عرش برین ہر دم ہلاتا ہے کہ تجھ کو بعد مدت آج قاتل آزمساتا ہے مثال آبلہ خود دل ہی کیوں اُسکو دکھاتا ہے جگر میں درد ہے اور ضعف سے دل سنساتا ہے بہت مشکل سے دل پیاسے کسکا ہاتھ آتا ہے تو کہتا ہے بلا سے کس کو مرنے پر ڈراتا ہے
---	--

## غزل ۳۵۲

دل مرا تیرے ستم کا نشانہ ہو گیا ہو گیا لاغر جو اک لیلی ادا کے عشق میں خاکساری نے دکھایا بعد مردن یہ عروج خواب غفلت سے ذرا دیکھ تو کب چوٹے ہیں ہم فصل گل میں بھی رہائی کی نہ کچھ صورت ہوئی بعد مردن کون آتا ہے خبر کو اسے رسا	اقت جان میرے حق میں دل لگانہ ہو گیا مثل مجنون حال میرا بھی فسانہ ہو گیا آسمان تربت پہ میری شامیانہ ہو گیا قافلہ ملک عدم کو جب روانہ ہو گیا قید میں صیاد مجھ کو اک زمانہ ہو گیا ختم بس کنج لحد تک دوستانہ ہو گیا
---	--

## غزل ۲۵۵

ہماری آہ کی تاثیر دیکھو	ہلی وہ عرش کی زنجیر دیکھو
-------------------------	---------------------------

<p>جہرہ وہ ہر اسی جانب کو اپنا          دیا داغ جگر ہر جس نے ہم کو          نہیں دامن میں اس کے سرخ منجاب          اُداسی چھا رہی ہے بے کسی ہے          جو خط جاتا ہو پڑھ سکتا نہیں وہ          پھر آیا یا میرے در سے جا کر          گلے میں طوق دھڑے پایہ زنجیر          وہ بن بن کے بگڑ جاتے ہیں سلطان</p>	<p>کھینچا جاتا ہو دل تاشیر دیکھو          یہی ہر وہ بت بے پیر دیکھو          ہمارا خون ہے وہ ہنگیر دیکھو          مزار عاشق و گلیں دیکھو          مری تقدیر کی تحریر دیکھو          مری اُلٹی ہوئی تفتیر دیکھو          اسیر عشق کی تو قیسر دیکھو          مری بگڑی ہوئی تقدیر دیکھو</p>
--	--

## غزل ۲۵۶

وہ میرے پہلو سے گھر سوارے ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہر  
 قیامت آئی ہو یا الٰہی یہ آج کیسی سحر ہوئی ہر  
 مریض الفت کی روح تن سے روانہ کھلے پہر ہوئی ہر  
 تمام آفاق میں ہر چرچا تھمیں کچھ اس کی خبر ہوئی ہر  
 تجھے ہر معلوم خاک زاہد کہ عاشقی میں ہر کیسی لذت  
 یہ پوچھ مجھ سے کہ عمر میری اسی میں ساری بسر ہوئی ہر  
 خدا نے ایسا جمال روشن کیا ہر اس مہر کو عنایت  
 جو روئے تابان سے زلف اٹھی تو شام کو بھی سحر ہوئی ہر  
 کبھی جو در تک میں اُنکے پہونچا تو جھک دو رہاں نے دی تیسکین  
 بلاتین گے وہ ضرور تم کو ذرا سا ٹھہر و خمبر ہوئی ہر  
 نصیب دیکھو کہ ایک دن بھی مزاج اُنکا نہ ہم سے بدلا  
 اگرچہ سو بار سے زیادہ ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہر



گذر گئی جب شب جوانی تو کیا رہا لطف شعر خوانی  
زبان کر بند اپنی صفہ رخسار شمع سحر ہوئی ہر

غزل ۲۵۷

لیے پھرتا ہوں مجھ کو جا بجا دل ملا یا خاک میں کیوں اس کو تو نے ہزاروں حسرتوں کا خون ہو گا اٹھاتا کیوں بتوں کے نازِ جیا اودا نازِ جاناں کی دھماکی ملا روز ازل عالم کو سب کچھ ہمارا بھی کبھی تو آشنا تھا گلی سے اُنکے گھر تک آتے آتے خوشی ہو غم ہو کچھ ہو ہم نے صفا	مرا بچپن میرا چلبلا دل بہت نازوں کا پالا تھا مراد دل ارے ظالم نہ مٹی میں ملا دل اگر ہوتا مرے بس میں مراد دل گیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل ہمیں آفت رسیدہ اک ملا دل ارے او بیروت بیوف دل مچل کر سو جگہ رہ رہ گیا دل بس اب تو اک صنم کو دے دیا دل
---	--

غزل ۲۵۸

ہزار صدے سہا کر نیگے کبھی نہ آہ و بکا کر نیگے چین میں بلبل چمک رہے ہیں شگوندہ گل ہرک ہرین جو جمع ہوتے ہیں اہل نہ رہتے مجھ کو حسرت کتنے ہیں سب سبت سی کی چنے سیر عالم بس اب ارادہ ہو یہ صمم آسے ہو کیا خوفِ روزِ محشر کہ جسکے صفہ علی ہو لیا	وہ لاکھ ہم پر حفا کر نیگے ہم اسکے بدلے وفا کر نیگے سرور میں ہم بہک رہے ہیں نہ ہاتھ خم سے جدا کر نیگے جو یہ نہو گا تو رہ نہ شرب ہی کا چرچا کیا کر نیگے گلی میں اس بہت کی بیٹھیکہ ہم ہمیشہ یاد خدا کر نیگے یہاں بھی حامی رہے برابر وہاں بھی جنت عطا کر نیگے
---	---

غزل ۲۵۹

کوئی گڑھی نہ وصل کی آئی تمام رات اٹھ کر جو آپ پہلو سے میرے چلے گئے	باتوں میں اس پر ہی نے گنوائی تمام رات پہلو میں دل نے دھوم مچائی تمام رات
---	---

پیر و ن پڑے بلایین لین اور نیتین بھی لین خوف اُنکو تھا کہ نیند میں بوسہ نہ لین کہیں پالا پڑا ہے مجھ کو عجب بد مزاج سے مولنس پھر آج پھر کی شب کا ٹنی پڑی	سر کی نہ ان کے منہ سے دُلانی تمام رات کالون پہ دھر کے سوئے کلائی تمام رات جھگڑے تمام دن میں لڑائی تمام رات نیند ایسی سو گئی کہ نہ آئی تمام رات
--	---

غزل ۲۶۰

عشق بتان کروں کہ میں یا خدا کروں تجربہ میں اے سچ بھلا جی کے کیا کروں لبائے آسمان و زمین تپتی صبیحہ کی لاکھ جستجو نہوا وصل پر نصیب گلشن میں جا کے اور بھی وحشت ہوئی نصیب	دو دن کی زندگی میں بتاؤ میں کیا کروں آجائے موت اگر تو میں شکر خدا کروں مجھ کو قسم خدا کی نہ تجھ کو جہا کروں تقدیر میں لکھا نہیں تدبیر کیا کروں اب قصد ہے کہ سیریا بان کیا کروں
---	--

غزل ۲۶۱

پھر آئی فصل گل پھر زخم دل رہ رہ کے پکتے ہیں کوئی جا کر کہو یہ آخری پیغام اُس بت سے نہ بوسہ لینے دیتے ہیں نہ لگتے ہیں گلے میرے وہ غیر دن کو ادا سے قتل جب سفاک کرتا ہو رتسا کی ہو تلاش یا زمین یہ وحشت پیمانی	مرے داغ جگر پھر صورت لالہ لبتے ہیں ارے آجا ابھی دم من میں باقی ہے کتنے ہیں ابھی کم عمر ہیں ہر بات پر مجھ سے جھپکتے ہیں تو اُس کی تیغ کو ہم آہ کس حسرت سے نکلتے ہیں کوشل شبیہ میرے پاؤں کے چھائے جھلکتے ہیں
--	--

غزل ۲۶۲

قیامت ہو کسی کو پیار کرنا اس زمانے میں یہی عالم رہے بس موسم گل کا زمانہ میں بنائے دیر و کعبہ کا سبب کیا جائے کیا ہو قدم رکھ دیکھ کر بھر محبت میں ذرا دل	قضا کا سامنا رکھا ہوا ہو دل لگانے میں رہیں آباد بلبل اپنے اپنے آشیانے میں نہیں ہو دخل بندوں کو خدا کے کارخانے میں خطر ہو دُوب جانے کا بھی دریا کے منانے میں
--	--

صبحا جی چاہتا ہو بس گریبان چاک کرنے کو  
کبھی راحت نہیں پائی فلک کے شامیانین

غزل ۲۶۳

تری صورت بت کا فرخدا نے وہ بنائی ہے  
جنون کا جوش ہوا یگلبدن تجھے جدائی ہے  
ہوا سے زلفِ عنبرِ فام پھر سر میں سمائی ہے  
کسی دن پان کھانے میں نہیں اٹکو جو آئی ہے  
ہوا منظر چھپتا راج کرنا کشورِ دل کا  
ترے کوچے سے جیتے جی نہ اٹھو نگاہ جاؤنگا  
ہماری قبر پر رو رو کے فرماتے ہیں حسرت سے  
اب کچھ کرو سوال بوسہ کا کل یہ یوں بولے  
وہ عیسیٰ دم جو آجاتا تو جی اٹھتا یہ پھر مردہ  
کوئی کہتا ہے مجنون اور کوئی کہتا ہے دیوانہ  
نہ کر لند اس داغِ جنون کو راگنِ آنکھ کر

غزل ۲۶۴

بدر کو رشک سے ہلا کیا  
چہرہ سے عاشقِ جمال کیا  
عشق گیسو نے تیرے آہ نہ گئے  
بارغِ عالم میں ہوں وہ برگِ حنا  
کس ادا سے وہ بولے جاؤ بھی  
عکس پڑتا نہیں ہو آئینہ میں  
سرِ نراندہ ہیں خفیف میں ہوں  
ماہر نے مرے کمال کیا  
قد دکھا کے مجھے نہال کیا  
ہر گنگارِ بالِ بال کیا  
جس کے ہاتھ آیا پانمال کیا  
میں نے اُن سے جو عرضِ حال کیا  
تم کو اللہ نے بیشمال کیا  
کس نے شب کا بیانِ حال کیا

شب وصل آنکے خون سے ہم نے باغ عالم میں سبز رنگوں نے صدقے ہو جاؤں ایسی فرقت کے ایک دن راہ میں ملے تنہا ق	اپنا ہی مرغ دل حلال کیا صورت سبزہ پائمال کیا ہجر ہی میں مرا وصال کیا بوسہ مانگا تو رسوا کیا چار بوسوں پہ انفصال کیا دل میں گراور کچھ خیال کیا
---	--

## غزل ۲۶۵

سودا ہوا ہے چہرہ مژہ چشم یار کا اُڑ کر چھو اے عارض پر نور یار کا اک پل کی نہیں ہوتے شوق دین رکھتا ہوں زیر تیغ کلا شوق فوج میں نشہ نہ اُس کے زہر کا اُتر گیا تا بحشر مچھو کیا نفس سے نہ صیاد نے رہا یوسف تبوں کے عشق میں بھولے خدا کی یا	تلوون کو اشتیاق ہے پھر نوک خار کا دیکھو تو جو صلہ ذرا مشت غبار کا آنکھوں میں گھر بنا ہے ترے انتظار کا ہر عشق جب سے ابرو سے خمدار یار کا مارا ہوا ہوں افغی گیسوے یار کا + افسوس ہے گزر گیا موسم بہار کا کچھ تم کو ڈر رہا نہیں روز شمار کا
---	--

## غزل ۲۶۶

یہ سمجھے جیتے جی ہم خلد کی تعمیر میں آئے عدم سے شوق وصل اس سیم تن کا دہر میں لایا تھکا دی زلف کے سونے میں آوارہ پھرے برسوں لب مغز بیان سے اپنے گہر تم لفظ قم کدو غنی وہ ہو گئے رنگ طلائی دیکھ کر تیرا چھٹی عارض کی الفت یار نے جب سر و مہری کی	اٹھا کر گوشین جب کو چہ بے پیر میں آئے ہوس میں زری کی ہم ذنوا ہش اکسیر میں آئے بہت کڑیاں اٹھا کر خانہ تجھ میں آئے تعجب کیا اگر جان سپر تصویر میں آئے گدا جو پاس تیرے خواہش اکسیر میں آئے حلب کو چھوڑ کر ہم خطہ کشمیر میں آئے
---	--



<p>دکھا وہ دن بھی یارب جو کہیں سب دیکھ کر مجھ کو</p>	<p>کہ لو یوسف رواق حضرت شبیر میں آئے</p>
<p>غزل ۲۶۷</p>	
<p>یا تو آباد ہو یا کاش یہ ویران ہو جائے تیری صورت کو جو دیکھے تو سلمان ہو جائے گر پڑے مور پہ واسد سلمان ہو جائے کوئی کافر بنے اور کوئی مسلمان ہو جائے رنج سب دور ہوں اور عیش کا سلمان ہو جائے</p>	<p>اک طرف عشق میں یارب دل نادان ہو جائے میں تو کیا ہوں کہ بہن بھی کبھی دھوکے سے کیسا کیسی اور اکسیر کہاں تیری نگاہ بر ملا زلف کو چہرے پہ جو ڈالے وہ شوخ عرض یہ ہر شہہ خادم سے خلیل احمد کی</p>
<p>غزل ۲۶۸</p>	
<p>مجھے یہ نام لگتا ہے پیارا یا رسول اللہ کروں سب کام دنیا سے کنارا یا رسول اللہ مجھے اُسدن تھا راہی سہارا یا رسول اللہ کہ دیکھوں جبکہ میں روضہ تھا را یا رسول اللہ تو حائل ہو بھی مطلب ہمارا یا رسول اللہ مٹے برکت تھاری سے اندھیرا یا رسول اللہ</p>	<p>جیون میں نام لے لے کے تھا را یا رسول اللہ یہی ہو آرزو دل میں پڑھوں تجھ نام کی تسبیح نہیں ہو دوسرا کوئی قیامت میں شفع میرا مرینہ میں جو پوچھا دے خدا مجھ کو تو بہتر ہو ترے کوچے مبارک کو جو پلکوں سے بہا رہا ہم اندھیری گور میں رکھ کر اکیلا چھوڑ سب جاوین</p>
<p>غزل ۲۶۹</p>	
<p>دلِ عشاق ہر ہر گام پر پاؤں سے ملتے ہیں ہزاروں عاشق شیدا کھنڈ افسوس ملتے ہیں اکی دیکھے کس دن مرے ارمان نکلتے ہیں عوض میں فاتحہ کے قبر کو ٹھکرا کے چلتے ہیں ہماری آہِ آتش بار سے خسگر نکلتے ہیں نہیں بوجہ اپنی آنکھ سے افسوس نکلتے ہیں</p>	<p>حسینان جہان جب سیر کو گھر سے نکلتے ہیں حنا ملتا ہے تو ہاتھوں میں او ظالم خدا سے ڈر سو گئے غریبان ایک دن آیا نہ وہ قاتل عجب قسمت ہماری ہے کہ بعد از مرگ بھی یہ بت نہیں معلوم کیس شعلہ رو کے سوزِ فرقت میں کسی محبوب کے جوشِ محبت کا تقاضا ہے</p>

تن نازک مین نور انیل پڑ جاتے ہیں بھولان سے ارے اویو فاقہ کچھ بھی نہجے بردانین اسکی شفیع عاصیان اپنا شفیع روز محشر ہی	جو آہستہ بھی فرش گل پہ وہ کروٹ بدلتے ہیں جدائی مین تری عاشق مثال شمع جلتے ہیں نثار احمد ہو گیا غم گر عدو حسرت سے جلتے ہیں
--	---

غزلیات تمام شد

## اشعار متفرق

لکھا کلک عقیدت سے جو مطلع نعمت احمد کا جس نے دیکھی ہو ترے رخسار روشن کی بہار لایا نصیب کھینچ کے سیداد کی طرف آب شمشیر سے مخروم نہ رکھا اے قاتل دل لے کے ہمارا کہین برباد کرو گے نرگس نے آنکھ پھیر لی بلبل جدا پھری ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے مین طاقت نہ صبر کی ہو نہ دل اختیار مین بہم دروہالم رقت مین ہیں میری کہانی سے دہن کے کشتوں کو زندہ کیا جان بخشی لب نے جگر کا سوز گریہ سے بڑھایا ماجر کیا ہے شکایت کے عوض ہم شکر کرتے ہیں صنم تیرے پونجی برون سینہ سلاک کر جگر مین آگ اسے نجیبہ گر معاف یہ حسان کر نہیں گزرے جو سارے وہ سلمان مصیبت یار ہیں	سردیوان مرے طفران بنا ٹھہر بنوت کا کب خوش آتی ہو اے اے دوست گلشن کی بہا دن بھر بھرا پھرا آیا تو جلا د کی طرف سوکھے جاتے ہیں لب زخم مرے تر ہو کر لودل تھیں ہم دیتے ہیں کیا یاد کرو گے چلیے بس اس چمن سے کہ یان کی ہوا پھری ترپے ہو مرغ قبلہ نما اشیائے مین یار ب کوئی بشر نہ پڑے انتشار مین ترقی جس طرح ماتم کو ہو دے نوحہ خوانی سے حد ملک عدم ملحق ہو ملک جادوانی سے جہان مین آگ کو بجھتے ہوئے دیکھا ہو پانی سے مزا دینے لگے کچھ ستے ستے اب ستم تیرے اے اشک دیدہ دوڑ لگی بال و پر مین آگ چھپ جائیں منہ دکھا کے وہ زخم جگر نہیں ہم ابھی کچھ نفس سے مرغ نوا زاد ہیں
--	---

بیتابی فراق سے عالم بدل نہ جائے  
 عجب عالم ہوا اس گل پیر بہن کی یاد میں دلکا  
 آئینہ بنکر رہوں ہر وقت پیش روئے دوست  
 سیرِ حُسنِ خوب جب رضوان مجھے دکھلا چکا  
 جا ہے قطرہ خون جگر شمشیرِ شمن پر  
 عزت دیوانگی بخشی مجھے تفتدیر نے  
 نفس بردوش صیادِ جفا طینت کا پھیرا ہے  
 غور سے سمجھ تو مشکل ہے نباہ  
 نگہ عاشقِ مشاق پہنچ جاتی ہے  
 مر گیا عاشقِ تھکرا ہو گیا قصہ تمام  
 خون جگر پیا نہو جس نے وہ موی پئے  
 نئے ڈھب کا کچھ پوش و سودا ہوا ہے  
 کسی صورت تو دل کو شا و کرنا  
 دل میں رہتا ہے دنیا سے دل غ سے روشن چراغ  
 لب بام آ کے گر بیٹھو تماشا تم کو دکھلائیں  
 روح پرواز ہوئی کام نہ آئی تجھ سے  
 حجابِ ابر مانع ہو گزر کیونکہ ہو گلشن تک  
 زلف نے تیری کیا بے سرو سامان مچھو  
 قاصد تو کیوں پا کے مرے یا رکازِ مزاج  
 پریشان زلف آنکھیں میخِ منہ زرد  
 تھیں کیونکہ اگرچہ غلبہ الفت کی شدت ہے

نالہ فراز عرش سے آگے نکل نہ جائے  
 کہ نالہ منہ سے نکلا زمرِ مدبکرِ عنادِ دل کا  
 وہ مجھے دیکھا کرے دیکھا کروین سو سے دوست  
 بے تامل منہ سے نکلا ہاے لطف کہے دوست  
 تماشا ہی نگل پھولانیا دیوارِ آہن پر  
 طوق نے کی بندگی چوئے قدم زنجیر نے  
 مقامِ گلشنِ ایجاد دم بھر کا بسیرا ہے  
 دوستی کرنا بہت آسان ہے  
 لاکھ گھونگھٹ کو کرے کوئی حصارِ عارض  
 کوئی دم میں جائیگا لاشہ اوھر سے دیکھنا  
 کھائے وہی کباب کہ جو دل جلا نہوا  
 خدا جانے اب کی مجھے کیا ہوا ہے  
 جہنم دشمن سمجھ کر یاد کرنا ہے  
 گھر ہے عاشق کا بیان جلتا ہے بے روغن چراغ  
 کند آسا چڑھیں تازنگہ پرنا تو ان ہو کر  
 نہڑ کا قید بھی ہو کر ترا دیوانہ عشق  
 وہ شبنم ہون پہنچ سکتا نہیں پھولوں کے دہن تک  
 آپ سا کر دیا کافر نے پریشان مجھ کو  
 پوچھا ہے اس غریب نے سرکار کا مزاج  
 کمان تھے رات اس پیاری ادا سے  
 اٹھیں ہو خوف رسوائی ہمیں غیر وکی ہر وقت ہے

اُس زلف سیہ فام کو چھڑا نہیں کرتے  
 نہ نامہ ہر نہ قاصد ہر نہ پیغام زبانی ہے  
 آپ کے نامہ کو آنکھوں سے لگا یا ہم نے  
 بہت روزوں کے چھچھے آج آیا آپ کا نامہ  
 آنکھیں نہ لڑا یا کرو و صبر بار کسی سے  
 تھاری زلف نہ ٹھہری کوئی بلا ٹھہری  
 قاصد جو رہ دیتا ہوں میں جھکو جان تلک  
 آیا جو نامہ تیرا بہت انتظار میں  
 کچھ ایسا نہ تو اب دل ہوا ہے  
 اسے دل تو عبث نالہ و فریاد کرے ہی  
 خال شکیں بھی ہی اور زلف سیہ فام بھی ہی  
 ستارے جب تلک چاہے زمانہ آسمان ہو کر  
 چلا ہی اور دل راحت طلب کیا شادمان ہو کر  
 ہم میں اور سایہ ترے کوچے کی دیواروں کا  
 نمک جب تک کہ زخموں پر نہ چھڑکے کوئی کیا جانے  
 اسے بلبلان شعلہ دم اک نالہ اور بھی \*  
 لب بند ہوں تو روزن سینہ کو کیا کروں  
 نہ آیا خط کوئی پرزہ ہی آتا کاش جانان کا  
 کعبہ میں رہیں یا کہ رہیں دیر میں جا کر  
 چراغ جلتا ہی لیکن بہ شام جلتا ہی  
 قاصد شتاب جا کے خبر لا تو یا ر کی

ناوان بہت سانپ سے کھیلانہیں کرتے  
 یکا یک دل کا لگ جانا یہ آفت ناگمانی ہی  
 مرض ہجر کا تعویذ بنا یا ہم نے  
 لفافہ پڑھ کے آنکھوں سے لگا یا آپ کا نامہ  
 اس بات میں چل جائیگی تلوار کسی سے  
 ہجاری جان گئی اُس کی اک ادا ٹھہری  
 پہونچا دے میرے نامہ کو اُس مہربان تلک  
 ٹھہری نہ جان زار خوشی سے کنار میں  
 کہ اٹھن بٹھن شکل ہوا ہے  
 وہ بھول گیا جب کو تو یاد کرے ہے  
 مرغ دل کیوں نہ بھنسنے دانہ بھی ہی دام بھی ہی  
 ستار اپنا چلیگا کبھی تو کا مران ہو کر  
 زمین کو سے جان بچ دیگی آسمان ہو کر  
 کام جنت میں ہی کیا ہم سے گنگا ر دن کا  
 کہ لذت عشق میں کیسا ہی محبت کا مزہ کیا ہی  
 گم کردہ راہ باغ ہوں یاد آشیان نہیں  
 تھمتا تو مجھ سے نالہ آتش نشان نہیں  
 اُسے نسخہ سمجھتے ہم دواے درد ہجران کا  
 ہر جا تھیں ایجان جہان یاد کریں گے  
 یہ دل ہمارا ہی ہر دم مدام جلتا ہی  
 طاقت نہیں رہی ہی مجھے انتظار کی



یہ نشہ وہ نہیں جسے ترشی اتار دے  
 جو نیا گل ہو اُسے ہم دیکھنے پاتے نہیں  
 ہم نے گل کھا کھا کے اپنا ہاتھ کلدستہ کیا  
 پیامِ خدا بھی آیا ہر قاصد کے قدم لے لو  
 گیا یاں سے کہو تر و ان سے آیا مرغ جان ہو کر  
 اُن کو ستم کی خو ہمیں عادت و وفا کی ہے  
 تجھ پہ قابو نہیں دل پر تو ہو قابو اپنا  
 اندمالِ زخمِ شمشیر زبان ہوتا نہیں  
 دینا سے گزرنا سفر ایسا ہو کہاں کا  
 بے گناہ نخل ماتم قد فنا ہوگی یہ رعنائی  
 صحبتِ بد سے بڑھ جاتے ہیں یوں اشرفِ صاف  
 رہیوں کے پائوں کا جہین نشان ملتا نہیں  
 یہ قصہ ہر اُن کے سنانے کے قابل  
 پر نرسے عہد سے آگے کبھی دستور نہ تھا  
 اعجاز کا اعجاز ہو آواز کی آواز  
 ایسے ستم سے کہ ستمگر بنا دیا  
 ہاں میانِ سچ ہو کہ ایسے ہی گنہگار ہیں ہم  
 تھا اسی خاک پہ آخر ہمیں بسمل ہونا  
 اس کی نہ تھی خبر کہ دین پھر وہ ہو رہا  
 یہ وہ دیدہ ہو جو حسرت کش دیدار رہا  
 یہ دردِ سہا ایسا ہو کہ سر جھانکے تو جائے

ہو کے وہ ترش رو مجھے گالی ہزار دے  
 باغبان کے ڈر کے مارے باغ میں جاتے نہیں  
 باغبان نے بند جب سے بلوغ کا رستہ کیا  
 ویاہر وہ مجھے دل نے کغش سے ہوش میں آؤ  
 جو آبِ نامہ کیا آیا تنِ بجان میں جان آئی  
 شکوہِ ظلم کا نہ شکایتِ جفا کی ہے  
 پھینک دیئے ابھی ہم چیر کے پہلو اپنا  
 موتِ مبہم ہو کلامِ سختِ غیرت دار کو  
 ہستی سے عدم تک نفسِ چند کی ہو راہ  
 عبث آرائشیں ہیں غافلِ جہمِ قصا آئی  
 حالِ ابنِ نوع جو دیکھا تو یہ ثابت ہوا  
 غافلِ ایسی کڑی ہو منزلِ ملکِ عدم  
 نہیں درودِ دلِ منہ پہ لانے کے قابل  
 تنہا عاشق کسی مشوق سے کچھ دور نہ تھا  
 مردوں کو جلاتی ہو تری ناز کی آواز  
 دل دے کے اوپری تجھے دلبر بنا دیا  
 واجبِ القتل ہیں خنجر کے سزاوار ہیں ہم  
 تیرے کوچے میں ترپنے کا سبب آج کھلا  
 بیٹھے تھے مطمئن کہ لے آئے ہیں جانِ دل  
 بند ہوگا نہ مرے پر بھی کھلا رہنے دو  
 اُلفت کا نشہ جب کوئی مر جائے تو جائے

صراطِ عشق پر از بسکہ ہر ثابت قدم میرا  
دل یہ جس کے لیے پہلو میں طپان رہتا ہے  
آرزو دل کی ہو تم جان کا ارمان ہو تم  
اُسے چارہ گرفتہ سے رکتے ہیں کمان ہم  
اُس دم جو تونے کی طلب بوسہ نہیں  
صحبت آلودگان میں پاک دامن پاکین  
دزدیدہ نظر پا تو پھر اے گئی دل کو  
جانتا حفظ ہو دل میں مجھے عاشق لیکن  
ہاں نہ بگڑو کہ جانتے ہیں ہم  
واہ و کیا تازہ پانی خنجر قاتل میں ہے  
سطح سینہ پر ترے اوستہ لاغیر یہ کیا  
یا ر اغیار ہو گئے اللہ  
مرض عشق میں کوئی بھی گرفتار نہو  
ہمیشہ آگ نکلتی ہے اپنے سینے سے  
کیسی ہنسی کمان کی خوشی کیسا اختلاط  
ہمارے گل کو مست پوچھو بڑی اسکی کمانی ہے  
تممت تو دیکھیے کہ کمان ٹوٹی ہو کمان  
تھے تابع فرمان پر یزادھنزاروں  
سج ہو کہ روز بد میں کسی کا کوئی نہیں  
پرتی موج دریا میں لاکھوں ہی ڈوبے  
ہم میں مشتاق سخن اور اُس میں گوبائی نہیں

دم شمشیر قاتل پر بھی جم جاتا ہر دم میرا  
یون سننا ہے کہ اُسے بھی خفقان رہتا ہے  
بلکہ پہلو میں ہو دل دل میں مری جان ہو تم  
کیا جانیں سکتے ہیں تصویر میں وہاں ہم  
جی چاہتا ہے لے لوں تری ضد سے نہیں  
خاک سے دھبہ نہ آئے چادر مستابین  
یا آنکھ لگاؤٹ سے لگائے گئی دل کو  
اپنی کیا بات بھی کھو دے جو تجاہل نہ کرے  
اک ادا حسن کی عتاب بھی ہے  
اُسکا زخموں کو مزازخموں کی لذت دین ہے  
اُبھرا اُبھرا نظر آتا ہے کچھ اٹھا اٹھا  
کیا زمانے کا انقلاب ہوا  
دوست تو دوست ہو دشمن کو یہ آزار نہو  
الٹی موت دے گزرے ہم ایسے جینے سے  
ہمکو نہ چھیڑو تم کہ وہ اب ہم نہیں رہے  
نشانی اُس کی چھلا ہے یہ چھلے کی نشانی ہے  
دو تین ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا  
کہلاتے تھے ایجان سلیمان کبھی ہم بھی  
پتے بھی بھاگتے ہیں خزان میں شجر سے دور  
مگر ہم نہ ڈوبے سنبھلتے ہے ہیں  
اس لیے تصویر جاناں ہم نے کچھ جانی نہیں

ایک سے جب دو ہوئے تب لطف یکتائی نہیں  
 کوچ کی اپنے اب طیساری ہو  
 اس درد دل سے موت ہو یا دل کو تاب ہو  
 سچ بتاؤ کہ دھیان کس کا ہو  
 رنج کس شعہ رو کا کھاتے ہو  
 کون سے ماہر رو پہ مرتے ہو  
 ہمارے بیٹا بیون سے دل کو نہ مین دل سمجھا  
 نہیں جنت نہ سہی خیر جہنم ہی سہی  
 گذر افلاک کے پار گیا لا مکان تلک  
 مر مر گئی بلسل جو کیا یاد چسمن کو  
 ستا تا ہو کر کھاتا ہو جلاتا ہے مولاتا ہے  
 کیسے نالوں سے اٹھا لون مین زمانہ سر پر  
 آنکھیں تو قتل کرین ہو ٹھم جلا مین کیا خوب  
 نہیں غم ترا ہوا ان عیشک کو خورشید محشر کا  
 ہوا جب دل شکستہ پھر صفائی غیر ممکن ہو  
 قامت سوزن سے کیوں ہو رشتہ سوزن دراز  
 کیا ترا اے غیرت لیلی مین سودا لی نہیں  
 چلے لافاس کے ہین اندون کچھ نکست گل مین  
 امیدوار کیوں نہون مین تجھ کریم سے  
 جان تک تیری محبت مین گنوا بیٹھے ہین  
 کیا بھروسہ اسکا ہو جب یا رہو دس میں کا

اسی لیے تصور جہان ہم نے کچھوائی نہیں  
 تیرا حافظ جناب باری ہو  
 قسمت مین جو لکھا ہو الہی شتاب ہو  
 دل مین غم میری جان کس کا ہو  
 شمع کی طرح کچھلے جاتے ہو  
 سچ کہو کس کو پیار کرتے ہو  
 کبھی پارہ کبھی بجلی کبھی بسمل سمجھا  
 اتنا تھوڑا ہے مجھے تو کسی قابل سمجھا  
 او تیرا آہ بے ادبی یہ کہان تلک  
 غربت مین خدا یاد و لائے نہ وطن کو  
 خبر ہوتا نہیں عاشق سے وہ نامہ بران بھون  
 فائدہ کیا ارے صاحب کوئی سنتا بھی ہو  
 تم تو قاتل بھی ہو اے یار سیجا بھی ہو  
 سلامت ہو اگر سایہ ہمارے واسن ترکا  
 گرہ پڑ جاتی ہو جو وقت دھاگا توڑ کر جوڑا  
 بد نما ہوتا ہو قد سے ہو جو پیرا ہین دراز  
 موج بوسے زلف کی پٹری جو پہنتا لی نہیں  
 کہ آمد شد ہوا اس کی کوچہ منقار بلبل مین  
 نو مید کون ہو ترے فضل عیسم سے  
 ہاتھ جینے سے سر دست اٹھا بیٹھے ہین  
 ماہ رمضان جب طرح نکلتے ہو پورے تیس کا



فرقت میں تری جان تلف کی نہیں جاتی  
 دل دے دیا ہر اک بت کا فر کے ہاتھ میں  
 نہ تم بریں نہ دل پہلو میں رو میں آہ کس کسکو  
 دنیا میں اگر ڈھونڈیے تو کیا نہیں ملتا  
 آجکے پانوں کے کیا تو نے ہمارے توڑے  
 کئے ہیں خوب سے نظارے بلغ ہستی کے  
 بانٹ لے کوئی کسی کا درد یہ ممکن نہیں  
 نہ سمجھے بعد فنا کو چہ جانان ہم سے  
 ایسے رسوا ہوئے ملنے سے پر نرا دوسرے  
 گنگاروں کے تن سے جس طرح سے دم نکلتا ہے  
 اس کو جانا تھا تو کیوں موت نہ آئی اللہ  
 ساحل دکھائی دیتا ہے مجھ کو نہ تھا ہر  
 جہان میں عرصہ عشرت سے وہ چند ہر سو غم کا  
 آو دریا یہ کروں نالہ کروں صحرائیں  
 حال کیا کیسے بھلا اس بلبل ناشاد کا  
 کین بہت آہیں مگر ان کو خبر ملتی نہیں  
 بھلا وہ کیا ہو مرے حال زار سے واقف  
 اجازت چل کی شب ہی چوچ کینہ پرور نے  
 چمن سینچا میان تک باغبان نے خونِ بلبل سے  
 جتا کے دیتے ہیں حق کو گواہ کرتے ہیں  
 پیسہ میں نہیں عاشق ہوں جاتی

ای جان جان جان تو یوں دی نہیں جاتی  
 اب حق میں دیکھیے مرے اللہ کیسے کرے  
 مقام شکر ہی دیکھیں فلک کیا کیا دکھاتا ہے  
 پر چاہنے والا نہیں ملتا نہیں ملتا  
 خاں صحرائے جنوں عرش کے تارے توڑے  
 جہان کو بس مرے پروردگار دیکھ چکے  
 بار غم دنیا میں اٹھواتے نہیں مزدور سے  
 یارب آباد نہور و ضہ رضوان ہم سے  
 متوحش نظر آتے ہیں سب انسان ہم سے  
 نکلتا یوں ہوا شکل ہمارا کوئے جانان سے  
 ایسی رسوائی کا جینا ہمیں درکار نہ تھا  
 دریائے عشق میں مری کشتی بتا ہر  
 اگر ہر عید کا ایک دن تو عشرہ ہر محرم کا  
 مچھلیاں دشت میں پیدا ہو ہرن دریائیں  
 آنکھ کے کھلتے ہی دیکھا جس نے گھر صیاد کا  
 نام بھی ہمنے ڈبویا نالہ و فریاد کا  
 نہیں ہر سو ستم روزگار سے واقف  
 تو زاہد ذبح کر ڈالا تری اللہ اکبر نے  
 کہ آخر رنگ ہو کر پھوٹ نکلا چہرہ گل سے  
 ہٹو تلے سے فلک کے ہم آہ کرتے ہیں  
 ہے موسیٰ ہی سے یہ سن ترانی ہے



اسے جان لو کہین کی تری مست نہیں جاتی  
 لگا ہی تیر دل پر آہ کس کا فر کی مژگان کا  
 بین کس کس شملہ کو کوئید چاک دکھلاؤں  
 کیا سہی آتی ہو جھکو حضرت انسان پر  
 مانگ ہیں کافر کی کالی رات تھی ظلمات میں  
 نہ تو دریا نہ سمندر نہ ترا پاٹ لگے  
 دیکھو تو لے ہی جان ملک الموت کس طرح  
 جب تک مری بالین پہ وہ دلدار نہ آوے  
 لگے سنگ خجست شیشہ ناموس پر تیرے  
 زندگی آخر ہوئی آیا نہ وہ دلدار حیف  
 میں ناد پاؤں کہاں کیا کروں کہوں کس سے  
 ارے اوسو فاجب سے طبیعت تجھ پہ آئی ہو  
 جو اعلیٰ ہو سوا اعلیٰ ہو جادتی ہو سوادنی ہو  
 درد دوری کا مبتلا جانے  
 جو گذرتی ہو جان پر میری  
 میں وہ ہوں گناہم جب دفتر میں نام آیا مرا  
 اسے حفظ دل میں ہو نہ ٹینکے کسی سے ہم  
 جوڑا کھلا تو زلف سیہ قام میں پھنسا  
 نہ تو میٹھے بٹھائے خراب اے مومن  
 ابھی سے ڈرتا ہوا تنہا پری جالوں سے  
 تھاری وقت میں طے پایا ہے چلین لیکھا ہے اپنے

ہاں سچ ہو کہ بڑی ہوئی عادت نہیں جاتی  
 نشان سو فار کا معلوم ہوتا ہے نہ پیکان کا  
 رکھا تھا ایک دل سو جگلیا کیا خاک دکھلاؤں  
 فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر  
 خضر کو بھی ہو مسافت ایک دن دورات میں  
 کشتی عمر یہ اب دیکھئے کس گھاٹ لگے  
 تم وقت مرگ پاس سے اٹھنا نہیں ذرا  
 کہد ملک الموت خبر دار نہ آوے  
 عجب ہم بے گنا ہوں کو نہ کہ بد نام احواد عطا  
 مرتے مرتے بھی نہ دکھلایا مجھے دیدار حیف  
 فراق کو کوئی ہیگا جو دے سبزے فراق  
 بجائے روح قالب میں تری الفت تھائی ہو  
 نہیں کچھ قدر سایہ کی طرہا گو قدین انسان سے  
 دل بے درد کی بلا جانے  
 میں ہی جانوں ہوں یا خدا جانے  
 رہ گیا منشی قدرت بس جگہ کو چھوڑ کر  
 لو بندگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم  
 چھوٹا تھا دل قفس سے سو پھر دام میں پھنسا  
 لڑانہ اُس بت خانہ خراب سے آنکھیں  
 کسی پہ حفظ ترا دل یہ آئیگا پھر کیا  
 دے تجھیں کچھ خبر نہیں ہو کہ نیم جانوں کا حال کیا ہو

مر گئے اور نہ دیدار ہوا ہا سے نصیب  
 خال مل کے ہاتھوں سے جو دریا میں بہا ہے  
 تمہارے ہاتھ جو منہ ہی سے آج لالہ ہے  
 یاد آتی ہے جو صبر کسی متوالی کی  
 شکل ناگاہ جو دیکھی جیت بنگالی کی  
 حسرت سے رہ گئے ہم ہم تلک نہ پونچے  
 یہ کس کی زلف کی ناگن نے اس دل مار ڈالا ہے  
 زلف کھٹکھٹ سے کل کھڑے پہل کھائی ہے  
 ساری جگت یہ یار و مین ڈولتا پھرا ہوں  
 جب رات کو وہ ماہ لب بام پر آیا +  
 اچھا کیا ہے تم نے جو باندھا ہے جسے میر  
 کیا ہمیں سیر حسن سے کام ہوا سے مہربان  
 آپ ہم ڈوبے ہوئے ہیں اپنے غم کے رنگ میں  
 دن کٹا فرمایا ہیں اور رات زاری میں کٹی +  
 بس اب آپ تشریف لے جائیے  
 طبیعت کو ہو گا قلق چند روز  
 جدا کسی سے کسی کا کبھی جیب نہو  
 کبھی صدمہ بگولے کا کبھی مصر کی زحمت ہو  
 کوہن کوہ مین اور قیس مرا صحرایین  
 یاد و دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو  
 سبق صبر و ستم یاد ہوئے جاتے ہیں

سیکڑوں عاشق جاننا زحیف ظا اللہ خان  
 غضب کرتے ہو صاحب اک پانی میں لگاتے ہو  
 کوئی پسے نہ پسے ہم تو پا کمال ہو سے  
 ہوں مسلمان یہ بول اٹھتا ہوں جو کالی کی  
 دل سے بیاختہ نگلی مرے جو کالی کی  
 دم ہم تلک نہ پونچا ہم دم تلک نہ پونچے  
 کہ کوسوں تک مری تربت پہ پھیلا کوڑیالا ہے  
 ناگنی دسے کو با بنی سے نکل آئی ہے  
 ساترین پہ وہ ریلی پھر چاہ پر نہ آئی  
 خوشی یاد سے دیکھ کے نیچے اتر آیا  
 جیتے رہے تو سمجھینگے اور مر گئے تو خیر  
 خارا نکھون میں نظر آتا ہے تجھ بن بوستان  
 کس کے کلین بھاگ کیسے ساتھ گائین ہو لیان  
 عمر کتنے کو کٹی پر کیا ہی خواری میں کٹی  
 گزرنا جو ہو گی گزر جائے گی  
 ٹھہرنے ٹھہرتے ٹھہر جائے گی  
 یہ درد وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو  
 ہماری خاک یوں اڑتی پھرے لے اہمیت ہو  
 سر پٹکنے کو رہا کوئی نہ ہمارا پنا  
 قسمت میں جو لکھا ہو اسی شتاب ہو  
 ہم بھی اور آپ بھی استاد ہوئے جاتے ہیں

کیا پوچھتے ہو ہمدم مجھ جسم ناتوان کی  
دل دلا سے ہے کرتا بیکراری پیش تر  
اب آگے کیا کمون احوال جی تو منسا تا ہو  
یہ آدمی ہو کہ برسوں جمال رہتا ہو  
دآغ فرقت زلیست بھر سوزِ جنم بعد مرگ  
اس قدر مجھ سے قوی میری نقاہت ہو گئی  
ابرِ رحمت سے تو محروم رہی کشت مری  
بنفص بیمار کی اپنے چوسیمادیکھی  
بے زبانی نے ہین قیدِ قفس سے دی بچا  
نغمہ بلب سے ہوتا تھا جھین دور ان سر  
کوچہ قاتل تلک اسے دل رسائی سیجھے  
ناتوانی سے جنون میرا یہ حال زرا ہو  
ایک دم بھی زلیست بھر بار میں دشوار ہو  
نہ کیا فوج گیا چھوڑ کے بسببِ قاتل  
ایذا میں اٹھائے ہوئے دکھ پائے ہوئے ہیں  
اے جان دم نزع جو آنا ہو تو آؤ  
قیدِ قفس میں آج چمن یاد کر کے آہ  
میں نے تم کو دل دیا تم نے مجھے رسوا کیا  
اب جو پچھتاؤں تو پچھتاؤں سے کیا ہوتا ہو  
تا فلک آہ شرر بار یہ فرقت کی گئی  
وعدے پہ تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے

رگ رگ میں نیش غم ہے کیسے کہاں کہاں کی  
خانہ ماتم میں ہو پڑے سے زاری پشیم  
زبان کرتی ہو لکنت اور کلیجہ شہد کو آتا ہو  
وگر نہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہو  
ان بتوں کو کس توقع پر خدایا چاہیے  
بار اپنے جسم پر اپنی ہی نکت ہو گئی  
کوئی بجلی ہی فلک تو نے گرائی ہوتی  
آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی  
کب ہا ہوتے جو ہم صیاد کے گھر بولتے  
زاغ دیکھے یکرئون انکی لحد پر بولتے  
کاسے سر باتھ میں لیکر گدائی سیجھے  
توڑنا تا نفس کا بھی بہت دشوار ہو  
آمد و رفت نفس گویا چھری کی دھار ہو  
دھن زخم چکارا کیے قاتل قاتل  
ہم دل سے تنگ آئے ہیں اکتائے ہوئے ہیں  
یوں بعد ہمارے اگر آئے تو ہمیں کیسا  
کیسا پھر دک کے مرغ گرفتار رہ گیا  
میں نے تم سے کیا کیا اور تم نے مجھے کیا کیا  
دہی ہوتا ہو جو قسمت کا لکھا ہوتا ہو  
غل پڑا عالم بالامین کہ پھونکا پھونکا  
کنے کو بات رہ گئی اور دن گذر گئے

ہو عرش آستانہ دولتر اے دل  
راحت گئی اگر تو کیا رنج نے گذر  
گو سرا شک سے لبریز ہو سارا دامن  
نظر دن سے دور رہنے کا پیار سے گلہ نہیں  
سہل تو دل سے بھلا دوں ساکے عالم کو چین  
مر مر گئی بلبل جو کیا یا چین کو  
بعد از فنا زمین سے نہ اٹھا مرا غبار  
آہ گھنچون تو بہائے ابھی تھپہ آنسو  
کون جیتا ہے اے صنم مر کے  
ہوا ہو عشق تازہ ابتداء آہ ہوتی ہو  
زور دیا زور دیا مال دیا گنج دیے  
صحرائے ہن پیدا بڑھکر غبار دل نے  
سینے پر پیرے زخم ہن کیا بے نشان لگے  
صدائے نالہ دل آ رہی ہو نکست گل سے  
دیکھ پھٹا نیگا اوبت مرے ترسانے سے  
آنکھ میں دیکھ کر وہ زلف سلجھانے لگے  
عجب طرح کا میخصرہ حصول کیونکر ہو کار اپنا  
کسی ہیکس کو اے بیدار مارا تو کیا مارا  
روح نے پھر کے کہا جب تن بجاں چھوڑا  
زلف کا عاشق ہو کوئی کوئی کو سے یا رکا  
مہربان مجھ پہ ہوا ہر مہ انور سیرا

اللہ ربہ حرم کبریا سے دل  
خالی رہی وزیر نہ مہمانسرا سے دل  
آجکل دامن دولت ہی ہمارا دامن  
دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں  
یا دتیری بھول جاؤں یہ بہت دشوار ہے  
غربت میں خدایا دولائے نہ وطن کو  
ایسا کوئی کسی کی نظر سے گرا نہ ہو  
بھل آئینے شہر رسنگ سے نہکرا آنسو  
آؤ تو دیکھ لین نظر بھر کے  
مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہو  
اے فلک کوئی راحت کے عوض بچ دیے  
پھینکا ہو دور ہم کو اس دشت متصل نے  
جہ آج ہاتھ ملتا ہو بچا ہا کمان لگے  
چلی آتی ہو شاید کوچہ منقار بلبل سے  
اٹھ کے کعبہ کو چلا جاؤ گاتجانے سے  
ہند کے کالے حلب میں جا کے لہانے لگے  
نہ جانے پاتے ہیں اس تلک ہم نہ زندگی کا وارپنا  
جو آپ ہی مر رہا ہوا اسکو گراما تو کیا مارا  
جسکو جی جان سے چھوڑا اسے بس ہاں چھوڑا  
دل نہیں قابو میں ہر اک کافر و دیندار کا  
آج تقدیر سے چمکا ہے مقدسیرا



گشتہ تیغ ناز بہن ہسم لوگ  
 منزل مقصود تک پہنچنے کیونکر ہم ضعیف  
 تشنگی سے عاشقوں کا کام ہوتا ہے تمام  
 مقدر میں اگر ہوتا برانا مطلب دل کا  
 نہیں آسان ٹپتے دیکھ سکتا ہے لبس کا  
 عزیز اس سے نہ کیجے گروہ مانگے جان شیریں بھی  
 قتل عشاق پہ گر باز بھی نہیں تمنے کسر  
 حال دل جس سے چھپاتا تھا میں اپنا غافل  
 کتنی برگشتہ ہر وقت یہ حقیقت اللہ خان  
 ہم سے کیا راز چھپاتا ہے حقیقت اللہ خان  
 یاد آئے ہیں یکس کے بھول سے رخسار حفظ  
 شرط الفت ہی یہی حفظ کہ تو نے مجھ کو  
 وحشت دل سے جو گھبراتے ہیں ہم  
 خدا بھی دوست رکھتا ہے نہایت اپنے شید کو  
 اے صنم دیکھی جو تیری خود نہائی آنکھ سے  
 امارت جس کو ہو برسوں نہیں جاتی ہے بواہی  
 سرمہ دے چشم میں گر صیب نکلن تو نکلے  
 چمن میں جب ہوا سے صبح شاخ گل نکلتی تھی  
 خیال آجائے رونے کا جو میری چشم گریان کو  
 حسن کے باد شہ نے کوچ کیا  
 دل کو اے عشق سوے زلف سیہ فام نہ بھیج

واہ کیا سفر سہرا زین ہسم لوگ  
 پاؤں اٹھ سکتے نہیں اور ہوا ارادہ دور کا  
 نیچے پر اپنے کس دن آب تو رکھو اینکا  
 نہ رہتا مری جانب کو اٹھ کر ہاتھ قاتل کا  
 یہی باعث ہے جو منہ پھر گیا شمشیر قاتل کا  
 جواب تلخ سے دل توڑ کیے ہرگز نہ سائل کا  
 ہر طرف کو ہے یہ پھر گنج شمشیر کیسا  
 وہی سونس وہی ہوم وہی ہم راز ہوا  
 دل دیا جس کو وہی درپے آزار ہوا  
 تیرے چہرے سے ہیں آثار محبت پیدا  
 روتے روتے ہو گئی جو چشم دریا بارش رخ  
 بھول کر بھی نہ کبھی یاد کیا میرے بعد  
 کو سون صوا کو چلے جاتے ہیں ہم  
 جلے تھر خلی سے نہ آئی آنچ مو سے کو  
 گر گیا سارا تما شائے خدائی آنکھ سے  
 جہاں پھوڑا نکلتا ہے نہیں ٹٹا نشان برسوں  
 ہر تیرنگہ ہونے کو آہو نکلے  
 تو بے گل مکتی تھی ہر اک بلبل چمکتی تھی  
 بزم ابر کر دے سبز کو سون تک بیابان کو  
 دیکھیے خط تمہارے آیا ہے  
 رہزوں میں تو مسافر کو سہر شام نہ بھیج

دل کی جگر کی سینہ کی پہلو کی جان کی  
 دل لے کے بیمار بھی کوئی طالبِ جان ہو  
 نہ رکھا ہلکا دینا کا نہ رکھا دین و ایمان کا  
 آہ کیوں کھینچ کے اسے حفظ بھر آئے آنسو  
 ہو رقم کس قلم شوق سے اسے غنچہ دہن  
 دو جس دن سے ہوا تجھ میں حسن سے میں  
 کیا اکھون جیسی گزرتی ہو مرے دل پہ نظیر  
 درو دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہیں  
 بے تاب ہوں میں دل پہ طلبگار کسی کا  
 اگر بخشے ہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا  
 قدر گل بوئے غضب ہیں گلشنِ ایجاد کے  
 لاکھ پردے میں چھپ کے تم بیٹھو  
 بعد مرنے کے ہو اسے قدر یہ باگشاہ  
 کیا پوچھتے ہو قصہ شور و فغانِ دل  
 دو روز ایک وضع پہ رنگِ جہان نہیں  
 کیا حال تھا راہِ ہمیں بھی تو بست و  
 دم آنکھوں میں اسکا ہو ذرا شکل دکھا دو  
 تم ہو بیٹھنا آ کے لبِ بامِ بہت  
 تری دوری سے اے پیارے یہ دل پر دروازم  
 تم بھی تھے لفظِ دردِ جہانِ خراب میں  
 شاید کسی کا دل ہو بہت اضطراب میں

آتشِ مجاہدینِ اشک یہ کس کس مکان کی  
 ہم خوب سمجھتے ہیں کہ جی ہو تو جہان ہو  
 الٹی ہو برادر و لونِ جہان میں عشقِ جہان کا  
 کیا تجھے عالمِ عنبر بت میں وطن یاد آیا  
 اشتیاقِ قیس کہ بیدار تو دار و دل میں  
 نہ مجھے باغِ خوش آتا ہو یہ گلشنِ نہ چین  
 دل میں واند و سنِ دامن و داندِ دل میں  
 رخصت سے اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں  
 یارب نہ جدا یا رے ہو یا کسی کا  
 سرِ سلیم خم ہو جو مزاجِ یار میں آئے  
 ہاے کیا کیا صورتیں ہیں صدقے آدمِ زاو کے  
 دیکھ ہی لینے دیکھنے والے  
 ہو گئیں تالوت میں لاکھوں ہی سن کی ہڈیاں  
 بیٹھو تو کچھ سناؤں تمھیں داستانِ دل  
 وہ کون سا چین ہو کہ حسینِ خزان میں  
 بیوجہ کوئی شیفۃِ اف اف نہیں کرتا  
 جلد آؤ کہ بسرِ نہ ہو پیمانہ ہمارا  
 خود تری ذات کو کئی تجھے بدنام بہت  
 کہ روزِ عید بھی گویا ہمیں ماہِ محرم ہے  
 بدلی کبھی نہ شکلِ ذرا انقلاب میں  
 وہ کروٹیں بدل ہے ہیں آج خواب میں

<p>جاؤ بھگا تقدیر کا لکھا دکھانے کے لئے دل نہ اُسکائے کہیں اللہ بے مقدمہ کا سچ کہا ہے باڑھ کاٹے نام ہو تلواری کا صد اوطلی کی سنتا کون ہے نقار خانے میں ہوے برسوں نہوئی سپروہ تھار سی پر سون ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہ ہوتی اثر سے کھیلے</p>	<p>نامہ اعمال محشر میں جو مانگیگا خدا آئے صنم کیا پوچھتا ہے حال اس رنجور کا سرمہ ہو فلک شہرہ ہو نگار و پار کا مرے نالوں سے چپ ہیں مرغ خوش الحان مانے میں کتے تھے آئے کو خاطر سے ہمار سی پر سون ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہ ہوتی ٹپسا ہو کانے نے جس کو ظالم تو وہ فسوں کے</p>
<p>وہاں وگیسو کا تیرے مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے محبت سے محبت سے محبت سے محبت سے جی کے لگجانے سے جینا بھی ہرا لگتا ہے خاک میں جب ملنے دو وزن برابر ہو گئے کیس عذاب میں ہوں میں یہ کیا عذاب آیا جو اب نامہ کامیرے نہ با صواب آیا ادھر گیا مرا خط اور ادھر جواب آیا رشتہ صدمہ چرخ برین ہر اک زمین کو دوست</p>	<p>اگر پوچھے کوئی مجھے کہ کیوں لاغر ہو یہ کہ دون دل کہاں سیر و تماشا ہے مرا لگتا ہے کتے مفلس ہو گئے کتنے تو انگر ہو گئے نہ موت ہجر میں آئی نہ مجھ کو خواب آیا پیام مرگ بیان آگیا مگر وہاں سے اکی آج ہو اکیا وگر نہ تھا یہ حال آفتاب بہشت باغ خلد ہر مشکوے دوست</p>

# فارسی تعلیم

## غزل ۱

<p>دل میر و وزیر و ستم صاحب دلاں خدا را کشتی شکستگانیم ای بادِ شرط بر خیز آسایش و دگیتی تفسیر این دو غمست در کوئے نیکنمای مارا اگر ز ندادند آئینه سکندر جام جم است بگر هنگام تنگدستی در عیش کوش مستی ترکان پارسی کو بخشندگان عمر اند حافظ بخود پیوشید این خرقه می آلود</p>	<p>درد که راز پنهان خواهد شد آشکارا باشد که باز بنیم آن یار آشتی را باد و ستان تلطف باد دشمنان مژرا گر تو نخی پسندی تفسیر کن قصارا تا بر تو عرضہ دار و احوال ملک دارا کیمن کیمیا سے ہستی قارون کند گدارا ساقی بشارستے وہ پیران پار سارا اگر شیخ پاکداسن معذور دار مارا</p>
--	--

## غزل ۲

<p>منج فیض و کرم معدن لطف نروان ای صنم بہر خدا تو سرخ زریں بانبا ساقیا لطف و کرم کن تو برائے خالق چند سوز و بفرق تو دل خستہ من آہ چون ماہی بے آب طیان می ماند</p>	<p>یاک نظر سوئی غریبان لبگن ہم ایجان تا کہ تسکین شو و خاطر این خستہ دلان منتظر ساغر وصل اند ہمہ تشنہ لبان رحم فرما سے تو بر حال من بہمیدان در فراق تو شب و روز حقیقت اللہ خان</p>
---	---

## غزل ۳

<p>خطا سبز و لب لعل و رخ زریا داری شیوہ و شکل و شمائل حرکات و سکنات</p>	<p>حسن یوسف دم عیسیٰ ید مینا داری انجہ خوابان ہمہ دارند تو تہما داری</p>
---	--



تا بستم کنی عفتل نگویہ سرگز سنبل و یاسمن و نسترن و سرو سی دل و دین بده ہمہ ہوش و خروصہ قرار	کہ تو در آبِ خضر لولے لالاداری از سر زلفت و عذار و قد بالا داری دیگر از خسرو بیدل چہ تمنا داری
---	--

## غزل ۴

نصیحت بہ نسا زد و رد لم زخمِ جدائی را بجاکِ خونِ نشاندی ہچو گل مارا در گلشن حیات خویش را چون شمع صرف و دیگران گم بہر صورت بردیت چہرہ ہچون عکس میگردد امید از دستِ مردم چارہ دل بر بنی آید	بناشد در شکستِ شیشہ دستی ہو میانی را شعار خویش کردی تا چو شبنم ہو قالی را کسے چون بن ندارد پاس رسم آشنائی را بلے ناکس نمیداند طریقی آشنائی را ز مرہم بہ نیم سازد کسے داغِ جدائی را
---	--

## غزل ۵

کافر عشقم سلمائے مراد رکاز نیست ماغربیان را تماشاے چین رکاز نیست از سر بالین من بر خیز ای نادانِ طیب تا خدا در کشتی من گر نباشی گو مباح خلق میگوید کہ خسرو بت پرستی میکند	ہر گز بن تا گزشتہ حاجت زنا نیست داغِ مائے سینہ من کتراز گلزار نیست در دمنہ عشق را دار و کج بند نیست با خدا کار است مارا ناخدا در کار نیست آرے آرے میکنم با خلق و عالم کار نیست
---	--

## غزل ۶

ہر شب منم ققادیہ بگرد سراسے تو جانان باین شکستہ دے بیو فامشو روزے کہ درہ زود شود استخوان من یکدم شب وصال میسر نہ شد مرا بر حال زار را نظر کے کن ز راہِ لطف	بہر روزہ آہ و نالہ کنم از برائے تو عمرے گذشت تا شدہ ام آشنائے تو باش ہمیشہ شیفۃ دل در ہوائے تو اے و اے بر کسے کہ شود مبتلائے تو تو بادشاہ حسن و خسرو گداے تو
--	--

غزل ۷

من آن پروانه عشقم که در آتش وطن دارم منم بلبل صفت از عشق تا گفت و شنود دارد به محشر گر سپردم چه آوردی بهین گویم نه بنداری که در هجرت مرا صبرست و آرامی اگر در گلشن عشرت ندارم راه اے محفی	چو فانیس آتش دل را بنیر پیرهن دارم نهان در زیر هر حرفی گلستان سخن دارم شهید خجسته عشقم گواه خود کفن دارم ز افغان و اغما بر داغ مرغان چن دارم بجدا الله که باری گوشه بیت الخزن دارم
---	--

غزل ۸

مارا به غمزه گشت و قصار ایهانه ساخت رفتم به مسجد بے نظاره رخس دست بدوش غیر نهاد از سر کرم اقرار وصل کرد و نیامد هزار حیف رفتم بچشم بے دیدار حسن او خون قتل یکنه را بیاے خویش	خود سوے ماندید و حیا را بهانه ساخت دست برد کشید و عار را بهانه ساخت مارا چو دید لغزش پا را بهانه ساخت در روز وصل پای به خلاء بهانه ساخت دورم نشان زد و نگلی جارا بهانه ساخت مالید آن نگار و خارا بهانه ساخت
---	--

غزل ۹

روحه فداک اے صنم الطی لقب کس نیست در جهان که حسنت عجب ند هر کس نیافت جرعه از جام وصل تو تا زلفت تو شب است خورشید قباب حسن رفتن بهر طریق ادب نیست در زهدت دل باد منزل غم و سرخاک تقدیمت مطلوب حاجتی از طلبم گفته که چیست	آشوب ترک و شور عجم قفنه بر عرب اے در کمال حسن عجب تر ز هر عجب زین بزمگاه نشئه جگر رفت و خشک لب واللیل و الضحی است بر آرد و روز و شب ما عاشقیم دست نیسیا بندا ادب کاین موجب شرف بود آن مایه طرب مطلوب ادبم که در جهان رین طلب
---	--

غزل ۱۰

<p>اے ماہ عالم سوز من از من چہ را رنجیدہ  یک شب ترا همان کنم تا جان و دل قرآن کنم  اے جان من جانان من بر من نگر سلطان من  من عاشق زار تو ام از جان و خادار تو ام  رنجیدہ رنجیدہ از من گنا ہے دیدہ  بنگر عشقت چون شدم سرگشته و مجنون شدم  من عاشق دیوانہ ام اندر جهان افسانہ ام  گر من بہ میرم در غمت خوغم قدر برگزینت  ای سرو خوش بالائے من وے دلبر رعنائے من  من سعدی دل خواہ تو ابرو وے همچون ماہ تو</p>	<p>وے شمع شب افروز من از من چہ را رنجیدہ  جائے تو در چشمان کنم از من چہ را رنجیدہ  یک شب بیا همان من از من چہ را رنجیدہ  تا زنده ام یا تو ام از من چہ را رنجیدہ  آہنگ گشتہ بخشیدہ از من چہ را رنجیدہ  چون لالہ دل خون شدم از من چہ را رنجیدہ  تو شمع و من پروانہ ام از من چہ را رنجیدہ  فردا بگیرم دامنست از من چہ را رنجیدہ  لعل لبست حلوائے من از من چہ را رنجیدہ  من یار نیکو خواہ تو از من چہ را رنجیدہ</p>
--	---

غزل ۱۱

<p>اے بیالاجون صنوبروی زنت چون جم وہ  آفتاب عاشقان و ماہتاب دلبران  در میان رورخ اندر کشید رخ و ط  تو پ آمد نگار من مرا از عشق تو  ان بلب لب نہادہ باشد تا سحر  اے نگار اگر تو مارا یک شی میسان کنی  شاعران بسیار گفته شعر راے پر نہک</p>	<p>زلف واری ہچو عنبر لب چو شکر وک در  قبیلہ آزاد گانی اے صنم بار و رخ  در و مندم مستندم تن گرفتہ تو پ  دار وے در دم تو داری در میان لب و پ  مہ دی در پیش آید بستی باشد دور  نفقتل خواہم از لبانت ب و ووس وہ  کس نگفتہ شعر چون س و ع و د و می</p>
---	--

غزل ۱۲

<p>بر بستان تجل گل عذری کردہ ام پیدا</p>	<p>سراپا دل کشی نگین نگاری کردہ ام پیدا</p>
--	---

تیامست قاسمی بالا بلاے آفت جانی	بتی غارتگر دین سحرکاری کرده ام پیدا
نگارے کافرے زاهد فریبے عشوه پردازی	عجائب دلربائی طرقتہ یاری کرده ام پیدا
جوانے نکتہ دانی طبع موزونے سخن سنجی	سر دیوان حسنی خوش شعاری کرده ام پیدا
بیاجانان تماشا کن چرخ آن تن سوزان	بد اغستان دل رنگین بهاری کرده ام پیدا
جگر آتش تن آتش سینه آتش دیده با آتش	باین هر چار آتش کار و باری کرده ام پیدا
گزار کاروان لخت دل از سینه می جستم	ریش از دیده خونبار باری کرده ام پیدا
سروسامانم از عجز و نیا زو بخور و خواست	زور ناتوانی حال زاری کرده ام پیدا

## غزل ۱۳

الایا ایها انسانی بنوشان جام می مارا	که نشناسم ز مدہوشی سراز پا و ز سر پارا
سراپا بخورم گردان ز قید ہستی حرمان	چہ در بندی خودے یا قتم جلد بلا مارا
بلاے بند ہستی سخت عقد مشکے دارد	کہ مشکل می نماید حل او ہر سیر و بر تارا
بیا و جلوہ گر شو برولم اے راحت جانم	و گر پسند بر من وعدہ امروز فر دارا
سریر دل بکارت تن دنیا دارم و لیکن	گریزی نیست گر نیاید پسند آن شاہ زیارا
بہ شہامی فراق تو و روزان مجوری	اگر بیند مرا صد پارہ گرد و سینیہ خارا
نیاز و انکسار و عجز من از حسد گذر کردہ	یدہ یکذرہ باری بدر گاہ خودم مارا

## غزل ۱۴

زہے عز و جلال بو ترا بے فخر انسانی	علی مرتضیٰ اشکل کشائی شیریزدانی
ولی حق وصی مصطفیٰ دریائے فیضانی	امام دو جہانی قبلہ دینی و ایمانی
امیر کشور فقرے شہر اقلیم عرفانی	خدا گوئی خدا بینی خدا دانی خدا شانی
انیس محفل انسی جلیس مجلس قدسی	سرور جان خاصانی نشاط روح پاکانی
نیاز اندر قیامت بنی سروسامان نخواہی شد	کہ از حب تو بلاے علی داری تو سامانی



## غزل ۱۵

الفراق ای تنگ ناموس لوداعی عقل پریش  
مے برآید از دروغم میخروش و میخروش  
مذہبم عشق است ورنہ می مشربم چو شکر نوش  
کترین از بندگانش بندہ ام حلقہ بگوش  
ہستم اکنون بت پرست و کافر و زاروش  
گشتہ ام از ہر یک دو جامے طاعت و ش

مست گشتم از دو چشم ساقی پیانہ نوش  
نیست اندر اختیارم ضبط حالت چون کنم  
ز ہر دو تقوی در فلکندم زیر پای آن صنم  
خدمت پیر مغان بر خود گرفتہم فرض عین  
وے بدم من شیخ دین و بچہ خوان مسجد نشین  
بر در محبت نہ بشتم بعد عجب نہ و نیا ز

## غزل ۱۶

وز موعے تست نافہ تا تا تا زار زار  
نالم چو عندلیب بگلزار زار زار  
صد جوے خون ز دیدہ خونبار بار بار  
دام بہ سینہ اے گل بیخار خار خار  
ہر موعے بر تن من بیمار مار مار  
تا چند باشی آہ باغیہ ریار ریار  
افتادش آہ بابت مکار کار کار

اے از رخ تو در دل گلزار زار زار  
اے گل عذار بے گل روی تو تار تار کے  
شب ریختم بیا و قدرت سرو ناز من  
باشد ز بلغ حسن تو گلچین قیب وین  
دیشب خیال زلفت تو میداشتم کہ بود  
دور از دیار و یارم و بے یار و یکس  
گرید چہرہ سر و زول شستہ نوید

## غزل ۱۷

دریاب سائے کہ شست از پے طلب  
وصل تو در زمانہ ہوا نیست تنگ  
از کثرت خیال بود روز من چو شب  
حیرت فرو دہ بر من ازین نقش بوجہب  
صیاد پیش میر و و صیدش از عقب

جانان ز اشتیاق تو جان آمد بلب  
تا جان بود بہ تن ندہم دامنک دست  
کہ در خیال عارض و کہ در خیال لطف  
رسقے و آمد از پے تو صد ہزار دل  
کلین بحر سامریست دیا بمحضر کلیم

<p>تغیر کرده تو همه مصداق حطب از حرف راست آنچه توئی باز گوی گر بار بر بصوت کشته غنچه طرب</p>	<p>بند و کشیده تیغ بملک فرنگ دروم لے کج خیال بچو سر زلف خود مدام شعر سید زهره بر قص آورده چرخ</p>
غزل ۱۸	
<p>قبله حاجات عالم یا رخ نیکو است این خنده صبح قیامت یا فروغ رویت این یا کند عنبرین یا بچش جادو است این یا تنهال باغ جان یا قیامت لجو است این مشک تا مار است این یا کاکل خوشبو است این</p>	<p>طاق محراب دعا است یا خم ابرو است این پر تو نور تجلی یا شعاع اقدس است حلقه فقر اک چشمش دام چین و لفرب یا قیامت یا بلا یا فتنه یا آشوب شهر نغمه خواب پریشان رشته عمر مسج</p>
غزل ۱۹	
<p>که نگردد دل آبله یا خالی می کند خاک برائے همه که جان خالی بهر کس جا نگیرد صورت و بیای خالی شد میان من و پیراهن من جان خالی گشت تا جام پر از می شده می خالی</p>	<p>هست از خلد مگر دامن صحرا خالی عزت شاه و گدازیر زمین کیاست چشم تعظیم ازین نجبران توان داشت شیع قانون نیست لیک بسامانی از غم آباد جهان نیست بهم عیش مدام</p>
غزل ۲۰	
<p>ز سوز عاشقان پروانه داری تو صد با عاشق دیوانه داری چرا خالی لب پیانه داری عجب تیر و کمان ترکانه داری اگر بسته در میخانه داری</p>	<p>قلق از سوزش پروانه داری نبوده عاشق لبی بحب قمریس لبالب جام خواهم ساقی از می ولم قربان این مزگان داری طریق بجزوی مسدود گردد</p>

آتراب آوازہ عشقت فزون باد | کہ باے و ہوسے خوش مستانہ داری

## غزل ۲۱

بہ بین در وقتا قن جسرت دیدار نگار من | کہ از نقش قدم پید است چشم انتظار من  
نگار از دیدن او چون پر پروانہ می سوزد | مگر دار و چراغ از داغ دل شہاسی تا من  
فلک را کرد از فطرت حرارت کورہ آتش | معاذ اللہ قدر گر بر زمین شست غبار من  
اگر استیجستی بخت ہمیت را دخی آید | بیایے و رسیدای کاش این شست غبار من  
بغیر از روئے حسرت کل دیگر در نظر ناید | بہ بیند گر کسے آئینہ لوح مزار من  
مبادا پائے تو در لغزش آید گر قدم نہی | صفایا صورت آئینہ می دار و غبار من

## غزل ۲۲

وہ کہ جان و دل من گشت پریشان بے تو | ز دو باز آئے کہ ہر یک شدہ حیران بے تو  
وعدہ وصل نکردے بہن خستہ وفا | جان من چند کشد محنت ہجران بے تو  
واقع از درد دل غمزہ و جان حزین | چکنم نیست کسے ای شہ خوبان بے تو  
و اسے صد وای کہ در بول مارا از مہر | نمکند چرخ فلک ذرہ در مان بے تو  
و در من نیست ہجر نام تو تا جان و ام | مونس جان حزین دیدہ گریان بے تو

## غزل ۲۳

از درد و بقرام فریاد رس الہی | کس نیست جز تو یارم فریاد رس الہی  
بے یار و ناتوانم برب رسیدہ جانم | جز تو دیگر نذارم فریاد رس الہی  
ہر در وادوائے ہر بچ را شفا لے | از تو کنم گدائے فریاد رس الہی  
سلطان بے وزیری خلاق بے نظیری | ز راق و شگیری فریاد رس الہی  
در دہرا و او کن ز رحمت ز تن جدا کن | ایمان بہن عطا کن فریاد رس الہی  
مسکین در دہم سوزندہ چون پندم | دل جز تو در نہ بندم فریاد رس الہی

ابنہا بے طہیدم غمنا بے کشیدم ہستم شکستہ خاطر در بند گیت قاصر	اکنون بجان رسیدم فریاد رس ہستی تو جملہ ناصر فریاد رس
---	---

## غزل ۲۴

مرحبا سید مکی مدنی العسری من بیدل بجال تو عجب حیدر انم چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر نہتے نیست بذات تو بنی آدم را ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات شب مزاج عروج تو ز افلاک گذشت ذات پاک تو کہ در ملک عرب کردہ ظهور نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام نسبت خود بہ سگت کردم و بس منتفعلم عاصیا نیم زمانیکی اعمال سپرس بہ در فیض تو استادہ لب صد عجز و نیاز سیدی انت جیبی و طبیب قلبی	دل جان با وفادایت چہ عجب خوش بقی اندلس چہ جال است برین بوالعجبی اے قریشی لعلی با شش طیبی بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی رحم فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبی بمقایسہ رسیدی ز سرچہ بیتی زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی زانکہ نسبت بسگ کوے تو شد بے اعلی سوے مارے شفاعت کن از بے سببی رومی و زنگی و ہندی بینی و حبیبی آمدہ پیش تو قدسی پے در مان طلبی
--	--

## غزل ۲۵

توئی کہ قبلہ ایمان و کعبہ جانے توئی حبیب خدا یا رسول صل اللہ بگرو بیت تو ہر روز چرخ میگرد خدا ز نور ظهور تو خلق پیدا کرد کیسکہ روے ترا دید و جوق را دید بجواب ہم ز جالت کیسکہ یافت نصب	چکو نہ کس نہ نہد بر در تو پیشانی تراست شاہی کونین و شان سلطانی کند بمصرع لولاک منقبت خوانی تو آفتاب جہا کتاب و نور رحانی کہ خود حدیث شریف تو ہستی منانی ز چشم او شدہ زائل حجاب ظلمانی
---	--



ملاحظه تو دل یوسف صبح ربوده خدا بوصفت جمالت به صفحه عارض ز آفرینش آدم تو بوده مقصود و گرنه مشقت گلی بود طینت آدم تو بوده بخدا نا خداے نوح نبی کنون سفینه است نگا بدر ز غرق نشسته است بر دوس قنطره صول ترا ب نعمت کونین از تو میخواهد	تو بی پیر من رشک ماه کنعانی نوشت سوره یوسف بخط ریحانی ترا ملائکه کردند سجده میبدانی ز تست عزت آدم تو فخر انسانی و گرنه کشتی ادگشته بود طوفانی که بحر جرم در آمد بحسب طغیانی که در جناب تو جایش بود بدیانی ز آفت دو جهان نیز امن و آمانی
---	--

## غزل ۲۶

اے چهره زیبای تو رشک بتان آری تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازگتری آقا قمارگیره ام همه بتان در زیده ام عالم همه بغیمای تو خلق خدا شیداے تو هرگز نیاید در نظر نقشه ز رویت خوبر من تو شدم تو سن شدی من تن شدم تو جان شدم خمس و غریب است و گدا افتاده در شهر شما	هر چند وصف میکنم در حسن زان زیبا تری و ز هر چه گویم بهتری حتا عجائب دلبری بسیار جوان دیده ام لیکن تو چیزی دیگری وے ز گس رعنائی تو آورده رسم کافری من این ندانم تو ملک مندر زند آدم پاری تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری باشد که از بهر خدا سوسه غریبان نگری
--	--

## غزل ۲۷

ماه نو پیش رخت آئینه دار روے تو از سربالین من جانم مشو یک دم جدا حور و غلمان را حمال دعوی حسن نیست وقت تو مثل مجنون کرده حال زار من	تو س گردون رشک دار و از کمان بر تو تا دلم خوش میکند زلف معتبر بوی تو منفعل گردد اگر خورشید بیند روے تو زین شده جانم فقط در شوق جست و جو تو
--	---

دگرستان زمان سروسی غیر از تو نیست خواستم هر چند در بان تعلق را کستم گاه پرسیدی نه احوال دل خانه خراب در شب وصلت که عهد نو عروسی تو بود گرگنی جو رو جفا یا کینی بر من عتاب و بیدم از کردگار خود پیمین خواهم دعا	از بیان دهم فزون وصف میان موسی تو لیک هر دم جذب دل میکشد خود ستی تو چون کنم شکوه تو ترسم ز چین ابروی تو یا قلم لذت عجب در شور پاسی و موسی تو خوش نماید عاشقان را هر چه باشد نغمی تو تا نه بگذارد فلک آسائش پیلوی تو
---	--

## غزل ۲۸

اچہ میرا ہی مسلمانان کہ سن خود را نمیدانم ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن نہ چھون عاشقان عشق نہ چھون زہد ان مکانم لامکان باشد نشانم بے نشان باشد نہ شرقی ام نہ غربی ام نہ بری ام نہ بھری ام نہ از خاکم نہ از بادم از آہم نہ از آتش الایامس تبریزی چرا ہستی درین عالم	نہ ترساؤ یہودیم نہ کبرم نے مسلمانم بجریا ہو و یاسن ہوو گر چیرے نمیدانم نہ چھون کافران کافر نہ دانشمند نادانم نہ تن باشد نہ جان باشد نباشد جان نام نہ از ملک عراقی ام نہ از خاک خراسانم نہ از آدم نہ از حوانہ از فرو و دل ضوانم بجز مستے و مدہوشی نہ باشد هیچ سامانم
--	---

## غزل ۲۹

دلش گر مہربان بودی چہ بودی مکانم لامکان بودی چہ بودی بگرد نامتہ آن نازنینے لب لبک تو آب زندگانی سگ کوے ترا بجایارہ خسرو	توان ناتوان بودی چہ بودی نشانم بے نشان بودی چہ بودی دل من ساربان بودی چہ بودی بکام عاشقان بودی چہ بودی کیے از بہر ان بودی چہ بودی
---	---

## غزل ۳۰

اے صاحب تاج و لوا محبوب عالم آفرین اے منبع علم و ہنر، مہبط روح الامین اے جامع اعجاز ہا اسی شایع جبل التین از بندگان مہر و مست ہر یک ز نور مستقیم نوری نہ دارد این مکان در لامکان گشتی کین مہر تو ام در آب و گل شوق جہالت و نشین بنا جلال دل را بخت ہم آرزو دارد دہن	اے سرور بہر و سرادی رحمت للعالمین اے رہبر حن و بشر اے صاحب شوق القمر اے شاہ اقلیم سخا اے شمع ملک ہرے افلاکیان خاک رہت شاہان گدای در گت کردی سفر تازین جہان اسی دستگیر امتان دائم تر از خاتم بدل جانم بیادست متعل اے پیشواے انبیا اے شافع روز جزا
---	--

## غزل ۳۱

مذاق عاشقی دارم بے دیدار میگردم خطا کارم گنہگارم بحال زار میگردم سخن مستانہ میگویم وے ہیشیار میگردم مریض تا تو انہم یکس و ناچار میگردم سیجا در دلم پیدا و من بیمار میگردم برائے گوہر معنی بدر یا تھر میگردم غلام شمس تبریزم قلند روار میگردم	نہ من بیوہ گرد کو چہ و بازار میگردم خدا یا رحم کن بر من پریشان وار میگردم شراب شوق سے نوشتم بگرد یا ر میگردم خطایم را عفو فرما گناہم را محو گردان گئے خندم گئے گریم گئے افتم گئے خیرم ہزاران غوطہ باخوڑم درین دریا بے بی پایان بیاساقی عنایت کن تو مولاناے رومی را
--	--

## غزل ۳۲

بہر خود ہم آل خود فراید رس یا مصطفیٰ وز ہر فوی النورین خود و از سوے حیدر مرتضیٰ جملہ ازو شد مقتدی اوہست از تو مقتدرے از نام شان سہل لنا و اشفع لنا یا مصطفیٰ یعطے لنا من و صلک اسی مالک ملک ہرے	بس ششدرم در حال خود حیران ہنم با مجتبیٰ از بہر صدق صاوتے و از بہر عدل عادے ہم بہر بیر پیر من کان پیر پیران جہان است آوردہ ام پیشیت شفیع نام بزرگان از یقین آمد یلمی بر دوت در پوزہ خواہان چون گدا
---	---

## غزل ۳۳

شدم بر صورتی عاشق کہ بر منہ میکنہ غوغا اگر رویش نمی بینم دو چشم چمنہ گردد خیالے را کہ میدارم غم را ہمدے باشد نگار من لبہ خوبی دوزلش نکنتہ دائر مرا از بہر جانانی قطامی شربتے باید	چہ صورت صورت دلبر چہ دلبر دلبریا چہ چشمہ چشمہ لولو چہ لولو لولو لالا چہ ہدم ہدم محرم چہ محرم محرم دلہا چہ نکنت نکنت عنبر چہ عنبر عنبر سارا چہ شربت شربت قابل چہ قابل قابل کانا
---	--

## غزل ۳۴

مسند شوکت شاہانہ مبارک باشد گل گلزار زری پوش طرب ساز بین شیشہ بندے چو خوش آویز گل رائش پاندان ارگچہ و جام مے و عطر و گلاب خوب این تازہ غزل تو بتلاش آوردے	شادی جشن درین خانہ مبارک باشد میسرا بند کہ جانا نہ سب ارک باشد خوشما بھجو پری خانہ مبارک باشد رونق بزم امیرانہ مبارک باشد طلب ہمت مردانہ مبارک باشد
---	---

## غزل ۳۵

اے دل من صید دامن زلف تو زلف تو بالائے سردار و مقام بند شد در زلف تو دلہا تمام داد و تشریف غلامے بندہ را لائی رخسار گل رنگ تو نیست رم کنند از دامن مرغان چہ عجب صبح اقبال است طالع ہر نفس	دام دلہا گشت نام زلف تو بس بلند آمد مقام زلف تو دام بند آمد تمام زلف تو زلف تو اے من غلام زلف تو جز نقاب مشکفام زلف تو جانب آرام رام زلف تو بندہ جامی را از شام زلف تو
---	--

## غزل ۳۶



یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی نازنین دلربا محبوب رب العالمین در شب معراج بودی جبرئیل نذر رکاب یا رسول اللہ تو دانی تہانت علیہ اند شمس تبریزی چو داند نفع تو پیغمبر	برگزیدہ ذوالجلال پاک بی ہمتا توئی نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی پانہادہ ہر سر یکبند خضر توئی عاجزان را رہنما و پیشواے ما توئی مصطفیٰ و محبتی و سید اعلیٰ توئی
غزل ۳۷	
یا رسول عربی شاہسوار مدنی در حریم حرم خاص تو جبرئیل غلام تو کہ در باغ رسالت قدرت سوزست رخ بران وضہ کن خاک رش شو جامی	بلبل مکہ و بلحا و سیل یمن کمترین بندہ در گاہ اویس قرنی سر و بلغ ملکوتی و گل یاسمن زانکہ تو بلبل آن باغ وفای چمنی
غزل ۳۸	
بدام آن پری نورشید رخسار چو مجنون در طریق عشق لیے ز لہجہ و آہ ہر عشق یوسف لبش می گفت با مادر بسم بریدے سعد یا از من تو الفت	گرفت ارم گرفت ارم گرفت پرستارم پرستارم پرستار خندید ارم خندید ارم خندید شکر بارم شکر بارم شکر بار وفا دارم وفا دارم وفا دار
غزل ۳۹	
جلوہ حسن یار می بینم چہ بلا بود ناوک نگش در فراق تو صورت بسمل کردہ ام در غمش گریبان چاک	قدرت کردگار می بینم مرغ دل را شکار می بینم دل خود بیعت دار می بینم در کفن جسم زار می بینم

چشم تو گر چاہوے چین است گلشن دہر را بقائے نیست صدنہ مرگ ہم کم است از و خود بخود پیش یار اے عاشق	زلف مشک تارے میں کہ خندان گہ بارے میں انچہ درانتظارے میں راز دل آشکارے میں
--	---

غزل ۴۰

مرحبا احمد بے میسم محمد بقے گشت خورشید فلک شہرہ جان بخشی تو ہجر تو مرگ حلال تو حیات ہست حیات گر بگویم کہ ایازے و خدا محمود است یا جیبی ار نے گفت خدا مثل کلیم برو اے خضر دلم تشنہ دیدار کسے ہست	عین ربے بہ حقیقت و مجاز عربی آمدہ عیسیٰ مریم پے درمان طلبی جسم راجانے و جاناتانے و روح قلبی بسر عشق کہ امین ہم بنو دے ادبی حق پسند این چه جمال است بین بلخی نچرم آب بقا جان دہم از تشنہ لبی
--	--

غزل ۴۱

اے سہران ہر دو عالم را تو در عالم سہری پا نہادی بر فراز عرش زین بیہر بست آبروے دین و ایمانی تو اے درہم پیش از لوح و قلم نور تو شد جلوہ طراز یا رسول اللہ چہ گویم وصف ذات پاک تو چون نہاشم یا محمد را از تو سن بہیدوار	ختم شد بر ذات پاکت منصب پیغمبری نیست از خاکی نژادان با کوس نامہری از تو نیست یافت در کونین تاج مہر جملہ موجودات عالم را تو خود سر و قری ہر چہ گویم از ان صدمہ تباہ تری کار ساز عاجزان و در عرصہ گاہ محشری
--	--

غزل ۴۲

ہر کجا باشم اسیر دام آغوش تو ام میکنی یادم ولی یاد تو نمی آیم ہنو ز	بسکہ نزدیک تو ام از دل فراموش تو ام مصرعہ دلچسپ از خاطر فراموش تو ام
--	---

در تب انکم حرفی لعل لب تو می چیم	من کباب آتش بسیار خاموش توام
گلنجیب مهر میرز و شکستہای ماه	آنقدر کر خوشتین فتم در آغوش توام
طوق قمری جلوہ چشم پری با من کند	اینقدر دیوانہ سرو قبا پوش توام
<b>مختصر ناری</b>	
اے شہنشاہ صسل علی مجتبی	ہست ذات تو حلاصہ زمہ جملہ بنی
ہمہ راوردین است ز شرقی غزنی	مرحبا سید کی مدنے اعرابی
دل و جان با وفاست چہ عجب خوش لقی	
یا فتم آنستہ وصف رخ تو طالع	والضحیٰ نور حسین تو زہے صل علی
سورہ شمس تو صیف رخت گفت خدا	نسبت نیست بذات تو مہنہ آدم را
بر ترا از آدم و عالم توجیہ عالی نیسی	
عرش پر نور شد از ذات تو اے نور قدم	حور و غلمان سر خود را بکنند پیش تو خم
گفت یوسف کہ چمن تو زہے شتا قم	من بیدل بچال تو عجب جسد انم
اللہ اللہ چہ جمال است برین یو لعلی	
روے تو مطلع خورشید عنایات تمام	شاد گشتند ز تو لید تو ہر خاص و عام
یافتہ گلشن کوین خوشتر است تمام	نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرہ آفاق بہ شیرین طبعی	
ہست در بان در پاک تو روح الاعظم	مختصر دانستہ گدائے تو شاہان نعم
عذر مارا بپند پر اے تو چشم عالم	نسبت خود بسکت کردم و بس منتفعم
ز انکہ نسبت بہ برگ کوی تو شد بادی ادبی	
مخزن کوین تو نے آمدہ اے مایہ نور	ذکر تو ہست بہ تو ریت نہ تنہا مسطور

نیز وصف تو خدا کر دور انجیل و زبور	ذات پاک تو کہ در ملک عرب کردہ ظهور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
وصف ذات تو چہ گویم شدہ والد درجات	بالعاب دہشت قدر رسد ہم نہ نبات
عرض داریم ز تو بعد ہزاران صلوات	ماہمہ تشنہ لبانیم و توستے آب حیات
الطف فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبی	
اتمس است ز تو مالک روز محشر	چون شود شعلہ نشان روز جزا حدت خور
از تو امید ہمین است قسم کوثر	چشم رحمت بکشا سوسے من انداز نظر
احضرت بشی بستی ہاشمی و مطلبی	
بدی عرصہ کو نین چو سپ تو نوشت	آوم و نوح زدہ بر سر فتراک تو دست
رتبہ تو ز حد مرتبہ بالا تر رفت	شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامے کہ رسیدے نرسد ہیج بنی	
یک نظر سوسے من انداز شدہ بندہ نواز	حکم فرما بیا امیدم بزبان اعجاز
ماہمہ بے سرو سامان و تو مارا ہمہ ساز	بدر فیض تو استادہ بصدع بحر و نیاز
زنگی و رومی و ہندے مینی و حبلی	
ایستاد است خلیل احمد پیش تو نبی	نظر ہر بروکن شدہ عالی نسب
ز آتش ہجر تو بگذشت ز حد تشنہ لبی	سیدے انت جیبی و طبیب قلبی
آمدہ پیش تو قدسی پے در زمان طلبی	
مجنس و دیگر	
اے بتلاے عشق تو جن و بشر چور و پری	روشن ز عکس حسن تو آئینہ پیغمبری
نور رخت را مشترے ہم زہرہ ہم مشتری	اے چہرہ زیبایے شک تباں آوری
ہر چند وصف میکنم در حسن زان زیبائری	



نے جو رواردنے پری باتو مجال ہمسری	از دلبران ہم دلبری خستہ است بر تو دلبری
تو فخر مرخا و رسے تو رشک ماہ انوری	تو از پری چاک تری و از برگ گل ناز کتری
د از ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری	
من بلبل شوریدہ ام کز برگ گل رنجیدہ ام	ہر چار سو نالیدہ ام در جستجو کوشیدہ ام
ہر غنچہ را بوییدہ ام از ہر چین گل چیدہ ام	آفاقہا گردیدہ ام مرستان وزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری	
اے نوریزدان سرسبز از طلعت تہ جلوه گر	اے خلعت وحدت بہتر تاج حقیقت کیب ہر
مشعل بکفہا گرد و اگر خورشید تابان در بدر	ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر
شعے نداغم یا قمر فرزند آدم یا پری	
حق گویدت کامی عین حق جان بودی و با جان شدی	از نور من پیدا شدی و از ذات من پیمان شدی
من جوہر معنی شدم تو صورت انسان شدی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگر تو دیگری	
خورشید نقش پاے تو گردون چمن پیراے تو	در ہر سرے سوداے تو در ہر ولے غوغاے تو
ای عرش عظم جاے تو ای عاشقت مولائے تو	عالم ہمہ بغیاے تو خلق خدا شیداے تو
این نرگس رعناے تو آور در رسم کافری	
در بارگاہ مصطفیٰ میکرد این با تفت ندا	اے شافع روز جزا دے خواجہ ہر دوسرا
سر تابیایے سہ لقا چون شہید بے نوا	خسرو غریب است فکدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بگری	
اشعار متفرق فارسی	
آرزو دارم کہ حناک آن قدم	تو تیاے چشم سازم و مہبدم

تہنہ عشق از دیدار خیزند  
 ز بس بکسب غم مشق لاغری کورم  
 اگر شود لطف و کرم در شان من  
 ز جوش گریہ شکست گلگون  
 دو گونه رنج و غذا بست جان مجنون  
 چه غم دیوار است را کہ باشد چون شیتیان  
 گناہ گر چه بنود اختیار ما حافط  
 گردوم از تو نقش توام در نظر من است  
 بے تو جان قطره ایست بر لب شوق  
 گنج قارون کہ فرد میرود از قعر منور  
 دور از تو سر اسیمہ ترازو و دیر غم  
 آتش مزاج من بگذرا این عتاب را  
 ہر کہ او نیک مے کند یاد  
 تا طبع نازکت نہ پذیرد ملائت  
 ما ز یاران چشم یارے داشتیم  
 روزم بغم و شب بے الم می گذرد  
 دادست دست حق کہ بدست وری وے  
 گفتگوے ناملائم نیست رسم عاقلان  
 ما بیا تو سلامت بخمال تو خوشیم  
 گناہ من ارنا مدے در شمار  
 ندانم آن گل خندان چه رنگ بودارد

بسا کین دولت از گفتار خیزند  
 تم بکاغذ مسطر کشیدہ میماند  
 جلوہ طاعت و ہر عصیان من  
 شدہ مژگان من فوارہ خون  
 بلاے صحبت لیلی و فرقت لیلی  
 چہ بال از موج بحر آنرا کہ دارد لوح کشتیان  
 تو در طریق ادب کوش و گناہ من است  
 دل پیش تست دولت من نقد بر من است  
 ورتو دیر آمدے چکیہ دایک  
 خواندہ باشی کہ ہم از غیرت درویش است  
 بے بزم تو خون میچکد از چشم ایام غم  
 چین بر چین ندید کسے آفتاب را  
 نیک و بد ہر چہ می کند یاد  
 آن بہ کہ نامہ را بدعا مختصر کنم  
 خود غلط بود آنچه ما پنداشتیم  
 عمر ہمہ با محنت و غم می گذرد  
 داد و گرد نہ بہتر ازین پشتخار دست  
 از برای نرم گفتن شد زبان بی استخوان  
 غیر نادیدن تو ہیچ پریشانی نیست  
 ترانام کہ بودی آمرزگار  
 کہ مرغ ہر چہ گفت گوے او دارد

رسید مروہ از انجاد فرج گشت پدید ازین توید رخ شد شلفقه و شاداب هر ایک چشم خواب نیست بر بستر تنائی آب چون در روغن افتد ناله خیر و اوج مرغ درین سرای کس نوع کن بخشی سخی تا زده ایم لطف خود از من کن دریغ	چنانکه قطره باران به کاه خشک رسید چنانکه باغ ز شبنم چنانکه گل ز نسیم به هر آواز پائے چشم بکشایم کمی آئی صحبت ناخوش باشد مفره آزار با که بهتر از سخن خوب یادگار نیست بعد از وفات کس به کس حسان نمیکند
--	---

## اشعار در ذکر نامه و پیام

بی پایان آمد این دفتر حکایت همچنان باقی نامه سہل است نوشتن به تو لیکن ترسم نامه شوق ترا من مختصر خواهم نوشت لنغمای دل بود پیچیده و مکتوب بن نویسم نامه از بسکه خون میگیرم از هجرت ور کنار نامه اغیار یادم کرده مے نویسم نامه و مشتاق دیدار تو ام قاصد رسید و نامه رسید و خبر رسید چیدی پی جان دل غمیده ای چن شد شرح شوق مینوشتم دیدہ و نبار گفت راه و رسمت و دستداران را قلم گرفتم و گفتم سلام بنویسم شکایت شب هجران و فرقت دوری بر دیگران نوشت بے نامه وفا	بصد دفتر نشاید گفت حسب حال شتافی که تو آن نامه بخوانی که در و نام من است بیشتر از بیشتر از بیشتر خواهم نوشت از شکست نامه خواهی یافت مضمون مرا تو گوئی کاغذ مکتوب من رنگ خدا دارد تا بدانم بعد ازین قدر فراموشکاریست بسته ام ز کس صفت بز نامه چشم خویش را در حیرتم که جان بکدامے کنم نشان را دلخوش و خوش خوش آب ز دیده بیرون شد جلے سر صیاش بگذاری که من خواهم نوشت که بیاد آورند یا ران را + شکایت شب هجران تمام بنویسم ز حد گذشت ندانم کدام بنویسم بر جاشیہ سلام هم از من دریغ داشت
--	---

از براسه نامه ما قاصد دکانریت	کاروان اشک ما منزل بنزل میرود
اشعار در شوق و تمنا	
ز حد گذشت جدائی میان ما و دوست بیا که بے تو بجان آدم ز تنسائی بیا که بے گل رویت بهار دلگیر است نگه نمیرود از ضعف تا در دیده	بیا بیا که فدا سے تو ام بیا ای دوست بیا که نیست مرا بیش ازین شک بیا دہان غنچہ ز خشکے چو طفل بے شیر است از ان زمان کہ تو رفتی نگاہ پیار است
اشعار فراقیہ	
انچہ من دیدم و سن سیکشم از جو فراق ز بھران دیدہ ام حالیکہ کافرا اجل بند غریب کوے تو ام بادطن چہ کار مرا ندانم دل چہ شد لیکن ز خون دیہ دستم اگر اجل روز فراق آمد و بسوزنی نیست	کہ شنیداست و کہ دیدہ است کہ پیش آید خدا کوتاہ سازد عمر ایام جدائی را سیردہ ام بتو خود را بمن چہ کار مرا کہ مرغی داشتم در آشیان سینہ بسمل شد من اگر گشتہ شوم بہتر ازین روزی نیست
اشعار در ذکر وداع	
امشب وداع یار زمر گم علامت است بگذارتا بگیم چون ابر در بہاران ورود اعش گر ز فتم احتیاج غدر نیست توان بہجر تو آسان وداع جان کردن شب حرف وداع از لب دلدار شنیدم رفتم از ہوشش وقت رفتن یار یار وداع میکند تاب وداع یار کو روز سے وداع بر سر کویت ز خون دل	شام فراق نیست کہ صبح قیامت است کز سنگ گریخیزد وقت وداع یاران دوست یاران کہ تہنقبیل ہجران شکل است دل وداع تو آسان نمی توان کردن آہ این چہ سخن بود کہ این بار شنیدم او چنان رفت و من چنین فرستم وعدہ وصل میدہر طاقت انتظار کو صد جان نشان دیدہ پر نم گذاشتم



اشعار و انتظار

<p>طاقت نماند ماری روی یار بودن خوش آن حیات که در انتظار میگذرد تنهاییا تو نیستی که تنها نشسته ام بیا که گوش بر آواز چشمم بر راهم خانه تست دل ای خانه بر انداز بیا خوشم که روز و شب من بفریاد گذشت بهران ندیده که بر آنی عذاب چیست وزدور می نشینی و نظاره میکنی خالد باروز قیامت شب بهران باشد کسی که از تو شود و در این چنین سوزد ورنه جان دادن مایه نهمه دشوار بود که رسوا کرد و ناحق در عرب عشق فلان مارا صدر و زان بیک شب بهران نمی رسد شمر منده ام که بے تو چرا زنده مانده ام کز خیال اهل درد همین بنده مانده ام ده خود را تسلی تا بکجه چشمم بر آه من که جانم میسرد و تا بر سرم صیاد می آید</p>	<p>عمری گذشت تا که در انتظار بودن اگر چه وعده خوابان و فانی دارد براه وعده ای گل خوابان نشسته ام نشسته بر سر راه است گریه و آه من انتظار طلب و وعده تکلیف چسرا شیم بگریه و روزم در انتظار گذشت زاهد مگو عذاب عذاب قیامت است من افکنی تو بر تن من آتش فراق شب بهران تو از روز قیامت کم نیست زمان زمان دلم از آه آتشین سوزد مرگ را تلخ با حسرت دیدار تو کرد شب یله بقوم خویش گفت از درو محرومی گویند روز حشر بیایان نمی رسد دور از حریم وصل تو شمر منده مانده ام بیدرد من به محنت عجب مان کش مرا ز دوست تا بکجه نو میدگر دو نگاه من بدام انتظار او من آن صید گرفتارم</p>
<p>دلم هم می پندای سینده شست رمی آید اے درو داسے بر تو که درمان من رسید</p>	<p>بگو شتم مشوه وصل از درو دیواری آید قاصد رساند مرده که جانان من رسید</p>

اشعار متعلق به قدوم مسافران

بخت سوسیم چه آئی اسی سرم پامال تو بازم زیار و عده دیدار میسر شد امروز عجب مضطربم بے سببی نیست	باش تا جاغم بدون آید با استقبال تو دل در طپیدن است مگر یار میسر شد گریار سر وقت من آید عجب نیست
---	---

## اشعار و عده و عهد و پیمان

اے صبر یا پیدار که پیمان شکست یار قریب و عده امروز فردا کار نکشاید صبح امید و شب وصل در ایام تو نیست اے عهد شکن با تو اگر کار نبوده دل به مهرش چه نعم تکیه بعدش چه کنم	کارم ز دست رفت و نیامد بدست یار که من امروز فردا را نمیدانم نمی دانم دیدم ام دفتر پیمان بتان حرف بگرفت کار دل ما این همه دشوار نبوده که بیک صحبت اغیار و دیگرگون گردد
--	---

## اشعار مناسب بزرگان از خردوان

سشنیده ام که ز من یاد می کنی گاه شد آرزوی تو از حد اسید داران را غریب کوے تو ام با وطن چه کار مرا ذوق الطاف تو اے کاش نمی یافت دلم سازم قدم ز دیده و آیم بسوے تو	خوش آن گد که گئی یاد او کند شاهی چو اشتیاق مہ عید روزہ داران را سپرده ام بتو خود را بمن چه کار مرا یاد بهر لطف تو اکنون سبب صدالم است تا هر قدم بدیده کشم خاک کوے تو
--	--

## اشعار جواب نصلح

من پسند کسان نمی کنم گوش ناصحی بیووه میگوید که دل بردار ازو نمیدانم ز منع گریه نفی چیست ناصح را	این را به کس دگر بگوئید من به فرمان دلم یا دل بفرمان منست دل از من دیده از من آستین از من کنار از من
---	--

## اشعار و تشکر

باند مرسته زان خاک آستان شده ام	غبار کوے تو ام گر بر آسمان شده ام
---------------------------------	-----------------------------------

<p>احسان دوست در حق من بی نہایت است</p>	<p>من بے زبان کدام کیے را بیان کنم</p>
<p>اشعار اظہار بیگناہی خود</p>	<p></p>
<p>دگر مرا بہ چه نقص سیر منہم کردے نمیدانم گناہم چیست کز من سرگران اری آنکہ از چشم تو افگند مرا بہ تفصیر</p>	<p>چہ کردہ ام کہ بمن التفات کم کردے سرت گردم قصورے در وفای خود نمی بینم چشم دارم بہ ہمین در گرفتار شود</p>
<p>اشعار بیوفائی خود بر ویان</p>	<p></p>
<p>ہر جفاے کہ کنے راحت جانست ولی تو شرط یارے و رسم وفاداری نمی دانے یار بے پروا و فریاد دل من بے اثر گر یار ز احوال من آگاہ نئے بود بصد کرشمہ و نازم شکار خود کردے بدستے شد کہ رہ مر و وفا مسدود است چو مے بینم کسے از کوے اور نشاد می آمد رو امدار چو لے بیس و از عنہ تو</p>	<p>رسم انصاف مہا و از جہان برخیزد ہمین دل میتوانے برود و لداری نمی دانی ہم ز دل فریاد ہا دارم ہم از فریاد رس در دمن سودا زودہ جانکاہ نئے بود کنون کنارہ گرفتے چو کار خود کردے نہ کسے میرود آنجا نہ کسے مے آید فریہ کزوے اول خوردہ بودم یا دمی آید تو ہم چو لے و از خود امید ہا دارے</p>
<p>اشعار شکایت</p>	<p></p>
<p>شرط عشق است کہ از دوست شکایت نکتند ہزار شکر کہ مارا سر شکایت نیست بنشین و مے کہ شکوہ ز درد نہان کنم با و رجوع شکوہ ز جانان نئے کنم از شکوہ بس کنم کہ دل یا ز نازک است</p>	<p>لیکن از شوق حکایت بزبان مے آید و گرنہ قصہ جور ترا نہایت نیست جورے کہ کردہ بتو خاطر نشان کنم گیرم جہان کہ وعدہ نمود و وفا نکرد خوے کرشمہ نازک و بسیار نازک است</p>
<p>اشعار در اظہار دوستی غائبانہ</p>	<p></p>

نزدیک شد که عشق نمان بر ملا شود زمانه دشمن و ما بیداریم و بخت سیاه با خلق آشنا نشود قبل از آنکه تو میخواهم از خدا بد حاصل هزار جان	چشم نیاز و ناز بهم آشنا شود تو رحم گر نکنی کار مشکل افتاد است بیگانه باشد از همه کس آشنا تو قاصد هزار را بیدارم برای تو
---	--

## اشعار شوقیه و شکایت آمیز

بیایب که جدائی نهایتی دارد تا بکے از بزم وصلت دور میداری مرا نمی آئی نمی خوانی نمی جویی نمی پرسی	طپیدن دل بے صبر فایتی دارد تا بکے آواره و مجور میدارے مرا چرا از آشنایان این قدر کس بخیر باشد
--	---

## اشعار طعن آمیز به معشوق

تو وفا باد گر آن کن که من خسته دل با غیر من نشیند و دشنام میدهد خریدار تو بسیار اند بهر امتحان باری	زنده از بهر سخن ام که جفاے تو کشم مارا بنور بوسه به سپینام میدهد طلب کن نقد جان تا قیمت یاران شود پیدا
---	--

## اشعار رشک

ز جور و نه عتاب و نه کین میکشد مرا رشک آن ناز که گرفتار تو ام میسوزد	با غیبه لطف میکنی این میکشد مرا کز تو حیران شود و تکیه بد یوار کند
---	---

## اشعار حالات حسن

خوشحال آنکه دید ترا و سپرد جان آنچنان بیگانه ام از مردمان در عشق تو رسم کجا است این تو بگو در کدام شهر روزی چشم چو پیرسند که خون تو که ریخت نه درد میدود و از دل نه تاب می آید	اگر نشد که هجر کدام است و وصل چیست کاشنای من همان نا آشنای من بود دل میبرد و چشم به بالای من کنست آه حسرت کشم و سوے تو نظاره کنم نه صبح می شود و امشب نه خواب می آید
--	--



نگہ تا کے گریزان دارم از تو اگر از عشق بودم که چسان می باشد	اگرست ارم چه پنهان دارم از تو بخیبر کرد چنانم که خبر دار شدم
اشعار در وصف جمال	
نمیدانم کس در عشق او غیر از خدا عالم هیچ میدانم چه اے سر و قامت میکنی بدل زد یا بس زد یا بس زد	عجب حال بدی دارم درین سودا و شا عالم سیکشی و زنده می سازی قیامت می کنی چه داند کس محبت بر کعبا زد
اشعار ذکر آه و ناله	
میل اشکم رفته رفته در گلو زنجیر شد گریه های خانگی دل را تسلی بخش نیست تنگ آمدم اے ناله دلخواه کجائی	طفل و انگیر ما آخر گریبان گیر شد در بیابان میتوان فریاد خاطر خواه کرد فریادی ام از دست تو ای آه کجائی
اشعار حسرت و محرومی	
خبر من بر ساینده مرغان چمن مدتی شد که ز خاک قدمش محروم مار از خاک کویت پیراهن است بر تن بعالم هر کرا بنیم بدل در دوغی دارد	که هم آواز شما در قفسی افتاد است در میان من و او بوسه به پیغام افتاد آنهم ز اشک حسرت صد چاک تا بدانم زدست غم سنال ایدل که غم هم عالمی دارد
اشعار آه و درد	
من هر چه دیده ام ز دل و دیده دیده ام چه شور بود که عشقت بمن کرامت کرد دل را نوید آمدن او نمیدهم روز را ساخت چون شب تیره آناه از فراق الهی نرم گردان از کرم دلما ی خوبان را	گاسه ز دل بود گلگه گاسه ز دیده ام که نار سیده قیامت دلم قیامت کرد ترسم بجال خود بگذار دگر مرا نه چند سوزیم از فراق آه از فراق آه از فراق و گرنه عشق را نا پید کن یا عشق بازان را

دلہا ہمہ جرح قتا دند بہ یک سو	این کو چہ آنشوخ ستمگار نباشد
اشعار مکتب ادیب	
ماہ من در مکتب من بر سر رہ منتظر ما و مجنون ہم سبق بودیم در دیوان عشق نمیدانم کہ دادے تہذیب تعلیم سیدادت ز قید مکتب اندوہ آزادم بحسب مالد	اے معلم کی زبان آن سرور آزاد کن اے صبحار رفت مادر کو چہ ہا رسوا شدیم تو ہرگز این قدر بر بنوادی کیست تہادت ز خوشحالے دم طفل معلم مردہ را ماند
اشعار متفرقہ	
صائب دو چیز می شکند قدر شعر را صائب با خلعت سائل بر نیم در کرد گر چہ مرغ نیم بسیل ماندہ ام در قید تو ایجان تو اگر جان طلبی جان تو بخشم نہ پرستے ز گلے ز پیام از خارے جگر ز زخم تو معمور دل بہ غم شاد است برو بکار خود اے واعظ این چہ میارے دل من لفظ و یا د تو معنی گرد و رم از تو نفش تو ام در نظر پس است شب تاریک و بیم موج و گرداب چنین حاصل اشتیاقیکہ بدیدارتو دار دل من سواد دیدہ جل کردم نوشتم نامہ سوئی تو این شکایت نامہ نامہ ربانی با جز تست حال من دیدست قاصد حبیب نامہ است	تحسین ناشناس سبکوت سخن شناس بے زری کردین انچہ بقارون زر کرد یا بکش یادانہ وہ یا از نفس آزاد کن از جان چہ عزیز است بگو آن تو بخشم درین چمن بچہ دل خوش کند گر قمارے بہمین جور تو اقلیم در و آبا د است مراقبہ دل از کف ترا چہ افتاد است معنی از لفظ کے جدا باشد دل پیش تست دولت من بقید پس است کجا داند حال ما بسکساران ساحل با دل من داند من دغم و داند دل من کہ نامہ نگام خواندن چشم من افتد برے تو انچہ دیدم از جدائی با جدا خواہم نوشت گر نویسم زندہ ام بر خویش تمت میکنم

موتے شد کہ رہ و وفا مسدود است دل بتو دادم و افسوس نمی دانم اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را یاد تو شب و روز قرین دلم است از حلقہ بندگیت برون نشوم	نہ کد امے رو و آخبا نہ کسے مے آمد کہ پس از برون دل شوخ چین خواہی شد بدل روشن نمیکردم چراغ آشنائی را لطف و کرمست گوشہ نشین دلم است نا نقش حیات در نگین دلم است
---	---

### مستزاد اردو

#### مستزاد اول

حالی دل کس سے کہوں کوئی بھی غمنا از نہیں غمِ فرقت کے سوا  
اور اگر پوچھے کوئی قابلِ اظہار نہیں چپکا رہنما ہی بھلا  
زلف کے پیچ سے چھپ سکتا نہیں کوئی دل اور یہ پیچ بہ تیج  
کو لٹا لٹا ہے کہ جو اس میں گرفتار نہیں ہو عجب دامنِ بلا  
سیکڑوں میں جگر افکار ہزاروں دلریش ترے ہاتھوں لیکن  
پاس تیرے کوئی خنجر نہ کوئی تلوار نہیں ہاں مگر ناز و ادا  
کیا تیری چشمِ سیہ مست کی کیفیت ہو کہ جان ہو بدست  
جس کو اب دیکھو وہ بدست ہو ہمشیار نہیں اسیبت ہو شربِ ربا  
مرے خاکِ دریا پر عشاقِ خطہ کہ جو ہونا ہو سو ہو  
اٹھ کے اب جاؤ کہانِ طاقتِ رفا نہیں مثلِ نقشِ کف پا

#### مستزاد دوم

حیف صد حیف تجھے عشق کا آزار ہوا مفت بہیا رہا  
وہ میخانہ معالجِ مرا نہ نہا رہا ایسا بیزار ہوا  
پڑنے ہی آنکھ بیان اپنا ہوا کام تمام آیا الفت کا پیام

ہر سر نیزہ مرگان صنم پار ہوا میں دل افکار ہوا  
 آپ کے آنے کی دانش نہایت تھی خوشی بس تمنا تھی یہی  
 مہر و ش کلبہ غم مطلع انوار ہوا خوش دل زار ہوا  
 یار بے مہر وفا ہی یہ نہ تھا دل کو یقین تادم باز پسین  
 رحم کا اُس کے نہ میں آہ سزاوار ہوا وہ نہ غمخوار ہوا  
 کوئی مقصد نہ برآیا مرا ایسا دل نصیب بھر کجا وصل حبیب  
 میرا دشمن یہ عبت چسپ ستمگار ہوا غم کا بنار ہوا  
 طاہر اس شوخ کو پرہیز تو تھا حد سے فزون کیوں نہ اب شکر کروں  
 وصل پر بارے رضا مند وہ دلدار ہوا مجھ سے اقرار ہوا

## مستزاد سوم

جا پھنسا طائر دل اپنا بصد شوق پری تیری کاکل میں صنم  
 ہاے آزار کسی ڈھب کا اسے دے نہ ذری لطف کراور کر کم  
 ہجر کے جو رکی اب تاب نہیں ہے مجھ میں سچ یہ کہتا ہوں ابھی  
 دلبری اب تو ذرا بہر خدا کر تو مری جان من کر نہ ستم  
 تیری مہی کی دھڑکی پان کی سرخی نے پری قتل کر ڈالا مجھے  
 دیکھ تو خنجر مرگان لے گیا کیلہی پری رہا ہونٹھوں پہ یہ دم  
 جان من تیری ہی الفت میں بہ برباد ہوا سو گلہ کس سے کروں  
 مثل سیاب کے بیابا ہوں فرقت میں تری ای صنم جبری قسم  
 دین دول دونوں دیے دولت ایمان بھی ہی اس ہالیوں نے تجھے  
 دلبری تپہ بھی تو نے نہ ذرا ہاے کری یہ ہی سینہ پہ الم

## مستزاد چہارم



اس عشق نے یا رونجھے دینا سے اٹھایا دیوانہ بنا کے  
 زلفون میں پری رو کے گرفتار کرایا پھر شانہ بنا کے  
 پھر شوق کے شیشے میں شراب عقل کی اپنے بھر بھر کے پلائی  
 پھر میرا تماشا یہ سب عالم کو دکھایا مستانہ بنا کے  
 بیدل کیا دلبر نے عبث لیکے مراد کس مکر و ہنسر سے  
 پھر لگا کان کی بالی میں جھلا یا دُردانہ بنا کے  
 نزدیک رقیبوں کے صنم رات کو بیٹھا مجلس کیا روشن  
 پھر انپی شمع رو کے اوپر ہم کو جھلایا پروانہ بنا کے  
 غیروں کو بلا کر وہ لگا پاس بٹھانے مدت کے گویا دوست  
 ہم دوست یگانہ کو الگ دوڑ بٹھایا بیگانہ بنا کے  
 اکبر کی بھی عرض جواب حق سے شب و روز کرنا تو طالب  
 دُنیائیں اگر رکھنا ہو تو رکھ لے خدایا مردانہ بنا کے

### مستزاد چیم

میں ہوں عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہیں کہ ہر غم میری غذا  
 تو ہوں معشوق تجھے غم سے سرو کا نہیں کھائے غم تیری بلا  
 دل و دین تیرے حوالے کیے کرتے ہی طلب اور جو کچھ کہا سب  
 پھر جو نیاز ہو تو جھکو بتا اُس کا سبب میری تقصیر ہو کیا  
 بھیجے خط سیکڑوں لکھ کر تھیں ہشیاری سے بڑی دشواری سے  
 تم نے بھیجا نہ جواب ایک بھی عیاری سے یہ ہر قسمت کا لکھا  
 طلب بوسہ یہ کیوں اتنا بُرا مانتے ہو ہمیں پہچانتے ہو  
 دیکھو ہم ہیں وہی جاننا نہیں جانتے ہو کرتے ہیں جان خدا

ہر حیات ابدی گر ہوشمادت حاصل ترے ہاتھوں قاتل  
 تیرے آبِ دم شمشیر کو تیرا بسل سمجھے ہے آبِ بخت  
 کیا کون تیرے مین اندازِ واداکا عالم ہر قسم ہائے ستم  
 دیکھ کر ہوش رہین کیا کہ مکمل جاے ہر دم اے بت ہوش رُبا  
 نہ تو تقریر سے ہو کام نہ تحریر سے ہوا ورنہ تدبیر سے ہو  
 مہم تو کہتے ہیں ظفر جو کہ ہو تقدیر سے ہو ہر یہی بات جب

## مستزاد ہفتم

زلزلے پر بیچ مین دل ایسا کرتا ہوا چھٹن دسوار ہوا  
 بیٹھے بٹھلائے نیا عشق کا آزار ہوا مفت ہمیں ہوا  
 ہر دم وہم نفس و مونس و ہزار و رفیق نہ رہا کوئی شفیق  
 دور و فرقت کے سوا کوئی نہ غوار ہوا غم فقط یا رہا  
 خاک صحرا کی ترے بھر مین چھانی ایسی حیثیت تک نہ رہی  
 پاؤں تلون سے مرے دشت کا سرخار ہوا کیسا ناچار ہوا  
 مجھے چھپ چھپ کے غم اے یا جو یون جانے ہوا سکا باعث تو کو  
 کون ہر مرے سوا کس سے نیا پیار ہوا کون و لدار ہوا  
 بار بار تجھے کہا ہاے نہ مانا کنا غم چڑا اب سہنا  
 آخر شِ دَامِ محبت کا گرفتار ہوا خوب اے یا رہا ہوا  
 یا رکی سنگدلی کی نہ خبر تھی اصلاً ہم کو عالم بخدا  
 دے تقدیر کہ وہ یا رستمگار ہوا تن پہ سر بار ہوا

## مستزاد ہفتم

دیکھ سکتا ہو کوئی کب تجھے اے رشکِ فری کہے تابِ نظر

نہ رہے حضرت موسیٰ کی طرح غش میں خبر چہرہ دکھلاؤ اگر  
 عاشق زار کو ہر دور دل دور و جگر ہے بہت حال بہتر  
 چشم رحمت بکشا سوئے سن انداز نظر اے شہ جن و بشر  
 اے صبا ہو جو ترا کو چہ جانان میں گذر کیو با ویدہ تر  
 ترے عاشق کی تپ غم سے ہر حالت اتبر کچھ نہیں تجھ کو خبر  
 ہو گئی عمر بسر حمد جوانی گذرا کچھ بھی وقفہ نہ رہا  
 غافل و جاگو اٹھ صبح ہوئی باندھو کمر بج گیا کو سس سحر  
 کیون یہ سنسان شب ہجر کی کیا مر گئے سب نہیں کھلتا یہ سبب  
 بولے ہر کوئی مؤذن نہ کوئی مرغ سحر اور نہ بچتا ہے گھر  
 دل میں ہو یا دہری سر میں ہو سودا تیرا جان ہر تجھ پہ فدا  
 تیرا ہی دیکھنا ہے آنکھ کو منظور نظر گوش مشتاق خبر  
 آکے لاشے پر مرے پیارے نہ منہ کو ڈھانکو غزہ بجا نہ کرو  
 آنکھ میں مروے کی رہتا ہر کمان نور نظر شوق سے دیکھو ادھر  
 خوب سمجھا ہوں کہ ہر سب میں تجلی تیری کھل گئی آنکھ مری  
 عرش سے فرش تک چاہے نظر جائے جدھر تو ہی آتا ہو نظر  
 نہ پیسے جو ترا دل تو یہ ہر بات عجیب کیا کون والے نصیب  
 سوزِ فرقت میں کروں تالا پُرور و اگر کرے پھر میں اثر  
 کون ہے جس کو ترا عشق کہ اے یار زمین آسمان ہو کہ زمین  
 جستجو میں تری پھرتے ہیں ادھر اور ادھر رات دن شمس و قمر  
 پہ مرا دل یہ مرا حوصلہ میرا یہ جگر کر دیا سینہ سپر  
 ایک دم رشک تہان سے نہ کرین قطع نظر ہوگا ہر قطرہ گہر

جسم کیا جان ہو کیا لطف ہو کیا عقل ہو کیا نہ ملا اس کا پست  
واسطی تو ہی بتا کون ہو آیا ہو کہ کچھ بھی ہو تجھ کو خبر

### مستزاد ہفتم

مرضِ پیرِ مین دل جب سے گرفتار ہوا کیسا ناچار ہوا  
اب تو عیسیٰ بھی مری شکل سے بیزار ہوا جینا دشوار ہوا  
جانِ آخرِ پیرِ مین اب ہو نٹھون پہ آیا مرادِ مری شکل دکھلاؤ صنم  
کس خطا پر مری صورت سے تو بیزار ہوا کیسا انکار ہوا  
دھڑکتا ہون اُسے پہلو مین مگر پاس نہیں ملنے کی آس نہیں  
حیف جس دن سے جدا مجھے وہ دلدار ہوا ملنا دشوار ہوا  
خواب مین بھی نہیں اب شکل دکھاتا وہ صنم ہائے کیسا ہر ستم  
اب تو صورت بھی دکھانا اُسے دشوار ہوا ایسا بیزار ہوا  
ہو گیا تھا ترے سودائی کو وحشت مین سکون پھر ہوا اُسکو جنون  
بعدِ مدت کے وہی پھر اُسے آزار ہوا سخت بیمار ہوا  
غیر کو چاہا نہیں جب سے تجھے دیکھا صنم تیرے ہر سر کی قسم  
جز ترے ادراک سے نہ سروکار ہوا سب سے انکار ہوا  
جب سے صورت کو تری دیکھا ہوا اسی ماہ لقائِ زہا ہوش بجا  
نشہِ عشق مین اس درجہ مین سرشار ہوا پھر نہ ہشیار ہوا  
وہ بھی دن ہو گا اکی کہ جو مین اُس سے ملون ہو کے خوش رہ سکے کون  
طلوعِ خفتہ مرا شکر ہو بیدار ہوا وصلِ دلدار ہوا  
کو نسا ملنے کا تیرے کرے عاشقِ سامانِ امیری جانِ جہان  
پانوں مین سلسلہِ عجب گر اُبار ہو ملنا دشوار ہوا



## مستزاد ہم

اے طبیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہیں نکر دے کر دو  
 اُس میساکو دکھا دو تو کچھ آزار نہیں ابھی ہو جائے شفا  
 بیوفا تجھسا جہان میں کوئی زہنا نہیں کیجے کس سے گلا  
 سچ تو یہ ہو کہ ہمیں عشق سزاوار نہیں تیری تقصیر ہو کیا  
 فصل گل کی نہ چمن میں مجھے دے خوشخبری یاں ہو بے باں ہی  
 لایق سیر چمن اب یہ دل افکار نہیں کیوں رُلا تے ہو صبا  
 کتنا چاہا کہ ترے عشق میں مرجائیں ہم پر نکلتا نہیں دم  
 اے صنم تو ہی مری شکل ہے بیزار نہیں ہوا جل بھی تو خفا  
 شمع مَنج کا تری پیارے کوئی پروا نہ نہیں اور اگر ہیں تو ہمیں  
 دام کا کل کا ترے کوئی گرفتار نہیں چچ یہ ہسم پہ پڑا  
 فوج کرتا ہو اگر جھکے تو اے عربہ جو خیر حاضر ہو گلو  
 کوئی ارمان مجھے جز محسرت دیدار نہیں مَنج سے پردہ تو اٹھا  
 قاصد اُس سے تو یہ کہہ دیجو اے ماہ جبین ہوں ہلاکی کے قرین  
 تیرے آنے کی توقع مجھے اے یار نہیں جھوٹی قسمیں تو نہ کھا  
 کبھی اقرار کیا اور کبھی انکار کیا ہو یہ انداز ترا  
 تو مرے حال سے فہوس خبر دار نہیں ہے یہ قسمت کا لکھا  
 دیکھ پچھتاؤ گاموں سے تو نہ کھو مفت میں جان ترک کر عشق تہان  
 فائدہ اس میں سوار نہج کے زہنا نہیں رکھ نظر سوے خدا

## مستزاد ہم

ہم کو دن رات بجز عشق صنم کا نہیں کبریا کی ہے قسم

کون دل ہو غمِ فرقت سے جو ناچار نہیں ہو عجب طرح کا غم  
یا دین تیری مسیحا ہو کیوں پر مری جان کیا کروں حال بیان  
ہاتھ اٹھاؤ نکاتِ عشق سے نہانیں گے چہ ہوں لاکھ ستم  
ہدم دہم سخن و مونس و ہمزائیں اور نہ وساز کوئی  
جز غم و درد ترے کوئی بھی غمخوار نہیں ہاں مگر دیدہ غم  
زندگی خاک ہو بے تیرے مجھے ماہِ لقا اسکا عالم ہو خدا  
پاسِ نفوسِ مرے تجھ سا طرح دار نہیں ہو فزون کیوں نہ الم  
دل تو ہم دے چکے اب جان بھی لے ای دلبر ہو گر اسیدِ نظر  
ہمکو دنیا میں سوا تیرے سر و کار نہیں چاہے بے جسکی قسم  
کیوں ہراسان نہ ہو عالم کہ ہر حیرت کا مقام ہو یہ شہور کلام  
چھوٹا دامِ محبت کا گرفتار نہیں جب تلک دم میں ہو دم

## مخمساتِ اردو

### مخمس اول

مٹے کا حرف رکھتے ہیں ہم دھیان ادھر دیکھ	بجائی ہو بہت ہو کو تری آن ادھر دیکھ
ہم چاہتے والے ہیں تیرے جان ادھر دیکھ	ہولی ہو صنم ہنسکے تو اک ان ادھر دیکھ
ای رنگ بھرے تو گل خندان ادھر دیکھ	
ہم دیکھتے تیرا یہ جال اس گھڑی ای جان	آئے ہیں ہی کر کے خیال اس گھڑی ای جان
تو دل میں نہ رکھتے ملال اس گھڑی ای جان	کھڑے پتھرے دیکھ کمال اس گھڑی ای جان
ہولی بھی ہی ہستی ہو ای جان ادھر دیکھ	
ہولی کی طرف ہو جو ہر اک جا میں نمودار	سنے ہیں کین راک کین فر سے ہیں سرشار

ہر دل میں ہیں تو تری نظروں سے سرو کا	پککاری ہمارے تو لگایا نہ لگا یار
ہلکو تو فقط ہر ہی ارمان ادھر دیکھ	
ہر دھوم سے ہولی کی کمین شور کمین غل	ہوتا نہیں کچھ رنگ چھڑکنے میں تامل
ٹوٹ جیتے ہیں سب ہستے ہیں اور دھوم ہر گال	ہولی کی خوشی میں تو نہ کر ہم سے تفا غل
ایجان ہمارا بھی کہا مان ادھر دیکھ	
ہر دید کی ہر آن طلب دل کو ہمارے	جیتے ہیں فقط تیری نگاہوں کے سہارے
ہیں یاں جو کھڑے آن کے اس شوق کے مارے	ہم ایک نگہ کے ترے مشتاق ہیں پیارے
ٹانگ پیار کی نظروں سے مری جان ادھر دیکھ	
ہر چار طرف ہولی کی دھومیں ہیں ابا ہا	دیکھو جدھر آنا ہے لطف زور و تماشا
ہر آن جھکتا ہے عجب عیش کا چرچا	ہولی کو لطف سیراب تو کھڑا دیکھے ہر یان کیا
محبوب یہ آیا ارے نادان ادھر دیکھ	
مخمس دوم	
مزاج نازک صیاد سے مجھے تھی پاس	کرجی نہ لگتا تھا رہتا تھا رات دن میں داس
جو پوچھے تو کیسا انتہا کا میرا پاس	قفس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کے پاس
سنا کیا مری تا صبح داستان صیاد	
میں وہ ہوں برونق گلزار ہر مرے دم سے	اٹھائے نغمہ سرائی میں ہوش بلبیل کے
ابھی نہیں ہر شمع گار میری قدر تجھے	کر گیا یاد مرے زمر مومن کو بعد مرے
ہوں چند روز ترے گھر میں میہان صیاد	
عزیز رکھتے ہیں میخوار سا غزل کو	بغیر گل نہیں آرام و چین بلبیل کو
صد آفرین ہر مرے صبر اور تجھ بسل کو	کہ جھانکتا نہیں چاک قفس سے بھی گل کو

اگر تا نہ مری جانب سے بدگمان صیاد	
مرا خیال ترے دل میں کب گذرتا ہے	کبھی نہ مانو نگاہ میں تو خدا سے ڈرتا ہے
غرض کہ میری ہلاکت پہ تو بھی مرتا ہے	پروں کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہے
افس کو لیکے میں آ جاؤنگا کہاں صیاد	
اُدھر ہو تاگ میں الجھانے کی ترے سنبل	ادھر ہو دام بچائے ہوئے محبت گل
پھنسا ہی لینے کی ہو فکر جا بجا بالکل	نکالو نہ قدم آشیان سے اوٹل
لگائے بیٹھے ہیں پھندے جہاں تھا صیاد	
اگرچہ میری بھی کی اُس نے خانہ بربادی	مگر کبھی نہ کسی روز میں ہوا شاکی
پر اب تو ظلم پہ جلا دے کمر باندھی	چمن میں رکھا نہ بلبل کا نام تک باقی
خدا کرے یونہی ہو جائے بے نشان صیاد	
نہ اس کے دام میں آتا میں زنیہا راہِ رند	یہ کشمکش نہ اٹھاتا میں زنیہا راہِ رند
کبھی قریب نہ جاتا میں زنیہا راہِ رند	فریب دانہ نہ کھاتا میں زنیہا راہِ رند
نکرتا دام اگر خاک میں نہاں صیاد	
انجمن سوم	
بخشی ہو خالق نے تجھے سب سرور کی سروی	پہنہوں کی دی تجھے اللہ نے پیغمبری
صورت سے تیری ہو عیان شانِ خدا کی بہتری	ای چہرہ زیبا ہے تو رشکِ تباہِ آذری
ہر چند وصفِ میکم در حسن زان زریا تری	
ہیں ختم تیری ذات پر اوصافِ اُست پروری	اللہ کے محبوب سے کس کو مجالِ ہمسری
پائی ہو کس مخلوق نے یہ برتری یہ سروری	تو از پر ہی چابک تری دزر برگ گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائبِ دلبری	
میں نے مصور سے کہا بے مثل ہو یہ نازنین	تصویر اسکی کچھ سکے تجھے تو یہ ممکن نہیں



یہ بات سچ کہتا ہوں میں ہوسے نہ کر چھکولقین	صورت گزشتہ شخصین رو صورت یام بہین
یا صورتے کش این چنین با یک کن صورت گری	
ہر سارے عالم میں کوئی تجھساہین دکھلائے تو	دعوے ہو جسکو حسن کا محفل میں تیری آئے تو
احوال تیری مح کا جبریل سے سن جائے تو	عالم ہمہ یغلائے تو خلق خدا شیداے تو
این تر کس رعناے تو آوردہ رسم کافی	
جبریل سے معراج میں کہنے لگا یوں وہ صنم	تنے تو دیکھا ہر جان تبتلاؤ تو کیسے ہن ہم
روح الامین کہنے لگا اے مہ جبین تیری قسم	آفا تھا گردیدہ ام ہر تبتان و زیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیز بی دیگری	
ہر ستر ہر گز نہیں جو رو ملک جن و بشر	مکھڑے سے تیرے ہر عیان شان خدائی سہر
لیکر چراغ مہر اگر ڈھونڈھے فلک بھی در بدر	ہر گز نیاید در نظر صورت زرویت خوبر
ششی دامن یا مہر یا زہرہ و یا مشتری	
ہم بیکسون کا چارہ گر کوئی نہیں تیرے سوا	اے بادشاہ ہل الی اوے خواجہ ہر دوسرا
مثل شہید بے نوا ہو آستانہ پر پڑا	خستہ و غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از ہر خدا سوسے غریبان بگری	
محس چارم	
عشوہ سے ظاہر ہر سہر ہر جلوہ جو رو پری	غزے میں تیرے موبو پنہان من جادو گری
جتنی کہ خوبی چاہیے تیری صورت میں بھری	اے چہرہ زیب سے تو رشک بتان آوری
ہر چند و صفت میکنم در حسن زان بالاتری	
نقاش قدرت نے تجھے جس دم بنایا سہر	جتنے کہ نگلے نقش تھے بے روپ سب آئے نظر
سارا مرقع و ہر کا ہر چند دیکھا غور کر	ہر گز نیاید در نظر نقش زرویت خوبر
شمسے ندانم یا مہر یا زہرہ و یا مشتری	

مشق خرام ناز سے توجلوہ کرتا ہی جہان	جون سایہ رہتے ہیں ٹپے عشاق بے تاب تو ان
چاہیں کہ اٹھیں خاک سے سوہم میں یہ طاقت کمان	اسی راحت و آرام جان باقد چون سرور وان
زائسوم و دامن کشان کارام جان ہر پری	
رہتی تھی عاشق سے تجھے پہلے تو اک بیگانگی	مانند نور و سایہ کے کچھ اور آمیزش نہ تھی
پراتھائے عشق میں دیکھا تو یہ صورت ہوئی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
اساکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگر می	
در پرچو اپنے دیکھ کر مجھ کو وہ شوخ بجیا	ہو کر غضب کئے گا تو کون ہر اٹھ یان سے جا
معروف میں نے رو دیا اور رو کے یہ قطع پڑھا	خسر و غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کما ز بہر خدا سوے غریبان بگری	
مختص پنجم	
ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہو بے ادبی	میں غلام اور وہ صاحب ہی میں امت وہ بنی
یا بنی یک نگئے لطف بہ اُتے و ابی	مرحب سید کی مدنی العسبلی
دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لقی	
منظر نور خدا شکل ہو محسوس و محسوس	محو تیرے ملک و حورو پری و آدم
کیا ہی عالم ہو کہ تصویر کا سا ہو عالم	من بیدل حمال تو عجب جیہ عالم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوجہی	
دشت عالم میں ہر اسیمہ گزاری اوقات	آج تک منزل مقصود نہ پائی ہیات
مدد اسی خضر کرامت کہ نہیں پاسے ثبات	ماہمہ تشنہ لبانیم و تولی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبے	
خود کہا ابن ذبیحین تو ظاہر میں کس	جو ہر پاک کی خوبی ہے فرشتوں سے ہوا
سر سے لے پانون ملک نور خدا نام خدا	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از آدم و عالم توجہ عالی نبی	
صاحبِ خانہ سے ہوتا ہے مکان کا اکرام	وہی جنت ہے جہان مین ہو جہان تیرا مقام
آب ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام	نخلستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان سندرہ شمرہ آفاق بشیرینِ ربی	
ہوئی انجیل کہانِ ناسخ تو ریت و زبور	تیرے ہی خاطر سے خدا نے یہ کالائے ستور
ہر رعایت تری ہر بات کی کتنی منظور	ذاتِ پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی	
کر سکے پایہ عالی کا ترے کون ادراک	تیرے درجے کو نہ عیوق ہی پہنچے نہ سماک
گرچہ کافی تھی فضیلت کو حدیثِ لولاک	شب معراجِ عروج تو گذشت از افلاک
بقاعے کہ رسیدی نرسد ہیج نبی	
جوش مین شوق کے کچھ یا در ہی مدح نہ دم	یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا سکتے ہیں اور کیا ہیں ہم
خود ستائی ہو ز بس رسمِ فصیحانِ عجم	نسبتِ خود بسبک کر دم و بس منتعلم
زانکہ نسبتِ بسبک کوئی تو شد بی ادبی	
مومن زار کی صحت کا نہ تھا کچھ اسلوب	نہ دوا اور نہ پرہیز مرضِ حرص و ذنوب
پر تر لطف ہے اعجازِ مسیح سے بھی خوب	یا طیب الفقرا انت شفاء لقلوب
زان سبب آمدہ قدسی پے درمانِ طلبی	
پنجم ششم	
کہا تو نے حالِ آس سے مرے درد کا کہا	اور میرے انتظار کا کیا ماجرا کہا
ریجِ فراق کچھ نہ کہا تو نے یا کہا	قاصدِ صنم نے خطا کو مرے دیکھ کیا کہا
حرفِ عتاب یا سخنِ دلکشاکس	
آتا ہے ہولِ اب تو مرے دل مین ہو ہو	صبر و قرار ہوتے ہیں خاطر سے ایک سو

جس جس طرح کی باتیں ہوئیں تیرے روبرو	تجھ کو قسم ہے کیونہ پوشیدہ مجھ سے تو
کیونہ وہی جو اُس نے تجھے بر ملا کہا	
میں تو کمال حیرت میں ہوں اُسکے بیقرار	دن رات اُسکے آنے کا رکھتا ہوں انتظار
جلدی سنا تجھے جو ہوا تجھ پر آشکار	قاصد نے جب تو سنکے کہا کیا کمون میں یار
پہلے تو مجھ کو اُس نے بہت ناسزا کہا	
میرے تو ہوش سنتے ہی اس بات کے اڑے	گھبرا کے جلدی میں نے قدم راہ میں رکھے
آیا ہوں پرشتاب خبر کرنے کو تجھے	میری تو کچھ خطا نہیں تو ہی سمجھ اسے
بجیا کہا یہ اُس نے تجھے یا بجیا کہا	
تجھ تو اُس نگار کی خوبو تھی سب عیان	کیون نامہ لکھ کے تو نے کیا دردِ بیان
اب آنکر کریگا وہ کب کیا خرابیاں	کہتا تھا میں تجھے کہ نہ بھیج شکوہ میان
لیکن نظیر تو نے نہ مانا مرا کہا	
محسن ہفتم	
میان تو ہم سے نہ رکھ کچھ غبار ہوئی میں	کہ روٹھے ملتے ہیں آپس میں یار ہوئی میں
مچی ہر رنگ کی کیسی بہار ہوئی میں	ہوا ہو زور چین آشکار ہوئی میں
عجب یہ ہند کی دیکھی بہار ہوئی میں	
اب اس مہینے میں پہونچی ہریان ملک چال	فلک کا جامہ پہن سُرخ شفق سے لال
بنائے چاند و سورج کے آسمان پر تھا ل	فرشتے کھیلے ہیں ہوئی بنا عبیر و گلال
پھر آدمی کا بھلا کیا شمار ہوئی میں	
گلوں نے پہنے ہیں کیا کیا ہی جوئے رنگ برنگ	کہ جیسے کپڑے یہ معشوق ہیں پہنتے سنگ
ہو اسے پتوں کے نیچے ہیں تال اور مردنگ	تمام باغ میں کھیلین ہیں ہوئی گل کے سنگ
عجب طرح کی مچی ہو بہار ہوئی میں	



ہمار ہولی کی ہم نے تو برج میں دیکھی کوئی تو ڈوبا ہو دامن سے لیکے تاچولی	کہیں نہ دیکھی اس لطف کی میان ہولی کوئی تو مرلی بجاتا ہو کہہ کنجیا جی
ہو دھوم دھام یہ بے اختیار ہولی میں	
جو کچھ کہانی ہو ابلا بہت سپا پاری گلاں دیکھ کے پھر چھاتی ٹکول دی ساری	چلی ہو اپنے پیاس لے کے پچکاری پیاس کی چھاتی سے لگتی ہو چاہ کی ماری
نہ تاب دل کو رہی نہ قرار ہولی میں	
جو کوئی سیانی ہو ان میں تو کوئی ہو ناگند کوئی دلاتی ہو ساتھ کویا رکی سوگند	وہ شور بورتھیں سب نگ سی پنٹ یکپند کہ اب تو جامہ دانگیا کے ٹوٹے ہیں سب بند
پھر آ کے کھینکے ہو کر دو چار ہولی میں	
محسن ہشتم	
کب لالہ و گل کر سکیں عارض سے تیرے ہمہری محبوب تجھے سیکھ لین ناز و ادا و دلبری	قد سے غل سر دہی رقتار سے کبک دری اگر چہ زریاے تور شک بان آذری
ہر چند صفت یکدم در حسن زان زیبا تری	
ہو شور تیرے حسن کا لیکر زمین سے چرخ تک دیکھے ہو جو تیرے تین کتنا یہی ہو یک بیک	دن رات صورت کو تری شمس قمر رہتے ہیں تاک ساقش می بند و شک کس اندرہ ست این فلک
حوری نرا نم یا ملک فرزند آدم یا پری	
تیرا رخ رعنا صنم بھر کر نظر دیکھے ہو جو دیوانے تیرے عشق میں ویسے نہیں کچھ ایکرو	کھوے ہو وہ ایمان کو بانہ طے ہو وہ زنا کو عالم ہمہ یغماے تو خلق خدا شیداے تو
این ز گس رعناے تو آورده رسم کافری	
ہو خلق و خوبی میں بھر اس طور سے وہ نازین اگر اس بیان کے راست کا آتا نہیں تجھ کو یقین	ہزار دمانی دیکھتے تو ہوتے وہ حیرت قرین صورت گزریاے چین و صورت آن یار میں

یا صورتے کش یا انجین یا ترک کن صورتگری	
گلگون قربانازک بدن صذریب و نیت بہم آفا قما گردیدہ ام مہرتبان و رزیدہ ام	ہین خلق ہین ہر سو عیان رنگین ادا زیبا صنم کی غور تو سچ ہو یہی مجھ کو محبت کی قسم
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چہرے دیگری	
ابرو کمان جادو نظر شیرین سخن و عنقوزا خمس و غریب است و گدا افتادہ در شہر شما	آیا نظر جس روز سے تجھ سا شکر لب سدا اپنے وطن کو چھوڑ کر مثل نظیر قبلہ
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بگری	
محکم دسم	
جو سپند آسا جگر اس آگ کا مانوس ہو کس کی نیرنگی یہ برقی شعلہ فانوس ہو	آہ یہ کس شعلہ رو سے طبع اب مایوس ہو اور تپ غم کی تپش اس چہرے پر محسوس ہو
جو شہر آس سے اٹھا سو جلوہ طاؤس ہو	
مر گئے پھر جی اٹھے تڑپا کیے دکھ بھر گئے صبر اور تسکین بیان سے کوچ کب کے کر گئے	بزم میں تیری صنم جسم بہ چشم تر گئے دیکھ تیرے حسن میں کیا کیا ہوا ای گھر گئے
اب و دواع ننگ ہو اور خصت ناموس ہو	
یا کنار آب یا تو کوے جاناں کی طرف لیگے اکبار تو گور غریبان کی طرف	میں نے جاناں چھینکے یہ گلستان کی طرف زودہ صحرا لیگے زباغ وستان کی طرف
جس جگہ جان تننا سو طرح مایوس ہو	
کوئی بے سایہ کہیں سایہ کسی پر کیا کرے مرقدین دو تین دکھلا کر لگی کنے مجھے	میں جو دان پہنچا تو اس جاؤ دھیر دیکھے خاک کے اتنے میں عبرت پکڑ کر ہاتھ میرا خوف سے
یہ سکندر ہو یہ دارا اور یہ کیا دوس ہو	
یہ وہ ہیں جنگو کہ ہفت افلاک سے اُترا تھا تاج	یہ وہ ہیں جنگو کہ ہفت اقلیم دیتی تھی خراج

یہ ہن جن کافر شتون کو نہ ملتا تھا مزاج	پوچھو تو ان سے کہ مال و شہرت دینا ہے آج
کچھ بھی انکے پاس غیر از حسرت و فہوس ہی	
کر دیا ہو عشق کے غم نے تو بے طاقت نہ تھے	اس مرض کی بی طرح لپٹی ہوا ب آفت تھے
بس یہ کہتا ہی نظر سیراب کثرت حکمت تھے	گریہ بختے شافع محشر شفا قدرت تھے
عارضہ سے قہقہے تو حیران جالینوس ہی	
مجلس ہنس	
سرور تو وہ بنی جسکے نہیں بعد بنی	دیکھ کر شان ترسی عرش کی بھی شان دہلی
انبیا تھے کہیں وقت شفاعت طلبی	مرحب سید کی مدنی العبدی
دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لقی	
ہو ترے جلوہ سے مسجود ملائک آدم	ہو ترے نور سے پر نور حدوث اور قدم
دیکھ کر حسن کے شیدا ترے دونوں عالم	من بیدل بجمال تو عجب حیدر انم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین العجبی	
تجھ کو گر خالق کو نہیں نہ پیدا کرنا	پھر تو یہ ارض و سما ہوتے نہ پیدا اصلا
گرچہ اولاد میں آدم کی ہو تو پیدا	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسب	
ابراہسان و کرم سے ترے سیراب انام	ثمر خلق سے ہو تیرے جہان شیرین کام
ای تر و تازگی افزاے ریاض اسلام	نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین طبی	
موسیقی و عیسیٰ و داؤد جہان تھے مامور	وہین نازل ہوئی تو ریت و انجیل دزبور
انکی ہر خاص زبان میں کہ نہو فہم سے دور	ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	

جب گیا سوئے فلک کر کے زمین کے طرشت کر چکا گلشن پہ چرخ کا جب تو گلشت +	دیکھے سیباغ و بہشت ایک سے لیکر بہشت شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامے کہ رسیدی ز سبیل نبی	
وہ فرشتہ کہ جو ہو حامل عرش اعظم اور ادب سے یہ کہے کھاکے ترے در کی قسم	آکے در پر ترے آنکھوں کو کرے فرش قدم نسبت خود بسکت کر دم و بس منفعلم
ز انکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی	
سوز عصیان سے جگر سوختہ جب مخلوقات کین سر حشیمہ احسان ہی شہا تیری ذات	ایں صحرای قیامت میں طلبگار نجات ماہمہ تشنہ لبانیسم و قوی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد سیکڑ و تشنہ لبی	
ہر خطہ سر کے دل بیار کا بھی حال وہی کہ گیا آکے اثنا میں تری جیسے قدسی	اور اسی طرح سے اب چارہ طلب ہو وہ بھی سیدی انت حبیبی و طیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پے در مان طلبی	
انجمن یازد ہم	
کوئی جاوے جو ادھر شام و چکا ہے گا ہے چاہیے رحم سر حال بنا ہے گا ہے	تو کہے اُس سے یہ بانالہ و آہے گا ہے اس طرف بھی تھین لاف ہو نگاہے گا ہے
دم بدم لحظہ بملحظہ نہیں گاہے گاہے	
دلہ سوزش ہو سدا لب پہ ہر دم دم سرد ہمد مو پوچھو نہ کچھ حال دل غم پرورد	اشک سُرخ آنکھوں میں رنگ ہو خسار کا زرد ہر بلا کثرت اندوہ و ہجوم غم و درد
دل کو فرصت نہیں آتی کہ کراہے گاہے	
فرصت اکدم کی نہ دی دل کو ہجوم غم نے جو نہ کنا تھا کہا تیرے لیے عالم نے	خون کے دریا کتے جاری کئی چشم نم نے ابو یہ عہد کیا چاہ کے تم کو ہم نے



رؤسیہ ہو جو کسی اور کو چاہے گا ہے	
کفنان لب پہرہ او چشم سے جاری خون تاب وہ بھی ہو جاوے گا میری ہی طرح سے بیتاب	جیسے میں عشق میں شمع کے ہونے پر خود خواب دیکھنا ہسکو بھی اک دن یونہی با چشم پر آب
اُس کو پہونچا جو ظفر صد نہ آئے گا ہے	
خمس و از دہم	
ہوئی خدمت میں حاصل کبھی ایسی تو نہ تھی بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی	گفتگو اور رون کی شامل کبھی ایسی تو نہ تھی رہتی اس بزم میں کل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہر ذی فعل کبھی ایسی تو نہ تھی	
کہ نہ سیاب نہ تو برق نہ شعلہ نہ شرار لیکھا جھین کے کون آج ترا صبر و قرار	پوچھتا ہوں دل بیتاب سے میں یہ ہر بار پھر جو تو منہ نہ بابتا تو ہی یار
بیقراری تجھے احوال کبھی ایسی تو نہ تھی	
پر جواب حال ہوا ہر یہ نہ دیکھا تھا کبھو تیری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جا دو	ہوں تو مدت سے ترا شیفہ روئے کو پس نظر ملتے ہی دل پر نہ رہا کچھ قابو
کہ طبیعت مری ماں کبھی ایسی تو نہ تھی	
میں نے پوچھا یہ نیا نور کمان سے پایا عکس رخسار نے کسکے ہر تجھے چمکایا	جلوہ اپنا جو مہ چاروہ نے دکھلایا آج جو آوج پہ تو اتنا چمک کر آیا
آبِ تجھ میں مہ کامل کبھی ایسی تو نہ تھی	
بڑے ہو خاک پہ اتنا کہ گیا خاک میں مل نگہ یار کو اب کیون ہو تغافل اسے دل	نہیں پروا اُسے افسوس کہ میرا بسمل نہیں معلوم کہ کاش میری کدھر کو ما مل
وہ ترے حال سے غافل کبھی ایسی تو نہ تھی	

دل تو کیا جان کے دینے میں نہیں ہوا نکار	جانتا ہوں اسے تو خوب کہ ہر عاشق زار
کیا سبب تو جو بگڑتا ہوا ظفر سے ہر بار	وہ کسی بات پہ تجھے نہیں کرتا نکار
خوتری جو شامل کبھی ایسی تو نہ تھی	
محسوس ہو رہا	
یہ جرم خوشنیت خود شرمسارم	ہمیشہ از نداشت اشکبارم
الہی واقف از حال زارم	مگر از رحمت امیر وارم
تو میدانی کہ جس کو کس نہ دارم	
ہے ہر موجزن طوفان پہ طوفان	گناہوں کا مرے اڑیں ہر طغیان
الہی عرق ام در بحر عصیان	تری بے دستگیری ہوں ہر اسان
از دست رحمت اکلن برکت دارم	
مہیا ہیں سبھی اسباب غفلت	جہان ہر مجمع ارباب غفلت
الہی رفتہ ام در خواب غفلت	ہیان پی کر شراب ناب غفلت
بدہ بیداری زمین کار و بارم	
زبان عذر کو یا رایے تقریر	ترے آگے نہیں مانند تصویر
الہی کردہ ام بسیار تقصیر	مری کیا رشنگاری کی ہو تدبیر
وزان حضرت نہایت شرمسارم	
کمان ٹھہرے جو کچھ آرام چاہے	بجا ہر گردل مضطر کراہے
الہی بر کشا از غیب راہے	نہ پائی منزل مقصود گاہے
از چندین سال و مہ در انتظارم	
کہ تیرے ہاتھ موت اور زندگانی	تجھی کو زیب دے ہر حکمرانی
الہی گر برائی و رنجوانی +	نہ جانوں میں غضب نہ مہربانی

تو دانی بندہ بے اختیارم	
سیدہ کاری میں ہوں غلطان و پچان	پریشان حال مثل زلف خوبان
کروں کیا اپنی جمعیت کا سامان	آئی خاطر مرا جمع گردان
کہ سکین و پریشان روزگارم	
نہ گریہ میں نہ سوز و دل میں تاشیر	گناہوں کی ندامت سے ہوں دلگیر
تجھی سے ہے یہ عفو تقصیر	آئی از کمال لطف بپذیر
دل سوزان و چشم اشکبارم	
رہا میں جیسے یان خسرو فیروز	یونہی ہوں حشر کو بھی جلوہ افروز
رہوں دونوں جہان میں بہرہ اندوز	آئی گر عسریم کر دی امروز
مکن فرواہ نزد خلق خوارم	
ظفر ہوجن کو ایمان اپنا درکار	دعا ایمان کی وہ مانگے ہن ہر بار
کے ہر دیکھ تو کیا مرد ہشیار	آئی بر حقیقت ایمان نگہدار
اگر انیست اصل جاہ و اعتبارم	
مخمس چہار دہم	
کیا یک آئی کہاں سے بلا کو تو سہی	یہ کیوں اتر گیا سحر چاند سا کو تو سہی
چوئی ہو کا ہشون کی وجہ کیا کو تو سہی	یہ حال عشق میں کسکے ہو اکو تو سہی
ہلال کیوں ہوئے اسی مہ تھا کو تو سہی	
جبین سے نور وہ کیا ہو گیا کو تو سہی	ضیاء صبح نے کدھر رخ کیا کو تو سہی
مری طرح ہو کہیں مبتلا کو تو سہی	یہ حال عشق میں کس کے ہو اکو تو سہی
ہلال کیوں ہوئے اسی مہ تھا کو تو سہی	
خدا کے واسطے بتلاؤ کیا ہیں یہ سامان	کہ رنگ صبح متغیر ہوا اسی سے تابان

نہ وہ ادانہ وہ غمزہ نہ وہ خوشی کے نشان	نہ وہ مزاج نہ وہ چہچہ نہ وہ ہنسیاں
اُداس رہنے کا باعث ہو کیا کو تو سہی	
بیان ہم سے کرو کون سا تھیں غم ہو	یہ بے سبب نہیں اصلا مزاج برہم ہو
ہوا ہر کچھ نہ کچھ ایسا کہ منکر ہر دم ہو	یہ کیا سبب ہو کہ لب خشک چشم پر غم ہو
کرد حجاب نہ بہرہ خدا کو تو سہی	
نہیں ہو وصل پہ راضی اگر تم اے خوشخو	تو چاہیے لب زلفین کا ایک بوسہ دو
کرو نہ شرم جو منظور ہو تو صاف کو	جواب کچھ مری باتوں کا دو خموش نہو
زبان سے اپنے بڑایا بھلا کو تو سہی	
نہیں ہو خوب رقیبوں سے ربط اے خوشخو	بدی کریں گے یہ سمجھانے دیتے ہیں تم کو
اگر عقیل ہو تو نیک و بد کو بھی سمجھو پد	جواب کچھ مری باتوں کا دو خموش نہو
زبان سے اپنی بڑایا بھلا کو تو سہی	
عین کو رنج و دم قیل و قال دیتے ہو	رقیب کو نہیں ایسا ملال دیتے ہو
جواب غیر کو قبل از سوال دیتے ہو	ہماری بات جو سن سن کے ملال دیتے ہو
مزا ہر دل کے جلائے میں کیا کو تو سہی	
ملال کی تو کوئی بات تھی نہ اے خوشخو	گئے تھے چھوڑ کے ہم تو ہنسی خوشی تم کو
بھرا رقیب نے شب کو اگر چہ تم نہ کہو	کلام آج رکاوٹ کے ساتھ کرتے ہو
مراقصو رہتا و خط سا کو تو سہی	
ہزاروں گدے ہیں لیلیٰ جال قیس مزاج	ہمیشہ ہوتے ہیں عاشق گدا و صاحب تاج
نہ قحط جنسِ محبت تھا اس طرح جو ہر آج	ہوا وفا کے عوض بے وفائیوں کا رواج
یہ کیوں زمانے کی بدلی ہو کو تو سہی	
بڑے تین اُفتین پہلے وہ گرجوشی کی	شریک بزم ہے خوب بادہ نوشی کی



نہ تھا حجاب نہ عادت تھی یوں خوشی کی	بیان صاف کرو وجہ چشم پوشی کی
منا کسی سے جو ہو بر ملا کو تو سہی	
ہین یا دم کو دغا باز یان زمانے کی	ہمیشہ سے یہی عادت ہو قسین کھانے کی
فقط یہ گھات ہریان سے اب اٹھکے جانے کی	عبث عبث نہ قسم کھاؤ کل کے آنے کی
کیا ہو کون سا وعدہ وفا کو تو سہی	
بہار کا بھی نہیں ہو مدام نظم و نسق	خزان نے دفتر گل کے لٹ دیے ہین ورق
خوشی کے واسطے ہو اک نہ ایک روز قلق	غزو محسن دور روزہ پہر تھیں ناحق
شباب کس کار رہا ہو سدا کو تو سہی	
سراسری ہو یہ تقریر آن کی شائستہ	بکھی لے تو کہا کان مین یہ آہستہ
مزاج کیسا ہو کیا ہو کسی کے وابستہ	اسیر زلف سے وہ پو پھتے ہین دانستہ
اس انتشار کا کچھ ماجرا کو تو سہی	
بیان ہو نہیں سکتا ہو اس کی شوخی کا	جواب ہی نہیں دیتا سوال کا سیدھا
سٹری بنا دیا جھکویہ واقعہ ہو نیا	ہوا مین سائل بوسہ تو ہنکے کئے لگا
مزاج کیسا ہو بہرہ خدا کو تو سہی	
کر و بیان خدا رکچہ اپنی وحشت کا	و بال جان ہو سے بیچ کیا بڑا ایب
ہوا ہو کیوں تھیں محبوب کی طرح سودا	تمہارا دل تو نہ عالم اسیر گیسو تھا
یہ کس طرح سے ہوا مبتلا کو تو سہی	
مخمس پانزدہم	
مجھے تو کہتے ہو رنگ تیرا گھڑی مین کچھ ہو گھڑی مین کچھ ہو	
زمانہ کی طرح ڈھنگ کس کا گھڑی مین کچھ ہو گھڑی مین کچھ ہو	
نہ آج مانو نگا کل کا وعدہ گھڑی مین کچھ ہو گھڑی مین کچھ ہو	

کسے بھروسہ کہ دم کا نقشہ گھڑی میں کچھ ہر گھڑی میں کچھ ہے

گھڑی کی صورت لگا ہر گھڑی میں کچھ ہر گھڑی میں کچھ ہے

ولانہ کر غم سے اشکباری کہ آس میں ہر اسید داری  
جو یوں ہی ٹھہرنے کی بقیہ رسی تو ہو چکی زندگی ہماری  
یہ خوبی اعمال کی ہو ساری کسی کو عزت کسی کو خواری

یہ بے نفع و زحمت ہوا اعتباری نہ عیش و عشرت ہوا اختیاری

کبھی ہر دھوپ اور کبھی ہر سایا گھڑی میں کچھ ہر گھڑی میں کچھ ہے

میں ہوں مریض تب محبت عیان ہو بیتا بیون کی صورت  
میں دل جلا ہوں دم عبادت نہ جی کے بچنے کی آئی ذہبت  
جو کوئی دم پائے گرم صحبت تو پھونکے جا صورتِ حسد الفت

نہ کیجئے ہمدوم ذرا بھی غفلت کہ مثلِ اختر ہو دل کی حالت

جو دم میں زندہ تو مل میں مردا گھڑی میں کچھ ہر گھڑی میں کچھ ہے

فراق ہر موت کی نشانی جواب دیتی ہے زندگی بے ♣  
محال ہو ضبطِ خون چکانی کمال ہو زور نا توانی  
یہی ہر اس درد کی کہانی عیان ہو منہ پر تپ نہانی

میں کیا کون نامہ برز بانی یہ کیو دم بھر رہا ہو جانی

نہ کیجو آنے میں دم کا وقت گھڑی میں کچھ ہر گھڑی میں کچھ ہے

نہ عہد دور انکو استوار ہی نہ قصر گردون کو بانداری  
جہان میں ہمیری اسکی جاری عیان ہو مابیت اسکی ساری  
فلک کو شبنم سے اشکباری زمین کو پھولوں سے داغ داری

نہ پوچھیے ہر دوش ہمارے کہ کیا ہو ہر آن بقیہ رسی

زمانے کا رنگ مثل حربا گھڑی میں کچھ ہر گھڑی میں کچھ ہر	
نخمس شانزدہم	
جان اسید کی مدنی العسری	من فدا سید کی مدنی العسری
احسن اسید کی مدنی العسری	مرحب اسید کی مدنی العسری
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقی	
کرد از جلوہ خود مقبوس این عالم را	کردہ عرش برین جاے گئے مقدم را
نظرے کن بنایات خودش حالم را	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
بر تر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی	
عشق واران مدینہ ز تو سر سبز مدام	رہ گرایان مدینہ ز تو سر سبز مدام
کشت و میدان مدینہ ز تو سر سبز مدام	نخل لبستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شمرہ آفاق بشیرین بطبی	
بخدا از خط و خال تو عجب حیرانم	از قدر و مثال تو عجب حیرانم
نرسد نہ بکمال تو عجب حیرانم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بواجبی	
و عوی وصف ترا دارم و بس منفعلم	تن بتوصیف تو در دادم و بس منفعلم
خویش را عاشق تو دانم و بس منفعلم	نسبتے خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوے تو شدنی ادبی	
موسیٰ از آمد تو ریت حسب کرد و ظہور	عیسیٰ انجیل چہ آور و نسب کرد و ظہور
چونکہ آن صاحب لولا کہ نصب کرد و ظہور	ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد و ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
جان جان سوختہ جانیم و توئی آب حیات	سر لبہ تفتہ لبانیم و توئی آب حیات

پس ترا چونکہ نخواہیم و توئی آب حیات	ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
لطفت فرا کہ ز حد میگزد و تشنہ لبی	
چشمہ فیض رسا سوے من انداز نظر	قبلہ اہل ضیا سوے من انداز نظر
عین رحمت بخدا سوے من انداز نظر	چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے قریشے بقے ہاشمی و مطلبے	
رتبہ منتر لکش از ہمہ اوراک گذشت	تا سر چرخ برین از مہد خاک گذشت
چون تو از عرش برین صاحب لولاک گذشت	شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نہ رسیدی بی	
پیش تو شاہ و شہنشاہ کند عجز و نیاز	کیست آن کس کہ با کس نہ رسد عجز و نیاز
این ہمہ از تو نمایند ز حد عجز و نیاز	بدر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و روحی و طوسی مینی و حبیبی	
بہر و راہل مہد انت شفا و لعلوب	محرّم راز خدا انت شفا و لعلوب
بین جلیل احمد رانت شفا و لعلوب	یا طبیب الفقرا انت شفا و لعلوب
آمدہ پیش تو قدسی پے در بان طلبی	
مخمس ہفت ہم	
واہ کیا شان ہو کیا رتبہ ہو سب عالی	مستفیض اند ز تو از عربی تا عجمی
کس ہمیبہ کو سو آپ کے معراج ہوئی	مرحبہ سیدی مدنی ان عربی
دل و جان با وفادایت چہ عجب خوش بقی	
تجسسے ہو عرش معلیٰ کو جلا اور ضیا	ہست شمع تو شبستان قدم راز خدا
نسل آدمین ہو تو گر چہ بظاہر پیدا	نسبت نیست بذات تو بنی آدم را
بر ترا از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی	



ترے دیدار کا شتاق ہوں میں شاہ امم حسن رخ کی ترے تعریف ہو قرآن میں رقم	برقین پروہ رخسار جو از جسم و کرم من بیدل کجسماں تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ چال است بدین بوالعجبی	
ای شہ جو دو سخا تجھ پہ درود اور سلام اک نظر میری طرف بھی ہوا بحسان تمام	باعث کون و مکان جلوہ حق خیرانام نخل لیسان بدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی	
تجھ پہ جان میری نثار اے شہ عالی ہم عرض کرتے تھے ہر اک لحظہ یہ غوث الاعظم	ہمدان دم کہ گزشتند ز عرش اکرم نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو بس بے ادبی	
مصدر علم لدنی ہو تری ذات حضور منظر نور خدا عاشق و محبوب غفور	ایک نظر سوے من انداز کہ باشم مسرور ذات پاک تو کہ در ملک عرب کروظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
ہن اطاعت میں تری جو رو ملک اور جنات واہ ہر ایک تری بات ہو مانند نبات	توئی محبوب خدا شافع یوم العرصات ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
الطوف فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبے	
دہشت روز جزا سے ہوں سراپا مضطر سر سبز بوجہ گنا ہوں کا ہو میرے سر پر	عاصیا تراست توئی بہر شفاعت سرور چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے شہ نشی لعلی ہاشمی و مطلبی	
تھا فلک سیر ترا شہب خوشرو یکدست کہتے تھے رتبہ عالی سے ہیں تیرے ہم پست	عیسیٰ و آدم و موسیٰ و ملائک یک لخت شب معراج غریب تو ز افلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نزد پہنچ بنی	

گشت کو نین ز فیض تو ہمہ سرا فراز	مجھ کو بھی کیجیے فیضانِ نظر سے ممتاز
بد فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز	اک نظر میری طرف بھی شہِ عالی اعجاز
زنگی و رومی و ہندی بہنی و جلی	
حافظم باش کہ ہستی تو خدا را محبوب	نفسِ آمارو کے ہاتھوں سے ہوا ہوں مغلوب
یا طیب الفقرا انت شفا لقلوب	ہو گناہوں سے خلیلِ حمد عاصی محبوب
آمدہ پیش تو قدسی پے در بانِ طلہ	
مُسَدس اُردو	
اول	
وے نہ دیکھا تھا درد و المِ جدائی کا	جہان میں نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا
بُرا ہی مرگ سے اک ایک دم جدائی کا	دیا فلک نے ہمیں یہ ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غمِ جدائی کا	غضب ہی قہر ہی یا روستم جدائی کا
جگر کے قطرے نکلتے ہیں اشک کے ہمراہ	گڑھی گڑھی میں اٹھے ہر تڑپ کے دل سے آہ
یہی کہے ہو وہ سینہ سے سر دھج کر آہ	جو کوئی شکل مری دیکھتا ہو اب واللہ
غضب ہی قہر ہی یا روستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غمِ جدائی کا	
کہ تھے جو عیش و طرب سب وہ ہو گئے برباد	مجھے نہ کہو کہ مرے دل میں واد اور بیداد
بھلا میں کس سے اب اس ظلم کی کروں فریاد	نہ جی کو چین نہ آنکھوں کو سکھ نہ دل پر شاد
غضب ہی قہر ہی یا روستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غمِ جدائی کا	
گلی میں اس کی کبھی جا کے سر ٹپکتا ہوں	کبھی تو یار کے آنے کی راہ مکتا ہوں
نکلتی جان نہیں اور پڑا سکتا ہوں	کبھی تو آہوے جنگل میں جا بھٹکتا ہوں

<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	
<p>پھرون ہوں دشت و بیابانیں ات دن غناک خراب حال جگر خستہ اور گریبان چاک</p>	<p>جلاتا آہ کے شعلہ سے سب خس و خاشاک یہ جس پر آن پڑے غم وہ کیا جیسے پھر خاک</p>
<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	
<p>کبھی چین کو جو گھبرا کے ہوں کل جاتا جدھر کہ جاؤں اُدھر غم جگر کو ہر کھاتا</p>	<p>تو دان بھی ہاے ذرا دل نہیں جو ٹھہراتا عجب خرابی ہو کچھ ہاے بن نہیں آتا</p>
<p>عجب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	
<p>نہ بھوک لگتی ہی نہ پیسہ نہ کھاتی ہو نہ دل لگی نہ کوئی چیس نہ مجھ کو بھاتی ہو</p>	<p>جو دن پیسے ہو لہورات جھک کھاتی ہو کلیجہ لوٹے ہو اور چھاتی اڑی آتی ہو</p>
<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	
<p>جدائی ہاے محبت کی کیا برسی ہو شہر ظنیر ہر کے اب غم کو روئیے تاکو</p>	<p>کہ دل نہ بزم میں بٹے نہ خوش لگے ہو جو بہت مہرا ہو یہ عاشق کے حق میں دکھ ہو جو</p>
<p>غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا</p>	
<p>دوم</p>	
<p>جب سے تھک لیا گیا ہو یہ فلک اعظم کہیں ہم پہ جو گزرا ہو وہ گزرا کسی پر کم کہیں</p>	<p>جی ترستا ہو کہیں اور چٹم ہو پر ہم کہیں ڈنکلی ہو نہ دل کو چین ہو اکدم کہیں</p>
<p>چھوٹ جاؤں غم کے ہاتھوں نے جو کھلے دم کہیں</p>	<p>خاک ایسی زندگی پر ہم کہیں در ہم کہیں</p>

ہر گھڑی آنسو بہانا دیدہ خونبار سے	رات دن سر کو پٹکتا ہر در و دیوار سے
آہ و نالہ کھینچنا ہر دم دل بیار سے	ہر بُرا احوال اتو بھر کے آزار سے
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کمین	خاک ایسی زندگی پر تم کمین اور ہم کمین
ڈکسی سے مرد الفت ڈکسی سے پیار ہو	ڈکوی اپنا رفیق اور ڈکوی غنچا رہو
دل اُدھر سینہ میں ٹپے جی اُدھر بیار ہو	کیا کمین اتو بہت مٹی ہماری خوار ہو
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کمین	خاک ایسی زندگی پر تم کمین اور ہم کمین
پر نہیں اڑ کر تھارے پاس جو آجائے	جی ہی جی میں کب تک لخت جگر کو کھائے
چشم تر اور داغ سینہ کے کسے دکھلائے	دل سمجھتا ہی نہیں کیونکر اسے سمجھائے
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کمین	خاک ایسی زندگی پر تم کمین اور ہم کمین
اب جو اپنے حال پر ہم خوب کرتے ہیں نگاہ	ہر گھڑی مثل لطف میں غم سے ہر حالت تباہ
ہر جو کچھ ظلم و ستم ہم پر کمین کیا تم سے آہ	بن موئے اب تو نظر آتا نہیں ہر گز نباہ
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کمین	خاک ایسی زندگی پر تم کمین اور ہم کمین
سوم	
اپنے عجز اردن سے کوئی آن نہیں لے بول لے	دور مندوں کا نکال رہا نہیں لے بول لے
پھر کہاں یہ دلبری یہ شان نہیں لے بول لے	دم غنیمت ہوا رہے نادان نہیں لے بول لے
مان لے کہنا مرا ایجان نہیں لے بول لے	حسن یہ دو دن کا ہی ہماں نہیں لے بول لے



آج تجکو حق نے دی ہو حسن و خوبی کی بہار کو نہ ناجبلی کا اور جو بن کا مست کن اعتبار	چاہنے والوں سے کہے کچھ سلوک و مہر و پیار کا ٹھک کی لڑائی نہیں چڑھتی ہو پیارے بار بار
مان لے کننا مرا ایجان نہیں لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہو مہمان نہیں لے بول لے	
اس قدر مست کرم سچان اپنے جو بن پر گمان کچھ کا کچھ عالم ہوا پھر کیا ہو اس میں میری جان	یہ نہیں رہتا سدا کا فر کسی کے پاس مان قتلہ ٹھٹھا ہنسٹھا ٹھیکھیلیمان پھر یہ کہاں
مان لے کننا مرا ایجان نہیں لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہو مہمان نہیں لے بول لے	
کیا ہمارا حال دل خوبی تری کتنی نہیں آہ کھیتی حسن کا فر کی ہری رہتی نہیں	یا ہماری چاہ تیرے تاز کو سہتی نہیں ناؤ کا غد کی پیارے یہ سدا سہتی نہیں
مان لے کننا مرا ایجان نہیں لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہو مہمان نہیں لے بول لے	
کیسے کیسے خبر و بیان ہو گئے ہیں میری جان تو جو روٹھا روٹھا ہے رہتا ہو نامہ زبان	اپنے غمخواروں سے کیا کیا کر گئے ہیں خوبیان دیکھ بھٹتا دیکھا غافل حسن پرست کر گمان
مان لے کننا مرا ایجان نہیں لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہو مہمان نہیں لے بول لے	
حسن کا عالم ستر گھر گھڑی ملتا نہیں مجھ سے تیرا روٹھنا ہر دم کا اب جھلتا نہیں	گل بھی گل اکباری ایجان کچھ بھی کھلتا نہیں دو دو ہاروں جب پھٹا پیارے پھر ملتا نہیں
مان لے کننا مرا ایجان نہیں لے بول لے حسن یہ دو دن کا ہو مہمان نہیں لے بول لے	
اب نظیر آگے ترے رہتا ہو حاضر صبح و شام	پیار سے نہیں بول پیارے پی کی الفت کا جام

کچھ نہ ہو لگا رہیگا آخر شش اللہ کا نام	پھر کہان یہ دلبری عیش کی باتیں مدام
مان لے کنسما را ایجان ہنس لے بول لے حسن یہ دون کا ہر وہاں ہنس لے بول لے	
<b>اچارم</b>	
ہزاروں عاشق جانا زاور لاکھوں صنم ہونگے مگر جتنے یہ اپنی صفت کے ہیں یہ عجب ہم ہونگے	جہاں ہر جب تلک یان سیکڑوں شادی غم ہونگے کنارہ بوس اور عیش و طرب بھی دمدم ہونگے
نہ یہ چمکین نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
اگر ہو بیش تو بہتر و گر نہ کم غنیمت ہو بھروسہ کچھ نہیں دم کا عزیز و دم غنیمت ہو	تھارا اب ہر جتنا حسن کا عالم غنیمت ہو ہمارا دیکھنا اور عاشقی کا دم غنیمت ہو
نہ یہ چمکین نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
غرض تم دقت کے لیلی ہو پیارے اور ہم محنون کسی کے کہنے سننے پر نہ جاؤ دیکھو کہتا ہوں	ہماری چشم میگی اور تھارے عارض گلاؤں گڑھی بھر بیٹھ کے ہم پاس کرلو عیش و قلمون
نہ یہ چمکین نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
غلط تھی تمھاری یا کہ جس نے تم کو سکھلایا غرض ہم نے تو اب بھی اور تمھیں آگے بھی سمجھایا	اگر تم نے ہمارے دل کو دکھ دے دیکے ترسایا کیا جب دقت کا فریاد تھا سے پھر نہ تھک بآیا
نہ یہ چمکین نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے	
غنیمت میں جہاں پیار کے اور چاہ کی لائین	ابھی یان لہنتین بڑھتی ہیں اور دان ناز کی گھاتین

جب کچھین بن گئیں تو جب چکین چوں اشاراتین	کہان پھرون مزے کے اور کہان عیش کی راتین
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بہم ہونگے	میان اکدن وہ آویگانہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے
ہمیں ہو بقراری اور بچھین ہر دم طہاری	عینست ہو ہاری اور تھاری گرم بازاری
تطیر اب کیا کہے آگے غرض آخر بنا چاری	کہان پھر ہم کہان پھر تم کہان لفت کہان یاری
نہ یہ چلیں نہ یہ دھوین نہ یہ چرچے بہم ہونگے	میان اکدن وہ آویگانہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے
پنجم	
جب نہ اختتام سل شامی و مطلبی	کہ پس از تو نہ فرستا و خدا بیخ بنی
شریش رس و وجہ عالی نسب	بزبانہا شدہ موصوف بہ شیرین ربی
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان با وفایت چہ عجب خوش بقی
تو ہو محبوب پسندیدہ رب الارباب	ہو بڑا مرتبہ عالی ہو بہت تیری جناب
نام سے تجھ کو پکارین نہیں بشرط آداب	اس لیے کرتے ہیں یوں یاد بزرگ القاب
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان با وفایت چہ عجب خوش بقی
آپ کی فوات مقدس کا ہوا جبکہ ظہور	ہوئی مخلوق خدا سب ل و جان سے مسرور
جن و انسان و ملائک کا تو کیا ہو مذکور	کہتے تھے اپنی زبانوں میں یہ سب وحش و طیور
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان با وفایت چہ عجب خوش بقی
تھے جو مشتاق تھا عاشق صادق جانا باز	دل سے فدوی تری درگاہ کے خاص اہل نیاز

دشمنہ ہجر سے مجروح بصد سوز و گداز	اُنکے ہر ایک لب زخم سے آئی آواز
مرحباسید کے مدنی العربی	دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لقی
ذکر خیر آپ کے وصفون کا جہان ہوتا ہے	منزل رحمت ایسے وہ مکان ہوتا ہے
دل سے ہر اک کے عیان شوقِ نہان ہوتا ہے	اہل مجلس کے بھی یہ روز بان ہوتا ہے
مرحباسید کے مدنی العربی	دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لقی
واہ کس درجہ تجل شب معراج میں تھا	لائے جبرئیل سواری جو طلب حق نے کیا
شوق سے غاشیہ بردار سراپیل ہوا	آسمان پر جو گئے آپ فرشتوں نے کہا
مرحباسید کے مدنی العربی	دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لقی
آپ جس وقت شفاعت سے فراغت پائیں	جائزہ لینے کو است کا جہان میں آئیں
کہ جو داخل نہوا ہووے اُسے بلوائیں	حور و غلمان پے تعظیم زبان پر لائیں
مرحباسید کے مدنی العربی	دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لقی
اسی نعمہ سے پر آوازہ جہان بالکل ہے	جس طرف کان لگا کر کے سنا یہ غل ہے
گلستان میں یہی آواز شکست گل ہے	سرسر شاخ بھی زمزمہ لب لبس ہے
مرحباسید کے مدنی العربی	دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لقی
سرور پر بیٹھ کے ہر قمری شیریں گفتار	شکرستان میں ہر اک طوطی شیریں منتار
ودہ کوہ میں ہر ایک تر و کسار	اس ترانے کی کیا کرتے ہیں ہر دم تکرار



	مرحباسید کی مدنی العسری دل جان با وفایت چہ عجب خوش بقی	
با عشق راحت آرام دل و جان ہو یہی نغمہ پر دازی ہر مرغ خوش الحان ہو یہی	سخن روح فرسے جن و انسان ہو یہی طاہر گلشن فرو دس کی دستان ہو یہی	
	مرحباسید کی مدنی العسری دل جان با وفایت چہ عجب خوش بقی	
صدق دل سے ہوں غلاموں کا ترے حلقہ گوشت جب تلک ٹھہر میں ہو اور تاکہ ہے باقی ہوش	روسیا ہی سے گناہوں کی مگر ہوں روپوش یہ سخن کہنے سے یارب نہ رہیں لب خاموش	
	مرحباسید کی مدنی العسری دل جان با وفایت چہ عجب خوش بقی	
سامنے آنکھوں کے آیا جو خیال اطر پھرت رہی کی دولت سے مشرف ہو کر	پیشوائی کے لیے بڑھنے لگے پیک نظر وجد میں آن کے کہنے لگے با دیدہ تر	
	مرحباسید کی مدنی العسری دل جان با وفایت چہ عجب خوش بقی	
دل میں جب چہ نہ انور کا تصور آیا نجم ثاقب کی طرح خال سویرا چمکا	اگر سہ خانہ وہ تھا خانہ خورشید ہوا خیر مقدم کی پھر آئی دہن دل سے صدا	
	مرحباسید کی مدنی العسری دل جان با وفایت چہ عجب خوش بقی	
آرزو ہو کہ کبھی نجات مرا ہو سیدار دوسے دوڑ پڑوں دیکھ کے نور رخسار	خواب میں ہوں میں زیارت سے مشرف اکیار سر کور کھ رکھ کے قدم پر یہ کمون میں ہر بار	
	مرحباسید کی مدنی العسری	

	دل و جان با فدایت چہ عجب خوش بقی	
پوچھیں یہ بات دکھا کر مجھے تیری تمثال ہو کے صورت سے مخاطب کمین فی الحال	قبرین آئین نکیرین جب از بہر سوال کہ بتا کون ہو یہ مسر سپر اجلال	
	محب سید کی مدنی العسری دل و جان با فدایت چہ عجب خوش بقی	
خوف ہو مجھ سے گنہگاروں کے دل پر کاری بچھے بچھے چلے ہادی یہ ہول پر جاری	جیکہ ہو حاکم دیوان عدالت باری تو شفاعت کو اٹھے اور وں کو ہونا چاری	
	محب سید کی مدنی العسری دل و جان با فدایت چہ عجب خوش بقی	
	رباعیات و قطعات	
	قطعہ	
سب آشنا ہن زندگی مستعار کے پھٹکے ہو کون گرد کسی کے مزار کے	یاران و ہم رفیق و شفیقان دوستدار جب مند گئی یہ آنکھ تو اسی دوست بد مرگ	
	قطعہ	
قنار زراغ سے طوطی کی کب گفتار ہو پیدا کمان اس مین عراقی کی مگر رفتار ہو پیدا	کمان نطق فصیح از طبع نابنجار ہو پیدا اگر ملک عرب تک ماوہ خرسو بار ہو آوے	
	رباعی	
یہ یاد ہے وہ بھی نہ کل پاوے گا بیدار کر گیا آج کل پاوے گا	جو کوئی کسی کو یار کلیاوے گا اس دار مسکافات مین سن اسی غافل	
	رباعی	

تو ہی نے دیا عقل و ادراک ہمیں	تو ہی نے کیسا ہو شرک سے پاک ہمیں
یارب ہو بخیر خاتمہ اعظم راہ	زندہ نہیں چھوڑنے کی خاک ہمیں
رباعی	
آیا ہو خیال بے دستانی	کیون جی وہی گفتگو پھر آئی
ادب نہ سینگا کوئی سیری	کیا تیری ہی ہو نیکی خدا کی
رباعی	
امید وفا تھی بے وفا تو نکلا	عاشق کش و دشمن آشنا تو نکلا
حق بات یہ ہو کہ ہم نے دھوکا کھایا	کیا سمجھے تھے ہاے اور کیسا تو نکلا
رباعی	
ناحق ہو تمہیں دغدغہ روز حساب	عشاق کو بیخوف کیے جاؤ خراب
لکھتے ہیں ملائک کہیں اچھون کی خطا	کرتا ہو خدا کہیں حسنین کو عذاب
رباعی	
مدت ہوئی بہکو جانفشانی کرتے	کیا ہو جاتا جو مسربانی کرتے
نحت جگر و کباب دل تھے طیار	تم آتے تو ہم یہ سیہانی کرتے
رباعی	
نزدل کو مستدار بقراری کے سبب	نزد چشم کو خواب اشکباری کے سبب
واقف نہ تھے ہم تو ان بلاؤں سے کبھی	جو کچھ دیکھا سو تیری یاری کے سبب
رباعی	
کچھ پوچھو یہ ہم نشین کہ کیسا ہو مزاج	اچھا ہو خدا کا شکر جیسا ہو مزاج
دیکھو اب بھی اچھل رہا ہو دل و دودہا تھ	ستھلا ہو مزاج اسپر ایسا ہو مزاج
رباعی	

ہم اور وہ گوشت کے نشے میں ہیں چور مٹے نہیں دیتے ہیں ہمیں اُنکے عزیز	پرو و نون طوت چرخ نے ڈالا ہر مستور مجبور اور صرہم ہیں اُدھر وہ مستور
--	---

رباعی

ہر دم کی جفاؤں کو چرائیں کب تک اے پردہ نشین راز کا اخفاتا کے	لب پر نہ فغان و آہ لائیں کب تک کھل کھیلو جو تم تو ہم چھپائیں کب تک
---	---

قطعہ

الحمد لله الذی بلغ العلیٰ کمالہ اے تارکِ فعل بدی حسنتِ جمیع خصالہ	احکام فضل ایزدی کشف الدجی بحجبالہ حور و ملک سب یوں کہیں صلوا علیہ و آلہ
--	--

قطعہ

حضرت چلے معراج کو بلعِ معلیٰ کمالہ انکے خصالِ نیک تھے حسنتِ جمیع خصالہ	سب جگہ میں اجیالا ہوا کشف الدجی بحجبالہ حور و ملک سب یوں کہیں صلوا علیہ و آلہ
---	--

قطعہ

چمن کے تخت پر جسدِ نعل کا تجل تھا خزان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا بجز خاکِ گلشن	ہزار دن بلبلیوں کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا بتا تا باغبان رور و وہاں غنچہ یہاں گل تھا
---	--

قطعہ

جستجو میں دل کے بہلانے کی مل کھونا پڑا نقدِ دل بنا لگا یوں جرات اُسکے ہاتھ صفت	وہ ہنسی کی بات تھی سو اُسکا اب رونا پڑا راہ چلتے جس طرح پاؤں کوئی سونا پڑا
---	---

قطعہ

آہ رے آہ کیا کیا ہم نے پھنس گئے دام میں ترے آکر	ایسے نادان کو دل دیا ہم نے ہو خوشی خونِ دل پایا ہم نے
--	--

قطعہ



اگرچہ پھر یہ تحسّم الفت کا اے شکر ہم اپنا بولتے  
تو تھا یقیناً کہ اُس کے سایہ کے نیچے اکدم کبھی تو سوتے  
جو تیری خاطر گلی گلی ہم کرے ہین نالہ پھرے ہین روتے  
خراب و خستہ ذلیل و رسوا نہ تھے ملتے نہ ایسے ہوتے

رباعی

جیسے وہ گئے اُدھر نہیں یا د کیا  
ہم یا د میں جس کی آہ سب کچھ بھولے  
بھیجی نہیں کچھ خبر نہیں یا د کیا  
اُس نے ہمیں بھول کر نہیں یا د کیا

رباعی

گر جو رو ستم پہ طبع آئی اچھا  
یاں روز جزا کی آس ہو روز فزون  
ہر شوق محبت آزمائی اچھا  
کر لیجے جو ہو سکے مبرا ئی اچھا

رباعی

جب پاس وفا سے ہمارا نہ رہا  
قربان میں کس ادا سے کتنا ہو تھیں  
ہم کو بھی خیال دوستی کا نہ رہا  
اتنے ہی میں عاشقی کا دعویٰ نہ رہا

رباعی

کھا نہ گیا اگرچہ دستہ لکھا  
جیران ہوں کہ جو حال پریشان ہو یہ  
لکھا وہی بالکل کہ ہو دل پر لکھا  
یہ کاتب تقدیر نے کیونکر لکھا

رباعی

تشریف وہ یاں نہ لائے افسوس افسوس  
سب رہ گئیں دل کی حستیں دل ہی میں  
مرتے دم بھی نہ آئے افسوس افسوس  
افسوس افسوس ہائے افسوس افسوس

رباعی

پھر کوئی صنم پسند آئے ٹھکرو  
کوئی بت مہر جلوہ بھائے مجھ کو

جس دن نے دکھائیں یہ اندھیری راتیں	وہ دن اللہ پھر دکھائے بھٹکے
رباعی	
سارے معشوق بیوفا ہوتے ہیں	اپنے مطلب کے آشنا ہوتے ہیں
تو بہ تو بہ غلط یہ کستا ہوں میں	اے صبح یہ سب ایک سے کیا ہوتے ہیں
رباعی	
بیفائدہ غصہ پی کے غم کھاتے ہو	تحتاج و فقیر مفت کھلاتے ہو
جس نے پالا وہی جو دینے والا	ناحق اے صبح تم تو گھبراتے ہو
رباعی	
وان تمکو سمنہ ہوا جو مجبوری سے	یان ناگ میں دم ہو دردمجوری سے
تم پہونچے وہاں اور میں یان پر پہونچا	مرنے کے قریب آپ کی دوری سے
رباعی	
جو کھائے یہ داغ شعلہ زرا خاک جیے	جو زیست سے جلتا ہو بھلا خاک جیے
ہوتے جاتے ہیں خاک اجڑاے وجود	یک چند جو یوں جیے تو کیا خاک جیے
رباعی	
دل درو کا مبتلا حسرتی یہ ہے	تو یار سو بیوفا حسرتی یہ ہے
میں جان دوں تجھ پہ ہو نہ تجھ کو معلوم	اے خانہ خراب کیا حسرتی یہ ہے
رباعی	
افسوس شکایت نہ سانی نہ گئی	دلبر سے فریب کے گرائی نہ گئی
الطاف تھے بسکہ روبرو سے دشمن	اُس شوخ سے مجھ کو بدگمانی نہ گئی
رباعی	
مومن یوں بھی کسی پہ مرتا ہے کوئی	اس طرح بھی جان سے گزرتا ہے کوئی

خود کام کو کیا سمجھ کے دل تو نے دیا	نادان ایسا بھی کام کرتا ہو کوئی *
رباعی	
ہو اور ہی ایک سوزش نہانی	یہ بات طیبوں نے کسان پہچانی
سمجھو نہ عرق کہ دیکھ کر دل کی جلن	تپ شرم سے ہو گئی ہو پانی پانی
رباعی	
عاشق ہوے کیا کہ اک مصیبت آئی	چون روز نشور شام فرقت آئی
گویا یہ مکان تھا تنگناے عالم	جس وقت کہ دل گیا قیامت آئی
رباعی	
تو ہی نہ اگر ملا کرے گا	پھر عاشق جی کے کیا کرے گا
آنکھوں سے مین اپنی اسکو دیکھوں	ایسا بھی کبھی حسد اکرے گا
قطعہ	
چار دن زندگی کے تھے افسوس	سو اسی کاروبار میں گزرے
آرزو میں گزر گئے دو دن	دور ہے انتظار میں گزرے
رباعی	
مجنون کا تمام شور کس نے دیکھا	فریاد کا سارا زور کس نے دیکھا
ماہی دل جو تڑپ تو اُن کے در پر چلے	نا چا جنگل میں مور کس نے دیکھا
رباعی	
داغوں کا بندھا جو زور پہنے دیکھا	زخموں میں رہا جو چور پہنے دیکھا
ناسور پڑا جگر میں ناسور میں داغ	یہ چور کے گھر میں مور پہنے دیکھا
رباعی	
ای قدر عبث موت تجھے کھلتی ہے	ساعت بھی حساب سے کہیں ملتی ہے

یہ دل کی دھڑکنیں گھڑی چلتی ہے	ہر تار نفس سوئی ہو گھٹنے گن لے
رباعی	
کب تک مفتی کا دم بھرونگا تو بہ	کب تک قاضی سے مین ڈرونگا تو بہ
اس فصل میں مین تو بہ کرونگا تو بہ	دیوانے ہو زراہد وہاں آئی ہو
رباعی	
دیتا ہو وہی رزق وہی عزت و جاہ	اللہ پہ شاکر ہوں خدا اسکا گواہ
لا حول ولا قوۃ الا باللہ	بندہ بندوں سے کیا توقع رکھے
رباعی	
بھر جائے جو پیٹ پھرے احمد دے	پہلے کھانے سے پیٹ خالق بھر دے
پھر تو کوئی معشوق پری پیکر دے	جب پیٹ بھی بھر دیا شراہین بھی دین
قطعہ	
چو فروغ کرد جلال و کشف الدجی بجالہ	چکنم بیان کمال او بلغ اعلیٰ بکمالہ
دل و جان باد خیال او صلوا علیہ وآلہ	من و حیرتہ ز خصال او حسنات جمیع خصالہ

تمام شد



## حصہ دوم

حسین

دوہا و کبت لی ہوئی غزلین بچپن ہولی - ٹھمری - چوٹا سا - بارہ ما سا - واڈرا -  
دوہا - سورٹھا - کبت - سوٹا - خطوط منظم بزبان بھاشا لکھے ہیں

## دوہا و کبت لی ہوئی غزلین

اول

چرا از آشیان بیگانہ گشتی	کہ قصہ دل مرا ویرانہ گشتی
ات پتا سے بیر بھویو کا ہے کیو بیاہ	سوامی کارن اے سکھی بیٹی تاکون راہ
چو آئی سوئے سن ای جان جانان	شوم مرہون منت من فراوان
کیسے ہیہ دھیرج دھرون دیکھ لو گوماہ	تیکھ تیکھ جیہ جات ہی پستہ ملین کب آئے
چہ باشد کز طریق مسرابانی	برائے وصل من خود رارسانی
سہنت کھلت بن تو چلون جو پوجے جم آس	راکھون برت من ای سکھی جائے خضر کے پاس
باین سودا رسم شاید بسودے	رسان از من بہ پیغمبر درودے
کپت بتی رین یہ بیت مے نہ آئے	جنگے کارن ہو سکھی تن من دیو جلاے
خیال مجھ تو مارا کرد محتاج	چودر ماندہ پیش بازو در آج +
ندی تال سوکھے بے سوکھی سگری راہ	کوڈنہ آج لو سر دم تاکون راہ
بہر گل رخ چو کر دم سرخ دیدہ	کنون از ہر مژہ خونم چسکیدہ

پران پیاجب سے گئے سدھولین نہاے	درشن آساگ رہی چھاتی کون لگاے
تو بر حال سن بیدل بہ بخشاے	زبان درنج گوہر بار بکشاے
لکھ لکھ سونی سیجیان جل بھر آوت نین	حافظ جی کیسے کروں پڑے نین جیا چین
گئے درگریہ کہ درخندہ مے شد	گئے مردو گاہے زندہ مے شد
دوم	
رہا کر دے ارے صیاداب فضل بہاری ہر	قفس میں کب تلک تڑیون نہایت بقیری ہر
تن میں تنکو بوت ناگری جات سب دینہ	یا ہی گت بس ہوت ہر جو کوئی کرے سینہ
ہجوم نا توانی سے بہت اب جان عاری ہر	
تن سوکھ کنگری بھجور کن بھین سب تار	رووان رووان دھن لٹھے کہ باجت نام تہار
مرے ہر استخوان سے اب ہی آواز جاری ہر	
پریت تو ایسی کیجی جیسی کرے چکو ر	کھینچ ٹوٹ گردن ملے چنوے داہی اور
محبت اسکو کتے ہن ہی بس شرط یاری ہر	
تن سمندر سن مرجیا کو تو غوطہ دیون	پاسے بکھون لعل کو یا لعل کارن جیہ دیون
سنو ایجان شمار دتم یہ وقت جان شاری ہر	
تن سوکھ سچر بھجور ہیو رکت ناما اس	پران چھریہ رہ گئے ٹلس چاہت سانس
ارے دم باز اب آجا کہ یان تو دم شماری ہر	
لکڑی جل کو تلا بھتی کو تلا جل بھو راگھ	مین پاپن ایسی جلی نہ کو تلا بھو نہ راگھ
جگر تو جل چکا سارا فقط اب تن کی باری ہر	
نا کچھ کیا نہ کسکی رین گنوائی سوے	خالی ہاتھوں جات ہوں دیکھوں کیا گت ہوے
لحد میں سب سے سنتے ہن کہ پہلی رات بھاری	
دھوپ پڑے دھرتی پتے تاپر چکو گھام	دوڑی پلھت جاے ہوں تہو نہ جوت سیام

مقدر اسکو کتے ہیں عجب قسمت ہماری ہے	
آو و پیارے موہنا میں بیچ تو ہے لیون	نایم دیکھو اور کونا تو ہے دیکھن دیون
یہی ہے آرزو امداد اور حسرت ہماری ہے	
سوم	
رسول اللہ کی جس دل میں ہر دم بقراری ہے	قرار جنت الفردوس کی تدبیر ساری ہے
وہ دولت مند دین ہے جس پر یہ انعام باری ہے	
دلش نبی کے جا رہوں اور دھو بھرے ہوں کس	ہا اکھون وان میں آ پنا سدا فقیر ہی بھیس
دیا ر شاہ میں عزت ہماری خاکساری ہے	
ساخچی واک بات ہے اور سانچا وہ ہے نبی	واکے سندر پول پر وارون اسپنا جی
کلام مصطفیٰ بھی خود کلام پاک باری ہے	
دیکھیں دلش رسول کا جاوین سدھ بدھ بھول	جیہہ کارن ہم ہر ہے ہیں ملک دھول میں بھول
ہمارے حق میں بیہوشی وہاں کی ہوشیاری ہے	
نگر مدینہ دور ہے چین کمان سے ہوئے	درشن بن بیا کل رہوں چھن چھن آوے رے
ہمیں تو زلزلہ یاں جنبش باد ہب ساری ہے	
دسترونیہ سجائے گئے جو اتر آوے آج	نینہ نبی کے کامری اوڑھے آوت لاج
یہاں ہر اہل زینت اس لباس میں سے عاری ہے	
پوری ہوسن کا منانت ہے ہیہ چین	مندرمین جو پیو کے رہا کروں دن رین
ہمیں اُس معبد مختار کی بے اختیاری ہے	
بچ کر باٹ رسول کی نت کرین جو پا پ	سُن سن میری کھنکھن او نہیں ستاوت پات
فقیر اس ملک میں اک تو بھی تلمیذ بخاری ہے	
چام	

فراق یارین ہر دم لبون پرآہ و زاری ہے	
پتہ رسم کس کرنین کا ایسا مارتیہ	تن من سارا چھو گیا اٹھت کرے پیر
تھاری تیغ ابرو کا جگر پر زخم کاری ہے	
من ہلادت دن گیسما کٹھن ہرین	ہاے دنی کیسی کردن بن دیکھے نہیں چین
گلے سے لگے تو لگ جائی امید ساری ہے	
تن پر اچرانا رہو باڑھ گئے سب کیس	سودہ بدھ آب کچھ نارہی ہنست ہے سگرادیں
تھارے عشق میں پیارے عجبات ہاری ہے	
رکت ماس تن ہون نہیں کاہے پہنچون دھارے	پاؤں بٹری لانج کی ذرا نہ سر کو جاے
عدم کی دور ہو منزل کہ سر پہ بچھو بہاری ہے	
یتیم دکھیا لے گیو سکھ کو لب گیو ساتھ	رین بچھو با ہوے گیو ملتی رہ گئی ہاتھ
اسیر کا کل جاناں کی اب ہوئی طیاری ہے	
پیارے تم مت جانو تم کچھ بڑے موہ چین	جیسے بن کی لاکڑی سلگت ہے دن رین
گذرتی حال پر میرے نہایت بقراری ہے	
پروسی کی پریت پر سبکو من لکھ پے	دامون اتنی کھوٹ ہے ہے نہ سنگ لیجاے
محبت اسکو کہتے ہیں کہ برسوں انتظار ہے	
پیت تو واسون کیجیے جاسون من تپیاے	جنے جنے کی پیت مون جنم اکارت جاے
جگر پر چھپا رہی پیارے محبت اب تھاری ہے	
گری ندیا اگم ہو زور بہت ہو دھار	کھوٹ سے پہلے ملو جو اتر چا ہو پار
سنو تم آشنا یہ ہی نصیحت اب ہاری ہے	
نہجسم	



سمنو ہوشیام برج بالا برہ بیتی سنائی ہر ہماری جیو کی جیون سدا پیارے کنھائی ہر	
آہوشیام سن لیجیو نے کے برج بال +	پران پیارے پران پت پران ناتھ گوپال
کٹے دن تو نہیں تریان تڑپتی ہیں رے چھتیاں دیاندھ نام کی بتیاں نیٹے کرتب کھائی ہر	
تم بھڑت بھڑت شکل سکھ سراج آئند	بھتین منوش چندرین جاسن جم بن چند
صورت کراگلی بتیاں ملو ہر گ بھر چھتیاں کپٹ چھل چھل چھل کی بتیاں تجو تب بھلائی ہر	
پر تھم بجن کی صورت کر لے پر تھم دھالے	نچ باتین گھاتین کپٹ ہی موہن جدورے
چلے برج چند برج کو جانکی پرشاد سنیتی درس میا سا بھالے ہی ہر گھٹیاں گائی ہر	
سنو لو ابرج چسندو برج بالا کی بین	برج نایک برج مون کے برج مہار برج این
سبب کیا ہر گئی گوہن پری کیا چوک سن موہن بہن چمک سن جگ پک وگر جوہن چرنج وھوڑائی ہر	
گئی کون اپرا دھ ۲ سن موہن برج گرام	تو درشن کے آسے نین گڑی مگ دھام
سمنو ہوشیام برج بالا برہ بیتی سنائی ہر ہمارے جیو کے جیون سدا پیارے کنھائی ہر	
<b>ششم</b>	
ربا کر دے ارے صیاد اب فصل بہاری ہر	قفس مین کپ تلک تڑپون نہایت بھاری ہر
برہ روگ تن سن دی کل نہ پڑے دن رین حافظ کا ہو کے کون لاگین ہاے نین	

نہیں زخمی بچا اسکا یہ وہ بیٹھی کٹاری ہے	
پریت ریت تم اگلی سبھی دکنی بسرے	ایسی کوؤ کرت ہے جیسی تم کری ہاے
نہیں معلوم کیا ہے ہولی تقصیر بھاری ہے	
پریت پریت لگاے تم کہاں گئے پردیس	برہ روگ بس ہوے یہاں جٹا جٹ بکھیں
ترس آتا ہے دیکھے سے کہ جو حالت ہماری ہے	
حافظ خج کل کان سب تم سن لیں پریت	تم نرمو ہی تھر ہوے کرن لگے اپریت
اسی کا نام الفت ہے یہی کیا شرط یاری ہے	
پریت کرے سے نا بھئی گانوں دھو سب نام	حافظ داہی گت جھسی مایا ملی نہ رام
بجائے شک آنکھوں سے یہاں ابن خون جاری ہے	
گر جن ہٹ کی ناسنی دہاے کری ہم پریت	سوے اب سب لکھ پرے دین لگے دکھ میت
نہیں تقصیر کچھ انکی یہ سب قسمت ہماری ہے	
پریت کری سکھ لہن کو تن من دھن بسرے	سوالا گے دکھ دین مات کری کون اُپاے
منایت ایسے جینے سے ہماری جان عاری ہے	
ارے پیہا نر دے بول نہ آدھی رات	برہ آگ تن من وہی جرو جاے سب گات
تری آواز یہ پیو کی ہمیں لگتی کٹاری ہے	
پیارے تمہری سدھ ہمیں ایک گڑھی بسرے	بلتھ بلتھ جیا جاے اب لے نہیں چپ چین
نہیں معلوم کیا ہونی یہ اب حالت ہماری ہے	
ہم بیا کل تڑپن یہاں دہان کر دتم چین	اے پیارے من موہنا پریت ریت یہ بڑ نہ
نہ یہ طر محبت ہے نہ کوئی شرط یاری ہے	
حافظ لاگی نا چھٹے کرے کوٹ اُپاے	گر دجن ارد سب گانوں گھر جو چاہے سچاے
نہیں معلوم اسے حافظ یہ کیسا قسم باری ہے	

ہفتم	
خدا جانے کہ کیوں ہے وہ اب تکرار کرتے ہیں	انکا کرول وہ اور دن سے ہمیں بیزا کرتے ہیں
بدھنا کا ہو کی کون لاگین اسے نہ نین	تلپھ تلپھ جیا جات ہی چھن پل پڑے نہ چین
بہت غمگین اور حیران یہ آخر کار کرتے ہیں	
پریم روگ دن دن بڑھے اوچھن چھن ادھکے	بیدا ید جانے نہیں جن سب کروا پائے
کمین مرض محبت کی دوا بیمار کرتے ہیں	
تلپھت بیا کل ہین پڑے گھر گولی گوال	او دھو گر جن سب کمین یون پیاسے ندلال
کہ ٹھو کر سے سیجائی دم رفتار کرتے ہیں	
پران پیارے موہنا درشن دیو اب گئے	تلپھٹ بیتے یہ دوس سواب سہو نہ جائے
محبت کر کے عاشق کو نہیں یون غوار کرتے ہیں	
اگن برو تن من دھو نکس چاہت جان	درشن آساگ رہی کر پا کر و آب آن
نہیں تو کوچ دینا سے ہم احو دلدار کرتے ہیں	
او دھو دیکھو حال جو سو کیو سب جائے	برہ روگ دن دن بڑھے جیرا کلا سے
بھلا اس طرح سے کوئی کمین اے یا کرتے ہیں	
چوک ہوک کیسے منے جب لوجاں جائے	چلت سے او دھو اٹھیں کیو نہ کو دھائے
بھلا غفلت کمین ایسی کوئی ہشیار کرتے ہیں	
ہشتم	
ہر سون جائے کہو یہ کوئی	
تلپھت ہون درشن کب ہوئی	
ہم سون پریت بڑھائے تم چلے گئے پرلیں	نرمو ہی ایسے تھے چھو نہیں سندیس

معارف کر دھنسا جو ہوئی	
ہم جانی کچھ دن لو بھگے گی یہ پریت	ہاے دنی سوکا بھئی کمان گئی مم میت
کاسون کہوں کہ سے نہیں کوئی	
جاؤں کتے پوچھوں کمان پڑے نہیں جہین	گھائل ہی تڑپت پڑی بکل جاؤں رین
سو دید اہم کاسن ردی	
جو میں ایسو جاتی نر سو ہی ہین آپ	کبھوں نائین بسا ہتی پریت ریت کو پاپ
جاسے کمان تم کا اب جوئی +	
ای من موہن آپ بن پل چھن پڑے نہ چین	تلکھ تلکھ بتین ہین حافظ یہ دن رین
داغ نہیں چھوئے جو دھوئی	
حافظ جو میں جاتی آپ دے ہین بسرے	کبھوں تو کرتی نہیں پریت ریت نکچاے
سواب جگت چلے نہیں کوئی	
بہو دن بیتے درشن بن کر پا کر داب آے	بیا کل حافظ لکھ ہین ہیہ سون لیوہ بلاے
ہاے بھاگ کب یہ اب ہوئی	
کجیات پیساری بھی بیرسی گوپی گوال	اُنکے رنگ مون جاری ہین چھا نظر بے حال
حافظ ایسو کرسی نہیں کوئی	
درشن آسا لگ رہی نکسین نائین پران	کر چوری دتی کروں کر پا کر و آپ آن
چھین مون دور تھا سب ہوئی	
اور دن سون کر پریت تم ہین دیو بسرے	کون چوک حافظ پڑی جان پڑی نہیں ہاے
سواب حافظ کر پا کب ہوئی	
انہم	
اودھو کب آئے ہین بسواری	درشن تو سرسین برج ناری



ایسی تمکو چاہیے ہو تو گویا نا تھ	جیسی تم ہم سون کری چھوڑ ہمارو ساتھ
کجا بھی تھین اب پیاری	
ہر سون پریت بڑھائے کے پڑوہین پھپان	ہم جانی بند جاگی ان کچھ اورے ٹھان
بیٹھ رہے وہ صورت بساری	
حافظ دھری بان پر کرے کون دسواس	جیسی کچھ ہر سون بھی ہتی نہ ایسی آس
سوسب بھاگ کی لاگ ہساری	
لکھ لکھ سوتی سیمیان جل بھراوت نین	حافظ اب کیسی کروں پڑے نین جیہ چین
بھول گئین سگری ہشیا ری	
حافظ پایے شام کی تجا سہی نین جات	مورچھت ہوئی دھری گردن بار بار پھپیات
کون لکھے یہ دشا ہاری	
برہ بان ایسے لگے نکسن چاہت پران	سو غریب ہم کا سمجھ کر پا کر دانت آن
تم بن کو دھولے ہاری	
تلچین ات بیاکل پڑی برج بالا ساراے	نکسن چاہت پران ہین کر پا کر داب آے
مے ہین ہین سبی ربت ناری	
ایسے ہی دن چار لو کری اور جو دیر بڑ	کھائے ہلاہل یہ سبی ہوئی رہ ہین بس ڈھیر
پھر کا کر ہو آئی مراری	
برج سون گھر گھر سوگ ہو تم بن ای مند لال	مورچھت ہوے دھری گرین کراہ کراہ سبیل
ڈھو ڈھت پھر بن سبی یہ ناری	
دہشتم	
تم بن چین ہین نین پیاسے	
تلچہ تلچہ جیہ جات ہر پڑے نین ہیہ چین	جب تے پر تم گئے روت ہین یہ نین

تا پر برہ دیت تن جارسے	
کجیات پیاری بھی ہین دیو بسراے	کون ہماری پریت اب کہا کرو تم آے
بھلے پھنسے اب بند ڈلارے	
حافظ اب کیسی کروں بن دیکھے نہیں چین	جیسے جل بن ماچھری تلپھت ہردن رین
سوگت کی جات نہیں پیارے	
ایمن سوہن سانورے درشن دیو اب ای	یا تو تم ہم سین کو دہان لیو بلو اے
کٹین برہ کے دکھ ہمارے	
مگ ہیرت انکھیاں ٹھکین پر یو برہ کو پھیر	درشن آسا لگ رہی کرو شام جن ویر
دیکھین کو تر سین اب سارے	
جو حافظ یہ جانتی پریت کیے دکھ ہوے	نرگڑھنڈھو را پیٹنی کہ پیت نہ کچو کوے
پر درشن پھنسے نین رچھو اے	
پڑے حال حیاں ہین سب یہ گونی گوال	تم بن سوہن آئے کے پوچھے کون احوال
بیا کل ہین سب یہ برج وارے	
پیارے تیری یاد میں پڑی رہوں بچین	مور تھت ہوے دھرتی گردن ہی حال ن رین
جب سے ہو تم شام سدھارے	
حافظ پیارے پریت کر لئو نکو و سکھ	باڑھت پرت دن ہی ہے شوک روگ اور دکھ
سو اب کسب بنے نہ ہمارے	
یا زوہم	
اودھو دیکھ چلے سوکھیو	
ہم کا کچھ بھادے نہیں گرجن کو اپدیش	تم بن سو نہ سب لگے جیسے من بن سیش
حافظ کا سون کون تن دہیو	

اودھو لا وہ ششام سون چل کے بہن ملاے	ناہن سب ایک دوس پر مر رہے ہیں بس کھائے
اگر پوچھو کہ جو کچھ تم چھینو	
برہ جوگ دھارن کروں جٹا نیاؤں کی شش	کہیہ اڑاؤں تن دھون جیسے سوانگ میس
پا ہی ہمیں رجا اب چھینو	
ہماری سدھو بسراے تم وہاں رے کا چھائے	پلٹو پلٹو جیہ جات ہو درن دیو اب آے
ناہن من پھپھتاے رہیو	
نینن آسا لگ رہی کب مل ہو تم آے	حافظ پھن ہوں کل نینن پلٹو پلٹو جیہ جائے
اب سو جات نینن تن دھینو	
اودھو اب جو ہر نینن جان پڑی برہ روگ	مل لو ان کو لکھ پڑے ندی ناد سوگ
نھن پڑو درشن اب لینو	
دوا ز دھم	
ربانی حال یوں کتنا تو جا کر نامہ بر پہلے	
تڑپ کئے آہ سوزان کی تو کو دینا خبر پہلے	
نینا ہائے لگائے کے کل نہ پڑے دن رین	دے پچھڑے جب سے سکھی نینن جیا کو چین
لگاوے آنکھ جو تھے کرے جان کو صبر پہلے	
نینن کی کر کوٹھری چلی دیوں بچھائے	پلگن کی چاک ڈال دوں کر سائین بھٹھین آے
کروں خدمت میں آنکھوں سے بٹھاؤں جیم پر پہلے	
جن نینن سون دیکھے کیا بھئے وہ نینن	تل تل پریت بڑھائے کے اب لاگے دھوکہ دین
بتاؤ کیا ہوئی پیار بھوکرنے تھے قدر پہلے	
بھونر الو بھی درشن کا کلی کلی رسس لے	کاٹا لاگا پریم کا بار بار دھوکہ دے
ہو اس الفت کے کوچے میں نفع پیچھے ضرر پہلے	

سجن سکارے جائینگے نین مریگے روے	بدھنا ایسی رین کر بھو رکھون نا ہوے
صبح گریا رجا میگا تو اپنا ہے سفر پہلے	
یتیم پیارے اب وے گئے نذی کرار کرار	آپ تو پارا تر گئے ہمیں چھانڈ منجھار
قتل کرنا جو لازم تھا تو کردیتے خبر پہلے	
بیکھ نہیں بے پنکھ ہون بے پراڑو نہ جاے	درشن پیارے شام کے کیہ بدھ ہو دین ہاے
مرے صیاد ظالم نے اٹھاڑے بال و پر پہلے	
سیر دہم	
ہوئی غیروں سے الفت ہے اب تکرار کر دین	
خقاہوتے ہیں ہر دم بچ بھی ہر بار کرتے ہیں	
ہاٹ باٹ روکت پھرت کرت نئی ہٹھ رار	بچ گے مانگت دان دوہر جسو مت تندرک
عیش اب ہکو رسوا برسر بازار کرتے ہیں	
چال چلت گجراج کی پائل شہر سناے	مانو پڑھ کچھ منتر سون بدھنہ دیت جگلاے
وہ ٹھوکرے مسیحائی دم رفتار کرتے ہیں	
پریم روگ لگے کچھ لگو برہ کو بان	ہکو اوکھد چاہتے مت ہوا بیداجان
کمین مرض محبت کی دوا بیا رکرتے ہیں	
متھراکاشی بھر مٹی ہمیں دیت وشواس	گھٹ ہی بھیر ہر بسین کیوں کو محبت آگاس
سدا دل ہی مین ہم اپنے ملاش یا کرتے ہیں	
چار دم	
انکھ سے آنکھ کیا تم سے کوئی میرے صنم پہلے	
خدائی قہر ہو جس پر وہی رکھے قدم پہلے	
بیاض کل جل بن بن جیون تلچہ تلچہ جیہ دیئی	سوئی گت حافظ بھی گو زخیر نالیئی



تھیں لیکن اسنا سب تھا خبر سب سے صنم پہلے	
برچی لالگی پریم کی پڑے نہیں حب چین	برہ تھا سر سات ہی حافظ جی دن رین
ید قدرت نے لکھا تھا مری قسمت میں غم پہلے	
کج بات پیاری تھی یہیں دیو بسراے	ایسی تھیں نچا ہے ہی پیارے دان جاے
کیے اقرار تھے ہم سے ہی تھے ہم پہلے	
تمکست ناہین پران ہن حافظ تھری آس	مین پیارے درس کے رشت پیاس پیاس
بھولائے تھے جو کچھ تھے کیے قول قسم پہلے	
سمجھائے سمجھت نہیں روت ہیں تج تین	یا کل حافظ درس بن پھت ہیں دن رین
تمنا دل میں کیا کیا تھی سو پائے تج و غم پہلے	
چاہک چاہت سوانت جل چکی چاہت بھور	حافظ تو بلبوچے جیسے چند رچکور
ہوا جو کچھ سو جانے دو بھلاؤ دل سے غم پہلے	
یا نزد ہم	
خدا نگ بھر کاجب سے جگر بر زخم کاری ہو	
صنم کی آرزو میں رات بھر اختر شماری ہو	
لوگ کروں تو جاگ سنسے چپکے لگے گھاسے	
ایسی کٹھن پریت کا کہ دو دھ کروں او پیاسے	
آہی کیا کروں میں اب نہایت جان عاری ہو	
جو میں ایسا جانتی پریت کرے تو کھ ہوے	
انگڑھنڈھو را پیتنی کہ پریت کرے نا کوے	
اگر میں جانتی پہلے سے آہیں اسی غواری ہو	
وہ گے بال محمد گے بال محمدی گستاخ	
آپ تو پار آتر گئے ہمیں چھاڑو بھو دھار	
بھلا کیوں چاہیے ایسا ہی کیا یہ شرط یاری ہو	

کنک سول کا غد بھو مانک مس بھو بول	قلم بھجے کئی لاکھ کے لکھت نہیں دوئی بول
نامیرے پنکھ نہ پاؤن بل اور پیات دور	ابھی بھجی کرو خط تو یہ کیا عادت بھاری ہے
نہیں طاقت ہے جانے کی نہ یان ل کو قناری ہے	اڑ نہ سکون گر گر پڑون رہت لبور لبور
کاگاس تن کھائیو چن کھیو ماس	دو نینا مت کھائیو پیاد کھن کی اس
معزز بعد مرنے کے تمنا یہ ہساری ہے	

## شانزدہم

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے	غم دوری ہے جی جلتا ہر شک لکھون سے جاری ہے
کہو لیلی سے اے پیارے صبح خست ہوا ہے تو	بدھنا ایسی رین کر بھور کھو نا ہوے
لکڑی جل کو یلا بھئی کو یلا جل بھو را کھ	مین برون ایسی جلی کو یلا بھئی نہ را کھ
اک تو نینا مد بھرے دو بے انجن سار	جگر تو جل چکا پیارے مگر اب تن کی باری ہے
اے پیارے یار تباہ ہو چکے بوندی کی کٹاری ہے	اے بوندی کوئی دیت ہے متوارن ہتھیار
کاگاس نین بھاس دولن پیاس لجاے	پہلے درس دکھائے کے پانچھے لچو کھائے
اے پیارے کب عاشق کو لکھ پیاری ہے	جمال یار سے کب عاشق کو لکھ پیاری ہے
اے پیارے آدھی رین نہ کوک	دھیرے دھیرے سگتی تو کیوں دینھے چوک
جانبید اگھر اپنے تو کب جابانے سار	اے ظالم تری آواز لے آفت آتاری ہے
مراس درو کی دارو سے افلاطون بھی عاری ہے	عاشق چنگے کن کیے بن دیکھے دیدار

ہم تو ابھی پریم کے پریم ہمارے دیس	سُدر نہین پانی پو کی تب لینھو یہ بھیس
نہ تھا معلوم قسمت میں ہماری خاکساری ہو	
تن سوکھ گنگری بھو رگین سوکھ بھین تار	روم روم سر اٹھت ہو باجت نام تہار
مرے ہر استخوان سے بھی یہی آواز جاری ہو	
دیخ سوکھ پھر بھئی رکت رہو نہیں ماس	خالی پنجڑا رہ گیو باقی بھی نہیں اب اس
اجل لاری خبر جلدی سے ہمیز نسبت بھاری ہو	
<b>مہفت ہم</b>	
زبانی حال یون کہنا تو جا کر نامہ بر پہلے	
ہماری آہ گریان کی تو کردینا خبر پہلے	
بھونرا ابھی درس کا کلی رس لے	کاٹا لاگا پریم کا ہیس پھر جیادے
تری الفت کے کوچے میں نفع چھپے ضر پہلے	
سجن سکارے جائینگے نین مرنیگے روے	برھنا ایسی دین کر بھو رکھی نا ہوے
صبح گریا جاینگا تو اپنا ہو سفر پہلے	
جن نینوں سے دیکھتی کہان گئے وہ نین	پریم پریت بڑھائے کے اب لاکے دکھ دین
ہماری کیا ہوئی پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے	
پنکھ نہین بن پنکھ ہون کہ بدھ اڑ کے جاؤں	درس پیارے شام کے بن پر کیسے پاؤں
مرے صیاد ظالم نے اکھاڑے بال دیر پہلے	
وہ گے بالم وہ گے ندی کسنا رکتسار	آپ تو پار اتر گئے ہمیں چھوڑ بھج دھار
ستلہ تھا تجھے لازم مری لینا خبر پہلے	
آؤ پیارے نین میں سوند پاک توہ لیون	انامین دیکھوں اور کہنا توہ دیکھن دیون

کروں خدمت میں آنکھوں سے ٹھٹھاؤں چشم پر پہلے	
اگلے دن پا چھچھے گئے ہر سے کیونہ میت	اب کچھ تپائے ہوت کا چڑیاں چن گئیں حکیت
عقل جاتی ہے اس کو بچے میں ایضاً من گزیر پہلے	
ایسب ہم	
فراق یار میں دل کو نہایت بیکفاری ہے	لبوں پر جان شیریں ہے یہ تیری یاد گاری ہے
پتیم تھرے عشق میں رہو رکنت ناماس	باقی جو یہ پران ہیں نکس رہی ہے سانس
شبابی جان آؤ تم بھاری انتظاری ہے	
فقط اس دروس ہر دم میں آہ و نالہ کرتا ہوں	سکنا دم نہیں ہے زندگی کے دن میں بھرتا ہوں
تم میں پیارے شام جی تڑپت ہوں دن رات	جیسے جل بن ماچھری تلچھو تلچھو مرحبات
تمہارے عشق میں پیارے ہوئی یہ گیت ہماری ہے	
سزا سکی ہو یہ پائے جو تھے دل میں ہم ہمارے	تمہاری دام الفت میں بہت کچھ دست دپائے
پتیم پریت بڑھائے کے کاہے تم کم کسین	ناکچھ دیکھو ہم بھین نا کچھو لیو نہو چھین
خطا تیری نہیں پیارے جڑی قسمت ہماری ہے	
اگر ہم جانتے ایسا نہ ہرگز دل تجھے دیتے	محبت تم سے جب کرتے قسم ہم پہلے لے لیتے
جیسے ہم سے کڑی کرے نہ کو دسنگ	سدا آئی چھاتی پھٹے کا پنے سدا دانگ
تمہارے ہر کا دل میں ہمارے زخم کاری ہے	
جو کچھ اب دل پہ گزری ہے نہیں مجھ سے کہا جاتا	نہیں اب داغِ فرقت کا صنم مجھے سہا جاتا
ٹوٹی ڈور تنگ کی کون ملا دے آے	جو بدھتا کے من بے آپ آے لمبا ہے
اسی کو دہرتے ہیں ہی تو فضل باری ہے	
صنم اس حالِ فرقت کو بیان کیجے تو کیا کیجے	نہانی راز دل اپنا عیان کیجے تو کیا کیجے
کو تو ایسے ہر چیز جو پیوستے کے سندیس	پیو کی ماری ہوں مرت دن دن بڑھت کلیس



چکر میں آہ سوزان ہو نہایت بیقراری ہو	
خدا کے واسطے نصرت اب آؤ جلد تم آؤ	تم اپنا روئے اقدس اب شامی ہمو دکھلاؤ
تم بن ہمو نہا تھو جی نہا تھو نہیں دکھلات	ہمیری تو اب نہا تھو ہو نہا تھو تھارے بات
یہ تم پر جان قربان ہو تمھاری یادگاری ہو	

## بھجن

- ۱۔ راوہا پیاری ناچت لال جی کے سنگ۔ تک تک تھئی تھئی نچت راوہکا سنگ  
نچت گو بند۔ ڈوہپ ڈومرونگ کھانجری کھو موہر چنگ۔ راوہا پیاری۔  
اندروک سے اندر آئے برمھا آئے سنگ چھتیس کوٹ دیوتا آئے من راجا ہر چند۔  
راوہا پیاری۔ شیو آئے کیلاسی باسی سرپ لپیٹے انگ۔ بھو مندر کو دیکھ تا شا  
جننا اوٹھی ترنگ۔ راوہا پیاری۔ برندا بن سون رہس مچو ہو سب گولی آئند۔  
کین کیر سنو بھائی سادھو دھن دھن گوگل چند۔ سو راوہا پیاری۔
- ۲۔ اودھو پریت کیے پھتانی۔ ہم جانے ایسے بھنگی اُن کچھ اوری ٹھانی۔ کاری تن کو  
کون پتیا نوبولت مدھری بانی۔ ہمو لکھ لکھ جوگ پٹھاوت آپ کرت برج دھانی۔  
سونی سیج شام بن سون کو لمپھت رین بہانی۔ سورشیام پر بھول کے پچھڑے تانی  
مست جو ہرانی۔ اودھو پریت کیے پھتانی۔
- ۳۔ کرم گت ٹارو ناہ ٹرے۔ کہان بے راہون بے رب شش آن سنجوگ پرے۔ گڑ  
بشٹ پنڈت ات گیانی رج کچ لگن دھرے۔ چامرن اردھن سیا کو بن مین  
دپٹ پڑی۔ بھار تھ مین بہری کو اندھا گھنٹہ ٹوٹ پرے۔ ہری چندر سے دانی راجا  
پنج کو پانی بھرے۔ تین لوگ بھاوے کی بش مین سرزدینہ دھرے سو روکس ہونی

سوی ہوئی ہر کاہے کوچ کرے۔ کرم گت ٹارہ ناہ ٹرے۔

۴۔ میرے من اتنی شول رہی۔ وے بیان چھتیاں لکھ را کھین جے نند لال کی۔  
ایک دیوس مورے گرہ آئی میں تھی تخت وہی۔ رت مانگت میں مان کیو سکھی سو  
ہر گسا گئی۔ سوچت ات پچھتاں راو دھکا مرچت دھرن ڈوہی۔ سو رواں پر بھو  
کے بچھڑے تین تھانہ جات سی۔ میرے من اتنی شول رہی۔

۵۔ اوو دھو سب سوار تھو کے لوگ۔ آپ توکیل کرت کجا سنگ ہمیں سکھاوت جوگ۔  
بھرم بن جات سانوری مورت جن دیکھیں وہ روپ۔ اب رس راس پلن جب  
کی کرت لاج کھئی بھوپ۔ ان دن میں ٹیکھیں لاگت بھو برہ پت روگ۔ ملو کا نہ  
کمارا شونی مین سور سب سوگ۔

۶۔ پریت کرکا ہو سکھ نہ لیو۔ پریت تنگ کری دیپک سون اپو پران دھو۔ ال گن  
پریت کری جل ست سون سمیت سکھ گیتو۔ سارنگ پریت کری جو ناد سون سو  
نکٹھ بانڈہ سیو۔ ہم ہون پریت کری ماو دھو سون چلت نہ کچھ کیتو۔ سو رواں  
پر بھو بچھڑے راو دھکا نینن نیرہو۔

۷۔ نش دن برکت نین ہمارے۔ سدا رمت پاوس رت ہمکو جب تے شام سدھارے  
ورگ انجن لاگت نین کھون اکپول بھئے کارے۔ کنچاک شوک تنہ سن سجنی کچ بچ  
ہمت پنا رے۔ سو رواں پر بھو اسب بڑھو ہے گوکل لیو او بارے۔  
کمان لگ کون شام گن سند روکل ہوت ات بھارے۔

۸۔ اوو دھو من ناہن دس بیس۔ ایکے ہو سو گویو ہرے سنگ کو ارادہ تو ایس بھین  
ات شتھل بے ماو دھو بن جھاو نہ بن شیس۔ بانسا لگ رہی آسا لک جیوہ کوٹ  
بریش۔ تم تو سکھا شام سند کے سکل جوگ کو ایش۔ سو رواں رس کن کے  
تیاں پردہ من جگ دیس۔

۹- اودھو ہوت کما سچائی۔ چت چہہ رہی سانوری سورت جوگ کمان تم لائی۔  
پالاگون کیونہر جو سون درس دیواک بیر۔ سورواس پر بھوسون بنتی کر یہی  
سنا وہ ٹیر۔

۱۰- ہر پھرت پران تلج رہی ہے۔ پیہ سمیت مسکھ کی سدھ آوے شوال شریہ  
نہ جات سہی ہے۔ نیش واسر ٹھاڑے مگ جووت یہ دکھ ہم نہ شنین نچی ہے  
گون کرت دیکھن نہیں پائی نین نیز بھر ہنس ہی ری۔ تے باتین بس رہن ہیسہ  
مین اولٹ بچن کی ری سور شیا م بن پر ب برہ بش مانورب شش راہ  
کی رے

۱۱- بھنے نچ نین انا تھ ہارے۔ سندرشام دہان تے سبھی سنیت دور سدھارے۔  
وے جل ہن ہم ہن سکھی ری کیسے جوہن نیارے۔ ہم چکور چاک امید تر سدھا  
برکھ پرت دارے۔ مہ بن بست آش درشن کے جوی جوی مگ ہارے سور شیا  
کینھی دودھ ایسی مرتاک ہوتی پھر مارے۔

۱۲- نا تھ انا تھن کی سدھ لیجے۔ تم بن دین دکھت ہن گوپی اودھو کو پتیاں لکھ دتے  
نین کل بھرائے ہر بن کر مین شکرمیری گسے لیجے۔ سورواس پر بھو آش  
لمن کی اب کی ہر بھڑاؤن کیجے۔

۱۳- جیت ہون تیرے نام کی مالا۔ تھرے کارن جوگن ہوونگی بانڈھ کر مرگ چھالا۔  
اک بن ڈھونڈھ سکھ بن ڈھونڈھاکون پنائی نندالا۔ سورواس پر بھو تھرے  
درس کو ہون برہتی بھالا۔

۱۴- دے دیکھت مدھ بن کے روکھ ہرے۔ تاین شیا م ہارے پر تم جنن ہری میری  
نیند بھوکے رے۔ ادن بن سون پے رہون پرت ہن دتے نین کو دھوکارے۔  
سورواس پر بھو مہن ناگر گورہ کو لھو بھیوتن ادھوکارے۔

۱۵۔ تھرے دلش کما س کھوٹی۔ بھوکہ پیاس بند گئی آل ہر بن برہ لیو تن لوی۔  
 واور مور پیا پولت اودھ بھئی سب جھوٹی۔ پاچھے آے کما تم کر جو ب تن جیے  
 چھوٹی گوب سندیشو ہر پے چھوت پر تم پریت کیون لٹی سور داس پر بھو یون  
 جانت ہون بیر کر نیگے کوٹی۔

۱۶۔ اودھو کب آئے ہن نند لال۔ بہر ت تھ بہت دن بیتے سب سج بال بہال۔  
 گھیر لیو چوہن اور پریم بس پوچھت گوالن گوال سور داس پر بھو تھرے ملن کو  
 پھر کر ہن پر ت پال۔

۱۷۔ شیا م و نووے رے مدھ نیاں۔ آب ہر گوگل کا ہے کو آوین چاہت نو جو نیاں  
 دے دن دھو بھول بسر گئے گود کھلاے کنیاں۔ گمہ گمہ دیت نند جشو داتناک  
 کلچ کی نیاں۔ دنان چار نے پھرن سکھے پاٹ پتا سبر نیاں سور داس پر بھو نچے  
 کامرے اب ہر بھئے چکنیاں۔

۱۸۔ نند نندن بن کل نہ ٹرے۔ ات الزراگ بھرے جوتی سب جہان شیا م تہان چت  
 دھرے۔ بھون گئی سن تہان نہ لاگے۔ اگر جن ات تر اس کرے۔ دے چککین کرین  
 ادوری ساس نندن تن پر بھرے۔ ہی تھین پت مات سکھا یو بول کرت نہیں سرن جے  
 سور داس پر بھو سوچت اور جو یہ سمجھے گیان دھرے۔

۱۹۔ مات پتا ات تر اس دکھاوت۔ بھرا تا مارن کو موہ دھردے دیکھے موہ نہ بھاوت  
 جننی کست بڑے کی مٹی تو کو لاج نہ آوت۔ پتا کے کیسے کل اور کچے بن ہی ہن ریاوت  
 ہنی دیکھ دیت موہ کاری کا ہے لکہ لجاوت۔ سور داس پر بھو سون یہ کہہ کہہ اپنی  
 بچا جتاوت۔

۲۰۔ ہم پر سیت کرے رہیو۔ وہ دن اودھو بہر ت ناہن پھر پھر کا چہیو۔ دیکھے جات  
 ہوا اپنی انکھیاں یاں تن کو دہیو۔ یاں برج کو بیو ہا را یسو بھئیو سب پر بھو سون کہیو۔



شیام سر بر کسل دل لوجن کب درشن لیتو۔ سب سکھ لاڑاڑاے شور پر بھو  
دو دھراے رہو۔

۲۱۔ جوگ ٹھگوری برج نہ بکری۔ یہ بیو پار تھارواو دھوا یسوی پھر جی۔ جا پے لے  
آنے ہو مڑھ کرتا کے ارنہ سمجی۔ واکہ چھوڑ کے کٹک بنواری کو اپنے کھٹھی۔  
موری کے پاتن کے کوئین کو ملتا ہل دے رہے۔ سو رداس پر بھو گنی چھوڑ  
کے کو نرگن نرلہ۔

۲۲۔ رادھے نے بنشی چورائی اب نا جیون موری مائی۔ کھیلت رہون کرم کی چھپان  
سب سکھین بلوائی۔ بانہ پکر موری مری چھین لی کاٹھ رووت گر جانی کو کنیان  
بکھاوے جو ست بار بار ارو لیت بلوائی۔ بانس کی بنسی جانے موہن سونے کی دیون  
گرٹھائی۔ سر پر تے بنشی یہ آئی بابا نند سنگائی۔ سو بنشی میرے پران بست ہو اب  
کیسے جات بنوائی۔ اتنی سنے گوال چھکت بھین کرشن کو کٹھ لگائی سو رداس  
بل جات جو ست کاٹھ کو انت نہ پائی۔

۲۳۔ او دھو کا تقصیر ہماری۔ جب اگر درگوکل آئے کنس راج ہنکاری۔ رتھ  
چڑھائے لگے مڑھ پر کو کر گویہین دکھاری۔ جو ہکو برج چھوڑا لیکے آپ جا کری  
تیاری۔ تب سے بکل رہت نش داسر جیسے مین جل نیاری۔ کھان پان بھو کھن  
نہین بھاوے نا بھاوے تن ساری۔ سب سنگار تھے ہم ان بن تچ دی سچ اناری  
کمین۔ سردار اس چرن کی ہون مین سرن تھاری۔ دین دیال دیا اب کجے  
بکل بے برج ناری۔

۲۴۔ او دھو مین برہن متواری۔ جب سے گئے نہیں آئے شیامے لاکی ہر دے دیواری  
کون جتن مین کروں میری آئی رہت دن تن جاری رجو بن آسنگ آسنگ  
پھر آئے جیسے گم رنگ باری۔ بن پیا انکو کون منادے کرے بہت دو دھ راری۔

جلے چھی کون کورورگن کی تل گئی سوت بہاری۔ تم تو بھوک کرت ہو پیارے  
ہکو جوگ تجاری کہیں سرور بہت دن تھے مگ ہیرت مین ہاری۔  
کر پاسدھ موہ لودیا کر آؤ دیگ بہاری۔ پیابن مین برہن ستواری۔

۲۵۔ پھر گئیں انکھیاں شام تھاری۔ ہم تم موہن ایک نگر کے تم شیا مل ہم گواری  
واون کی سدھ بھول بسر گئی لاکھن دیت جب گاری۔ گلین گلین ہم ودھ بے چین  
تم چڑھے ہاتھی عماری۔ سو تم اب مزاج بھئے ہو کاہے کاسنو بہاری۔  
کر پا کر داب بیک درس دولپھت ہن برج ناری۔ حافظ داس کہیں کر جوئی  
ہو منہ ہن کچ بہاری۔

۳۴۔ جو گر دھر مری مین پاؤن تھری تان کون تھرے سنگ جو سرنیک مدھ کر پاؤن۔  
تم بس کری سکل برج بنتا مین بس کر کے تھیں رجھاؤن۔ جو گیسر پنڈت مین  
گیانی تنہون اُر آسند پڑھاؤن۔ سنگ سندن اور کھ نارو دھا دیو کو دھیان  
چھڑاؤن۔ مارت بند کروں رب بس گت پر بل پر باہ پر چند بھاؤن۔  
انند مین بجائے مین سازنگ ترنگ سہت اب رتھ بلھاؤن شکر ہو دیال  
میرے اراس مین ہوئے سنگ گھاؤن۔ سور داس برکھان نندنی  
دھرا دھرن پراجل چلاؤن۔

۳۶۔ سینو برج کی دشاگو شائین۔ رتھ کی دھو جاپیت پٹ بھوکن دکھت ہر آٹھ دھائین  
جے تم کہیں جوگ کی باتیں تے ہم سبے سنائیں۔ بار بار سندیش جہومت کست  
دوار لو آئیں۔ ہتو کچھ ہم ہون سونا تو دین بند بسرائیں۔ سور داس  
جے بالا پن مین تم پر بھو گائے چہرائیں۔ تن گین کو گوال نہ گھیرت مانو  
پھرت پرائیں۔

۳۸۔ کیو جہومت کی آسٹیس۔ جہان رہو تھان نندو لاری جیوہ کوٹ بریس

رلی دلی ددہنی گھرت بھرا دودھ دھرتی سیس۔ یا گھرت ہے واہی سبھی کو  
چوپیارو جلدیش۔ او دھوپلے سکھا جڑ آئے مل دس پانچک میں۔ اب کے  
برج تم پھر بسا وہ سور داس کے ایس۔

۲۹۔ مری مکٹ پیت پت پاؤن۔ تم میر تو بدن برلجے تو بنشی مین شام بجاؤن۔  
مور مکٹ مورے سر سو ہے تھرے سیندور مانگ بھراؤن۔ تیا نبر تھرو  
مین اوڑھون نیل امیر بچ تھین اوڑھاؤن۔ شام بچین برکھان تندنی مین  
جسودا کولال کماؤن۔ گھونگھٹ کاڑھ چلو تم سوہن مین نکھرے تو چیسر  
اٹھاؤن۔ پھیر پھیر کھ مان کرو تم مین کرو تم مین چہرن دھرشیش مناؤن  
حافظ شری اور رادھکاجی کی کون کون ابھلاکھ بتاؤن۔

۳۰۔ مری مکٹ شام جو پاؤن۔ تھر وکھیش بنائے سناؤں۔ او بھت چرت دکھاؤن۔  
شری برکھان سناؤں۔ باجو مین شری سند کولال کماؤن۔ تم کیول بر۔ جو  
بس کینھو مین بس کرتے لوک دیکھاؤن۔ سر نر مین تم دھیان چھوڑا لے  
مین تھر دحب گیان چھوڑاؤن۔ تم سوہن سگری برج بالا مین اب سوہن  
تھین دکھاؤن۔ تم جہنا جل تھکت کیوہی مین رب شش چھن مون بلماؤن۔  
وان ہست روکت تم راہن مین جب یاہی کھور منگاؤن۔ تم برج بال نچاوت  
ار مین تک تھی تک تھی تھین نچاؤن۔ ایسی تان کون من سوہن بر مھلوک کو  
دھیان چھوڑاؤن۔ حافظ اب شری لاڈلی جی کی کون کون ابھلاکھ  
سناؤن۔

۳۱۔ دیا نہ تو ری کت لکھنا پڑے۔ دھن سے دھرم دھرم سے ادھرم  
اکرم کرم کرے۔ تیا بچن مارے سو پاپی سو پر ہلا دکرے۔ تاکے بند  
چھوڑاؤں کو پر بھونر سنگھ روپ دھرے۔ ایک گینو جو دبت وپر کو سو ستر کوک

ترے۔ کوٹ گوراجہ نرگ، دینی سو بھو گوپ پڑے۔ گربشٹاٹ ہی گن اگر چ  
 تھ گن دھرے۔ ستیا ہرن مرن دسر تھ کو میت مین پست پڑے۔ بیدت  
 تیرو جس گا دے سوبل جگ کرے۔ تاکو بانڈہ پستال ٹھپا یو کیے سور  
 ترے۔

۳۲۔ کورے تھک شیا م کب آون۔ مین مدھ بن کی سرت کرت تھی وہ ہر کے ننگ  
 دھین چراون۔ نے ہرا دھو بچ گئے ہمکا جاے۔ بے کبری کے داون۔  
 تاہی سے اک بھنور پٹھا یو آڑ میٹھورا دھاجی کے پاون۔ اوڑو بھو نراب جاؤ  
 یہاں سے تھری صورت کے نٹھر کماؤن۔ ہم کا جوگ بھوگ کبری کو برہا  
 جرت ار کل نہیں پاؤن۔ بھشم رمانے پن کے مسند راب ہم جوگن  
 روپ بناؤن۔ نین چلت پنتھ نہیں سوچھے جب سے بچھڑ گئے  
 من بھاؤن۔ سور داس اودھو کچھ کہہ گئے را دھا کرشن کرشن  
 رٹ لاؤن۔

۳۳۔ ہمارے پر بھو ادگن چت نہ دھو دسم درشی ہو نام تھار دسوئی پار کرو۔  
 ہارے۔ پر بھو ادگن۔ اک نریا اک نار کما دت سیلو پنر بھرو۔ جب مل گئے  
 تب ایک ہرن بھنے گنگا نام پرد۔ ہمارے پر بھو ادگن۔ اک لوہا پوجا مین رکھت  
 اک گھربھک پرد۔ سور بڈھا پارس نہیں راکھت کنھن کرت کھرو۔ ہمارے  
 پر بھو ادگن۔ اک مایا اک برھما کما دت سور شیا م جھگرو۔ کے یا کو نرباہ  
 کرو پر بھو نہیں پر نجات ترو۔ ہمارے پر بھو ادگن چت نہ  
 دھرو۔

۳۴۔ ان مین کون را دھکا رانی۔ منس مکن پوچھت سکھین سے گوڑھ بچن  
 مروتانی نیلیبہ جا کے تن سو سے نکھ پر لٹ لٹانی۔ سو کیت



برکھان نندی مدھ مند سکبائی۔ رس کے بس کینھے من موہن سعنیت چتر  
سیانی۔ ورشن بن ترسین دودنیاں جیسے مین بن پانی۔ شیو برمھا جاکو دھیان  
وہرت ہین سورادھا مہرائی۔ سورواس سنن کے کارج گردھر  
ہاتھ بکائی۔

۳۵۔ آج رادھکائی روپ بنایو۔ البیلی الگ تلک کیسر کوتانج بندن بوند سہایو۔  
مانو پورن چند رکھیت چڑھ لڑ سر بھان سول کھائل آلو۔ دیکھت بنت کست  
نہین آوے کچھ چھب اپا اند لجاو۔ کانن کی بیرین ات راجت مانو مدن رت  
چکر چلا یو کنجن کچت رچت بنالا بھوہن کے نگ بھرن سہایو مانو مرگ امرت  
بھرن بھوہن پیت نہ نبت دیت دھڑکائیو۔ جیون دیک اود یوت بھون مین تر  
سکچ شرن گت ایو۔ اتنی پر نہین ملت سور پر بھونے دوتن درپن دیکھلا یو۔  
۳۶۔ مدھ بن تم کیسے رہٹ رہے۔ تھرے ترے ہرنسی بجاوین شا کھاٹیک  
کھڑے ادھم نلج لاج نہین تم کا پھوکن پھیر پھرے۔ ہمری آس تنک چھایا کی جب  
تب ہوت کھرے۔ تم نہ مری بر بھان نندی بھٹیت الگ بھرے۔ جیسے جل بن  
مین دھت ہر جل ہو کے جیو جے کنجن کنجن پھرت رادھکائی نہین نیر بھرے۔ جو  
آوین سوی نکل گا دین سن سن حال جرے۔ سورواس سوامی تھرے درس  
کو برج باسی لبرے۔

۳۷۔ ڈوسوہین شام ہو جنگم کارے۔ روم روم بس چھایے گیوہی چوت سوانسا  
ڈارے۔ بیگ بلا ڈوگر گوپالو جو یس کا اوتارے۔ جنتری کرت منتر نہین  
لاگت کرا دپاے سب ہارے۔ بن بر جراج پیر کو جانے جو یہ کچھ کو اتارے  
کما کون کچھ بس نہین میرو بیدگنی سب ہارے۔ برہ بھاک پیر مہن ہو سو نہ  
ڈارے ہارے۔ بھلی کری اودھو تم آئے بند دے چلے ہارے۔

سور داس گروہ کب آئے ہیں رکھی ہیں پران ہمارے  
۳۸۔ ابلی را کھلیوہ بھگوان۔ مین انا تھ بیٹھی درم ڈر یا پار تھ ساوھے بان۔ کر شر ساوھے  
ڈھکیو پار تھی او پر اڈرت سچان۔ دوو او ر بھو ڈکھ میرے کون او ر باے  
پران۔ رام کست پر ہلا داو بارے ساکھی نگم پران۔ من کی دبدھا چھاڑ بھنگم  
واکو دھرو اب دھیان۔ ہر سمرٹ کچھ ڈسو پار تھی کر سی چھوٹو بان۔ سور شیا م  
شر لاک اسچانے جو کر پاندھان۔

۳۹۔ بھو من رام چرن دن راتی۔ رتنا کسن جپت کو مل پد نام لیت الساتی۔ جا کے  
چے کست وارن ڈکھ تینون تاپ سراتی۔ کست پوران سچن رگھر کو سن جو رات  
ہیہ چھاتی۔ شر ونا سمت سوشیل سوہر جن کرٹ صلاح شہاتی۔ رام چندر کو نام  
امیرس سورس کا ہے نکھاتی۔ سمت سورہ ۱۲ اکتیسا جیٹھ ماس چھ سو اتھی۔  
تلسی داس اک ونی لکھت ہیں پر تھم عرض کی پاتی۔

۴۰۔ وہان لگت نیک چلو ندرانی۔ دیکھو ست اپنے کی باتین دووہ ملاوت پانی۔  
ہم سے تم سے بیر کہان کو ہمیں دکھاوے جوانی۔ میرے شر کی سرخ چوڑی  
ڈرس گورس سانی۔ یاربج کو بسیو ہم چھاڑو جے نشے کر جانی۔ سور داس  
اوسر کی برکھا تھوڑے جل او ترانی۔

۴۱۔ پوچھت جینی کہان رہو پیاری۔ کون یہ سیس بار گندہ دینھے کن یہ مسند مانگ  
سنواری۔ یکیت کھیلست گئی تند بیا گھر جسو دایا یہ مانگ سنواری۔ کھانے  
کو دیو ماگھن مصری اوڑھن کو دی سندرساری۔ ہو کر پکر پاس بیٹھا یو تم کا  
لگاے ہمیں دین لاگین گاری۔ موتن چتے چتے ڈھوٹا من تب بدھنا  
تن گود پزاری۔ سور داس سنتن کی دایا سن مان وپست بیاہ  
بچاری۔

۴۲۔ کیونکہ جینی راوے۔ جب تے ہر مدھ پوری سدھارے تب تے گل  
جوگ ہم ساوے۔ سوانسا نل آس آون کی سیلی شام نام کی باندرے۔  
دھونی دھوان ہمووندکت ہریش دن کرشن کرشن انوارا دھے۔ چھیدے تن  
بیدھے برہنل او پر رہی مین شر ساوے۔ سور شام موہین جان تیاگ  
نئے جات ناہن کون اپراوے

۴۳۔ اوو دھو شام سینی کاکے۔ ایسی لیب لکینھی برج مون پھیل ہے جس داکے  
جب رتھ ہانک چلے مدھ بن کو گوہن روکے ناکے۔ ات تھرا او  
گوکل نگری بیچ پڑے ہن جھانکے۔ مورکٹ کی اوٹ لٹک رہے بیٹھ قدم  
تر جھانکے۔ آٹھ ماس نواو درمون راکیو بھئے نہ اپنی ماکے دوو مدھی گوکل  
مون کھایو نیک نہ برج تن جھانکے۔ آپ تو جاے دوار کا چھائے  
کر کو بری سنگ ناتے۔ سور شام سون اتنی کیو لاگت گل  
مون ٹانکے۔

۴۴۔ سونو جو مت تو رکھائی۔ ڈگر چلت مون سون رار مچائی۔ مین جہنا جسل  
بھرن جات تھی۔ بانہ پکڑ موہ تلچ نچائی۔ ماتھے کٹ انویم سو ہے۔  
کھ سو بھا کچھو کسی نہ جانی۔ بانکے بھاری پر بھوکے درس کو بنے کرت  
ہو سیس نوائی۔

## ہولی

۱۔ نام محمد دوو جگ پیارا۔ ایسا پرش مت بسر او دین کا کھینہ تھارا۔  
جگت بھان پر کاش بھئے ہن سب جگ بھیکو ہی او جارا۔ پتھر کر دیو ہے  
نیارا۔

۲۔ بادروہر کھی گیان ہارا۔ بالاپن کھیو سکھین سنگ بھولو قول مسترارا۔ جب  
سدھ آوے پیا اپنے کی کانپت تن من سارا۔ بھول گیو سب گیان ہارا۔  
گونے کے دن آنکھانے پیا چھوانو ہارا۔ چار کمار ڈولی لیے ٹھاڑھے اترے  
ہین آئے دوارا۔ بدالکی مانگت ہارا۔ سنگ سہیلی دکھین آئین چھوٹ ساتھ ہارا  
مات پتا دواع کردیو ساعت کو کیونہ بچارا۔ اب پردیس سدھارا۔ بھوگ  
دلاس بے مورے چھوٹے چھوٹو جگ پردارا۔ چھٹو داس بجے اب اکیلے  
کوونین ساتھی ہارا۔ دانا کرے آپکارا۔

۳۔ برج کے موہن موہن صورت دکھائی۔ صورت دکھائی موری سدھ لہرائی  
ہیہ بیچ گیو ہے سائی۔ رات دنا موہن چین نہ آوت کسی یہ پریت لگائی۔  
نہین موہے جات چھپائی برنہا بن کج گلی مان مل گیو کرشن کھائی۔ کست  
ہتی کچا کسین نہ پانی کیسو چڑھو ٹھٹھ کھائی۔ کرت ہم سے جترائی ہو ری  
نہین برجوری سانورے کھا سون آنکھ لگائی۔ یہ چل بل تو رو ایک نہ چل  
ہم سے بات بنائی۔ پریت کون اور لگائی۔ جب سے بھتے متوارے  
**خا دم** تب سے بھی رسوائی۔ بھگ کی لاج تو رہے  
ہاتھ ہی موہن گھٹ ہی مون صورت دکھائی موری اب تو  
بن آئی۔

۴۔ برج موہن سکھی ری مین نارہ ہون۔ بن نقصیر شام گریا دین ریت بھرے  
کے سیون۔ دھرتی کمالک بھرا راتے جاے بیہون۔ آخسر برج اب  
رہن نہ پیون مین تو گوپی غریب ذاعت کی تم من نابراے ہون۔ تم شام  
بیان برج نایک تا سے رار بھپون چھوڑ برج کون اتے جیون۔ کر کے  
سنگارا اور پھرا بھو کن مین دوہرین جیون۔ جھنڈ جھنڈ سکھین کے



بچ نہیں گا ری تھاری سہیون اپنی مر جاد بچے ہوں۔ جو سن آوت سوکھ  
بھا جین ایسی ناب سہیون۔ بست نہیں اُن کے کچھ گھیرے جو ایسی  
کوہیون۔ نکس کون اتنے جیون کچھیں داس مناوت موہن انجنت ناب  
کیون۔ شری کرشن کہیں کر جو رے اپنی بانہ۔ بسہیون۔ بس کھو جن  
مین اب جیون۔

۵۔ موری مانو سیکھ دش کندہ رگھیرتے بیر کرونا۔ سو جو جن مر جاد سندھ کی سو  
کوئی بانڈھ سکے نا۔ تاہ بانڈھ اترے رگھنڈن سنگ بھال کپ سینا۔  
سمر کو وجیت سکے نا۔ ہو ری سی لنگ جراے دئی ہوا بتم بھاگ بچونا۔  
کر کر داپ بیر سب تھا کے پاوک پرل بچے نا۔ جگت کچھ ایک چلے نا۔  
تم جیوت اوہات ہمارو ساچی کو پیہ سینا۔ کینھی رار نہیں برا یو تا سے  
جائے ملونا۔ بھاگ تون لوگ بچنا۔ مین تر یا ہو بھانت سکھاؤن نشچر کان  
کرے تالیسی داس موڑھ بھو راؤن پھوٹے ہیہ کے نینا۔  
تھ کچھ سوچو پرے نا۔

۶۔ برج مون آج ہر ہو ری مچائی۔ باجت تال مردنگ چھا بچو ڈھپ منجیرا  
شہنائی۔ جمیر گلال کے باور چھائی کیسر رنگ بر سائی۔ کھوب سب ہو ری  
مچائی۔ اوت تے آئین سگھ راو دکھات تے کنور کھائی۔ ہل مل بھاگ پر بکھیلین بچھا  
برن بجائی۔ نند گھر نخت بدھائی۔ بھلا برج من ہر ہو ری مچائی راو دکھاسین  
دئی سکھین کو جھنڈ جھنڈ اٹھ دھائین۔ لپٹ جھپٹ لائین کرشن کنور کو پرس  
پرکھنگائین۔ لال کوناچ نچائین۔ بھلا برج مین ہر ہو ری مچائی۔  
چھین لیو کھ مری پتیا مبر سرے چو نری اڑھائی۔ میندی بھال مین نچ کا  
جرنک میسر پینائی۔ منو مئی نار بٹائی۔ بھلا برج مو انا

سکت ہو کھ مور مور کے کمان گئیں چترائی۔ کمان گئے اب نند سباجی  
کمان جھومت مالی۔ لال کو لیت چھڑائی۔ بھلا برج مون ہر ہولی مچائی۔  
بھاگ لیے بن جان نہ دیون کرہو کوٹ اپائی۔ لیون بکار کسر سب دن کی تم ہو  
مچکل جہائی سو آج پکر ہم پائی۔

۷۔ ہو ری کھلیت اووہ بہاری۔ کریٹ مکٹ مکر کرت کنڈل کام کوٹ بلہاری  
لچھن ہاتھ رنگ گئے ٹھاڑے رام ہاتھ پککاری۔ باجت تال مردنگ جھانچ  
ڈھپ اور بجت کرتاری۔ اڑت گلال گھٹا گھن گھورن پے عبیر کھ ماری۔ ہل مل  
بھاگ پر سپر کھلیت شیو سماوہ ہڑتاری۔ شیا مل گور کشور منوہر پریت رنگ  
ات بھاری۔ ات میں رام سکھا سب چھرت اُن میں راج دولاری کیسری بچ مچی  
گلین میں گوری واس بلہاری۔

۸۔ ہو ری کھلیت جنگ دولاری۔ روپ کے تھال گلال بھرے ہن کنجن کی پککاری  
گور بن نیلا مبر اوڑھے کھ پر مبر نیاری۔ سکھین کے سنگ سدھاری پتیا سبر کی  
کچنی کاچھے سر کے بچ سنھاری۔ لچھن اور بھرت روپ سودن پھنیٹ گلال  
سنھاری سکھ کے کھ پر یاری۔ جا کو بید بھید زمین پاوت شیش شاروا ہاری  
لچھن سنگ پھرت کنجن میں لے عبیر کھ ماری۔ سکھی سب دیت ہن تاری۔  
گلین گلین دھوم مچی ہو بھاگ کھلیت نرناری۔ گوری واس کست کر جو  
ہر چرن بلہاری۔ بیگ سدھ لیو ہاری۔

۹۔ تم دھیرے سے پھینکو عبیر رنگ ذرا میری اود بچائی۔ شری برنرا بن کی  
کنج مگلی میں لائے ہن گوال بلائی۔ ات تے رنگ چلت رادھے کو سکھین لے  
سنگ دھائی۔ گھیر ہون اور سے آئی۔ نند نندن کو پکڑ لیوہ بھگوا میں لیون  
منگائی۔ بنر گھنگھری سرخ چونر ی بھاسن روپ بنا مچی۔ کرشن کو ناچ

نچائی۔ شیا ماشیام بھاگ دو دکھیلے آسنہ رنگ نچائی۔ ایسی دھوم مچی برج  
بھیتیر شیو دھین نت جانی۔ بھیکہ گوپی کو سنائی۔ باجبت تال مردنگ  
جھا بچھڑ ڈھپ اور حیت شنائی گوری داس اس چہرن کی کاہے کو  
دیر لگائی۔ سرت ہماری بسرانی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو گوری گوری ہو ری کو کھلتا نہٹ لاج نہیں دیا۔ دیکھو دیکھو ری  
گوری۔ چھمک چھمک پگ گھنگھو دجاوت ناچت تا تھئی تھئی تھئی تھئی۔ دیکھو  
دیکھو ری۔ دے دے گاری ماری پکاری چو نری بھار ڈاری کنور کنھیا  
دیکھو دیکھو ری۔ برجوری موری بھیان مردوری ساری رنگ بوری پھوڑی دوہ  
کی ملیا۔ دیکھو دیکھو ری۔ پرس بھئے آن کھنسی ہون پیا عظمت موسے کرت ہنسیا۔  
دیکھو دیکھو ری گوری ہو ری کو کھلتا۔

۱۱۔ مین تو کر پاندہ مشرن تہاری۔ چھترتی راجا دوجو دھن لاگی سجات بھاری۔  
میٹھے بھانت بھانت کے راجا تن کچ کرت اگھاری۔ کہا ہر مرضی تہاری۔  
مین تو بھروسے تہارے رہت ہون سدا ہی گنج بھاری۔ آؤ بیگ دیا اب کر کے  
ناہین تو ہو ت اگھاری۔ لاج جاے بناری۔ چیر پریش بھو پر بھو ترے بڑھوشن  
اوھکاری۔ انچت انچت بھاتھکت بھئے بیٹھو مان سن ہاری۔ چھانڑ دی  
دُر پکاری۔ کہیں سروا رسدا کے رچھک را دھار من مزاری۔  
آے دیال بھئے داسن پر را کھی لاج ہماری۔ کری ہر برج کی تیاری مین تو  
کر پاندہ مشرن تہاری۔

۱۲۔ او دھجی نہیں آئے کھالی اُن موری سرت بھولائی۔ ایسے بھڑ بھئے اب موہن  
جو دھنھو بسرانی۔ درشن بن ترست مین نشن دن ان کبری کی سچ بنائی۔  
ہین برج مون ترسانی۔ ہکو سوچ تمھارو رہت ہو چھن چھن جیسرا کلائی۔

چونک چونک گر پرت سچ پر روے روے نیر بجائی سنون میگھوا جھرلائی -  
 جیون چترک سوانت کے کارن نشن دن بڑ لگائی - تیسے پایا مین ٹیرت  
 کب مل ہو جد و راری - تجھا سگری مسٹ جانی - کین **سروا رسل برج**  
 بنتا کرین شوج ادھکائی - تاہ سے آئے جد و مندن ملین بے اٹھ دھائی - گئی من  
 جیون پھر پائی -

۱۳۰ - نین مانت جیتو داسٹ تیرو - مین دوہر بچین جات سکھی ری موہ مارگ مین گھیرو  
 دوہر ٹکی لیکے مہ پکی پکڑا ہار جھک بھیرو - کما نین مانت میرو - ناکون انت سے  
 آے موسن ناکون اور بیرو - ہم جانین ہم کو تم جا نویا ہی دو ہون کو کھیرو -  
 رار کے ناہن نبیرو - جاے کے کیون کنس راے سے ہر برج واہی گیرو -  
 سوچ سمجھ دیکھو جیہ اپنے تاتے تھیں اب تیرو - ہر بھویو بہت ڈھٹیرو - کین  
**سروا رگنیں** سب سکھیاں دیکھی سکھا کھیرو - لوٹ چلین اپنے اپنے  
 گرہ دیکھو شام انیرو - بے پکر وند چیرو -

۱۳۱ - جب سے سکھی رت پھاگن آئی - پھاگن پھاگ بے سکھی بھیلین بن پیا کچھ  
 نہ سہائی - اٹھت پیر و ہیرتن ناہن برہ تجھا ادھکائی - کون کا سو دکھ جانی -  
 جب سے گئے موری سدھ بھرائی لکھ پتیا نہ چٹائی - ہیرت بگ بیت  
 نش و اسر نین آئے پوہر جانی - پیت کون اتے لگائی جو کوئی آئے  
 سندیس سناوے تلکے مین لیون بلالی - جنم جنم کی چیری  
 کہا دن کھلے کا غلائی - کست ہون رام دوہائی - ایسے سے مین  
 پیا مورے آئے کر لیتون من بھائی - **نر پت** ہر دے لگاے  
 پریم بس سب دکھ دیون بہائی خوشی جیہ ران ادھکائی - جب سے  
 سکھی رت پھاگن آئی -



۱۵۔ ستیان نے سوری سُرَت بھاری۔ پیان جو بن بادجات ہو ہی شوچ جیہ  
بھاری۔ ہیرت باٹ من اندھر بجے تیان نہ ٹھنی اناری بیٹھ رہے کرچکاری  
جو گن ہوئی کے بھجوت راتی۔ پرکسم رنگ ساری۔ لوک لاج کل کان تیاگ  
کے رتہ میں بستر اگھاری۔ دھرون نولاکھ اتاری۔ برابر بھاتن جودجات  
ہولائی کریجے دیواری۔ بیگ بھادوت آئے جو نروئی سچ ویتیون من کی بیری  
پورن کروا سس ہاری ٹھمن داس سنگ سو تن کے کئی مت  
پلٹ تمھاری۔ بس کرنے کی جگت بہو جانین موہ گیتن پر تاری۔ بڑے  
تم جتر کھاری۔

۱۶۔ برج کے کاٹھ ایسی مری بجائی۔ سودت تھی سکھ چین اڑیا مری بھنک سن پائی  
بیا کل ہوئے کے من اے ری سکھی ری اٹھ پلنگتے دھائی۔ بھرون جیسے  
گھرائی۔ مری کی تان بان ایسی لائی گھرا گھنا نہ سہائی۔ گھاویہ گھاو گھو ہلر دے  
نچ بیدانہ دیت دکھائی۔ جوادکھ وسیع بتائی۔ جب نے گیو بدھ پور من  
موہن کبری سے پریت بڑھائی۔ تب تے گئے کوئی پاتی نہ پٹھی ہری سُرَت  
بسرائی۔ تنک ٹھین لاج نہ آئی۔ جو بن جو رہے میسری آئی رت بھاگن  
کی آئی۔ خوشدل پایا کا من پاؤن مندر مان تب جیرا ہلسائی گنت  
مین رام دھائی۔

۱۷۔ سکھی ری اب رت بھاگن آئی۔ جب سے شیا م گئے پر دیو اچھن چھن جیہ  
اگھائی۔ بھو جن بھون سے ہم تیا گے کل کی لاج گنوائی۔ دھیان آن ہی سون  
گھائی۔ کون سی چوک ٹری من موہن جو میری یاد بھلائی۔ ہم کا تیاگ بدیس  
اکیلو مھر انگری بسائی۔ پریت کجا سون بڑھائی۔ ناکو آوت جات بڑے  
جو نین پاتی بھائی۔ بھول گئے سب نیمہ کی باتین کہان گیتن چترائی۔



۲۰۔ اب تو لب نہیں دیت دیکھائی۔ بار بار مورے گرہ آدین نگری کے لوگ چوائی  
گھر گھر میر و نام دھرت ہن ستیان سے لاگ لگائی۔ سو اکدن پت موری  
جائی۔ پت تو موہن تھرے ہاتھ ہر پت گئے پت نہیں پائی۔ ایسے  
جتن سے پریت بنا ہو چرچین نہ لوگ لگائی۔ پریت ہم حم سون لگائی۔  
بیاکل یا نش دوس رہین سب برہا تجھا سر سائی۔ تلچھ تلچھ دھرتی گرین  
سکھیان تم بن کرشن کھائی۔ تھیں دیا نہیں آئی۔ پریت تجھاری عطر سو گند  
ہر مل مل انگ لگائی۔ ادھت سو گندہ پاس بھلی آوے آپے آپ بسائی  
پریت نہیں چھپت چھپائی۔

۲۱۔ سانورے سنگ سکھی مین جیہون۔ ہونی ہوئے ہوئے سواب ہن جس  
اچس کا نہ ڈرے ہون۔ کمار سائے میر و کوڈ کر ہے برج سے پران  
گنوہون اب برج مین نہیں رہ ہون۔ آخر سب مل نام دھرتی اور کہا  
کوئے ہون۔ مات تپا ہلکی نہیں من ہون جاے کے کتھ لگے ہون۔  
پران نہیں کھپے ہون۔ تلچھ تلچھ جیرا مین ان بن کب لویان ترے ہون۔ جو  
چاپن سب نام دھرتی اب مین نہیں نیک ڈرے ہون۔ نکس کوں  
اتے رہیوں۔ من مانے سب لوگ کتہ ہن سو کب لو کوئے ہون۔  
تاسے تج برج کو اب سجنی جاے کوں انت بے ہون۔ حافظ مر جاد  
بچے ہون۔

۲۲۔ ہر سے جاے یہ کوڈ کوئی۔ جادون تے برج راج تجو برج تادان نے  
بسوری۔ بھوکھن بن آسن سنگھاسن سوانس اد سانش رہوری۔ تجھا  
اب کاسون کوری۔ آئے بسنت کنت نہیں آئے نتھہ دلوک رہون ری  
کوکل کوک ہوک سم لائے برہا ہر دے دہوری۔ پھین تن دیت جھکوری

تریدہ سمیر تیر سم لاگت پیر نجات سہوری۔ پلو پنج کنج مدھ کرو من سمن سماج  
دھوری۔ دھیر نہیں جات دھوری۔ جان انا تھہرست کر سم انت کرن  
پروری۔ چھپیم کرن ہارون سن کے تاتے پران رھوری۔ بٹھا کچھ دور  
گنوری۔

۲۳۔ نشی بٹ ہو رہیں ہوری۔ خند لال برکھجان لاٹلی سمست پر تخم کروری  
مور کسٹ مکر کرت کنڈل وارون ری دت ایک توڑی۔ شرون جھک ہن  
کوروری۔ نشی تان کان گنگن دھن سن سن دھیان مڑوری۔ گنگن جھنک گنگ  
گنگن کی گھگ مگ موہ لیوری۔ چھکرت بن دیو بھیوری۔ کیسر رنگ انک  
تک مارت آنن عبیر ملوری۔ شری برکھجان ستا سکھین سنگ شری پت  
یانہ گوری۔ چتے کھنور ہنسوری۔ تریدہ سمیر تیر جتنا کے یا بدھ پھاگ پوچی  
چھپیم کرن جن ہست کر بانوہ برج ما پر گٹ بھیوری۔ سکل دھک  
دور کروری۔

۲۴۔ گوریا بھئی ہن جو بنوان کے باری۔ کھیلت تھی اپنی لڑکیاں سب سکھین بانجھ  
اوگھاری جب چھتین پرانے جو بنوان بانہ پکڑ پھاری۔ کھیلن ست جاو دلاری۔  
بیاد کے باجن باجن لائے انگنا میں ہوت تیاری۔ آگے آگے موئے سنیتان  
چلت ہن پاچھے سے ڈولیا ہاری۔ بھئی سسرے کی تیاری سبے سنگھار سجن  
پہرے ہم کانٹی رسوم سچاری۔ ہرے سنگ کی سکھی سبلی سچ مچ مانگ منواری  
بھئی گونے کی تیاری۔

۲۵۔ اودھو ہم ہی تم سدھ بسرانی۔ آپ تو جائے دوار کا چھانے ہمیں بیان لمبانی۔  
کیل کرین کجا سنگ اپنا ہم کا جوگ پٹھانی۔ نئی یہ چال چلائی۔ کاسون کمون  
اودھو دکھ اپنا نہیں کو دیت دیکھائی۔ ہیر سیرنگ نین تھگست



بجے آئے نین کرشن کھائی۔ دھون کوئے لمبائی۔ جیسے دھت جل ہن چھرا کلپ  
کلپ رہ جاتی۔ تلچہ تلچہ جوجات ہمارو نین کوو چلیت او پائی۔ ملین ہر کا جو دھائی۔  
دین دیال کر پاب کیجے دیکے درشن آئی۔ مئے جنم برہنی پاوین روگ تھاسب  
جائی۔ حافظ رام دوہائی۔

۲۵۔ سنو سکھی آج بلم ہے کون کا کھنا۔ گوکل ڈھونڈھا برنابن ڈھونڈھا ننگا فون  
برسانا۔ کھیلت ہوئے ہن کون برج کی سکھن مون اے ہن تو کرہن بہانا۔  
تے ہن نین صاف ٹھکانا۔ ہم سے کے چلو سیج بناو تھرا کہا ہم مانا۔ ہم سے  
پھرناری کوو برج مان تا کو دیکھ لکھانا۔ ہمین من بھایو ستانا۔

۲۶۔ شام سنگ کھیلین را دھکا ہوری۔ شام سنگ کھیلین۔ ات را دھکا ات سری  
نندنن دووئل رنگ رچوری۔ بر مھاوک۔ بجھے مکن لگن پر شور مچو چوں اوری  
شام سنگ کھیلین را دھکا ہوری۔ ایک باتھ بکرو چند راول دوو لٹا گوری را دھ  
چھین لئی مدھر لیا یتیمہ پت چھڑی۔ شام سنگ کھیلین را دھکا ہوری نتی کرت  
آدھین سانور را دھاکرت ٹھٹھوری قمر حست دھن دھن نندن دھن بھجھان  
کشوری۔ شام سنگ کھیلین را دھکا ہوری۔

۲۸۔ نہہ گو میرو شام سندرسون۔ بھلا نہہہ گو میرو شام سندرسون۔ آو بسنت  
بجھے بن چھوئے کھیتین پھولی ہو میرسون۔ مین پیری بھئی پیہ کے پرہ سے  
نکست پران ادھرسون۔ کو جابے نشی دھرسون۔ بھلا نہہہ گو پھانگن  
مین سب ہولی کھیلت ہن اپنے اپنے برسون۔ پیہ کے بروگ جو گن ہوئے  
مین مگسی دھورا اڑاوت کرسون۔ چلی متھرا کی ڈگرسون۔ بھلا نہہہ گو میرو  
ادو صو جابے دوار کا مین کیوا پنی عرض شہوہ ہرسون۔ سبرا تھاسے جیرا  
جرت ہر جب سے گئے تم گھرسون۔ ورس دھین کو مین ترسون۔ بھلا نہہہ گو

میر و شیا م سندر سون۔ سور شیا م موری اتنی عرض ہر کر پاستدہ گردھ سون۔  
گہری ندیا ناؤ سپرائی ایکی ابارا دساگر سون۔ عرض موری را دھا برسون۔  
بھلا نیہ لگو میر و شیا م سندر سون۔

۲۹۔ کرے کون بہا نا گون ہر انگچا نا۔ بھلا کرے کون بہا نا۔ سب سکھین مان چو نر موری  
بیلی دو بے پیا ٹھرا نا۔ تیجے ڈر موہین ساس نندا کا چوتھے پیا  
دیرین طعنا۔ گون ہر انگچا نا۔ کرے کون بہا نا۔ سیم نگر کی راہ کٹھن چرو مان  
رنگر نر سیانا۔ ایک بور دیو چو نر سون تاسے پیا سچا نا۔ گون ہر انگچا نا۔ بھلا  
کرے کون بہا نا۔ راہ چلت ست گرے و جمن ان کا چو نام بھانا۔ جب  
کر پان کی ہوے ہر مو پر تب لگ جہے ٹھکانا۔ گون ہر انگچا نا۔ بھلا  
کرے کون بہا نا۔

۳۰۔ نندا کی نند دیکھو ہوری مچائی۔ مین جہنا جل بھرن جات تھی مارگ۔ سچ لکائی۔  
کھنچ لئی موری نازک بہان ساری لگیا بہائی۔ دیت مین رام ڈہائی۔ بھلا نند  
کے نند دیکھو۔ سب سکھیاں مل پھاگ کھلت ہین ان مین اچانک آئی۔  
جات رہی موری ماتھے کی بندیا ڈھونڈھ پھری نین پائی۔ ساس اور  
تندر سائی۔ بھلا نند کے نند دیکھو۔ کیس جھٹک مور آسین نوا یو ایسی  
کینھی رکھائی۔ برجوری موری چینی مسند ریا نازک مڑ کی کلائی۔  
مشتری پیا کو لاج نہ آئی۔ بھلا نند کے نند دیکھو ہوری  
مچائی۔

۳۱۔ ارے سانورے برج کھیل ہوری۔ عبیر کلال دود کر لینے گھونگھٹ  
گول بلوری۔ بھر پکاری سنگھ کاری چو نر رنگ تے بوری۔ شیا م سکھی  
ڈھیٹھ بھوری۔ ارے سانورے برج کھیل ہوری۔ بانے بھاری

داس چرن کو ٹھاڑھو رہو کر جوری۔ بیگ کر پاکیجی نندن سدا نہ بسا رو  
 موری۔ سرن اتوین گیوری۔ ارے سادوے برج کھیلے ہو ری۔  
 ۳۲۔ اری سکھو مانگ سنوارو ہاری پیارن کی ہوت تیاری۔ بالا پن سکھین سنگ  
 کھیلو چھوٹ دواؤکھ بھاری۔ کون جتن کر پو پھیلوں کیسے کرب ر بھاری  
 بُری گت ہوئی ہو ہاری۔ گونے کے باجن لگے ڈلیا دروزوا پہ ٹھاڑھی  
 لوگ کم کے روت سارے پیٹ باپ متاری۔ وداع اب ہوت  
 ہاری۔ ناموہن گن ڈھنگ پارے جو نوان باری سمجھ ہاری۔ ہو لی  
 کھیلے ہم کیسے پیانگ ہم ہن نیٹ اناری۔ پیامورے چتر کھلاڑی ناگن  
 سکھے ہم کو کو نادر تر گن گھیرے بھاری۔ ناکو داب سدھ کو کیو یا آس نبی جی  
 تمھاری۔ کرین آپے چھکاری۔

## ٹھمری

۱۔ موری بے دردی سون لاگی پریت۔ ہر دے بست ہو آن کی صورتیا اب  
 موہن بھئے میت۔ جیت مرت ہن نین بھرت ہن بھول گئے سب ر سکی تیان  
 منظر کھینی ان ریت۔

۲۔ متوارے نینتان تہارے پیارے۔ جھوم آئے جیسے بدراکارے  
 لٹ چھڑکائے عمیر لگائے چند نکٹ جس چھٹکے تارے۔ چھاپے لیلاد کھلا کے  
 کھڑا ہتک کر جوا پہ برجھی مارے۔ جائے آپ پردیسا چھائے جائے جیسا  
 موراؤکھ کے مارے۔ ادرے۔ جائے تھک توری پنیان پرت ہون ہوئے

پایا کی بکیر بالارے۔ جاے کو کوئی منظر پایاے جیہ جاے سورہ تورے مارے  
متوارے نینیان۔

۳۔ نبی کو بجا کے سنا کے سکھی من بہر لپیو کر باور یارے۔ گنج سمپ جہنا کے  
تہ بسا بجاوے ٹھاڑ ہو کر دھریارے۔ چیل نین چتون چیل چپ بھون ٹھکاوت  
بنو ریارے۔ ہن دھرن ادھرن مری کی سدر تا کو ساگر یارے للین پایا دھیب  
کے داری جبک جبک جیو شالمیارے۔

۴۔ تنک بجاے جیورے بسا کے بجویا۔ بہت دن چھے پورے گھر آئے ہو دھن  
دھن بھاگ بل جیا۔ للن پایا پر کر و کر پاپ بگرے کے بنویا۔ تنک بجاے  
جیورے۔

۵۔ جھولا جھولن مین نا جاؤن ری کاہے کو کنھائی بیان گت جارے۔ روپ  
کی نویلی ہون اکیلی ناسیلی کوئی کرت ٹھٹھولی سوے جیون جیون ہمت تیون تیون  
مانت مارے۔ جانت کنھائی ہون ڈھٹھائی چترائی توری کرونگرائی تھوری تم ہی  
انکھے للن پایا چیلارے۔

۶۔ چل بلایا چیل چیل گیوری وہ تو شیا ملی صورت وارو شیا ملیا۔ ٹھاڑھے سوپا  
اپنی اٹریا آن سنائی موہ یا سیریا۔ یوس کیو موہ لیو للن پایا ان نبی  
والے بن ملیا۔

۷۔ پران پتا اب اسے پر بجات کر سوتن سے بات۔ تم بن بکل نہ کل موہ بالہم  
تڑپ گنوائی رات۔ جاوچی ہٹو چلو موری بیان نہ گوسیان جن چھو و  
ہار و گات واہی سوتن کے مندر پردھا دجہان نش جاگن جات۔ موہ  
نہ بو گھو گھٹ مت کھو بو یہ ڈھنگ ہمیں نہ سہات۔ اب ناہن بو لون گی  
مین تو سے سیدردی تھری دھوائی کھات۔ للن پایا توہ کا یہ



### چل بل کون سکھائی گھات

۸۔ پری۔ کون تھاری بان جو چھپڑت ہوت پرت ابلان۔ کل کے کاٹھ۔ بھے۔ اب  
رسیا مانگت جو بن دان۔ ہمری گود کھلائے لڑکا اب تم بھے جوان۔ پتا تھالے  
ندر اسے ہن جو مست مات سجان۔ بل داو بھرا نا لگھ تھرے نام تھارو کان  
مین داسی برج باسی ابل تھری مات سمان للین سپا مین جانت تم کا چل  
ہٹ مار نہ ٹھان۔

۹۔ کدر کو میری گینان کیسے بھیجوں پاتی۔ ایک تو سونی سچ ناگن دو بے کاری رین  
پاں تیجے میرا بالا جیا ڈسو ڈسو جاتی۔ کدر کو میری گینان۔ ایک تو آدھی رین تھری  
دو بے موہے برہا گھیری پہیا کی دھن دھن مین نین آتی۔ کدر کو میری گینان  
کیسے بھیجوں پاتی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو مانو موری پیت نہ چھوڑو رے۔ پیت لکے موئے منھ نہ موڑو رے  
دیکھو دیکھو پنیاں پڑت نئی کرت ہون۔ سلطان پیا موراجیاست توڑو رے  
دیکھو دیکھو

۱۱۔ کیونٹ در بھیش مراری سن چکرت بھین بر جباری۔ سوڑ نکٹ سرو حاری  
الکین سوہن گنگھواری۔ کنڈل کی جھلک نیاری۔ نہال انگ سچ کاری۔  
دھر مری ادھر سدھاری تب شور بھیو برج بھاری۔ سن دن سکھن تن جاری  
سکھی اکھین برہ کی ماری۔ سب لاگین کرین تیاری۔ اوڑھے چیمبر ساری  
سکھی موتن مانگ سنواری نہکھین چڑھ کنک اٹاری۔ سروار ہر دے بچاری  
تم آؤ نکٹ بہاری۔ سکھی باہنہ میل آڑواری۔ تب مٹہ ہر دل کی بیزاری  
کیونٹ در بھیش مراری۔

۱۲۔ پیا بن کیسے سکھی دھردن دھیر۔ جب سے گئے میری سدھ ہونہ لینی ایسے

نظر بے پیر۔ کھان پان بھوکھن ہم تیاے تیاگے تن سے چیر۔ نیش دن بدن دیتا  
انگ آلی باتے ناجیہ دھیر کہین سردار لگاؤ موہ پار کیل سب سکھیاں لوجہ ویر  
پایں کیسے سکھی دھرون دھیر۔

۱۳۔ سکھی ری تلچہ تلچہ بھو بھور۔ ناہر آئے نہ بین بجائی تابن بولے مور۔ سگری دین موٹھ  
تلچہ تلچہ بتی برہا تھاتن جو۔ لگ ہیرت درگ میرے تھکت بھئے جیسے چندر چکور  
کہین سردار نہ بھاوے کچھ کار بلو تم پیارے میرے چٹ چور۔ سکھی ری  
تلچہ تلچہ بھو بھور۔

۱۴۔ ٹکٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا۔ سگری برج مون شور بھو بھو کیل بھین سکھیا بجال  
وشال تاک کیسے کو نہ کھچکین انکھیا۔ پھنسی آئے کھگ بر نہ تھکت ہوئے لکی ہیسہ  
گیا کہین سردار نہ تندن سون اور نینن رسیا۔ ٹکٹ دھاری کرشن  
بجاوے بسیا۔

۱۵۔ سکھی ری بن پیا کیسی کروں۔ ٹپٹ اناری میری سرت بسیاری مارے برہ کے  
مرون۔ اب کوئی جاوے ہر سچھاوے اکیلی سچ ڈرون۔ لہو پیا میرے نہ بھاو  
کچھ بن تیرے نہیں بھوکھن بسن دھرون کہین سردار لگاؤ مست پار ہی ہر  
باہرن پروں۔ سکھی ری بن پیا کیسی کروں۔

۱۶۔ سکھی ری لگ ہیرت درگ ہارے۔ رات ونا چمن چمن جیہ بیا کل گنت لگن  
کے تارے۔ یہ تینا درشن کے پیاسے نو سروج رتنارے کچھ کھنچ مرگ  
مین لجاوت پن سب سے اُجیارے۔ کہین سردار ادھک  
جیہ راج آؤ پران پیارے۔ سکھی ری لگ ہیرت درگ  
ہارے۔

۱۷۔ سکھی ری مین تر سون پن پیا۔ پران نا تھ پر دیس سدھاے برہ

جلاوت جیاسن سکھی کوئی سنگارنا بھادت جون مندر بن دیا۔ سکل لوک بیہار  
چوڑ کے مالدار الیا کہیں۔ سردار پایا کے کارن مین جو گن تن گیا سکھی ری  
بن ترسون بن پایا۔

۱۸۔ سکھی ری بن پایا بکل پری۔ اپنا جالے سوت رنگ راچے ہمری سندھ بھری  
ہم کادن ستاوے نش دن چھن چھن گھری گھری۔ جو مین جنتی ایسے نظر ہونا حق  
پریت کوی۔ ترس ترس مین رہت کیج پر دے روے  
نہ بھری۔ سردار مین تا بھادے تیرے بناہری سکھی ری بن پایا  
بکل پری۔

۱۹۔ درس بن ترس ترس رہے مین۔ گھر گھر چھن پل موہ نہ بھادے پرت نہیں  
دل چھن۔ ایک تو سکھی برہ کی ماری دو بے ستاوت مین۔ جب سے گوکل تچ گیو شیار  
نہ گیو کچھ مین۔ کہیں۔ سردار شیار بن دیکھے کشت نہیں دن رین۔ درس بن  
ترس رہے مین۔

۲۰۔ دویسا ہمارو بھادے کہیں رے۔ مگ ہیرت جیہ سیرا بکل ہر ترست ہون پایا  
آے نہیں رے۔ نا جانوں سکھی کون دیش ہواں بن مین تو تھاسی رے  
میری تھانہ مین جانی پیارے۔ شیارے کو ایسی ناچھی رے کہیں۔ سردار  
لو تم پیارے نا مین چل آؤن دھین رے۔ دویسا ہمارو بھادے تو  
کہیں رے۔

۲۱۔ بہاری توری بسیا جی بنان۔ شروتن شبد سنو میری آئی اٹھی ہوک تنان۔  
جالے لون گو پال لال کون یاہی ہوت منان۔ شیار سبھل تن کھٹ پٹ سوہی  
جیون دامن گھن مان کہیں۔ سردار جوگ کی مٹی باج اکھٹ چھن مان۔  
بہاری توری بسیا جی بنان۔

۳۳۔ بھینی بھینی رات کا نھا بسا بجائی رہے۔ ادمر ہر دھن جیہ مان سوائی رہے۔  
جب سے بھنک پڑی کانن تب سے شام بسو نینن مین۔ رام پرتاب لکھوری ٹھگوری  
اچھا میری سچیا پنندیا نہ آئی رہے۔

۳۴۔ کاہے کر موری گہ لینی کلانی رہے۔ اچھا موری نرم کلانی بل کھائی رہے۔ دوڑ  
جھپٹ موری اگ سون پٹ گیو کر کمرٹ چولیا مسکائی رہے۔

۳۵۔ موری چھین ٹکلیا پٹکی۔ دیکھو دیکھو ری ٹکلی ایو چتر کا نھر دودھ کھائی ناحق لے کر  
جھٹکی۔ مین جتنا جل بھرن جات تھی لہا شام ٹکلی۔ بار بار موہ پکر کھیا دت مات  
ناہٹکی۔ پٹ جھپٹ موری چولی مسکائی مینن کست نبت گت نٹ  
کھٹ کی۔

۳۶۔ لال موری سرکھ چو نریا دے۔ دن سوہن پایا جھگر دجن کروا پو پٹ پٹے تم ہو  
شام سجان شر دمن اب مین کیا رہے کر دن رہے۔ چتر بھج پر بھو گردھرن لال کو  
ات کے باڑھو سینہ۔

۳۷۔ ایسے ٹھر شام کبری کے بچے سوتن کے بول سے۔ مندرجی کے لال کر گئے  
جبال برکھ بھان ستانن مین بیال اب دین لکھ پاتی گو پال پیارے جہان  
چھائے ہے۔ کر پریت لگائے ریچائے شام دئی برہا اگن تینن لگائے  
اب سوچ سمجھ جی مین سائے تم بن کیسے پران رہے۔ کر کیل کنجن مین لاک  
لاک رس تبیان کر جی ہوس ہوس اب سوچ سمجھ جی مین سائے۔ نینن  
سے نیر بھئے۔

۳۸۔ سکھی ری کمان گئے بنواری۔ شری مند لال درشن بن تھرے تلچت  
راوھا پیاری۔ بیگ آئے سدھ لیجے سوامی مرے نہیں مار کٹا ری۔  
تلچہ تلچہ بیا کل نش واسر ڈھو ڈھٹ پھرت بچاری۔ دیکھ پھر مین تھرا



برند ابن ناہن ملے گردھاری۔ بیاکل جیون جل ہن چھریا سونی گت بھی ہاری۔  
حافظ بیا دیکھو موہ بیاکل لوگ بجاوہ تاری۔

۲۸۔ بہیان نا پکڑو موری مرک کلائی رے۔ کرکڑت موری چوریان مسکائی رے۔  
عرض برج موری ایکو نہ مائی۔ حیدر پیاکی مین دیت دہائی رے۔ بہیان نا پکڑو  
موری مرک کلائی رے۔

۲۹۔ ڈگر چلت موسے کینھی رار دوو بچین مین نا جاو گئی۔ لپٹ جھپٹ شکی موری پھوسی  
سگری چوڑو بوری چل بلایا سے مین تو گئی ہار۔ دوو بچین مین نا جاو ن گئی۔  
ڈگر چلت۔

۳۰۔ سکھی ری ان بن پرت نہیں چین۔ اُجھک اُجھک گذر ساری رین۔  
سُرون نت چاہت سنت میٹھے بین درس بن ترس رہے مورے نین۔  
بھولت نہیں پیارے تھاری سین۔ برہ پست مون کشت ون رین۔  
سکھی ری ان بن۔

۳۱۔ پیارے ستیان چھانڑو موری پسیان بیتی کرت ہون پاؤن پرت ہون بار بار  
سمجھاؤن چھک چھک موری پائل بلجے جاگے ساس جھنڈیان۔ پیارے  
سنیان چھانڑو موری بہیان۔

۳۲۔ پیاکیسی پریت لگائی۔ آپ تو جاے سوتن گرہ چھائے ہمکا دین جھولائی۔ حافظ  
پیا سون جاے کوکو دکا ہے کرت ٹھرائی۔ پیاکیسی پریت لگائی۔

۳۳۔ ہون جس پہ فدا گلہاے چمن دیکھی شیا م برن اک کا نیا۔ ہون جس پہ فدا  
گلہاے چمن۔ عارض ہن فریب ماہ فلک لٹ جھوم رہی جیسے ناگنیا۔ وہ ابر  
مسی دندان کی چمک گھن بچ دکے جیسے دا مینا۔ ہون جس پہ فدا گلہاے  
چمن گیسو مین پھنسا لے طائر دل چل مرگ نینی بانیا فرحت وہ ادھر قمر د بلا

من موہ لیت سکھ دھامینا - ہون جیہ فدا -

۳۴۔ پن گھٹ پر موری گاگریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑوئی پنکھٹ پر موری گاگریا۔ جب  
نیر بھرن گھر سے کسی اک کاگ بول گیو ماگریا۔ دہنی دھجا ر بلا رگیو باہین کر چھینک  
چھاگریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑوئی پنکھٹ پر موری گاگریا۔ مورے سنگ کی  
سکھین سب کس گئین جو سب گن پوری اگریا۔ موہ جان اکیلی چھینک لیو سر  
باندھے ٹیڑھی پاگریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑوئی پنکھٹ پر موری گاگریا۔ موری  
ارج برج اکیو نہیں مانت بست کون دھون ناگریا۔ سن اٹھت کرو دھرتن تھر  
تھرات یک پرت سدھ نہیں ڈاگریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑوئی پنکھٹ پر  
موری گاگریا۔

۳۵۔ تھارے گھونگروالے بال۔ ات بھوڑا سے کالے کالے لٹ ناگن سی چال۔  
تھارے گھونگروالے بال۔ قدر پاریم کی پھانسی من موہنا کا جال۔ تھارے  
گھونگروالے بال۔

۳۶۔ ہن جو راجوری موری بیان موری رے۔ برجوری کر پرت پیہ پھتیاں چھوت  
بوراجوری۔ دیکھو دیکھو ساری موری چڑیاں کرک گئین اگلیا مسک گئی ایسی کوئی  
کرت ٹھٹھوری۔ لاج مروں کچھ بن نہیں آوے مورا جیاوڑ پاوے عالم دن  
کی مین تھوری۔

۳۷۔ مورا چا تر شیاہ سون من اہکا۔ بتاؤ گئی ان کوئی جادو لومکا۔ مورا چا تر شیاہ سے  
من اہکا۔ سلطان پایا بن چین نہ آوے مورا من رہت ہی بھٹکا بھٹکا۔ مورا  
چا تر شیاہ سون۔

۳۸۔ آج سنولیا مریا بجائی رے۔ سن دھن تان پران سنکھ پائی رے۔ آج سنولیا  
مرلیا بجائی رے۔ ڈرم ڈرم درکٹ درکٹ گت باجے چھب چھا ج

من بجاوئی۔ چمک چمک پک بھک دھرتے ماتھی ماتھی کرت کنھائی رے سُنو لیا  
مُریا بجائی رے۔ مین درس لین پر سپر ہنس ہنس من بس کین رے۔ فرحت  
شیام موے گھٹیان کرے۔ چھتیاں چھوت رس بتیان سنائی رے۔ سُنو لیا  
مُریا بجائی رے۔

۳۹۔ سُنو لیا توری باری مین نا جیون رے۔ سُنو لیا توری باری۔ اس باری مین  
کیا کیا بویا عشق محبت یاری رے۔ مین نا جیون رے۔ سُنو لیا توری باری  
مین نا جیون رے۔

۴۰۔ قدر پیا آئے نہ بچیا مور۔ رہے کون سون کی اور سگری رین سوہتے پلھت بیتی  
اتنے مین ہوئے گیو بھور۔ قدر پیا آئے نہ بچیا مور۔

۴۱۔ سُنو لیا دے گیو گاری رے گویان کونے ناتے۔ سُنو لیا دے گیو۔ ناہم کا ہو کے  
گانون بست ہین نا سر بچ نا ساری رے۔ گویان کونے ناتے سُنو لیا۔ ساس مری  
رانی سسر مورے راجا مین برہن دکھاری رے۔ گویان کونے ناتے۔

۴۲۔ ترچھی چتون یتیم پیارے من بوزا نامورارے۔ ترچھی چتون۔ اپنے پیا پرتن من  
وارون جو وارون سو تھوڑا رے۔ جاہ پیا چاہے وہی سہاگن کیا سانور کیا  
گورارے۔ ترچھی چتون یتیم پیارے۔

۴۳۔ شیام کا سندیا اودھو پاتی نا پٹھائی رے۔ مٹھا اُجا رگئے گولا بسائی رے۔  
شیام کا سندیا۔ گبری سے پریت کینھی راوہا بسر لئی رے۔ شیام پاتی تو انیک  
آئین بانچی نہیں جاتی رے۔ گھونگھٹ کی اونٹ پاتی چھاتی سے لگائی رہے۔  
شیام کا سندیا اودھو۔

۴۴۔ اے ری گویان کیسے بھیجوں پاتی کدر کو مین۔ ایوری گویان کیسے بھیجوں پاتی۔ ایک  
توسنی سچ ناگن دو بے کاری رین پاپن نیجے میرا بالا جیا دس دس جاتی۔

کدروکون۔ اے ری گویان کیسے بھجوں پاتی۔ ایک تو آدمی رین اندھیری دوجے سو ہے  
برہانے گھیری تیجے مہیا کی دھن سن نیندین آتی۔ کدروکون۔ اے ری گویان کیسے  
بھجوں پاتی۔

۲۵۔ اچھے سیان چھانڑو موری بیان۔ اچھے سیان۔ متی کرت ہون پرت تھائے پان با  
بار بھجیان اچھے سیان۔ ٹھنک ٹھنک موری پائل بابے جاگین ساں جھنڈیان۔  
اچھے سیان۔

۲۶۔ چھانڑو چھانڑو رے شام موری بیان بن تو پرت تھاری پان۔ چھانڑو چھانڑو  
رے شام موری بیان۔ تم چیل چیل گردھاری برج رسیا خیر کھلا ری  
مین تو ابلانٹ اناری موری باری بیش لڑکیان۔ چھانڑو چھانڑو رے شام۔  
موری چلیا سک لگی ساری ساری ٹوک ٹوک کڑواری کسان گن  
پھنسی دئی ماری ہی بار بار پھنسیان۔ چھانڑو چھانڑو رے  
شام۔

۲۷۔ چلی جھک جھک برجناری۔ رہی چوم چوم متواری۔ چلی جھک جھک نینون  
سے جا دو ڈالا۔ نینون سے مار گئی بھالا۔ چتون بوندی کی کٹاری۔ چلی  
جھک جھک یکین نخبم گرے سو ہے ہر واسرگا گرگا گر پر کرواں جھل  
چلی پنہاری۔ چلی جھک جھک۔

۲۸۔ نادان گاری دے گیو۔ نادان گاری دے گیو۔ نائین واسے بولی چالی ناکو رے  
گمان۔ سانورے سے پیت لگا کے بھی بدنام۔ نادان گاری دے گیو۔

۲۹۔ سنولیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤن۔ سنولیا کو۔ گوکل ڈھونڈھن برنڈا بن  
ڈھونڈا ڈھونڈھ پھری مندگانون۔ سنولیا کو۔ ڈھونڈھ پھری کو وناہن  
بتاوت آن لے وہی ٹھانوں۔ سنولیا کو۔ سور شام سو ہے



آن ملا وہ چرن کے بل جاؤں۔ سنو لیا کو کو نے بن۔  
 ۵۰۔ مری دھن مڑھ کون باجی رے۔ مری دھن مڑھ کون باجی رے۔ دھو بن  
 کجن مین دیکھو میری آئی نیند نہ آوے مین تو ساری رین جاگی رے مری  
 دھن مڑھ۔ شب سرن مین موہیو ہر بیا کل ہو مین دھن سکے تار۔ اک  
 لاکھ جتن سون مری بے سند پیا مین تو سے باجی رے۔ مری دھن دھن کون  
 باجی رے۔

۵۱۔ بہت کٹھن ہر ڈگر نچھٹ کی۔ جو کوئی جائے وہی جات ہو بھٹکی۔ بہت کٹھن ہر  
 ڈگر نچھٹ کی۔ گھر سے جو کسی پیا بھرن کو کیے مدد سے بھلاؤں ٹکی بہت  
 کٹھن ہر۔ بیر بھی پیا جانت ہوئی ہن جان پرت کو تو اور سے اٹکی۔ بہت کٹھن  
 ہر۔ نظام الدین اولیا سے مین ملن بستی ہن لاج رکھو مورے گھوگھٹ کی۔  
 بہت کٹھن ہر ڈگر نچھٹ کی۔

## چوہا

۱۔ اودھو بچ چھوڑ ماری گئے صورت بھول ہماری۔ سادون سکھ سچ نہیں بھائی۔  
 بھاؤن بھیاؤن راتی۔ کنوارے کیا کروں بچاری نہیں کٹت بنا گرد ہماری۔ کانک  
 چند رچھب تارے۔ اگن اٹکے ستوارے۔ گوسے تن پیر ہماری تچ دیگی کنبہاری  
 ماہی مدن سرسانی۔ بھاگن ہر فم بھلانی۔ چیت چوں اور نہاری۔ مین پھردن برہ  
 کی ماری۔ بیا کھ بھاتن چھائی۔ جیٹھ جتن کوک سمائی۔ ساڑھ سگن بچاری سحر دار  
 لے پیہ پیاری۔ اودھو بچ چھوڑ ماری۔ گئے صورت بھول ہماری۔

۲۔ سکھی چوہا سیری آیا۔ پیا موراجا دیش چھایا۔ مہینا ساڑھ کالا لگا

گوری نے سنگھار سب ساجا۔ پن چوڑی سا رکھنا۔ کڑی بات دیکھتی انگنا۔  
 نیند میں دے گیو سپنا۔ سجن سے کب ہوے گا ملنا۔ جوگی ہوے روم رہے  
 مارا عشق کا بان سیلی دھاگا ڈار گلے میں پیت پڑا خلیجان۔ سجن میرا جہون نا آیا  
 گھٹا ساؤن گھرائی۔ محل پر بادری چھائی۔ گنگ کوئل نے چائی۔ پیہا  
 دیت دھائی۔ رین میری ساری گوائی۔ گبروے کر کے کا پڑے لین  
 کنکیری ہاتھ۔ پی اپنے کو ڈھونڈھن نکسی سندھ آدھی رات۔ سجن میرا  
 جہون نا آیا۔ شور دادر نے ماچائی۔ سیگھ دکھن کو دہائی۔ مینا بھا دون کا  
 بھاری۔ پیا بن تڑپت ہر تاری۔ کہ ہم سے برہن دکھاری۔ نین سے ہوا  
 نیر جاری۔ اڑو نہ کاگا جاؤ دکھن کا اتنا تم کہہ آو۔ سانجھ لکھ کے ڈول پروانا  
 پیا پاس لیجاؤ۔ سجن میرا جہون نا آیا۔ مینا اسوج من بھا دے۔ گوری  
 کا سا بن گھراؤے۔ سچ پلنگون پر بٹھلا دے۔ سجن میرے اُس بھلا دے۔  
 بھڑے سا بن جو لین بھجے یہ تن کی آگ۔ سکھی ری پیتم آٹے پورن  
 اپنے بھاگ۔

۳۔ ہاری صورت بسرانی گبری سے پریت لگائی۔ کاکک چندر اُجیاری۔ انھن  
 یہ عرض ہاری۔ پوسے میں لین کنھائی تن کی بھاسب جائی۔ ماہے من کو  
 سبھا دین۔ پچاگن مدن ستادین۔ پتھے پھولی کھلوائی۔ مدھ کراوڑ شور چائی۔  
 بیسا کھ سکھی برج سونو جیٹھ مرہ دکھ ڈوٹو۔ اسارے آس لگائی کب مل پن  
 پن جدورائی۔ سادون سکھی سگن بچاری۔ بھا دون پن سچ سنواری۔ سحر واکرین  
 من لائی۔ کنوا ملین پر پھوائی۔

۴۔ سکھی برکھا بھرائی۔ پیانے صورت بسرانی۔ اسارھ میں گھیرن گھٹا کاری۔  
 چٹھا جیون حکمین تر داری۔ اندھیری رین ڈور داوے۔ پیا بن نیند نا آوے

دوہا۔ جب سے پی بچڑن بھیو کبھی نہ دیکھے نین۔ نش دن سوچت رہون ناہین  
دل کو چین۔ خراب تک نہیں پائی۔ سکھی برکھا مہرائی۔ ماہ ساون نہیں بھاوے  
ابر چون دس تے گھر آوے۔ فلک پر گھیری گھٹا کاری۔ اندر نے برکھا کی جباری  
دوہا۔ گھن گر جت چکت چیل برکت میگھا جور۔ برہا تھاتن سون اٹھے  
سُن مورن کو شور۔ رار برہن نے ماچائی۔ سہون بھاوون پڑا سونا۔ پیابن  
مجھ کو دکھ دونا۔ پیہا پی کا نام لیتا رات دن سونے نا دیتا۔

دوہا۔ ارے پیہا بادریے ست لے پی کا نام۔ اڑ جا تو اس دلش سے یہاں  
تیرا کیا کام۔ ہین کاہے کو تر سائی سکھی برکھا مہرائی۔ کنوار مین کر کے مہر پائیے  
دس دے برہن کے دکھ مارے۔ لے یتیم ہوا دل شاد۔ مکان اجڑا ہوا آباد۔  
دوہا۔ پی بچڑے طربا کے لے پوری نالی آس۔ جیون پیا سا جل پائیے  
سب بچڑ جات پیاس۔ یہ تر پت چو ما سا گائی۔ سکھی برکھا  
بہرائی۔

۵۔ گئے پیا برکھا مان سونہ جھوڑ۔ آگ لاگی تن مین کمک رہے مور۔ مینا  
اساڑھ کا آیا۔ ہین یتیم نے تر سایا۔ دولشی آپ جا چھایا۔ کسی سون نے  
لمبا سکھی مین دیکھون کس کی اور۔ آگ لاگی تن مین کمک رہے مور۔ مینا  
ساون کا بجائی۔ ہوا چلے سن سن پردائی۔ گھٹا چو دس تے گھیر آئی۔ اندر  
نے جھار ماچائی۔ کیا جو بن نے اب ہر جور۔ آگ لاگی تن مین کمک رہے  
مور۔ مینا بھاوون کا بھاری۔ رین ہوتی ہوا نہ ہیا ری۔ سب کرا لگا  
تیرکاری۔ جان اُس برہے نے ماری۔ کیا کوئل نے بن مین شور۔ آگ  
لاگی تن مین کمک رہے مور۔ مینا کنوار ہوتا گھام۔ کلیجہ لیون ہاتھ سے  
تھام۔ چھڑا دے اُس سے میرا رام۔ کرون مین کا کے سنگ بسرام

مکا گاتے جوڑ کا توڑا۔ آگ لگی تن میں کماک رہے مور۔  
 ۴۔ سکھی آجیو جو ماس دے نت چھاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔  
 لاگے ماہ اسارہ گھٹا گھن چھاتی۔ بجلی چکے جون اور جیا ڈر پاتی۔ سکھی ایسے  
 نظر کو ڈرا درد نا آئی۔ لودل سے دیا اتار صورت بسائی۔ نش دن تا کون  
 میں راہ رہونا جاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ ساون میں سکھی  
 نہ بچن ہمارا آیا۔ نا جانوں کس سوتن نے وہاں بلایا۔ سر پر میرے تیو ہا ر  
 سینوں آیا۔ سکھی سب کے پیا گھر آئے بلم کمان چھایا۔ سب سکھی خوشی اور  
 عیش مون ساون گاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ بھا دون میں  
 برتانیہ پیرتن بھاری۔ بن پیا دکھ ہوا دونانا جاے سنبھاری۔ تکتے نروہی  
 راہ ہوا جی عاری۔ سن سن پیا کی میں میں جل جاری۔ جو ہوتا پیا معلوم  
 بانہ کہ لاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ کنوار میں کنت آئے  
 درشن مونہ دینھا۔ جو گے بھرمین تیر پیر ہرنیھا۔ بھر کے موتوں  
 کا تھا رنچھا ور کینھا۔ زب تن من دھن وار اسی پر دینھا۔ مل پی کو کنٹھ  
 لگائے بھسی من بھائی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی  
 ناپاتی۔

بارہ ماسا

دھن ہولی

۱۔ اودھو جی کب آئے ہن مراری۔ چیت ماس کیسے جیہ لاگے دل چند راجیاری  
 ایک ایک چن پل جگ تے کا قصیر ہاری۔ بیٹھ رہے صورت بھاری



اودھو جی کب آئے ہیں مزاری۔ بیساکھ دست سون دارن سبھی سب کیویہ سنبھاری  
 شیتل مند سو گندھ پون بھئی بھول رہی مچھواری۔ کرے پنہانت زاری۔ اودھو جی  
 کب آئے ہیں مزاری۔ جلیہ جوگ بتاوت ہمکا بھو کھن بسن اتاری آنگ بھجوت  
 گلے مرگ سیلی کانن کنڈل ڈواری۔ پتے نیچ آگن سواری۔ اودھو جی کب آئے  
 ہیں مزاری۔ اسٹھ سیکھ چوں دش دھا دین لے داسن ترواری۔ ایسے  
 کٹھور دیا نینن لادین ڈھوڑھین ہم اس ناری۔ اکن برہنن جاری۔ اودھو جی  
 کب آئے ہیں مزاری۔ ساون گھر گھر گڑے ہیں ہنڈولہ پیرے کسم رنگ ساری۔  
 کر مہور ہو سنگھاراگ سون جھولین بے برج ناری۔ کیسے آورا آند بھاری۔ اودھو  
 جی کب آئے ہیں مزاری۔ بھا دون رین بھیا دن سبھی سرس بھئی اندھیاری ۱۲ اور  
 مور پھیا جو بولین۔ کل نہ پڑت اتاری۔ اٹھین تن سے چکاری۔ اودھو جی کب آئے  
 ہیں مزاری کیو آرماس کچانے چندن جادو کر اس ڈواری۔ روپ سروپ کہان  
 لوہرون کو برکی بلہاری۔ تاہ لکھ سوہے مزاری۔ اودھو جی۔ کاتک ماس جب  
 لاکے سکھی ری دیک برے دوازی۔ ہمری دوا ری لگی کو بری نے برج  
 مون بڑی اندھیاری۔ موسے دھان کچ مہاری۔ اودھو جی۔ آگن ماس سیام  
 گھرناہن جو ہم جنتی آگاری۔ کھونٹ پکرائے سنگ جاتین اب پچھتا پھاری۔  
 بھول گئین بے ہوشیاری۔ اودھو جی۔ پوس ماس پڑی سچ پرولٹن منوین  
 اودھو ماری ایک تو جاڑا جو رگت ہو دو جے برہ کی جاری۔ تیج ہر سرت بساری  
 اودھو جی کب آئے ہیں مزاری۔ ماہ ماس سنگ اٹھے آنگ جگت بھین سب ناری  
 رت نسبت کو آگم جیہ تو سونی سچ ہاری۔ لگی جیسے ناگن کاری۔ اودھو جی کب آئے  
 ہیں مزاری۔ پھاگن پھیکو پیاہن لاگے دینہ بھئی سب کاری۔ دھن دھن سوکھن  
 تم کا پانوں پڑوں بلہاری۔ سرست جن چھا ٹریو ہاری۔ اودھو جی کب آئے ہیں مزاری

۲ — اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ ساؤن سم رہے سب بچھی  
 جھرک آن دھری۔ تیس اگت ناہین نار آپنے تم کیسے سدھ سبھی۔ اودھو  
 نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ بجا دون تال ندی ٹرائی  
 بہ بہ پنچہ دھری۔ دادر سور چکو رہیسا برہ سشد سگری۔ اودھونہ اُچت  
 پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کنوارا گست آوے جو گلن مول  
 پھوے کانس کھری۔ پردیشی سب کے گھر آئے ہمری ٹھو رہری۔ اودھو  
 نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کاتک چندر پرکاس کیوہی  
 پریت چکو رکری۔ چتوت رہت درشت واہی سن گردن گھوم بری۔ اودھونہ  
 اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ اگن آس لی انھین سول۔  
 نینن نیر جھری۔ ہر کے نہہ شج سگری ہن بوڑ بوڑ اچھری۔ اودھونہ اُچت  
 پوس پرے ہیوت چھون دش دیکھت بیج ڈری۔ رین بھی موہ کاری ناگن  
 تلچہ گڈری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔  
 ماہ بسنت بہار سکھی ری مالن گھر گھر جھری۔ پرے پھول پیرتن مورالائی  
 سوت ہمری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔  
 بھاگن لال پھمار پڑے ری بھج کئی تن جھری۔ چڑھت نہ دو جو رنگ کرشن بن  
 کھن رنگ سانوری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔  
 چیت ماس پھولے بن ٹیسو مدھپ گنج من ری۔ ہر دے بسی سانوری مورت  
 چت نے ناٹری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری  
 بیساگہ اگ بہت گلن مول موسب دینہ جری۔ بلکہ گست برکھ جان نندی مرے  
 سوت کبری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ جیٹھ  
 ماس رب پت میں سی ساگر تیر بری۔ پاوت نیر پیر سوہرے ہی من رہو

دھیر دھری - اودھو نہ اچھت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری -  
 آساڑھ اگم چڑھ چڑھ نہہ دھا دین دھوٹھت آڑ پھری - اُن کی آس رہی  
 جیون کی آسے ہین پھیر رہی - اودھو نہ اچھت پران پت جیوت اب ہم کیسے  
 جوگ کری -

۳ - اودھو تھایہ ہماری ہرسون کیوکر جوری - آساڑھ میگہ نہہ دھا دین مروا کمک  
 بھرا دین - جھینگر بولت جھنکارے برہا دھاک مونہ جاری - اودھو تھایہ  
 ہماری ہرسون کیوکر جوری - ساؤن سکھی ری لاگین سہاؤن اجون نہ آسے  
 من بھاؤن - پھرے کسم رنگ ساری تن ماسورے اُٹھت دوا ری -  
 اودھو تھایہ ہماری ہرسون کیوکر جوری - بھاؤن سکھی ری بھئی لیے  
 حالادھر جوگ لیوکر مالا - بیٹھی سادھ سنواری شنن کے مونڈ کواری - اودھو  
 تھایہ ہماری ہرسون کیوکر جوری - کواڑ سکھی کرم کو لیکھو ہر کوکمان اب دیکھون -  
 برکھا بکست بھئی ساری اجون نا آسے گردھاری - اودھو تھایہ ہماری -  
 کاتک سکھی ری سنگل ساجے مردنگ جھانچ ڈھپ بابجے - گٹھ بندھن کرسب بابی  
 منجن کرین زناری - اودھو تھایہ ہماری ہرسون کیوکر جوری اگھن سکھی ری  
 آتر پوسے کے کرکل پتر کالیکے - پورے نے حال کھوری سری کرشن کو برجوی  
 اودھو تھایہ ہماری ہرسون کیوکر جوری - پوس پرے جو بال بیاکل بنانند لال -  
 سوئی سیج گئے بھاری ڈسے جات ناگن کاری - اودھو تھایہ ہماری ہرسون کیوکر  
 جوری - ناتمام -

۴ - گئے جب سے سکھی پر تیم خبر انکی نہ پائی ہو - دوہا - چیت چا ترک رٹ پین  
 سوانت بوند کے ہیت - دیسے پیو پیو مین رٹون اور خبر نالیت لے چیت  
 چوں دش مین گھٹا پھولون کی چھائی ہو - لیتے رس بھو نہ ستوارے

بیٹھ چھو لوں پر لہجائی ہے۔ دوہا۔ میا کھ برہ باڑھو سکھی جو بن دھرت نہ دھیر۔  
 جو سوہن لیتے سکھی کتنی تن کی پیر لے میا کھ جب سے تھاتن کی نہ جانی ہے  
 مین ہیر دن باٹ پیارے کی اٹھوں چھن چھن کو آئی ہے۔ دوہا۔ جیٹھ ماس  
 لاگے سکھی کیجے کون آپاے۔ پیارے پی آئے نہیں برکھا پونجی آے۔  
 جیٹھ لاگے سکھی جب سے کروں مین آپائی ہے۔ پتے رب جو رے سر پر  
 یہ انگ میر دیکھائی ہے دوہا۔ اسارٹھ ماس لاگے سکھی آے نابج راج  
 موہ لیکے چھوڑ گئے تنک نہ آئی لاج۔ لے اسارٹھ من سنجی برگٹ برکھا جانی ہے  
 پیسا مور بن بولین کو ہک ہکو سٹائی ہے۔ دوہا۔ سادون مین سکھی آس کر سچ  
 ہندول بنائے۔ نوست ساج سنگا رپتہ پیو مارگ درگ لائے لگے ساٹن  
 بے کھیاں ہاتھ ہندی رچائی ہے۔ کسم رنگ اوڑھ سر ساری ہنڈولا جھیل گائی  
 ہے۔ دوہا۔ بھا دون مین کھ کے گھٹا چڑھیں اٹا ہر کھائے۔ مگ ہیرت  
 درگ تھکت جھے ماتے جدورائے لگے بھا دون بین ندیان نہ نتیجی پار جانی  
 ہے۔ میرے پیارے کو بس کر کے سوت کبری بھولائی ہے۔ دوہا کنوار کانس  
 چھو لے سکھی برکھا گئی بڑھائے۔ پیارے پی آئے نہیں کیجے کون آپاے۔  
 کنوار لاگے سکھی جب سے سر د چون اور چھائی ہے۔ اکیلی سچ پر ترسون  
 جگر میرے سمانی ہے۔ دوہا۔ کاتک شش پوجت بھین کرا پون سنگار۔ کنک  
 تھا کر کمون لید دھرتھو لوں کے ہار لگے کاتک بے کھیاں ساج دینا جلائی  
 ہے۔ کرین کو جاگو ر دھن کی جلاے جمانائی ہے۔ دوہا۔ اٹھن اودھو جی لے  
 پائی دینچی آے۔ جوگ لیجے سمجھ کے دینھو کل تباے۔ لے اٹھن لے اودھو تھیا  
 سگری سٹائی ہے۔ ملاڈ شام پیارے کو کر دول کی صفائی ہے۔ دوہا۔ پوس پون  
 دولت سکھی سکت میر دانگ۔ ہرن سونی سچ ہے نہیں بھاوے کچھ رنگ



پس پل بِل برہ دونوں دن کی سین دھائی ہے۔ پیت رنگ دھجا پھر انے سرسرت  
کی ادائی ہے۔ دو ہا۔ ماہ ماس پھولے لٹا آو پر گٹ لبنت پتھ نہارت میں  
تھکی اجون نہ آئے کنت۔ لگے ہیں ماہ امب بوبے پھر برہا و طائی  
ہے۔ دن کے بان چھوٹے لگی جنگی اڑاتی ہے۔ دو ہا۔ پھاگن میں سب  
نارنگاوت بھرے آنگ۔ چوہا چندن ارگجا چھڑکت کیسر رنگ۔ لگے  
پھاگن لے پیارے بھا سگری مٹائی ہے۔ کیمن سردار ہمت کر کے  
پر اپنے سنائی ہے۔

۵۔ پاین اٹھے برہ کی پیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا جب سے اساطر  
آئی تھکا چھائی گالی گالی۔ پایر دیس عمرابی محل میں پڑی سچ خالی۔ دو ہا۔  
اگر گھر آون لگے گھن گھنڈ چوں اور۔ وادر ہنس چکور کو کلا سور مچاوت شون  
جھک چھڑ گارے نیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ شہر قوع جب سے  
سکھی ساون لگے پایر دیسی آون۔ خفا ہم سے ہومن بھاون دست سے  
چھڑ گئے دامن۔ دو ہا۔ گھر گھر میں جھولن سکھیں کرین تیج تیار۔ دما کے ہی  
دامن سی کاسن کر سور سنگھار۔ بدن میں ہیں کسی اچیر ہی میں ترس نہ لگے  
تیر۔ سکھی بھا دون میں چشم نم کی لگی ہر گڑی جھڑی غم کی۔ خطا کیا ہوم کی  
ہم کی محبت جو ہم سے کم کی۔ دو ہا۔ ترساوے آئے نہیں کر سون سون  
پریت۔ رخصت بھا دون ہوا پاین جے یہاں کی ریت میرا غم گیس  
گلجیا چیر۔ ہی میں ترس نہ آئے تیر۔ بھئی اسوچ بکل بھاسن کرے رنجش  
کمال کاسن۔ گن گرجے دما کے دامن کٹے کیسے غم کی جاسن۔ دو ہا۔ پاوس  
میں پائی نہیں پر دیسی کی بات۔ سن کی سن میں رہی پلنگ پرنا سوئی  
برسات۔ میرا اس غم سے دل دلیہ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ رہے کا تک

و دیش پیا نفس میں ڈال گئے حیا۔ عمر بانی میں سیاہ کیا چھوڑ کیوں بقصور دیا۔ دوہا  
 عجب غضب دل پر سکھی دیا صتم نے داغ بکھر گھر میں ہو رہی دیواری روشن  
 ہوئے چراغ۔ کری ہے ہنسنے کیا تقصیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔  
 لگا لگ سر میں نے جانا کرہ میں پایا پنا من مانا۔ ارے قاصد و دیش جانا میرے  
 ہدم کو سمجھانا۔ دوہا۔ لڑکائیں بیاہی گئی رہی جوانی چھائے۔ اُمگا جو بن  
 جات پیارے پھر کا کر ہو آئے۔ بدن پر ہر جو بن کی بھیسر۔  
 رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ پوس یتیم کی یاد آتی پٹھے ہر دم غم سے چھاتی۔  
 نہ بھی لکھ ہمیں باقی مصیبت سہی نہیں جاتی۔ دوہا سن ملین تن چھین ات بیت  
 سہی نا جائے۔ ہو کو ڈالسا پتھر سکھی رہی پیلا دے آئے۔ دکھا دے  
 ہدم کی تصویر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لاکھ میں رت بسنت آدے  
 پیابن ہمیں نہیں بھاوے۔ کوئی مالین کو سمجھاوے۔ نہ میرے گھر بسنت لاو۔ دوہا  
 نہ انکست کا سن کسے لکھ بھوکھن اکھار۔ چلو سکھی جرم میں پیابن چڑھ بلا س کی  
 ڈار۔ بدن تن تنگ مار میں تیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا پھاگن لئی  
 ہوئی۔ اڑے بھر بھر گلال جھولی۔ عطر چو یا چندن رولی بوجن کے بدن ملین  
 گولی۔ دوہا باجت تال مردنگ ڈھب ڈھن ستار منہ چنگ۔ رتن جڑت  
 کجن پچکاری بھر بھر مارت انگ۔ فتمہ برست اڑت بعیر۔ رہی میں ترس نہ  
 نہ آئے تیر۔ چیت میں کر جو گن کا بھیش سکھی میں جلی پیاکے دیش۔ ہمیں  
 کوئی تلاوے سندیش۔ ڈگر میں ٹھاھی کھولے کیش۔ دوہا۔ راہ باٹ جانے  
 نہیں چلت مسافر پائے۔ سب سے پوچھے خبر پیا کی لال پتیا لے  
 کروں میں سو دل میں تدبیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ غرض بسا کھ  
 ماس آیا سکھی نے پی اپنا پایا۔ پلنگ ڈوری سے کچھو یا فرش چھو نہ کچھو یا

دوہا۔ کرنگھار سولہ کھڑی پیا کے ساتھ۔ کیا بچ خصت ہم نے ڈار گئے مین ہاتھ  
ہاری کلی آج تقدیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ چٹھہ حاصل مراد ایجاد خدا نے  
کیا پلنگ آباد۔ کروں حق سے ہر دم فریاد۔ بھی وہ شہر فرخ آباد دوہا۔ کوچہ سالک  
ہڈ پلس تگونا پاس۔ لیکر راج فرزند چھندم پورن بارہ داس۔ کری بندش گنیش  
گمبھیر رہی مین ترس نہ آئے تیر۔

۶۔ شام سندر برج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ شام سندر جٹیت  
دن رین آسٹھ مین گج گھومر بریں ساون گڑے ہتھول کرشن کبری سنگ  
جھول ہے۔ شام سندر برج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ بھاوون  
برست میگھ کنوار بن سوروا کوک رہے کاکت نزل چندرگن پرتارے چھک ہے  
شام سندر برج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ اکشن اگم اندیش پوش  
ما برت رہون ہر کے لگے مگر نہاے کرشن کی پاتی نہیں پائی۔ شام سندر بھانگن آرت  
گال چیت بن ٹیو بھول رہے۔ شام کرشن بیٹیا کے بیان آن گئی۔ شام سندر۔

ساون بنا کردھاری سوئی ہر سچ اٹا ری	۷۔
ساون مین سب ساواری جھولت پیہ سنگ	ہمروتو نندلال بن جود جات سب سنگ
بھاوون بھون نہ بھاوے نت رین ہر ہاتھ	
بھاوون مین مین کننت بن مگر اگمنا نہ سہات	جیسے باچی شد کی کرمل مل کچھیا ت
کنوار کنول جل بھولے۔ کیہ دیش دیشی بھولے	
کنوار ماس مون سب کنول رہت ہین جل بھول	ہمروتو نندلال بن اٹھی کرنبے شول
کاکھ ادھاک ٹوکھ پائی۔ ان بن کچ نہ سہائی	
کاکھ پیایے کرشن جی کیل کرین چھون اور	ہمروتو بن شام کے بھوجات ہی بھور
اکھن پڑن لاگو سینتا۔ اجون ناظر آئے میتا	

اگن بن بن شام کے روون روون بہر رات	سُدھ آئے چھاتی پھٹے پاتی لکھی نہ جات
پوس پیا جو نہ اسی ہن - جیوت آہن نہ بے ہن	
پوس دھکا سون کون موسون کو بچاے	اُن بن کو داسے سکھی ناہن دیت دیکھاے
ماہے جب بچ جنیا - آہن بچا دن رینا	
ماہ ماس مین اسی سکھی مری جات بن پیو	جیسے کھال لوہا رکی سانس لے بن جیو
پھاگن بھاگ سب بھیلین - جیو گلال رنگ سلیں	
پھاگن مولن یو سوچ ہر ہن کیہ کے سنگ	ہمرو تو یہ سوچ مین سوکھ گوسب انگ
رت چیت بکل بن بچو لے - کیہ دلش بچان بچو لے	
چیت ماس ہون پھول سب ہو سکھی ہی پھول	ہمرو تو نند لال ہو رہو بچ مونس بھول
بیساکھ ساکھ کیا پوی - جاتی نہ تھا مورے جیو کی	
بیساکھ ماس کی تھی خبرا جون نہ آئے شام	ساکھ گئی موہ شام بن نیک نہیں آرام
جیٹھ تین تن تن جاری - مکن نیچے مکن جات اٹاری	
جیٹھ تین ہو ری اسی سکھی جارے دیت ہو دنیہ	پوٹھ مین اردہم جرن ایسو ہوتا سینہ
ماہ اسارٹھ جب لاگا - پردیسی دلش کو بھاگا	
اسارٹھ ماس ہون اسی سکھی پو نہیں آئے تیر	اُن بن دونون مین سے رکت بھے جم نیر
لوند مونس نصرت آئے - دھکے سے بسر آئے	
لوند مانس مونس آئے کے گنت لیو لٹاے	تن کے دھکے سارے ہرے دیکھو کوہن آئے

## راگ متفرق

۱ - چھائے پیا پردیس سکھی اب جو بن جو رستاوت ہو جب سے گئے موری سُدھ ہو



نہیں بھی برا دکھایا جاتا ہے۔ نزدیکی دئی اب کیسے کر دن موہ نش دن کہیں تلچھاوت  
ہی نکلی نہیں اگر کیسے ملوں اب دھیر نہیں جیہ لاوت ہے۔ اوکلم لگ جاؤ گلے نہیں  
برہن پران بٹھاوت ہے۔

۲۔ شام تم کیسے پریت لگائی۔ آپ تو جاے سون گرہ چھائے سگری رین  
گنوائی۔ حافظ پیا سون جاے کہو تم ایسی کرت نظرانی۔ شام تم کیسے  
پریت لگائی۔

۳۔ بتاؤ سبھی کون گلی گئے شام۔ نش دن موہ کا پھت بیتے پسری گئے سب کام  
گوگل ڈھونڈھا برنڈا بن ڈھونڈھا متھرا میں ہو گئی شام۔

۴۔ بابل سورانیہ چھوٹا جاے۔ جب ڈلیا دروزو پائی اپنا بگاتا چھوٹا جاے انگنا  
تو پریت بھیو دھری بھتی دیش لے بابل گھر اپنا جات پیا کے دیش۔ بابل سورانیہ  
نیر چھوٹا جاے۔

۵۔ سنہ لیا کو کو نے بن ڈھونڈھن جاؤن۔ گوگل ڈھونڈھا برنڈا بن ڈھونڈھا  
ڈھونڈھ پھری ننگا نون سنہ لیا کو کو نے بن ڈھونڈھن جاؤن۔ سور شام  
موہ آن ملا وہ چسرن کے بل جاؤن۔ سنہ لیا کو کو نے بن  
ڈھونڈھن جاؤن۔

۶۔ ان بن بل چن پریت نہیں چین۔ سو نہ تلچھو تلچھو متی ساری رین۔ نہیں آئے  
شام رہے کو نے دھام کہیہ کی سچ دھون کی بھی سین۔ سورے تن کی تھانے  
سجی مک ہیر ہیر تھاک ہے نین۔ کچھ کست نبت نہیں موسون نظامی جو کچھ  
ہر کر گئے مسین۔ ان بن بل چن پریت نہیں چین۔

۷۔ بن آئے گوپی ناتھ سید نبواری۔ پر جو گھر گھر دیکھت پھرت سکھن کی ناری جنگل کی  
لوٹی لیے بھرت جھوری مین۔ کچن مین کرت پکار دھسربو لی مین۔

کوئی پری ہوے یا راسی ٹولی میں۔ ہم تجا کرین سب دور ایک گولی میں  
یہ سکتے آئیں نکس برج کی ناری۔ مدھ نہیں گوالن بید بید کر ٹیری۔ کوئی پری سکھی  
بیار جھانے گھیری۔ ہو ساس نند گھر نہیں دو اکر میری۔ بھتیر گئے دن گوپال  
پری برجوری۔ جھوری سے گولی دلی گئی بیاری۔ برنڈا بن میں برج بال  
وٹیکھا آئی۔ لٹانے گھونگھٹ مار نبض دکھلائی۔ ہو روگ دو کھ کچھ نہیں یو بھائی  
سردی گرمی سے اٹھو جی گھرائی۔ موہن برج بال گوپال موہنی ڈاری۔  
بن آئے گولی ناٹھ بید بخاری۔

۸۔ برکھان نندنی بار بار مکھ ڈھانپ روت دھار دھار۔ ہر باگ لگی تن جرت  
موت پھلچھ موہ ہوت بھو کیسے کے سکھی تذکھور میں تو ڈھونڈ پھری انھیں ہار  
ہار۔ حافظ ہائے پرت نہیں چین بک میر میر تھک رہے میں کہوں اور  
جائے۔ ان کنھی سین کا سون کہوں سو پکار پکار۔

۹۔ کسکت مسکت کیسی چلت چال۔ توری سانوری صورت گھونگھڑا رہے بال کسکت  
مسکت کیسی چلت چال۔ میندی بجال نین بچ کا جرت کسکت گراج گوری جوہن  
سبنھال کسکت مسکت کیسی چلت چال۔

۱۰۔ مور اچا ترشیام سون من امکا۔ ست او سکھی کوؤ جادو ٹولکا۔ سلطان  
پیابن چین نہ آوے مورامن رہت ہی بھٹکا بھٹکا۔ مور اچا ترشیام  
سے من امکا۔

۱۱۔ پیاپارے اتنی عرض موری مان۔ گرے لاگن کی بھئی ارمان۔ اورن سے  
سیان ہنسٹ بولت ہیں ہے کرت گمان۔ پیاپارے اتنی عرض موری  
مان۔ دیا کرشن کر جو رہے کست ہیں ست کرمان گمان۔ پیاپارے عرض  
موری مان۔

۱۲۔ جو بنوا بارے سے حج دین۔ بیاہ کیو گونا زمین لینھو کون خطا ہم کین۔ جو بنوا بارے سے حج دین۔ مات تبا سب ہی مل تیا گو سنگ نہ اکیو لین۔ جو بنوا بارے سے حج دین۔ خلیل پتا تم رودت ناحق ہوے ہو جو بدھنا لکھ دین۔ جو بنوا بارے سے حج دین۔

۱۳۔ مدھ مانی کو یلیا ڈار ڈار۔ مورے آنگن بولت بار بار۔ برہن کے بدن پر من جو رتا پردی مارو کرت شور موہ بلکہ بلکہ کے ہوت بھو مورے درگن تے بہت جل دھار دھار۔ مدھ مانی کو یلیا بار بار۔ جو بدھنا موہ پنکھ دیت اڑ جاے سانس پیا پاس لیت شیو پر شا دھیت مین اچیت مین تو ڈھو ڈھو پھری سارا ہار ہار۔ مدھ مانی کو یلیا ڈار ڈار۔

۱۴۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ بھج بھج پری مارت رنگ۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ ات سیس نکٹ ات تلک بھال۔ ات کنڈل ات سوتن کی مال۔ ات پیاری ات متواری چال۔ ات چو نرال ات پت سترنگ کھلیت بسنت۔ اک من موہن اک چت چور۔ دوون جتوت اک اک کی اور۔ پیاری چندر بدن پیا درگ چکور۔ پیاری مانو دیک پیا چنگ۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ چندراول بھر جھوری لیے گلال۔ روری لتا لیے لال لال۔ ابرک کو بیکھا لیے ہو تھال۔ کیسر رنگ چکرک انگ انگ۔ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔ کوئی گھونگھٹ مین کھنیو چھاپے کوئی دوڑ جھپٹ پت گھٹ آے۔ کوئی مارت مقمر دھائے دھائے فرحت پیا پیارے کوہر آسنگ کھلیت بسنت پیا پیاری سنگ۔

۱۵۔ شکر شیو ہم بھولا۔ کیلاش تپی مہراج دھراج۔ شکر شیو ہم بھولا۔ اڈھے سنگھ کھال گرے بیال مال لوچن دشاں ہن لال لال چندر بھال

ات سوہت براج شکر شیوہم بم بھولا۔ اردھنگ روپ جیسے چھانہ  
 وہو پ نہکت انوپ بجے چکرت بھوپ کرڈمک ڈوپ گسٹ ڈمرو براج  
 شکر شیوہم بم بھولا۔ بش ترنگ چھب اگ اگ لیے گورنگ سوہے شیش  
 گنگ پیہ بھنگ ڈھنگ سون کرت کاج۔ شکر شیوہم بم بھولا کہے داس  
**نظامی** کر جو ر جو ر دے بھگت دان رکھ مان مورگہ چرن تورکمان جادون آج  
 شکر شیوہم بم بھولا۔

۱۶۔ دیکھو لی چھب لکھن لالا کی۔ گوردکات ملک کیسیرت گول کیون لکھ جھلا کی۔ ترچی  
 تگن ہنس کھ مرن چلت غورگیند کلا کی۔ شری رگھو راج نہکھ چھب سوہت  
 ایسی مارکون تھلا کی۔ دیکھو لی چھب لکھن لالا کی۔

۱۷۔ تعریف کروں کیا کیا میں اس مری ادھر بجائی کی۔ نت سیوا کنج پھریا کی۔ اور  
 بن بن گوڈ چسریا کی۔ گوپال بہاری سری بنواری ڈک ہترام سرکریا کی  
 گردھاری سندرشام برن اوہل دھرجی کے ہتیا کی۔ یہ لیلہ ہر اس  
 مذندن من موہن جھومت چھیا کی۔ دھردھیان سنو ڈنڈوت کر دجے  
 بولو کرشن کنھیا کی۔

۱۸۔ دھرم پ۔ دیکھے دامن سامن کامن شی جنات جھک جھک چلے سوکھ چکے  
 دے لار دیکھے دامن سامن کامن سی جنات جھک جھک چلے سوکھ  
 چکے دے لار۔ دھنش روپ بھوین بانا در رنگ بانن سون باندرے  
 رس ترکش مرگ نینی کھیلٹ شکار۔ دیکھے دامن سامن کامن سی۔  
 جگن نین سون ڈور ات سوہن روپ تال ترنی نے ڈار دریشم کو چار۔  
 دیکھے دامن سامن کامن سی جنات جھک جھک چلے سوکھ چکے  
 دے لار۔



۱۹۔ سادون گھن گرجے گھوم گھوم۔ برست شیتل جل جھوم جھوم۔ سادون گھن گرجے گھوم گھوم۔ کوئل کیر کوکلا بولین۔ ہنس چکور چودش ڈولین۔ ناچت بنات کرت کلولین۔ مور مورنی چوم چوم۔ سادون گھن گرجے گھوم گھوم۔ کنجن کھنجن ہنڈولا جھلکے۔ چندن پٹ مڑے نخل کے۔ چن چن بچے بچھو ناہلے۔ کلی کچ دل توم توم۔ سادون گھن گرجے گھوم گھوم۔ ڈوے تر بدھ پون پردائی۔ سر جوکٹ نیٹ چھپ چھپائی۔ جھولین جبک ستار گھرائی۔ بھوپال جھلادین جھوم جھوم۔ سادون گھن گرجے گھوم گھوم۔ گادین راگ راگنی بھاسن۔ دیک رہی مانو چھپ داسن۔ جھونکا دیت ریٹ گج باسن۔ پائل بابے چھوم چھوم۔ سادون گھن گرجے۔ جرج کرت سمن جھربھکت۔ اندر نشان بجات ہر بھکت۔ داس گنیش جگل چھپ تر بھکت۔ چھاسے رہو سکھ روم روم۔ سادون گھن گرجے گھوم گھوم۔

۲۰۔ (ملار) رس کے دن کس کے کریچو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ رس کے دن۔ دین اندھریا چھائی بدیا انگٹا میں پڑت پھو ہمارے۔ شور چکور کرت چون اور امور واکرت گہارے۔ رس کے دن کس کے کریچو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ باڑھو پریم روپ رس ساگر سو جھت دارنہ پارے۔ بن پیا کو دنہ پار لگا دے نیا چھنسی بندھا رہے۔ رس کے دن کس کے کریچو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ کیمین سکھی کر منجن دے انجن بسن پیر سرب جہارے۔ کالے کروں سکھی بارہ ابھو کھن کا پر تولا سنگارے۔ رس کے دن کس کے کریچو اسکے ہو چلیا ہمارے۔ سب سکھیاں ملین اپنے فلم سون گاوت مدھر ملارے۔ پیا فرحت پرین دھونی رالیون بھٹی ہون آسن مارے۔ رس کے دن کس کے کریچو اسکے ہو چلیا ہمارے۔

۲۱۔ آج لکھنؤ گھنسیام آتے مگ ٹھاڑھو بجاوت بانسریا۔ مین جنابل آج بھرن گئی میرے  
ڈاری گرسے بچ بچا بانسریا۔ تن من کی سدھ ناہ رہی میری کسکن لاگی بانسریا۔  
گنکا بخش نے ہر ریت بچھے میرے پائین پڑت نہیں ڈاگرایا۔

۲۲۔ تند تند دین بند تنک تو دیا کرو۔ بنشی کی دھن مین سکے نکل گھر سے آئی ہوں۔  
یتاب دل ہر چین نہیں سو کر پا کرو۔ جیسے کہ تم نے کال بجائی تھی بانسری۔ ویسی  
بجا دھیر ہمارا لکھا کرو۔ ابھلا کھ ایک ادھیہ دل مین ہے پیارے لال شری  
جنابی کے گھاٹ پہ نت ہی ملا کرو۔

۲۳۔ (لاونی) مائی نش دن گھرے گیل چھیل مدھ بن مین۔ جو بن کا مانگیں  
دان کا نڈھ کنجن مین۔ مین دودھ پھن کے کاج آج بن بھکی بنشی بٹ مرن گویاں  
پکر جھنکی۔ مین ہنک ہنک ہنک گئی نہ مائی ہنٹ کی۔ ناگرت جب تک ٹکٹ ٹک  
دی ٹکی۔ ہو گئی نئی تکرار بات باتن مین۔ جو بن کا مانگیں دان کا نڈھ کنجن مین۔  
جھٹ پٹ بھیان جھک جھوری کرے ٹھاٹھولی۔ جھن جھٹ مین جھکا جھپٹ  
ہار انولی۔ سیر سی پٹ پٹ مائی پٹ گھونگھٹ کی کھولی۔ کر جھٹک  
چوڑی چٹک سک دی چولی۔ ہوبے لانا نار ہر لاج نین مین۔ جو بن کا  
مانگیں دان کا نڈھ کنجن مین۔ گھر آئے گائے چراے نند کے لالا۔ جسو دانے  
یو بلاے ٹکٹ گویاں کر پکر کسی لکار غضب کر ڈالا۔ کرنے آئیں منہ یاد  
برج کی بالا مکیا نفع تھیں دودھ لوط لوط چاکھن مین۔ جو بن کا مانگیں  
دان کا نڈھ کنجن مین۔ جسو دان کی ہا کر ت پڑت ہر تیان۔ مائی مین بنشی بٹ  
گیب چراے گیان جسو جرسا ج مائی آج قدم کی چھپان سیری  
نہی لئی چراے سکھی بن سیان۔ یہ چنچل چٹ پٹی پتھر سکھیں مین جو بن کا مانگیں  
دان کا نڈھ کنجن مین۔ ہر کہیں سنو مائی مین ناہن دودھ لونی یہ کرنے

کو طوفانِ جو۔ ملی چوٹی۔ یہ ریٹ پڑی گر پڑی شکلیا چوٹی۔ اُلجھ جڑن میں  
ہار لڑی سب ٹوٹی۔ ہرئی مائے سچھے مصرعین میں۔ جو بن کا مانگین  
دان کا بخن میں۔ سن سری کرشن کے بچن سکھی سکھائی۔ چھب نرکھ منوہر  
بدن پر م سکھ پائی۔ ہے لیکھ راج ست پر سہائے کا نہائی۔  
بندش کنیش پر ساد راگنی گائی۔ ہو بیکرن موہنی مدن موہن میں۔ جو بن  
کا مانگین دان کا بخن میں۔

۲۴۔ (خیال) زکریا چشمِ گلبدن عمر جو بالی۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی  
ڈالی۔ ایللی بانگی ادا دار بھاسن ہو۔ کر کے ٹولہ سنگھار کھڑی کا سن ہو۔ دل  
ہو میرا شتاقِ خدا ضامن ہو۔ کیا چھبن ہو غنچہ دہن پان کی لالی۔ گھونگھٹ کی اوٹ  
کر چوٹ موہنی ڈالی۔ اس قدر تیرے خساروں پر جو بن ہو جس قدر فلک میں  
جھلک ماہ روشن ہو۔ کیا بدن کی آمد بدن میں نازک پن ہو نخلی لائیم شکم جسم کنڈن  
ہو۔ کیا ادا سے رخ پر لٹ ناگن لٹ کالی۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی  
ڈالی۔ کانون میں تیرے کرن پھول بالا ہو۔ میندی میسر نور تن گوسے ملا ہو۔  
رخ جھوم جھوم جھلون نے جوم ڈالا ہو۔ افسرِ جہان جو بن کا اُجیا لا ہو۔ چھب  
عجب ناز انداز چال متوالی۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔ کیا پری  
پری سی تیری پیشانی ہو۔ وہ ادا تری کل جہان کے من مانی ہو۔ حق تعالیٰ کی اس  
قدر مہربانی ہو۔ بندش کنیش پر ساد شو خوانی ہو چھب دکھا کے طبیعتِ بشا  
النجانی ہو۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔

۲۵۔ شام بن گھٹا شام نہیں بھاوے۔ گھن گر جین ر جین ہیے کاسن تا پر مدن ستافے  
بیرن کوئل نش دن بولت چکرِ شبِ سناوے۔ جب دامن دے آسے او دھوگون  
سی لراوے۔ تھر تھرا ہنگ کپنت بن پیو کے اٹھ بھاگے ڈر پاوے۔ او دھو

کب اے یں مہر بنی ستارے۔ کب نہال کر یں دے ہکا راج بہاؤ  
مکا دے۔

۲۶۔ رہی ہر گھڑی صبح اور شام۔ تصور میں ترے گلکھام۔ بھولی عجب الی نورا وافر شال  
چور چشم دو تیری سوتی چور۔ نگہ میں ہر جا دو بھر پور۔

دوہا۔ گل ترے رخسار کے کل کرتے یں دید۔ آفتاب سے صاف تھا راجہ چہرا ماہ عید۔ ادا ہوا  
تری سمر نام۔ تصور میں ترے گلکھام۔ دیکھ ناگن کالی کا کل۔ ہوا گل پریشان سنبھل۔  
میرا دل ہر عاشق بالکل۔ شال جیون گل پر پھبل۔

چشموں میں رہتی بسی صنم تری تصویر۔ دن بھر اگلبدن تھا راہی جو بن گمبیر۔ کر یں  
گلشن گل تجھے سلام۔ تصور میں ترے گلکھام۔ مہربان تیری پیشانی ہے ہر گل گلشن میں  
ثانی بخدا نے کری مہربانی۔ خوشنما تھیں ہوتے جانی۔

دوہا۔ اب دل ترے عشق میں گرفتار ہر یار۔ قتل کرو یا کرو رہا ہی تیکو اختیار۔ پھنسے  
تیری الفت کے دام۔ تصور میں ترے گلکھام۔ ہوے بیوفا خفا ہے۔ کرو ہر دفع جفا  
ہے۔ لڑے کیوں کسی دفعہ ہے۔ حال یہ کہو صفا ہے۔

دوہا۔ دل بیل بیار کی دوا تھا ترے تیر۔ نگہ مہربانی ہم کی یہ ہکو اکثر۔ ہے ہر دم دل کو  
آرام۔ تصور میں تیرے گلکھام۔ عجب ہم ترا دم ہے۔ خدا تجھ پر کل عالم ہے۔ محبت  
کیون ہے کم ہے۔ الہی یہ ہکو غم ہے۔

دوہا۔ اپنے اپنے یار کو سب کرتے یں پیار۔ پیار کیا دل دیا بھلا پھر کیوں کرتے تکرار۔  
برا کچھ کیا نہ ہے کام تصور میں تیرے گلکھام۔ ہوا دل تجھ پر دوانا۔ شمع پر جیسے پروانا  
مناسب ہو دلبر دانا۔ ذرا سینے سے لگ جانا۔

دوہا۔ شہر گلزار ہے چین فرخ آباد۔ لیکھ راج فرزند چند بندش گنیش پر ساویکان  
کوچہ سالک رام۔ تصور میں تیرے گلکھام۔



۳۷۔ کنجن مین باج رہی مرلیا مدن بھری۔ ادھر دھری گوپال لال کے سن سوہین برج  
 بال مدھر دھن کان پری۔ اب کوئی جتن بنے نہیں سبھی کھٹکتے ہر دن رین چین  
 نہیں پڑت گھڑی۔ سیرن سیر پڑی دئی ماری خچل چلانک چٹ پٹی چک ہری  
 ہت نہر بس گنیش موہنی بسی کرن سنسار۔ تنک بن کی لکڑی۔ کنجن مین  
 باج رہی مرلیا مدن بھری۔

## ہاک اک

- ۱۔ تیرے جھگڑے مین رین گئی۔ کمان گئے چند اکمان گئی بدری کمان گئی پریت  
 نئی۔ کھل گئی بدری چٹاک ہے تارے سوئی گنت رہی۔ لم تیرے جھگڑے  
 مین رین گئی۔
- ۲۔ رنگ جوئی لاگا سوئی لاگا۔ ہنسائی گت ہنسا جانے مرم بنانے کا گا۔ کست کبیر سٹنو  
 بھائی سا دھو موے مین ملت سہاگا۔ رنگ جوئی لاگا۔
- ۳۔ شام تیری عجب رنگیلی اکھیاں۔ آپ رنگیلے سچ رنگیلی اور رنگیلی سکھیاں۔ شام تیری عجب  
 رنگیلی اکھیاں۔
- ۴۔ جو بن موہ دینھے جات دگا۔ ان جو بن پرمان نہ کیجے جیسے کسم رنگا۔ جو بن  
 موہ دینھے جات دگا۔ شام سلونے آؤ اب تم کون کو رنگ لگا۔ جو بن موہ  
 دینھے جات دگا۔
- ۵۔ کرم تم کمان کمان لیچھو۔ کیہ کی دھری کیہ کے انگنن کیہ کے بول سینہو۔ ساس  
 کے انگن تندجی کی دھری سیان کے بول سہتو۔ کرم تم کمان کمان۔
- ۶۔ مورے کھے مڑھن گنت اجار۔ ایک سے موتن کے دھو کے ہنسا چنت جھار۔

جھار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اجار۔ بیا کل پچت بھوم پر پوت کووہ سنت  
گوہار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اجار۔ جاون تے ہر ہاے سدھارے  
تج دیو گھربار۔ مورے لیکھے مدھ بن لگت اجار۔

۷۔ آج ہرنین اُنیدھے آئے۔ ادھرن آہن ماتھے ہا اور سیندر کپول لگائے۔  
آج ہرنین اُنیدھے آئے۔ سو کو اس موہ یا ہی اچھوتین تلک کمان پائے۔  
آج ہرنین اُنیدھے آئے۔

۸۔ شیا م کمان تے آوت جگے۔ لٹ پٹ پاگ اُنیدھے نینا پاؤن پرت ڈوگ گے۔  
کاخ تم کمان تے آوت جگے۔ شیش ماد را دھرن کھرا پاں کپول لگے۔ لال  
تم کمان تے آوت جگے۔ کن سکھیں رس لیو سا نور و کن سوتن گھر جگے۔ کاخ  
تم کمان تے آوت جگے۔ سور شیا م جاؤ اُنھیں کے مے ہن تھارے  
گے شیا م تم کمان تے آوت جگے۔

۹۔ پونچا دے ہمکا کوئی اُن تک۔ سب نکس جات مورے جیہ کی کسک۔  
چھائین کالی گھٹا چڑھ دیکھو انا جیہ مون مورے ہوت ہر دھک دھک۔ پگ  
ڈنگکات تن تھر تھرات بجلی رجا دے چک چک۔ تیری کنوار کھنائی چترانی  
نھرائی اب جان پڑی موہ تنک تنک تھرا بزند ابن یاد آوے ان کا بن  
سنی نبی کی بھنک۔ ہم تو گرجی ہن درس پرس کے ہمکو نہ پیارے اُنک بھنک  
تج لوگ لاج مقصود پیادوارے کھڑے اب کھول پھنک۔ پونچا دے  
ہمکا کوئی اُن تک۔

۱۰۔ میرا جگے کے جو بن لوٹارے۔ بارہ برس کی را دھا پیاری ہاتھ کنگن میرا  
چھوٹارے۔ کر پکری برجوری کرت ہن موتن ہار مور لوٹارے میرا جگے  
کے جو بن لوٹارے۔

۱۱ - سکھی بن نبی بجاوت شیاام - رین سین ڈھونڈھن کوکسین پریم سہت بچ بام -  
سکھی بن نبی بجاوت شیاام - بانس بنسر یا ہرکھ لاگی ٹیرت لے نام - آس  
پاس جتین گھڑائین بھین کل بس کام - بانکے بنتی کرت ہر درشن دیو گھن شیاام -  
سکھی بن نبی بجاوت شیاام -

## بھیروین

- ۱ - کیہہ دودھ لجاہین گروہاری - ایسی کو جتن تباوری باری - گوکل ڈھونڈھا برنڈا بن  
ڈھونڈھا ڈھونڈھی ستھاساری - کیہہ دودھ لجاہین گروہاری -
- ۲ - سیان کے آون کی بھئی بیریاں درو جاپہ ٹھاڑھی رہون - کدر پیاسون جاپے  
ملا دوسو جات موراجیا ہو - سیان درو چلا ٹھاڑھی رہون -
- ۳ - گل لالون مین راوہا پیاری بسین جاہی جو ہی مین کنہیا بسین - گل لالون مین  
راوہا پیاری بسین - بیلا مین البیلا بے - سیلون مین نئی البیلی بے گل لالون مین  
راوہا پیاری بسین - پایکی سدا پایا باسا مین باسا شیاام مین شیاام نولی بے -  
گل لالون مین راوہا پیاری بسین - چاندنی مین چنداول فرحت لالے مین للتا  
سہلی بے - گل لالون مین راوہا پیاری بسین -
- ۴ - بنا پاک پروڈگار کون کھریا لے موری - چوچھی بھرے بھری ڈھکاوے یا مولے  
قدرت توری - جو چاہے سوکرے بدھا تا چلے نہ کھوکی برجوری - بنا پاک پروڈگار  
کون کھریا لے موری -
- ۵ - سیان کروٹیاں لینے دے - جاگی ساری رات بلیم کروٹیاں لینے دے - سندھ  
گوری مدھ بھری انکھیاں رس ٹپکے والی چھتیاں سیان کروٹیاں لینے دے -

۶۔ اچھا مور ابا بل دنیہ گو نوان۔ چلن پیا تیرے دیش نگر۔ میر و بابل نے دنیہ گو نوان  
چار ماس جاڑے کے لاگے رے تھر تھر ہوت جو نوان۔ چار مہینہ گرم  
رت لاگی ٹپ ٹپ چودت پس نوان۔ پھر چار مہینہ چو مسوا کے لاگے بھیج گئے  
رے جو نوان۔ اچھا مور ابا بل دنیہ گو نوان۔

۷۔ رات کے پس نوان تندی مون پے ستموان کے گئے رے۔ سیان لے آئے سُرخ  
چو نر یا اور دیو رالائے ہاتھ کنک نوان۔ سیان گئے مورے پردیوان دیو رالائے  
پس نوان۔ مو پے ستموان کے گئے رے۔

۸۔ کیسے بھرون پنیاں گیان۔ نچھوارو کے نان۔ اک ڈر ہی مجھے ساس مند کو دوجے  
بیرن سوتنیاں۔ پنیاں بھرت موری انکھیاں لجانین دیکھ ہنسیں سب  
کامیاں۔ گیان نچھوارو کے نان نیسی کی دھن سن یا گل بھین نکسو جات جیاں  
گیان نچھوارو کے نان۔

۹۔ ارے ہو ہیان نہ بجا دو شیاں مرلیا رے۔ مری کی دھن سن جیا بیا گل بھو رے  
نکسے جات مورے پران۔ ارے ہو ہیان نہ بجا دو شیاں مرلیا رے۔

۱۰۔ مہ بن مین کھڑی اٹھلات۔ چندر بدن سندر مرگ مینی سو بجا برنی نہ جات۔ دھڑ  
سیس گورس کی شکی تیلی کمرل کھات۔ ٹونگھٹ اوٹ چوٹ سینن کی ٹوٹ پوٹ  
کر جات۔ مانگے دان کا نہ کنجن مین دیت کما شرات۔ جوانی دیوانی چارو ناکی ناہن  
برابر جات۔ داس گنش مدن موہن چھب نرکھ نرکھ مسکیات

۱۱۔ جاہی جو ہی مین کنھیا بے گل لالون مین راوہا پیاری بے۔ جاہی جو ہی مین۔  
چیمیا مین جتر بھج بیلا مین ہباری لال دو نامروا مین گردوہاری بے۔ جاہی جو ہی  
مین کنھیا بے گل لالون مین راوہا پیاری بے۔

۱۲۔ تلچہ تلچہ ساری رین گجاری کروٹیا لینے دے۔ بلجم کروٹیا لینے دے۔ نازک گوری



نہیں رسیلے کر نہ دھرت واری چھین پر کر دٹیاں لینے دے۔ تلچھ تلچھ ساری رین گجاری  
بلج کر دٹیا لینے دے۔

### داورا

۱۔ گئی یاری چھوٹ دغا دے گئے بالہم۔ ہم جانی پیا اور نہیو سب بتیان توری بھوٹ  
کرم ہمارے مون یہی لکھی تھی سو آسا اب گئی ہو ٹوٹ۔ کہت خادم اپنے صفی سو گئی  
ڈگر یا لئی میں ٹوٹ۔

۲۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ بگ بگ پر شیو درشن میں سدھ براجت تھلی  
تھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ بھیرون کال کرے کوتوالی پاپتیا  
ترے ڈالے لی۔ من بھاوے ہین۔ شری من واکن موہ رہی ہو اچل  
جھئی پھرناہ چلی۔ من بھاوے۔ کاشی پوری ٹکت کی داتا لسی شیوا چھانڑا  
چھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔

۳۔ مائی کے مول بھائے جیرا خریدار و صنف کیوں لیتے نہیں۔ ذرا نین کی سین بول  
ہو ہم دام رو پیلے نہیں۔ لسن پیا پر پرکت سکویو فا کو دل ہم دیتے نہیں۔  
مائی کے مول بھائے جیرا خریدار و صنف کیوں لیتے نہیں۔

۴۔ پنیاں بھرن جن جٹو اکیلی۔ ٹھاڑھو گرنچ نند لالا چھلیا کے ٹوک کرے  
اکیلی۔ حافظ پیا من کا ہر لکھو ایسی کری بتیان وہ رسیلی پنیاں بھرن  
جن جیو اکیلی۔

۵۔ لٹ کھولے اٹریا پہ ٹھاڑھی نہیں پیا مارڈ لین۔ ساس نند موری جنم کی بیرن  
سیان کی پیا رسی ولاری سینن سیان مارڈ لین۔ لٹ کھولے  
اٹریا پہ۔ توری فکر مان مورے نند لالا ٹھاڑھی مھلیا پہ پھرون میں ساری۔

سین سیان بارڈلین۔ لٹ کھولے۔ حافظا پیاسون موہ ملاوہ پریم کی برچی لگی  
اب کاری سینن پیارڈلین۔

پیاپا پی نہ جاگے جگائے ہاری۔ ات بے گنگا ات بے کاشی بولے چسہ ریا  
برجاسی۔ پیاپا پی نہ جاگے جگائے ہاری۔ اورن سنگ پیادولت ہنسٹ  
ہن ہسے نہ بولین بلاے ہاری۔ پیاپا پی نہ جاگے جگائے ہاری۔

۷۔ ارے سیان ہم سے جن کرو پریت۔ نیارے پھرت الیلے متوارے تم کہہ کے  
ہویت۔ ارے سیان سے ہم سے جن کرو پریت۔ سوتن کے گھر آدات جات ہوکون  
تھاری ریت۔ ارے سیان۔

۸۔ ترچی بخریاد کھائے جاؤ جنیان۔ ان ننہین کی ماری مرٹ ہون دلہ کڑیا لگائے جاؤ  
جنیان۔ ترچی بخریا۔ تن من مون مورے آگ لگی ہر۔ ایسی لگی کو بھجائے جاؤ جنیان۔  
ترچی بخریاد کھائے جاؤ جنیان۔

۹۔ جائے بلیا موری بھرنے کو پنیاں۔ موہ کا جرات دیکھو جنیان۔ جائے بلیا  
موری یوراکھا پایا منت ناہین۔ ہکا لچاوت جیسے کمیناں۔ جائے بلیا موری بھرنے  
کو پنیاں

۱۰۔ چلو ہٹو چھاڑو ستاؤ جن سیان۔ دیکھو مرک موری جائے نہیں بیان۔ کھائے  
سوگند نظیر۔ کمرت ہون نہ لگاوت تم سے ڈرت ہون۔ اوچھے کی  
پیت میں تو ایسی سنت ہون۔ جیسے رہت تردد کی چھیاں۔ چلو ہٹو چھاڑو  
ستاؤ جن سیان۔

۱۱۔ ڈلاے جاؤ بنیاں ماری جیو۔ بنیاں ڈولاوت آوے سکھ نندیا اس من ہووے  
نکس چلو جنیان۔ ماری جیو۔ گورے بدن پرچوے پسینا اس من ہووے  
اٹھائے لیون کنیاں۔ ماری جیو ڈلاے جاؤ بنیاں۔

۱۲- دیکھو چھپلا لگاے لیے جاے کدوا کی چھنیاں چھنیاں - نین کجرا سائے دار  
ٹوپی کوئی زلفین بنائے چلا جاے - کدوا کی چھنیاں چھنیاں ٹھاڑھو سوت  
کانبی سناوے مورا جبرائیلے لیے جاے - دیکھو چھپلا لگاے لیے جاے کدوا  
کی چھنیاں چھنیاں - مین جنگل کی مورنی رے کوئی کنیا لگاے چلا جاے کدوا  
کی چھنیاں چھنیاں -

۱۳- اٹھ رے سپہیا پیارے شکر تیر کو ج تھکھو تو دنیا پیاری مجھ پیاری  
تیری حبان - ایک تو مین راجہ کی بیٹی دوجے بھی بدنام - اٹھ رے  
سپہیا پیارے -

۱۴- جل کیسے بھرون جہناگری - ٹھاڑھی بھرون نندلا لکت ہن نورے بھرون  
بیجھے خیری - جل کیسے بھرون - لاج کی ماری ٹھاڑھی سکھن بیج ہاتھ سون پکڑے  
لگری - جل کیسے بھرون جہناگری -

۱۵- تو نے تو موراسن ہر لہنچا ٹوپی واے سنو لیا - ہاتھ سون بر بھی چمکت آوے کمر  
سے باندھے کٹا ریا - رات کو بالم سے روٹھے جاے کے راگھی پتوریا تو نے  
تو موراسن ہر لہنچا - سچ کے اوپر جادو درتوں ہن کے مرتیوں کٹا ریا - تو نے تو  
موراسن ہر لہنچا ٹوپی واے سنو لیا -

۱۶- اد برج بسیا بارے کے رسیار و کو نہ موری ڈگا ریا - مائی باپ کی بڑی دولاری  
ہاتھے چھوئی نہ رسا ریا - جب سے پڑی مین مڑا کے پالے دوسے دوسے بھراوے  
لگا ریا - اد برج بسیا بارے کے رسیار و کو نہ موری ڈگا ریا - تیل لگاے پھلیلا لگاے  
ناپے مسالے کی ٹوپیا کالی کالی جلیپن پہ گیا مورالرج تک مارے  
نجر یا - اد برج بسیا -

۱۷- کلین سنگ بھونڑا بھلا ہے - چارون اور پھولی پھولاری کو کل شور

بچے رہے بیاکل چھاڑ میں ندالہ جانیں کمان خود چھانے رہے۔ گلین سنگ  
بھوڑا بھانے رہے۔

۱۸۔ لالہ بچن سنگھار کے بولن۔ پانچ ٹھاکے کا مرادڑے بات کمت ہیں بڑے  
بڑے بولن۔ ٹھاکڑے قدم ترگاری دیت ہیں مانو سندھی لے لیو بولن  
وا دن مرد سہرہ ہون میں جا دن اپو ہارے بولن۔ سور و تو ہار  
مزارن کو سہے توری سب گین کو بولن۔ سور شیا م رس  
بس بچین گو الہن آگن بھیسترت کلو لالہ بچن سنگھار کے  
بولن۔

۱۹۔ وہی چوں کھائے لیو گاری نہ دیو۔ کوری ملیا میں دھیا جاؤ سودا کو مول  
چکائے لے مرے سے۔ برندا بن کی کچھ گلی میں بھیاں پکر سمجھائے لے مرے سے  
دھیا کی سوہ چاہ نہیں ہو رادھا سکھی کو ملائے دے مرے سے۔ وا کے ناموہ  
چین نہ آوے کوئی جتن کر لائے دے مرے سے۔

۲۰۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔ دلی کو چونا ہو بے کو پان۔ کلکتہ کی رنڈی بیٹی  
کو جوان۔ سیان کترنی لے دے کترن کا پان۔

۲۱۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔ اپنے پیاکو بن بن ڈھونڈھون۔ جب ہی ملیں  
تب ہوئی ہون سہاگن۔ پیاکے کارن ہوئی ہون فقیرن۔

دوہا۔ ندی کنارے دھوان ہوت ہر میں جانی کچھ ہوئے۔ جیہ کارن جو گن بھی ہوئی  
نہ جلتا ہوئے۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پیاکے کارن ہوئی ہون  
فقیرن۔ دوہا۔ چھانڑا کیلی پیو پین گئے کون دھون دیش۔ نا جانوں کب  
آئے ہیں جٹا جوت بھے کیش۔ ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن۔ پیاکے  
کارن ہوئی ہون فقیرن۔ دوہا جب سدھ آوے پیو کی ٹپ ٹپ ٹپکت نہیں۔



مور بچت ہوئے دھری گردن حافط پڑے نہ چین۔ ہوئے ہون فقیرن ہوئے ہون  
فقیرن۔ پیا کے کارن۔

۲۲۔ شیا م رے موری بہیان گونا۔ بہیان گونا بہیان گونا۔ شیا م رے موری بہیان  
گونا۔ مین تونا پر اسے گھر کی مورے بھر دے گوپال رہونا۔ ڈگر چلت چھڑت  
ہمکا کا کو ڈا اور تھارو رہونا۔ شیا م رے موری بہیان گونا۔ جسوست پاس  
پکڑا بچسوں تاسوں چھیل سوانگ گردنا۔ شیا م رے موری بہیان  
گونا۔

۲۳۔ گونا لگ بالم سنگے چلو۔ دے کونا پر چورا لگت ہن ڈھال تلوریا بانڈھے چلو۔  
ہم دھنا بھر ڈو لگری گھیلنا تھاڑھے جو بن تمنا کا کرو۔ گونا لگ بالم سنگے چلو۔  
۲۴۔ پھیری نے نے جاے بھنوا۔ ہاتھ مین پوتھی کا ندھے دھوتی جب دیکھت بھاڑھو  
انگنا۔ بھیکھ دیے سے لیتے ناہن بارہ برس کے مانگے جو ہوا۔ پھیری دے  
دے جاے بھنوا۔

۲۵۔ دیکھو لے جاے گردن کی چھیان۔ لپٹ جھپٹ برجوری دیکھا دے ڈارے  
ڈارے موری کرہیان۔ کاہ گردن ہٹکو نہیں مانے چھوڑت ہی موری نہیں  
بہیان۔ دیکھو لے جاے گردن کی چھیان۔

۲۶۔ آلی سیا برکیسا سلونا۔ کوٹ مدن سورت نیچا ور کوئی سکھی کر دیوے نہ ڈونا جنگ  
نگرمون شور چوہی چو ڈوپان کھان اور سونا۔ سانوری سورت بھان اچھو بہت لے  
لے سکھی بھر دو نا۔ شری رگھو راج مکٹ دالے پر آخر مین فقیرن ہونا۔  
آلی سیا برکیسا سلونا۔

۲۷۔ جاو بھری شیا م توری بھریا۔ جھ چوت تب بس کر اگھت سندر شیا م رام  
دھن دھریا۔ زلفین جٹ مکھ چندر پر کاشت ناسا کو لکھن من ہریا۔

جگل پر یا تھرا پر باسی بھنسی جبال بچ منو چھریا۔ جادو بھری شیا م توری بھریا۔  
 ۲۸۔ شیا م توری صورت پر مین واری۔ جاکھ کی مسکان مادھری بار بار تا پر بلہاری۔  
 بھوین تیری عجب رنگیلی قتل کرین جیسے تلوار سی۔ شیا م توری صورت پر مین  
 واری۔ ڈوگر چلت ہٹا کرت سا تورو لپٹ جھپٹ چولیا موری پھاری۔ شیا م  
 توری صورت پر مین واری۔

۲۹۔ بنشی بٹ چلو را دھا پیاری۔ گوپی گادین گوال بجا دین رہس مچوات بھاری۔  
 نک تک تھی تھی کرشن جی ناچت سکھا بجا دت تاری۔ نیور بھیا پاپن باندھے سرے  
 اوڑھے ساری۔ انکرت گنکرت گمکت گنکرت ناچت دے دے تاری۔ گوپی گوال  
 گمن سب ٹھاڑے نرت کرشن مراری۔ حافظ کت بنت کچھو ناہن لیللا پر م  
 پاری۔ بنشی بٹ چلو را دھا پیاری۔

۳۰۔ سنگھی ری ناچت کرشن کنھیا۔ گوپی گوال سنگ سب نرت تک تھی تک تھی تک  
 تھی تھی جھانجہ مردنگ ڈومرو ڈھپ باجت اور بجت شہنشا۔ انکرت گنکرت گمکت  
 گھونکر دن دن ن بجت بدھیا۔ حافظ دیکھ گمن ات من سون سند بیا شجوت  
 میا سکھی ری ناچت کرشن کنھیا۔

۳۱۔ مچھریا بند یا لیگنی مور۔ ٹھاڑھی مین جننا ہور دن رے۔ مچھریا بند یا۔ جاے کو مورے  
 بارے لم سون جننا مین جال چھڑا دین۔ مچھریا بند یا۔ جاے کو کوو چھوٹے دوز  
 سے جننا مین بنشی لگا دین مچھریا بند یا لیگنی مور۔

۳۲۔ رام کرے کون نینا نہ ار بھین۔ ان نین کی سین بڑی ہوار جے نینا سرجاے  
 ناسر بھین۔ رام کرے کون نینا نہ ار بھین

۳۳۔ ماری سرون مین تو پیر سپریا۔ ساس بتاے گئی پسنا کوٹنا سینان چلاے گئے سین  
 اڑیا۔ بھارے مین جھو کون پسنا کوٹنا لاکھ روپایا کی چوٹ اڑیا۔

۳۴ نہ گئی تو ری بارے کی لڑکیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے کنواں پر تک تک مارین گوٹیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے گیل مان اپنی پرانی تا کین لوگیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے جھروکھا تک تک مارین بھریاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے سچ پر جھک جھک لیت بلیاں۔

۳۵۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔ دو ہا۔ جیسے چکنا پیر پتو آتیسے چکنا لگی۔ تیسے چکنا گوری کا جو بن ترپے ہمارا جی۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔ دو ہا۔ پیارے گلی سکوج ہو نہیں ملنے کو داؤن نینن ہی رس لیجے بیزی سگر وگاؤن۔ کیوں کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا۔

۳۶۔ چلو باری دھنیاں گنگا ہناے آدین کاشی ٹون پڑت گنواں۔ گنگا ہناے سورج پیاں لاگوں مانگوں ایک گنواں۔ گنگا مہرا نی تھری پیری چڑھے ہون سیاں کو کے دیو ملنواں۔ چلو باری دھنیاں۔

۳۷۔ دوہی سیاں آدین ہمیں لیجائیں۔ پہلی پٹھونی ناؤ آوناؤ کے سنگ موری جاے بلاے۔ دوسرے پٹھولی دیورا آو دیورا کے سنگ موری کر پر اسے تیسری پٹھونی آپ ہی آئے ہنس اچھ چلین پیاسنگ دھائے۔ دوہی سیاں آدین ہمیں لیجائیں۔

۳۸۔ سوامی موری تیاں بسر جن جیو۔ تم تو بلم پر دیو اجیو جھلک دار جھلنی لیتے آئیو۔ جو ر کر پاؤن پڑت ہون جلدی لوٹ سپا گھرائیو۔ سوامی موری تیاں بسر جن جیو۔

۳۹۔ سنولیا یار مورے جیرا کی دروتاے جیو۔ کاشی لبائی کا شو کے راجا دتیا اندر جیت۔ نگر اچو دھیا سو نو پڑد ہی بن بکرا جیت۔ سنولیا یار مورے۔

۴۰۔ سانچی کہد یو کہان رات جاگے۔ جھومت پھر تھیل متوارے لال لال گرے  
کہان لاگے بھور ہوت اٹھ آے کہان تے باتیں کرت پریم رس پاگے۔

۴۱- گوری دھیرے چلو لگري چھلک نا جاے۔ سر پر لگري لگري پر کر واپتلي کمروري  
لچک نا جاے۔ گوري دھيرے چلو لگري چھلک نا جاے

۴۲- موری د بیان کیت گوری تھر تھر موری پھتیاں کرت دیکھو دندر دندر دھر

موری دہیان نئی ریت کرت گردھاری بنواری پچکاری ماریت دن مجھ  
بھر بھر۔ گوگل سے آج کھی بھاج بھاج سب چھپ رہیں نارسکھڑ سرگھر۔

موری دھیان - موری بیان ایچ لئی پچ کھنچ تن چیر کینچ کیو سر سر سر -  
موری نرم کلائی مڑ کلائی کر کلائی موری اگیا کی دوری توڑی تر تر تر -

موری و ہیان کپت۔ برسات کیسنگ کی بوندا نوینگھو اگر ت گوری جھر جھر جھر۔  
 بیافرحت تن مورا تھر تھرات پگ ڈگگات نکھ ہر ہر ہر۔ موری

وہاں گیت۔

۴۳۔ ترچھی بھریا دکھائے جاؤ جنیان۔ ترچھی بھریا۔ ان نینن کی ماری مرث ہوں دلیر  
کھڑیا لگائے جاؤ جنیان۔ ترچھی بھریا تن من ہوں مورے آگ لگی ہو۔ ایسی لگی ہو

بجائے جاؤ جنیان - ترجمی نثریار -

۴۴۔ بجائے رہزما رات ہیں منیان بان ملکپین تو موسوی تیر کی گانسی بھوین نبی میں کمان

بچائے رہیو۔ گورے کھڑے ادم مران اور پرات چھب دیت ہر بان۔ بچار ہیو۔ سکو  
بس بچال کر لیخو جب ماری اک بان۔ بچائے رہیو مارت ہن نینان بان۔

۴۵ مرلیا کا ہے گمان بھری - جڑ تو ری جانوں شیرخانوں منوں کی لکڑی - کچھن مرلیا رکھو کر

سوہے کہول کے ادھر دھری - مرلیا کا ہے - مرلی اس نرمن سب تو ہے دیون  
دھیان دھری - سو رشتا مرس بس بھین گوانن برسر دھیان دھری مرلیا -



دو

دورشن بن جیہ جات ہر حافظ کراہ کراہ  
مورچیت ہے دھڑنی گردن کو آس نہ پاس  
تن ہن کٹ کٹ یون گرت جیون کرا دون برین  
تم بچھرن سدھ جب کرون آٹھے کریجے ہوک  
کھان بان بھائے نہیں تلچھت ہون دن رین  
پران دان جب ہسم دیو دیو برہ کو روک  
کب لون پیارے آہو پتھر ہنارت نین  
بیاکل جل بن مین جیون حافظ کا اب حال  
چھن بچھرت جا کے پرین جھاوان چھاتی چھید  
حافظ دورشن کرت ہی بھان سویرے آے  
جیون منہدی کے پات مین لالی لکھی بھائے  
سہس کوس یتیم بسین آن سلاوے پاس  
تھے درگ جیون جیون مرین تیون تیون کاٹ کراہ  
اب کیا اگیا جوتا ہر گھٹ مون ہے کہ جاے  
بیگ آے سدھ لیو اب پر ہا کرت بر آس  
کو روکا غدا تھو دے کھڑا کیو مین  
پاپی بر ہا من بے تھالکین نہیں دیت  
اپنے جیہ تے جانیو میرے من کی بات  
تم پیارے من بسو پاتی باچہ کون ۛ ۛ

پیارے تھری سدھ مین چھن ہون بسر ناہ  
گک جودت یزنا تھکے چھٹی ملن کی آس  
پیارے تھری برہ مین مذی بھئے بچ نین  
نش دن من بیاکل رہے برہ دیو تن پھوک  
حافظ پیارے لال بن پڑے نہیں چھن چین  
جو دیجے سو پائیے حافظ کہیں یہ لوگ  
حافظ تھرے درس بن تلچھت ہون مین برین  
تھری سدھ بسرے نہیں چھن ہون پیارے لال  
پیارے تیرے چرن کی کہون کمان لو بھید  
چمت کا رتو روپ کی موپر کی بھائے  
نرمل مورت پیو کی یون گھٹ رہی سماے  
ایہ سننے توہ بل گئی چھن مون بار پشاس  
مری دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھ ناہ  
پیارے تھرے درس کو ادھر رہو جو آے  
حافظ اب اکلات ہر تانت تھری آس  
کر کا پست پاتی لکھت جل بھر آوت نہ مین  
کا قذ بھیت مین جل کر کا پست مس کیت  
لکھن پڑھن کی ہر نہیں کسی سنی نہیں جات  
یگر پاتی نا لکھون دھڑے رہون جیہ مون

پانی واکو بھیجے جو ہووے پر دیس  
 کا غد تھوڑو ہست گھنہ ہم پر لکھو نہ جاے  
 پیارے پانی نا لکھی گئے بہت دن بیت  
 پانی آدھا ملن ہو جو پہنچے پنج پاس  
 ادھک نہین سون لکھی برہ روگ نہین جاے  
 کر کلن پانی لکھی پیارے چتر سجان  
 جب سدھ آوے آپ کی برہ اگ سرے  
 بھوت لگے دراپے سب کا ہو سدھ ہوے  
 پریت نہ ٹوٹے آنے اتم من کی لاگ  
 تلسی جگ مین ہین رہت بھانت بھانت لوگ  
 پریم دور بے شیل ہوے جن توڑے چمکے  
 چا ترک چاہت سوانت جل چکی چاہت بھوک  
 جیسے پھول گل اب کو سکے ادھک لباسے  
 تم پھرت تھین سون مردن کمان جیون بن توہ  
 اد پنے کی حافظ بھلا ہو بھی کہون پریت  
 ہم کپشی تم کنول دل سدا رہو بھبر پور  
 نہین اورے حب سے بھین پڑے نہین جیہ پین  
 حافظ جن سون شیل نہین سوز بکھب سمان  
 من راکھن ہون برج کے جی راکھن سبھاے  
 جب برے تب نارہین گئے پریم رس لین  
 پیہ سورت چمٹ لاسے کے اب رو دین یہ مین

جوش دن سن ہی بے نا کو کون سندیس  
 سندھ مدو جل بہت ہوگا گر کیسے ساسے  
 اب دنیا کی ریت ہو کھ دیکھے کی پریت  
 تن من کو ہر کھت کرے پرے ملن کی آس  
 پانی بھیجے کا بھو جب لون ملو نہ آے  
 ایک ایک اچھن پے دارون تن من پران  
 حافظ بیا کل ہوے گردن پانی لکھی نہ جاے  
 پریم سدھارس جن پوتن نہ رہے سدھ کوے  
 سو جگ پانی مون ہے مٹے نہ چمک آگ  
 طے لیے پریم سون ندی ناؤ سنجو گ  
 حافظ پھر وہ ناچے پنج گانہ پڑ جاے  
 ہم چا پین تو ملن کو جیسے چندر چکر  
 تیسے پریت صیل کی دن پر دن ادھک لاسے  
 تو سورت من مون بے دہی جیاد توہ  
 چار دوس مون گر پڑے جس بارو کی بھیت  
 ہم پر کر پاچھوڑو کیو کیو نہیرے کیا دور  
 بیا کل جل بن مین جیون تلچت ہون دن رین  
 نا جانوں کیہ کار نا کیو منشس بھگو ان  
 تینا برے نارہین ملین اگاڑو جاے  
 اپوس تے پردس بھے یہ دوسو اسی نہین  
 میری آگ لگے کے دوڑن پھر جل لین

ان یارے تیکے کسل آنکش سے ورگ بان  
 لٹ پٹ پگ دھرتی دھرے اٹ پٹ بت بین  
 جب تے مون لو پر پڑی سیام سلونی جوت  
 سب کو من ہر لیت ہن حافظ ٹھے بول  
 آج دو بچ و دلشس پیہ شش نکسویہ اور  
 مون من منسا یہ تہی جنم نچاڑون پاسے  
 کھ کر کیم پاوس نین جیہ مون ہر جہ کمال  
 کھن میٹھے کھن اٹھ چلے کھن کھن ٹھاری ہے  
 تن دکھ من دکھ من دکھ ہیہ بھی دکھ کھان  
 احمد ست آمار کے گٹ بے سنسار  
 تم بن پیارے اس کو سینے دیکھو موہ  
 میرن پیارے اس کو سینے دیکھو موہ  
 پیارے میری نیند کی بات تمہارے ہاتھ  
 لال پیالے پھرتے پھرتے سب چین  
 من مالا تو نام کی جیت رہون دن رین  
 میر و من تو پے رہو تیر و من موہ ماہ  
 رو ما دل ہیہ کھل داکہ ہیہ ناہ  
 آج کھل ہیہ ام سنی یہ پھاٹ پیہ گون  
 سو نو بھون و دلشس پیہ او بھ سانس یتہ لیت  
 من بھلاوت دن گیو ہا کھن ہے رین  
 تلپھون ات بیہ نکل پری برہ لیو تن لوٹ

لاگت سیدھے آے کے پاچھے کھینچت پران  
 کچھ پوسون کھٹ پٹ بھتی موٹ پٹ ٹپکت نین  
 لونی لاگی بھیت جیون دینہہ دوہری ہوت  
 یہی منتر تم جانو بیسی کرن ان مول پڑ  
 تم نیندا رو پیو کے آسے بھئے اک تھوڑ  
 بچھڑن انک جو دھ لکھے تاسون کہا بساے  
 پیہ بن تن تے تین رت کہون نہ منت جمال  
 گھائل ہی گھوست پھرے مرم نہ جانے کوے  
 مانو کہون ناہتی وانکھ سون پھپان  
 پھڑے ماتش پھڑے ہی جان اوتار  
 تم بن نیند نہ آوے کیسے دیکھون توہ  
 تم بن نیند نہ آوے کیسے دیکھون توہ  
 اوت ہی تم ساتھی گئی تھارے ساتھ  
 بھو کھ پیاس نیند و گئی اردہ بانہ بھئے نین  
 نین پیاسے درس کے نیک نہ پاوت چین  
 دوو بیا کل بن لے چین شہر یہ ناہ  
 شام دھیان ہیہ کر بے تاکی ہی پر چھاہ  
 پہہ اوہ میرے ہوڑ رہے پہلے پھاٹے کون  
 مورت آوت دھیان مون اٹھ اٹھ آور دیت  
 کہا کروں کیسے بھرون بن دیکھے ہنین چین  
 کا کر ہو پھر آے تم جب تن جیے جھوٹ

بیرت مگ انکھیاں تھکین بھیو حال بے حال  
 پیارے تھرے درش کو چلا کرے چت نہ  
 پریت ریت تم اگلی دئی سبے بسرے  
 پر ت دن یاں ادھکات ہو برہ تھا کی تاپ  
 ایک لکھے سے بھے لگے ایکے سن ہر لہن  
 سمن گلی سکوج ہو نہیں ملنے کو داؤن  
 مہر لہن سمن ہو نہیں حافظ کو دوسکھ  
 حافظ پریم کے روگ کو اوکھد لاگت ناہ  
 حافظ جی کے درس بن چت دھرت تہین جہر  
 پیارے تھرے روپ کو بھی جھے مم چت  
 نکست ناہن جان ہو پیارے تھری آس  
 جو بن اگے یاں سکھی ہو چھاپے پر ویش  
 حافظ گر جن کی کمی نیک نہ بھائی چت  
 بر بھی لاگی پریم کی اٹھے کریجے پیسہ  
 حافظ کچھ چنتا نہیں پڑو رہے یہ گات  
 ہارٹاس کا سٹا جھے برہ روگ تے ہاے  
 چھن دیکھے پیارے تے سن نہیں نیکل گات  
 پران لے ٹھاڑھو نذر حافظ تھرے ہیت  
 بھانے سمجھت نہیں رودت یں یہ نہیں  
 پیارے کیہہ کی پریت یں مہین دیو بسرے  
 کلپ کلپ جیا جات ہر کل نہ پڑے ہیہ مانہ

حافظ جی کب آئے ہیں یہاں پیارے لال  
 جم لو بھی سن ہون چھے سکھ سمیت ادوت  
 بیاکل نش دن چت ہے کل نہ پڑے اب ہاے  
 تن جہر کے کو ملا بھیو جب سے بچھڑیں آپ  
 چتون چتون بھانت ہو کا جرتو سب دین  
 تین ہی رس لیجے سیری سگر دگاؤن  
 پی بچھرن تے ہوت ہو ادھاک نہیں کو دھکم  
 سسک سسک گر گر پڑے اٹھے کراہ کراہ  
 سو پچھے نہیں بات ہو ایس تھرے پیر  
 دور بیٹھ دیکھا کروں حافظ جی اب نہ  
 نین پیارے درس کے رٹ پیاس پیاس  
 حافظ جی اب کا کروں کیسے چھوٹ سہ لیش  
 پریو سوئی چچان اب برہ دہو تن ست  
 ٹپک ٹپک آنسو اچو نہیں چت دھرت نہیں دھیر  
 پران این تو جانیگے گون سے اُن سات  
 رہے اکیلے پران ہیں سو دویون پٹھائے  
 آکھن آگے تم رہو سدا بنے دن رات  
 ہو پیارے سن ہو ہنی سو کا ہے نہیں لیت  
 بیاکل حافظ درس بن تلچت یں دن رین  
 کہا چوک حافظ پری سو دیجے بتلاے  
 برہ بیس بیاکل رہون بھو جن بھادتا ناہ



تو سورت نین بسی حافظ سو بوسری نہ جات  
تم بچپن سدھ جب کروں اٹھے کر سیکے لوک  
تم کون اتنے جابے کے حافظ جی بس لین  
حافظ کوٹ اپا پے پھر سر جھائے سر جھگے نہ  
بھلی کری جو کچھ کری خیر پیارے خیر  
پھر کا ہے ہمری سرت بسرے نادن رین  
جو دیو تم چیت تے حافظ کو بسراے  
پران جان چوں تلخ کے ان نین کی سین  
یا ہی سون کم پریت کر تھین کیو بے چین  
اب کا سون نین لگے پھیسے لیو جو چیت  
حافظ یہی کارنا تھین دیو بسراے  
وہیر دھرے کم چیت اب کہا کرے کہاں جابے  
لگے گھٹا دن نیمہ تم جو پیارے اب نیت  
اب او دھوا کٹی بھئی پران پوجیت ہان  
برجھی لاگی پریم کی کل نہ پڑے دن رین

مگن رہوں تو پریم مون ہے پیارے دن رات  
نش دن جیا بیا کل رہے برہ دیوین بھوک  
ہم بیا کل تلخت بیان جیسے جل بن میں  
رام کرے کون کا ہو سون یہ نینا رن جھے نہ  
حافظ ہم ہیری بجے میت بھتی اب غیر  
حافظ اب اتنے کون ریگے تھرے نین  
کیا آر جھے کیو اور سون نین تھارے جابے  
رام کرے کون نا لگین نرموی سون نین  
حافظ اب کیو اور سون لاگے انکے نین  
پیارے درشن دیت تھے ہمیں اچتم نیت  
پکشی نیسنا یار کے کون آر جھے اب جابے  
نئی بھئی کون پریت ہم سون پیارے جابے  
جان پریت کون اور اب لاگو تھر وچیت  
پریم بچ کسھو ہتو نیمہ لقع حبیبہ جان  
حافظ طائل پھرت ہوں لوہو ٹپکت نین

### سورٹھا

آٹھ ماگے نین نین بان جابے لگین  
رٹ پیاس پیاس ویش سدھارس پیاسیے  
تم کینچی و پریت جان پڑی حافظ حسین  
کل رہن دن رین چین نین اک چھین پڑے  
پران ہمارے پاس ویش اسانج رہے

لگے کال کو تیر تلچے تھوڑی دیر لو  
پیارے ویش اس نکست ناچن پران ہین  
پیارے تھری پریت دن دن بان اوھکات ہی  
اوھک دکھی ہین نین حافظ جی سب لنگ سے  
گئی بھوک اور پیاس برہ لیو تن لوٹ اب

<p>چن ہون پیارے لال حافظ جی بسرین نہیں  پیارے تھرے ہیت انکھیان تے ندیان ہمیں  پریو برہ کو پھر تم بن سب رت پھر گئیں  اُن سون کیو گاگ جب سے تم کیو گون ۛ  پنکو ڈلاوت نین اڑو کھین تمھو دوسر  جیون پھرے جل میں تم پھرے گت یون بھی  بیگ دیو کرتا ران نیسن کو پنکھ بل  رہ رہ ہیو دھندھات بن کی ڈاڑھی ٹھوٹھ جیون  وہ چتون کی پچانس کرک کر یجے کر گئی  جن کو ہر برسات تنکو ہر برسات شبھ</p>	<p>کے گیو حال بجال کاہ کردن کا سون کون  تن بھیو بارو ریت کٹ کٹ پرت کرار جیون  دن بیت اندھیرات چین نہیں لت چٹ  دن سرگت جم آگ رجنی جس کو پرا بھی  پھرکت ہیں دن رین پریس نچی اڑن کو  پتھر تلپھو ہو چھین روپ سرور دوس بن  اڑو کھین اکبار اپنے پیارے جاے کے  جن تے تین بجات تے بدرالابی گئیں  گل گیو سگرو مانس کھکت ہی نکست نہیں  جنکے نہیں برسات تنکو دکھ دو نو بھیو</p>
--	--

### بارہ ماسا سورٹھا

<p>آیو ماسا سورٹھ نہیں آسے پر یہ پران پت  ساون سہت سینہ ہمیں جھولاوے کو سکھی  بھا دون بھر بھر نیرندی تال اُٹرن لگے  کنوار کنو بن کام بکل کرت او سکھ بہرت  کاتاک بار مبار مل کھلت سب سکھی  اگھن ات دکھ وان شتیل شتیل سیت کر  پوس پرہ سہت لاسے پیو پیارے بن کو ہمیں  ماہ ماس بن کنت کنجن کنجن سکھن بن  پچاگن مین بن لال بیرا بیرا نہ بھاوتی</p>	<p>بھیو برہ تن باڑھ نئے نئے بادرنرکھ +  من بھا دون ج گیمہ آون کی نہیں سدھ کرت  بڑھی برہ کی پیرو دھیرج رکھیو شریر کو  پل چن آٹھو جام کل نہ پرت لکھ کل دکھ  ہمیں بھیو ہر پچار ہر بن تن من اور دھن  جیون گرکھم کو بھان سب تن تائے دیت ہی  راکھے ہیے لگائے نش دن پریت بڑھائے کے  تم بن شیا م بسنت دکھ دیکھ کلے ہیو  انسو دارنگ گلال پکپاری انکھیان بھین</p>
---	---

<p>تن دولت جہ بات تھرتہ رہت تھرتہ کنیت لاکھ لاکھ اہلاکھ پیہ اُنچے پیہ لکھن کو بیٹے بارہ ماس تکت تکت پیہ پتھرت اودھو ہی سندیش کیو ہرسون جاے کے مگ جودت ہین نین حافظ کب لو آے ہو نکسونا کچھ کام بد نامی سے پڑی تم ہوے پر مہمان تعجب جو ایسے کرد</p>	<p>جیت چلت جب بات پوچھن کی اے سکھی سکھی ماہ بیساکھ لاکھون بن پھولے شمن جیہ جرات سانس شتیل درم کی چہا تر لوندگیو یہ دیش اب آؤ پر دیش سنج کھل رہون دن رین پیارے تھرے درش بن گاون دھو سب نام پریت کری سنی نا بھنی ہم حافظ اگیان بھول جائین تو ساخ ہر</p>
---	---

## کبیت

- ۱۔ تار پوہی کھا پر ہلا دو ابار پوہی سدھ سادرا ہلیا کری پا دوج لالے کے۔ کو جگنا تھ  
ہاتھ دھر گز برج ناتھ پالیو برج تہہ تین پُرندرے لجاے کے۔ بارن کری ہونیک  
یارن کے تارن مین کارن کما ہر جگ تارن کماے کے۔ جودت ایسے ہونین  
سودت کتے ہو پرنچو ایسے ہی تے ہو کہ چتے ہو چٹ لالے کے۔
- ۲۔ ہاتھی کے داتن کے کھلونا نین بھانت بھانت باگھن کی کھال تپی شیشو من  
بھائی ہو۔ مرگن کی کھال کو اوڑھت ہین جوگی جتی پھیری کی کھال تھوڑا پانی  
بھرائی ہو۔ سا بر کی کھال کو باندھت سپاہی لوگ گینسٹن کی کھال  
راجا راین سہائی ہو۔ کین کو دیا رام رام کے بھجن بن مانس کی کھال کچھ کام  
نین آئی ہو۔
- ۳۔ راجا تو گن راج کلج کے سماجن پے رنگ تو گن سیرچون کی لگن ہو۔ کامی تو گن  
کام لوچنی کے نین پے دھنی تو گن دھن دھرت اگن ہو۔ کو تو گن کو رتائی کے  
کھا بنے پے شور تو گن رن جھرت لگن ہو۔ سنت تو گن بگونت کے بھجن کو ڈ

کا ہو پے گن کو دکا ہو پے گن ہے۔

۴- دو ہا۔ کیے چت سوئی تیرے بیہ پت تن کے ساتھ میرے گن اد گن  
سے گن نہ گونی ناتھو۔ تو سون ایک تو ہی اور دوسروں راجا رام تیرے ہی  
رہے ہن لوگ سُر نراگ رے۔ سوئی بیت راگ جن کینے تب چپ جاپ  
سوئی بڑ بھاگ جا کو تو سون ان راگ رے۔ آپ تن دیکھے نہ دیکھو کر تو ت  
میسری ادھم ادھم ادا رہے کی تیرے شد باگ رے۔ موسے  
او پر ادھی ہن نہ تو سے ہن سہن ہا موسے نر گئی ہن نہ تو سے گن  
اگرے۔

۵- جب تے ہمارے بران پیارے ہن پدھارے ات دھیر نہیں دھارے  
جات پیر مہیہ مین جگین شیتل سمیر پیر کاندی کے تیر بریل بیسرو بن نیہ  
درگ تے ڈگین۔ کیسری سان جب برہ پڑی ہو بھان جو گ گیان او مینند  
جو تھ بت ہی بھگین۔ بولی کو کلان کی کرے ہن شول ہول ہین او دھویہ کدب  
کے پھول گونی سے لگین۔

۶- پیاری پیاری سورت تھاری نش دوسر پیاری ہر دے بست موسے  
بسرے نہ پل ہو۔ ورس پرس بن ترس ترس رہن نین کر اپنے سونا ہن ہیر  
کل ہی سدھ آئے چھاتی بھائے حافظ جی ساری باتین نین سے شو ج بس  
بجئے ات جل ہو۔ جر کے تنگ مرے دیک نہ جانے کچھ تھی یہ کینھی پیارے  
تم نے مثل ہو۔

۷- گئے کہ آون نہ آے یہ سادون مین ادھم مین بھاون بھالے رہے ہن تھین  
ہوے رہن بھال بال برج کے گو پال بنارین دن نین تین اپار دھار ہوے  
بھین۔ بیٹھ جن پونج ٹھام جنانکج دھام چھانڑ شیا م پائین دھان سہا ت



سویات نہیں ہو کہیں۔ گرجہ بن گھن گھور کرے جہ بن مورند کے کتہ رسن  
عزیزین آج نہیں۔

۸۔ کارے کارے بادروا دنی لگتا اب داد کی دھن سن بھولی دشتا تن کی۔ بونہ  
کی جھک جھک چھوڑ پور بانی کرے ہرے سن مور شور چھون اور بن کی۔ ہری  
ہری لٹکا کراد بن گھری گھری یاد اندر گوپ لکھ لال گنج مل گن کی۔ نذر کے کمار بن  
لاگین اور آرا دو دو مہیا پکار جھکنا جھکنا کی۔

۹۔ سادوں کے ماس من بھاؤن کے سنگ پیاری انا پرٹھاری بھی گھٹا اندھیاری  
مین۔ دامنی کے دھوکے چک چوندے ورگ کب ناتھ چھین سون مڑے  
پیانک واری مین۔ کوٹ رت واروں ایسے رادھا جو کے روپ پر بھارتک  
گھٹک شچی کے نہاری مین۔ پاگ رہی رس جاگ رہی جوٹ لاجن مین نہہ بھیجو  
نہہ بھیجو بیت ساری مین۔

۱۰۔ بھورے کہ سانجھ اور بن ہی کہ مگر سانجھ سال ہے کہ ماس یہ جام ہے کہ چھن ہے چھو  
کہ گریم بست ہے کہ پادس آرد بھوم ہے کہ گن سمیر ہے کہ تن ہے۔ آگ ہے کہ پانی تیند ہے  
کہ دیوارانی جل ہے کہ تھل بدھ جگ ہے کہ کن ہے۔ اند کو کند نہ نہ کو دلوک کہ اند  
اننگ بھو لورات ہے کہ دن ہے۔

۱۱۔ جو جو جو درگ مور مور مور کھ جو جو جو چو چو چو چکھن چے گئی۔ جھک جھک  
جھانکن جھوکھا جھانک جھانک جھانک جھانک چھن سے تیر تن دے گئی۔ سوست پر  
مین کھ چند رسون اودوت ہوت مرد مسکیان مین چکور چت کے گئی۔ لگ لگ چن کو چن  
سون ہیر میر لاگی سی لگے کے لپٹ مین لگی۔

۱۲۔ ڈارے کون تھنی لہارے کون گئی کو بھانڑا بھل بھارے کون ماکن ٹھاہی۔  
بھرم بھرم آدھ چوں گھاتی تو یا ہی مگ پریم پائے پورے کے پر باہن منو بھی

جہوں گئی دھن کون کا جو کو دیوگ تھار بار بار کھل بسورت جی ہی ای ہوج سراج  
ایک گوانی کون کی آج بھوری تے دوار پے پکارت دہی دہی -

۱۳ - دو ہا - تو ہی نہ ہو گی کو ہی ہی بھاؤ - ان آے آوے نہیں آئے آوت آد -  
نہیہ بکرتین کے جب سے نظر ملی تب ہیں سے چت کو تو لگوات چاؤ  
ہی - ملت ملت من مل مل ایک بھو پر یو پریم پھند کو انکو وار چھاؤ ہر کے  
نہ سکت تیرو ہو نہ سو ہی ات میرو ہو گیکو کچھ ایسوی بھاؤ ہر - تیری آن  
آئے آن آوے ہوے رہت ہوے آئے آئے جات پیارے تن  
آؤ ہر -

۱۴ - باجی اٹھ دھائیں باجی دیکھیے کو دڑی آئیں باجی مرجائیں سن تان گروہر  
کی - باجی نہ دھرت دھیر باجی نہ سنجارین چیر باجن کے برہا نل  
ات بھر کی - باجی ہنس بولین باجی کرت کلین باجی سنگ لاکھ ڈولین  
سُدھ رہی ناہن گھر کی - باجی کین کہاں باجی باجی کین کون باجی باجی  
برج بانسری تو ساؤرے سنگھ کی

۱۵ - جل کے نہ گھت بھرن گک کی نہ پگ دھرن گھر کی نکچو کرین بیٹھی بھرن  
سانس ری - ایکے سن بوت گئیں ایکے لوٹ پوٹ بھینن اکین کے درگ  
تے نگس آئے آنسوری - کین رنلیک سوہر ج نیتن بدہ بدھک  
کھائے ہاے ہوئی کل ہانسری کری آیاے بانس ڈارے کٹاے ناہ  
اچھے گو بانس نہیں باجے بھیر بانسری

۱۶ - ات تے کھائی لوکائیں کے سکھان لینے کر جترانی کیل ہو ری کی چانی ہو -  
ات برکھجان کی کماری سکھائی آئی گن آئی مین رسائی سے شہائی ہو لالین  
گالین کی لالین پے ڈارین موٹھ چلین پککاری سکھ کاری دھون گھائی ہو -

کیس کو سانسے سترنگ نہ سراسے ڈارین مانو برسانے برسانے بھلائی ہے۔  
 ۱۷۔ ہوری ہوری کرت غیر بھر جھوری لیتے طور کی کھری پھرین گوال بال سہرائی  
 ہے۔ تائین تند لال لال چیرازی دار دھرے کرے بھادوت بشتال بٹال  
 کی سہرائی ہے۔ کیسے کشوری سنگ گوری جو تھ جو تھ مل بھری انوراک پھاگ  
 شام سون چائی ہے کیسے کو سانی سترنگ نہ سراسے ڈارین مانو برسانے  
 برسانے بھلائی ہے۔

۱۸۔ سیدہ شری کل کن کن کے ندھان شجر گیان گھن بڈھ مان ظاہر چھان  
 ہن۔ وویا کے اپار جگ پادوت نہ پار کوئی سیر تاشوہ سبھ سندھ کے  
 سمان ہن۔ شیل وان دھرم وان است کریم وان جگ مت اسلام  
 صاحب سبحان ہن بنا پور شالا کر پاشک سور گھونا تھ نام شری محمد  
 حفظ اللہ خان ہن

۱۹۔ بھاگت جھود اپاؤن پڑون میں تمھارے اددھو کیو یہ بھجے میسری  
 بتی کنیا سون جاو ن پدھارے پک گو کلاتے پران پیارے گوگل پچارے  
 بھو مکھے پھرین تاسیا سون۔ پادین دل پیر پھر ادین گہہ دھادین ہوا دھہ نہہ  
 لادین نہین گیا سون سوکھ ہے گنج گنجت نہ بھو نہ بھیراے ہو بل بیرکت  
 رہو جانے میا سون۔

۲۰۔ پران کے ادھلے میرے بارے کو بھو راے لادین کیو یہ بھجے اددھو پیارے  
 بل بھیان سون۔ دادن کی بات تھین بھول گئی میرے تات کھات نہین  
 دہی بھات ار بھجے جنیا سون۔ کھیلے انگ بھرے سنگ سکھا بالن کے  
 لالین کیون تروس رہو سرج کے بیاسون۔ پورٹ بنھا روھار نزا دھار  
 گولی گوال کیے ایک بار پار کر پامانی نیاسون۔

۲۱۔ آج اکی ملتے سو بیدی گرے بار بار کہ پر موتن کی لڑی لڑکت ہے۔ دھرت  
ہی پگ کیل چوڑی کی گس جات جب تب گانٹھ جوری ہو کی سرکت ہے۔ جان ناپرت  
پر ہلا د پردیش پوشش اُسے جن سون اُنکی درکت ہے۔ تخی تن ترکت کر چڑی  
چرکت انگ ساری سرکت اُنکو بائیں پھر کرت ہے۔

۲۲۔ سو جھت نہ وار پار گھو پریم ہے اپار ملن اٹھ ساد دیکھ دیسج اڑات  
ہی پانی کو ادھار پانی پرت سینہ سندھ برہا لہر مانجھ ہیرا ہرات ہے۔  
قول مٹی بندھ ڈھونڈ ملھت رتن او دھ مورت مرج واکی نیک  
ناقہرات ہے۔ ایک بیر بائچ بن پھیر کھول پھیر بائچ پانچ پران پیاری  
بوڑ بوڑ جات ہے

۲۳۔ کل اچھا جیسے سورج پرکاش ہو سکا اچھا جیسے چندر ماپرس تین بھون  
اچھا جیسے آگم لبنت جان سورن اچھا جیسے برکھا سس تین۔  
ہنس اچھا جیسے مان سرچ ہوت ساد من اچھا اچھا آدت ارس تین  
سکو اچھا یہ بھانت کر ہوت ہے ہر و اچھا پیاری آپ کے درس تین۔  
۲۴۔ کتے راج کالج دیکھے مکھن کے ساج دیکھے دیر گھ ساج دیکھے کھرے کھان  
پان مین۔ دوج بلدیو کہین دانن کے دان دیکھے مانن کے مان دیکھے  
دھیانی دیکھے دھیان مین۔ سندھ سچال دیکھے بڑے بڑے مال دیکھے لال  
دیکھے تون جون پوری پوری تان مین۔ دیکھے سب لیکھے ہن لیکھو ایک یہ ہی پر  
بھوتر کے ملن سم سکھ نا جان مین۔

۲۵۔ دو ہا کہا کہون واکی دشاہر پرانن کی ایش۔ برہ جوال جسر لو لکھے مرلو  
بھوا شیش۔ پیائے من موہن تہا کے پھڑے تے برکھیان کی کساری  
بھئی کھری کل تھان ہے۔ جل بن مین جیون بجل تلھت ات کھے



کب کرشن ایسی ہوتی آن بان ہے۔ جیون جیون کریت اُچارن کی بھیرتوں بڑھت  
دونی پیر سبے آنکھیں ہی پران ہے۔ برہا کے جوالن سون جربے کے لیکھ داکو مبلے  
کو بچن آیس کے سمان ہے

۲۶۔ چھانڑ ہے بہار پیلے برنڈا بن کنجن کی چھاپوری ودیش نہہ کجا سون کر دہی  
پانی تاندریش ہیت ٹھیکو برج گوپن کی ایسے نظر شیا م شیل بریت ہست  
ہر دہی۔ نندن کب یا ہی دوہا سکل برج سودو ہے بھادوت نہ موہ کچھ کرشن چپت  
دھر دہی۔ برہ اور سالی سن کام بان جالی سن آلی برج خالی بن مالی  
بن پڑ دہی۔

۲۷۔ چندر برج چندر پیل کیل مون ملی نایکا ایک دیکھی ہتر نار جیسے چپے کی کلی نئی۔  
نرکھ پھولے ہرکات آندناڑ سات آج بھنپٹ ہوئی ہے دھن جیون بھلی بھلی  
چپے اچانک دیکھ سونی کھو رہن سسکیائی دوڑ داہنی گلی گئی شیا م  
کھی ٹھارھی ہو ٹھارھی ہونے جاؤنے جباؤ سنی ہے جو سنی ہے جو  
کست ہی چلی گئی۔

۲۸۔ بھول گیو گیان دھیان سیکھ لیو گوین کو پریم مون گن ہر رٹ چلے گئے جوگ  
جر گیو باڑو برہا دیوگ شیا م کو بڑی بسا رادھا چھلن چلے گئے بگرے  
سنگار اور ابھو کھن انیک بھانت چکرت بھاری رس رنگن رلے  
گئے۔ لاگے نین بان بھے بیا کل نڈان اددو آئے گردو ہون تھے سو  
چلا ہون چلے گئے۔

۲۹۔ امج مٹان پھیل پھولت پھٹان جیسے دھاوت مٹان چھب چھاتی ہے  
چھٹان کی چا ترک رٹان ندی نڈا دٹان جل جنگل ٹبان مسائرت  
اتان کی۔ بھجت ٹپان بوندیواٹ ٹٹان کچھ تن پٹٹان مانوں ٹٹان گھٹان کی

۳۰۔ سو کی تان اوڑھے کسی پٹان اور ٹھاڑھی ہو اٹان لہریں لیت ہو گھٹان کی۔  
 نزل نویلی کہا جانے کام کئی یہ کال لو تو کھلی ساتھ سکھن شہائی جو۔ راؤ رے  
 راسک ریش راس ہو سے کیجے بس یوس بہار رس کون رسکا کی جو۔ کینھی  
 چین برکھائی تب کیہوں بیڑی کھائے سکھ دے سکھائی کب راج آج آئی  
 جو۔ ست پچول کیسی مال کھلائی حباے بالی اتر نہ ہو جیے لال چا تر  
 کھائی جو۔

۳۱۔ شوچ ہو نہ ماگن جو رایے کو شیوناچہ شوچ ہو نہ نیر بھری گاگری کے ڈھالے  
 کو شوچ ہو نہ دودھ کے لٹاپے کو گارن کو شوچ ہو نہ میری میر جہر بھار ڈالے  
 کو شوچ ہو نہ موتن کی لڑی چکائیے کو شوچ ہو نہ تیری سونہ مالک کے مارے  
 کو۔ شوچ ہو نہ روکھی روکھی ساؤرے کی باتن کو شوچ ہو سکھی ری ایک  
 آوچک سدھارے کو۔

۳۲۔ گونے کے سدن گن گور تیرے ساسرے تے شہر گڑھی سودھ کے سدر شو  
 لکھ آو ہے۔ حال ایسے کال سون نہال کر وڑان ہے جاسے چاہے سن  
 کے چھر چین پاو ہے۔ کالہ ہی ادگھارے سیں پھرت کھین مٹھ کھت  
 کنید راج اورے رنگ چھاو ہے۔ آنچر کو کر لیا چانک ہی میری آلی مین  
 نہیں سکھاو تو مین مین ہی سکھاو ہے۔

۳۳۔ اودھو تیرے یار ایسے ہوئے ہیں رجھو ار جاسے جانتی بچار جو تو سودھو ہو  
 نجائیو۔ کرتی بچار بھانت بھانت کے بھائے بھائے تیتی بڑی بات  
 ہتی واگو ٹکائیو۔ گوال کب پٹین پے ایک ایک بانڑی باندھ نیکی سن  
 موہن کو کرتی رجھائیو۔ یا تو کہوں کو وہو رو پیا تلاش کر سکھ لیتین سب  
 ہم کو تیرے بنا ہو۔

۳۴۔ گوہن کے کاج جوگ ساچ دے پٹھانوں اور دھو آوت نہ لاج ڈھٹھ پرانن پوچھے  
برہمنی دیوگ برہان بھوکن بن تا پر سلوک لاکھن دیوچے گوال کب کے کون  
کاٹنی یہ کمائی کٹے پے لگا دے لون کاٹن ہو چے۔ کنس کی جو چیری تاکو چلا بھیو  
آپ جابے ہین بھج سی چلی اپنی کو چے۔

۳۵۔ کئے جو قرار سو بار دیے دغا دار نند کے کار سنگ کو سجو گنی نین۔ کون نکم  
لکے اور دھو آپکو پٹھانوں پمان کیسے کہیں بانین ہاے سنگ لو گنی نین۔ گوال  
کب یاتے ایک بات یہ ہماری سُن چکے کہی ہے تو سون یہ کہ بھو گنی نین۔  
کوہری کو کاٹ لائے کوہر شتابی دیو تو پی کرتا کی سب گو پی جو گنی نین۔

۳۶۔ روپ میں کسزناہن راگ میں کسزناہن لاگ میں کسزناہن لاج ہو کی گھری ہن۔  
زنگ میں کسزناہن او منگ ہو میں پرن کے پر سنگ ہو میں پر م گھیری  
ہن۔ گوال کب ہا دین نہ بھا دین کسزناہن چاؤ ہون کسزناہن چلاک ہو تیری  
ہن۔ تین جن کسزناہن کا ہو کی نہ کوہر ہیا نہ ہیا نہ ذات اور کا ہو کی نہ  
چیسری ہین۔

۳۷۔ اورے نہ دئی تیری سدھ بدھ کون لے گئی کہان پریت ریٹ پا چلی جو کھلی  
ہے۔ جوگ دے پٹھانوں اور دھو آو او سنا ہو ہین سب سمجھا ہو بھلو تیر د  
یہہ میلی ہے۔ گوال کب ہم تو دیوگ جوگ دھار چکین تو ہی کو مبارک ہوے  
جوگ اور میلی ہے۔ کوہری کو کان پھاڑا تھو موہرا کھ لائے چلا بنو تاکے  
پا بنو تاہ چلی ہے۔

۳۸۔ کھیلے سخیلے سخیلے سخیلے سے کھیلے او کھیلے کھیلے کھیلے ہن۔ روپ کے  
لو بھیلے کھیلے او نیلے بر چھیلے تر چھیلے سے کھیلے او گیلے ہن۔ لٹ کشوری  
کھیلے گریلے مٹوات ہی ریلے کھیلے او گیلے ہن چھیلے کھیلے او نیلے سے

نشیہ آلی مین ندلال کے نخیلے او نکیلے ہن۔

### سوتا

۱۔ چاہے سمیر کی چھار کرے ارچھار کی چاہے سمیر بناوے۔ چاہے تورنگ تے  
راو کرے چے راؤ کو دوارہ دوار پھراوے۔ ریت ہی کرنا زندہ کی کو دیو کہیں  
دنتی موہ بھاوے۔ چنٹی کے پائین مین بانڈہ گیندہ چاہے سمندر کے  
پار لگاوے۔

۲۔ ہوے ات آرت مین دنتی ہو بار کری گرنارس بھینی۔ کرشن کر بانڈہ دین کی  
بندہ سنی استی تم کاہے کی کینھی۔ ریچھ تے رچک ہی گن سون وہ بان لبار  
منون آب دینھی۔ جان پری تم ہون پر بھو جی کل کال کے دانین کی  
گت لینھی۔

۳۔ رہے رام رونا شری کرشن بوتابے جنم لے لے کمان دھون چھپانے۔  
رہے پنڈوا کو روا جادوانا کمان دھون گئے تے نہیں جات جانے کہیں  
چیت رائے انیکے گئی کو لکھورے بے یہ زمین کال سانے۔ دہرا کے کٹائے  
یہی جو سنورے پھرے تے جھرے او برے تے تہنے۔

۴۔ جاپ چپیو نہیں نستر بھتیو نہیں بید پوران سینو نہ بھائیو۔ بیت گئے دن یون  
ہی بے رس موہن موہن کے نہ بھائیو۔ چیر دکھاوت تیر و سدا پین اور  
نہ کو دین دو سر دجائیو۔ کے تو غریب کو لیو تو لڑ نہ تو چھوڑو غریب تو از  
کو بانیو۔

۵۔ کاہے کو رے من شوچت موچت سان ساتن سونہ گئی ہو۔ کرم کی ریکھ  
گئے نہ بڑھے یہ جانت ہو نہیں ریت تھی ہو۔ تہہ تے من شوچت تہوا پنے



کے نہیں اڑتے اور بھٹی ہے۔ نہ سے جن دیوے دیو کو اب دے ہو ہی  
جہہ دنیہ وئی ہے۔

۶۔ آج سجا بن ہی گئے باگ و بوک پر سون کی پانت رہی پگسہ ستاہ سے تہان آئے  
گو بال تھے لکھ اور وگہو ہیر و ٹھگ۔ لے دوج دیو نہ جان پر یو دھون کمان تیسہ  
کال پرے انساوا جگ۔ تو جو کے سکھی لو نو سر دپ سو مون انکھیاں سون  
لونی گئی لگ۔

۷۔ بھرے بھولے لندن دیکھتے تن بھول رہیں کم بجا غیاں۔ دوج دیو جوڑے  
لستان چنے ہیر و میر و سرین کم کا غیاں۔ ہیرا بے و دلشس مون جانے  
بے سچ ایسے سچ کا غیاں۔ من بورے نہ کیوں بھنی اب تو بن بورین۔  
سبا سن آغیاں۔

۸۔ بھوم ہری چون اور بھرے جل ہے ستھری رت آئی اساڑھی۔ ٹھی ہما دھن  
مورن کی کب راج سے سبکی مچ باڑھی۔ جھولت گولی گوبال لے برک بھان  
کے آگن بھیر ہر گاڑھی۔ ہرے ہری سن واکي بٹا بھر بھر گھٹائیں اٹا  
پر ٹھاڑھی۔

۹۔ آئی اساڑھ کی کاری گھٹا گھران لگے بد را چون اور تے۔ دوجے جو کنت  
ودیش گئے سدھ پائی نہ نیک رہی بگ ہیر کے۔ امراے سجا بھنگ کے  
مرد بین کے جو سکھی کے ٹیر کے سونے سے چو پخ مڑے ہون تیری بل جیون  
پہیا پایا کو پھیر کے۔

۱۰۔ آوت کاری گھٹا ات موالگین بک پانت اوتے ات موتی لڑھی۔ ات واسن  
ونت یکین اتے سر چاپ اتے ات بھونہ نی۔ ات چا ترک کو ا پیو  
پیورٹین ہیرے نہ اتے پو ایک گھری۔ ات برندا گا دھاتے انساوان

برہی تے منو گھن جوڑ پری۔

۱۱۔ پان دیوہنس پیاری کو پیارے سو پیاری ہو لکھ بھوین مردری۔ بانہ گئی  
لجیاسے لاماوری ناہن کری مسکیائی کشوری۔ توری نجات سکھین کی کان مسو  
دھٹائی کری نہیں تھوری۔ لال جیون جیون چوے یتہ کو یتہ تیون تیون جوت  
سکھین کی ادوری۔

۱۲۔ گونے کی رات ملاے دیو سکھیاں اٹا پر روپ جواہر۔ سوے گیو پھلی ریتان  
بھڑ آتے بھجے شنگر گاہر۔ پیٹ پٹی چوڑی برلی تہہ لاج سون لاگت چوڑ  
سون ظاہر۔ ہون کے گونے سے دے نہ کڑ پین اور دے نہ برد ٹھے  
سے اوت باہر۔

۱۳۔ ساپچی کو ہم سون من موہن کا کے کے تم پریت تھی ہو۔ آنکھن دیکھے منسا  
نہین چین سو پریت کی ریت کما بھری ہو۔ کما کچھ سوہی سے چوک پری تھرے  
چیت کی جو چاہ گھٹی ہو۔ مین کپٹی کہ دھون تو کپٹی کہ تو وہ کپٹی جیسے ایسی  
ٹھٹھی ہو۔

۱۴۔ چوٹی سی نارچے چلی موہن روپ کی اگر جو بن پوری۔ تھوڑے سے  
کیش دھرے چھتیاں پر جھانکن جات جھو کھن دوری۔ گوری سی بالی بنی  
کھچند منوبک پانت گھٹا گھن گھیری۔ کہین کب گنگ اٹھو نہ ندانے لیجاؤ  
اُتے بھر کوری۔

۱۵۔ یہ پریم کتھا کہ بے کی نہیں کہ بے اسی کرو کو دانت ہن۔ پن اد پر دھرو دھرو  
چو تن روگ نہیں پہچانت ہن۔ کب ٹھا کر جاہ لگی کس کے نہیں سوکس کے  
اُرا آنت ہن۔ بن اپنے پاؤن بیوانی گئے کو دسیر پرانی نجات ہن۔

۱۶۔ گوگل کو بسو بھسوان دیکھ لوگ کلنگ لگاوت۔ مین نہ سنی ہر کوں

سروپ کین سب تیرے لیے ات آوت۔ جو یہ سانجی کری سب ہوں مل تو شیو ناتھ  
سے بن آوت۔ ری وہ انج سے چھری مسکمان سو مورت کاہ نہ بھاوت۔

۱۷۔ اب کا بھیاوت کو کھنکے برنامی کو بچ تو چکی ری۔ تب تو اتونہ بچار کیو یہ حال پرے ہو  
کے چکی ری۔ کوٹھا کریں رس ریت رنگی سب بجانت تہی برت کو چکی ری۔ اری  
نکی بری جو بری تہی بجال بن دہلی تہی سو تو ہو چکی ری۔

۱۸۔ چوٹ لگی ان ننہن کی دن ہوں ان کورن سون کڑھتی ہو۔ دیکھت سین  
من موہ لیو چھپ اوٹ جھروکھن کے جھکتی ہو۔ دیو کے تم ہو کپٹی تر چھی  
انکھیاں کر کے کتتی ہو۔ حبان پرے نہ کچھو من کی بلھو کب ہوں  
کہ بہن جھکتی ہو۔

۱۹۔ جا کے گے گرہ کالج نچے ارات پتاہت ساتھ نراکھیں۔ سنگ میں لین ہوے  
چاکر چاہ کے دیرج ہی آدھیں ہوے بھاکھیں۔ تلپت میں جیہوں نہ نہ لوین  
میں بانو دنی برچھیں کی ساکھیں۔ تیر گے تلوار گے پے لگین جن کا ہو کی کا ہو  
سون انکھیں۔

۲۰۔ اپو اسے تم کیو کرو ہم نیک نہیں شک انت ہیں۔ وہی پھیل چھیلے کی چاہن  
تین دوج پریم کی باری چھانت ہیں۔ وہی پھونک کے پاؤن دھریں سگری  
اپنے کو سدا جو کھانت ہیں۔ نہیں کالج بھیلے اد برے تے کچھو ہم جانت  
میں کہ جانت ہیں۔

۳۱۔ ایسی ندھی سنی بھنی گھن باڑھت جات دیوگ کی بادھا۔ تیون بدما کر موہی تہی تب  
تے مل ہو نہ کون مل آدھا۔ لال گلال گھلا گھل میں درگ ٹھو کر دی گئی  
روپ اگا دھا۔ کے گئی کے گئی چٹیک سے من لے گئی لے گئی لے گئی  
را دھا۔

۳۳۔ دے کہہ میرے کارن تے ہی باغ نہ کوئل آدن پاوے۔ موندھو وکھن مندر کے  
میاں آئے نچھا دن پاوے۔ آو بنا رکھنا تھ نسبت کو ایو نہ کو و ستاون پاوے۔  
پیاری کو چاہو جیو دھار تو گاؤن مین کو نہ گاؤ نہ گاؤن پاوے۔

۳۴۔ بالم لال و دیش گئے دکھا ایسی جری ہم کام کر اکین۔ جی چو ریاں کر آوت ناہ رسی تے  
چو ریاں بھین ٹھو رچھ اکین۔ عالم لال و صورت بالم بولت ہی سیو اردھ اکین۔ کچلی  
مین کچ پون ہستے کہ گئے بند ٹوٹ تراک تھ اکین۔

۳۵۔ کو دے کل کی حج کان اردو کو دے مین باز نہ ایون۔ کو دے ہنسے کرتاری بجائے تو کاہو  
کی سیکھ سے سیکھن جی ہون۔ سالور دروپ لبوار مانجھ سو دیکھے بنا انسوا برتے ہون۔  
لاگیتو لاگیتو کلنگ سکھی اتو مین نشنک ہوئے انگ لگے ہون۔

۳۶۔ نہ بھو کچھو روگ کو جوگ دیکھات نہ بھوت لگو نہ بلاے لگی۔ نا کو دے ٹوٹو ٹوٹو کو نہیں کاہو  
کی کینھی آپاے لگی۔ دوج دیو جو ناحق ہی سکے ہیہ اوکھ مول کی چاہے لگی۔ سکھی  
بیس بے نش یاہ کہوں بن بوے بسنت کی باے لگی۔

۳۷۔ یون ایلیے اکیلے کون سکھار سنگارن کے چلے کے چلے۔ یون پر اکرا اکین کو ارمین  
رس عین بے چلے بے چلے۔ اکین سون تہراے کچھ چھن اکین کو من لے چلے لے چلے  
اکین کو تاک گھو گھٹ مین کچھ ہوئے کھن دے چلے دے چلے۔

۳۸۔ جن کو نت نیکے نہارت تھے تنکو اکھیان اب روت مین۔ کھ کو نش واسراے  
ری سکھی انسوان کی دھارن و دھوت ہن۔ گھن آنر جان بھوین کو سپنے بن  
پادن نہ کھوت ہن۔ نہ کھلی منندی جان پڑین کہوں دکھ لہے چلی کہ دھون  
سودت ہن۔

۳۹۔ شب شنک تجے گر لوگن کے کل کان کی آن نہ آنت ہن۔ کر کوٹ اپاے  
بجھا دے کو د اپنی ایک نیکھ ٹھانت ہن۔ پریش جو اور بجائے کچھ اک پریم کو



پتھر پچانت میں سکی پیاری تہاں نہارے بنا لکھیا دکھیاں نہیں مانت میں۔  
 ۲۹۔ دو ہا۔ موہ بھر دوسو رکھ میں ادھک جھانگ ایکبار۔ روپ رکھا دن ہار دہ یہ نینا  
 رکھوار۔ سندر جو کئے تو تو تہوں پر میں ایک نندو لار دی ہے۔ جا میں کسا  
 کنارت ہے کچھ پریم کو پتھر نیاروئی ہے۔ نیک جھروکھا ہوئے جھانکو بلائے تہوں  
 موہ بھر دوسو تہاروئی ہے۔ رکھوار میں تو درگ رکھیں گے وہ روپ  
 رکھا دن ہاروئی ہے۔

۳۰۔ ہر ہیہ رہت ہے جی نئی جگت جگ جوے۔ ڈھیٹ ڈھیٹ لگے دی دنیہ  
 دوبری ہوئے۔ دیکھت دیکھت ہونہ لی کل پریم مرد اور دھٹی ات بھاری  
 دیکھے بناد سہاے کچھ پڑ ہاروئے ات ہوت دکھاری۔ بیاکل ہوئے  
 اکلاے مامر جھائے رہے نش نند بھاری۔ میں لگے تن دو برو ہوئے انوکھے  
 سینہ کی ریت بھاری۔

۳۱۔ اب تو جو بھی سو بھی ہم واہی میں آند لیو کریں۔ ان کا شن کی یہ بانی ارے  
 تیر میں سدھا مدیو کریں کب رام کہیں ابھرام سرور چتے چت واہی تہوں  
 دیو کریں سکی ہوں وارنگیلے کے رنگ رنگی یہ چائین چو چت کریو  
 کریں۔

۳۲۔ آج لو جوئے تو کہا ہم تھرے سب بھانت کہا دین۔ میرا وراہنہ ہے کچھ ناہن  
 بے پھل اپنے بھاگ کے پا دین۔ جوہر چند بھی سو بھی اب پران چلو حسین  
 تاسون سنا دین۔ پیارے جوہر جگ کی یہ ریت دوا کے سے سب کنڈھ  
 گادین۔

۳۳۔ دل سا بنو گے جیہ کو جیہ سون تہہ کو مت کو پہونچا دت ہے۔ بل ہنس پئے  
 کتاہل کو ارد چانک سوانت کو پاوت ہے۔ کب ٹھا کر یوں بچ بھید سونو

اُرجھادو سون سرجھادو ہے۔ پریشر کی پریت ہی لوجپا ہے تاکو  
ملاوت ہے۔

۳۴۔ سن بول سہادون تیرے اٹا یہ ٹیک ہیہ میں دھرون پے دھرون  
ٹھہر کجن چو نچ کھا دون کن مکناہل گوندھ بھرون پے بھرون۔ توہ پال  
سربال کے پجری میں اردا وگن کوٹ ہرون پے ہرون۔ پچھے ہر تھہریش میں  
توہ کاگ تے ہنس کروں پے کروں۔

۳۵۔ گئے جب تے برجراج اوتے تب تے برہاگ منو جوبوے لیا۔ ہون بلدیو  
ہنار رہی تون للی کن کجن کو پرل چوے لیا۔ پھیہا کروں جو پھیہا  
ٹے اپھاسن کے سنگ میں سٹھ ہوے لیا۔ کوکن لاگی کٹاری لے جنون ہیر  
پری ہو قصا میں کو ملیا۔

۳۶۔ دوہا۔ نیہ نہ نین کو کچھ اُپے لٹری ملاے۔ نیر بھڑے نت پرت رہن  
تو نہ پاس بچھاے۔ ایک پلو نہ کلین کلین کلین کلے کیہ لاگی چٹی۔ نیر بھڑے  
مش دوس رہن نہ مٹے تو بھور تر کھا اُپٹی۔ آٹھ جام پتین  
سرین اُپچار ہوسون نہ گئے نہ گٹی۔ یہ پرت لگی نین آنکھیں کو کو وپا دک  
بیادہ پرے پر گٹی۔

۳۷۔ دوہا۔ مری ڈری کہ ٹری تھا کما گھری چل چاہ۔ رہی کراہ کراہ ات اب  
کٹا آہ نہ آہ۔ ایسے کو چھانڑو دیش گیو ہر جو کہوں پچھے نہ گھری ہو۔ ہاے  
یہی رٹ لائے رہی گت یاگی کھے مت سیری ہری ہو۔ بال دیو ہر جاگ  
بھری بیکراہن کیوں اب ہی بسری ہو۔ پیر ٹری کہ پڑی ہو مری چل دیکھ اری  
کیا دور کھری ہو۔

۳۸۔ مرن بھلو ہو برہ تے یہ بچار چت جوے۔ مرن مٹے دکھ ایک کو برہ دھون

دکھ ہوے۔ نیک ہی کے پھڑے سب ہی سکھ ساج بجے دکھ و ایک بھارے۔  
 نینیں نیر جھری برین ترسین جھتیان بن پران پیارے۔ آلی دیوگ بٹھا ڈھربے نے  
 بھلو مر بوسن مانو ہمارے۔ ایک کو دکھ مرے سٹ جات دیوگ مین ہوت یہن  
 دودھ دکھارے۔

۳۹۔ پڑے دن کین چھن ایک نہ چین بھے ات ہی نچ مین دکھاری کھسوں دکھ کو لون  
 سوں اب حافظ ہون دھن مین مین تھاری۔ ہاے دلی سو بسا ر دلی کو کواہ  
 بھئی تقصیر تھاری۔ نین کے بان جو ہارے ہن تان تو آن کر دھست پران  
 پیاری۔

۴۰۔ چانک سور کرین ات شور اٹھے گھن گھو رہ شام گھٹا۔ چکین بھری ات جو بھری  
 اردو لائی جھری لی ٹھاٹھ ٹھٹھا۔ شوک بھری بھٹپا دے کھری برہ اگ جھری  
 شرکھو لے لٹا۔ کراہ کے ہاے کرے بھٹپاے سو حافظ دیکھ کے  
 سونی اٹا۔

۴۱۔ ہمین چت چین نہیں مل ہو جب تین وہ پران پیاری سدھاری بھکی لگے  
 سگری سکھ سمیت ایسی بھئی برہا او دکھاری۔ جگت نہیں ملے کے چلے  
 اُرو پریم پرہا اٹھے ات بھاری۔ لاگی سولا گین میری انکھیاں ہیہ پریم  
 بنو رکھو تو تم پیاری۔

۴۲۔ باجی تھی من ہوہن کے مکھ تادون نے من سوہ لئی ہو۔ گھائل سی گھرون گھر  
 مین آیا وادون تے میری سدھ گئی ہو۔ کاسون پکار کون سجنی سکرے برج  
 مین بے پیر بھئی ہو۔ یہ بانس کی بنی کی ناس کروں جیہہ بانس کی بانسری گاج  
 بھئی ہو۔

۴۳۔ ایک سے مرلی دھن مین رکھان لیکہ نام ہارو ستادون تے یہ بیسری

۴۴۔ لباسِ جہانم دیت نہیں ہر دوارو۔ ہوتا چاؤ بچاؤن میں کیونکر کیوں الی  
بھینٹے پران پیارو۔ درشت پری تب ہیں چٹکواٹکو ہیرے پیرے پٹ وارد۔  
کھنٹی اور لائے۔ بھون کے کونے میں بیٹھی ہوتی ہوں کچھ گرہ کالج کے سلج گئی  
ری۔ پارک کا سٹھ کر ہی تب ہی مری دھن پران آن کھلی ری ہوں کعبے کو ادھجا  
بھبھری نکری وہ ڈیٹھ پر پونہ ٹھکی ری۔ نین کو آرو کان کوسن کو تب تے  
تل بلی لگی۔

۴۵۔ سودت آج سکھی سپنے دوج دیو جو آئے ملے تالی۔ جوں اٹھے مل بے  
کھان دہاے سوہاے بھجان بھجان پے گھالی۔ بول اٹھے تے پی گن تو لگ پو  
کہان کہہ کو رکچالی سپت سی سپنے کی بھئی مل بوبر جراج کو آج کو آئی۔  
۴۶۔ ٹوڑھی ہتی پٹنگا پر میں نش گیان آرو دھیان پیاس لائے۔ لاگ گین پلکین پل  
سون پل لاگت ہی پل مون پیہ آئے۔ جیون ہی اٹھی اُن کے من کو  
جاک پری پیہ پاس نہ پائے۔ میرن اور تو سوے کے کھودت ہوں سکھی پر تم  
ھاگ گنوائے۔

۴۷۔ دھائے ہیں آج آج گھنے گھن کھور سو بولت مور و لوگ جنائے۔ جناے کے  
موہ و لوگ سون جو بن مارت کام کے بان چڑھائے۔ چڑھائے کے لائے  
ہیں شیا م گٹا براجون اور جا چھ لائے۔ لائے کے موہ کہان ملے اجون نہیں  
پیو دلش سون دھائے۔

۴۸۔ شیا مری مور ت موہ لیو من گبہ سوہات نے گرام ری۔ گرام ری کبد ہون  
کنجن میں ہر ہاے کتے اب ڈھونڈھن جاؤن ری۔ جاؤن ری تو کل میں  
مٹے سب لوگ لوگائی دھرن مل نام ری نام ری تو اپنو کر لے موہ



مہ آن ملاے دے مورت ساواری۔

۴۹۔ بال ری آئین چوں دوش تے تن گھیر لیو زند کو لال ری۔ لال ری چھوری ابیر  
بھرے میکاے رنگیو کھی شام کو بھال ری۔ بھال ری بنیدی بھلی جھلکین بسوت  
موتن کی آت مال ری۔ مال ری لونی نہ کو و گھے او لوک رہین بسدیو  
کو بال ری۔

۵۰۔ عرضی لکھ موہن کو سبھی رت آئی بنست سبے لرجی۔ لرجی ڈریان جو یلاس کی  
پک پائل کو کل کی مرضی۔ مرضی سن کام چڑھو سج کے سشش جوتن کی پرچی پرچی  
پرچی پرچی سب دینہ سینے لکھوری سن موہن کو عرضی۔

۵۱۔ آوت گاڑے ساڑھ کے بادریوں تین ات آگ لگاوت۔ کادت چاوت چڑھے  
پہا جن سون سون انگ سون بیر بڑھاوت۔ دعاوتے یاری بڑھے بدر اکب  
شری پت جو میرا دریاوت۔ پاوتے مہ نہ جیوت پتیم جو بنین باوس میں گھاوت۔  
۵۲۔ پادری تو توبے ہو تیر دگیو بنین توین کون یہ گھاوری۔ گھاوری گھائ جانن  
چن جکے نش داسر پریم بھاوری۔ بھاوری بھو جن ہون نہ نیند ہیہ ارجھی وہ مورت  
ساواری۔ ساوڑے رنگ سون ہون میں رنگی نہ چڑھی اب دو سرورنگ

ری پاوری۔

۵۳۔ چھائے کے پریم گے جب تے تب نے میں بچی کھی کوٹ اپائے کے۔ پائے کے  
پاوس کی رت سون اب کو کچ جو انھیں کو کلا گھائے کے۔ گھائے کے سونڈال  
کسین چیل چکین چوں اور سون آے کے باے ملے نہیں موہن میری ٹاپے  
کٹاری چھائے کے۔

۵۴۔ چھاگ کی رین اندھیری گلین میں میل بھیکھی ساوڑے جی کو۔ ہون دھر لیتو  
چانک دور لگا دن کاج گلال کو ٹیکو۔ وانے گلال لکائیوالی جب لینو ٹھی میں

- عبر وہ نیکو۔ دسترہ چھانکھیا گونہ بھیو سکھی ہاے منور تھو جیکو۔
- ۵۵۔ سانجھ سے گھر سے کسی سب سکھین ساتھ وہ سانوری مور۔ رمز و ناز و نمود جنم قیاب  
شدم افزو دکدورت۔ مسکیاے کے مون تن دیکھ دیو تر چھی انکھیاں  
چتون کی مردورت۔ ہوشم رفت نہ ماند بدست شدہ دل مست  
زودین صورت۔
- ۵۶۔ کون گھڑی کر ہے بدھنا جب روئے آن دلدار یہ نیم۔ آند ہوئے بنے بختی در  
صحت یار نگار نشیم۔ پران پیاری ملین جب دریاغ وصل گل عیش جنیم  
صورت مقرر کی چت بسی کتب گنگ کہین چون نقش نگینم۔
- ۵۷۔ مان سناے بجائے کے بانسری دل کی تجا اظہار نہایم۔ چاہے میر و ہر دے  
بلو کہ بھانت نظارہ یار نہایم۔ لوگ چبائی بسین یہ گاؤں سو حافظ من  
قرار نہایم۔ چند رکھی کھ گھو گھٹ کھول کہ تا از دور دیدار نہایم۔
- ۵۸۔ جادو نے جنات توہ جادو بانسری نیک نہارو۔ ہوشم رفت نامد بدست  
اُردھیاں رہے دن رین تہارو۔ حافظ فکر کلام نہایم کوئی ادبائے  
چلے نہ ہمارو۔ کون سی ہوئے ہے کھی ری کھڑی کہ جو بھرانگ ملے گو پیارو۔
- ۵۹۔ کیوں اتو تہرات ہوں شرم و حیا را بے میدا نم۔ ایسا واپا و کرو مل کے کہ قرار  
گیر دین دل زارم۔ حافظ یا بین نہ لاجھ کچھ ازہ گفت و شنوتے مطلب نام  
کا سمجھاوت کو سمجھے دل مارا بہ برد کہ آن منہ پارم
- ۶۰۔ تھرے ای لے برج یچین پین پھر کے بن دیکھے تھی تو تھی۔ نہیں کا ہو کی لاگ ہو  
باین کچھ دی سوہ تھا جو دی سودی۔ ہنومان اتی بنتی ہو سنو پھر پین نش  
میسری گئی تو گئی۔ اُن ہی کو گکاؤ لا چھستان ہسکو بدنامی  
بھی سو بھی۔

۶۱- سیکہ نانی سیانی سکھیں کی یوں پرما کر کے ام نکی۔ پریت کری تم سے ہم نے سو بار روئی  
تم پریت گئی کی۔ راوری ریت لگی رام سانور سے ہوت ہے سمیت جیون پسے کی  
ساچو تا کو نہ ہوتا بھلو جو نانت ہو کسی چار جے کی۔

۶۲- جانت تھی اپنے نہیں ہوتا پرانے پیا یہ میدان گائی۔ سو پرہیل کے پریت  
کری گرد لوگن مین کل کان گنوائی۔ ٹھا کرتے نہ بھے اپنے اب کون کو دوش لگائے  
مائی۔ دو دھ کی ہالھی او جا گر بر سو ہای مین سنگھن دیکھت کھائی۔

۶۳- آپ ہی تے مین سیر ہننے ترچھے کرنین نہہ کے چاؤ مین۔ ہاے وئی سو بار  
دئی سُدھ کیسے کروں سو کو کت جاؤ نہیں۔ میت بھان آیت کہا یہ ایسی  
نچا ہے پریت کی بھاؤ مین۔ موہنی مورت دیکھنے کو تر ساوتی مین بس  
ایک ہی گاؤن مین۔

۶۴- گنگنی چور چھاپے کون کون بھی پائل پائین تے نائی۔ تیوں پرما کر پتھو کے  
گھر کے کون کانپ اٹھے چھپ چھائی۔ لاجھو تے گڑ جات کون اڑ جات  
کون کج کی گت بھائی۔ میش کی تھوڑی کشوری ہرے ہرے یا دو دھ تند  
کشور پے آئی۔

۶۵- چندن کھور پے کھور چراے کے بیندی چین کو بجال آجیاری۔ چو نری چھوٹی  
بو نڈین گو نڈھی سو گھی ٹکری کل دھوت کنارے۔ پر تیم پاس لیا ون کو انگری کو  
گے سکھیاں ہت کاری۔ چاکی آلن کی بر جو رسو آوت اسٹو اڑیل سی  
پساری۔

۶۶- کب بینی نے ادنی ہر گٹھا موروا بن بولت کو کن ری۔ چہرے بچری چھت  
منڈل چھوڑے لہرے مین مین بھجو کھن ری۔ پھری چو نری جن کے دو  
سنگ لال کے جھولت جھو کن ری۔ رت پاؤں یوں ہی بتاوتے مر ہو پھر

بادری ہو کن ری۔

۶۷۔ بھادون کی کاری اندھیری نشا لکھی بادری منہ پھی برساوے۔ شیا باجی آپ نے اپنے اٹا پے پھکی رس ریت ملا رہی گاوے۔ تاسے ناگر کے درگ دور تے چانک ہوا نت کے سوچ میں پاوے۔ پون میا کر گھٹ ٹاٹے دیا کردامن ویپ دیکھاوے۔

۶۸۔ یان مل موہن کون ست رام سوکیل کری ات اندواری۔ تے اوت تادرم دیکھت وکچلے اتوا لکھیان نے بھاری اوت ہو جتا ٹ کو نہیں جان پڑے پھرے گودھاری جانت ہون لکھی آون چاہت کنجن نے کرٹھ کنج بہاری۔

۶۹۔ مانی رسال کی ڈارن پے چڑھ اندسون یون برا جتی ہین۔ کل جان کے کان کرین نہ کچھ سن بات پرانی ہمارتی ہین۔ کو دیکھے کرے دوج تو ہی لکھا نہیں نیکو دیا اردھارتی ہین۔ اری کو لیا کوک کرین کی کرچین کرچین کیے ڈارتی ہین۔

۷۰۔ پھیل رہو برہا چوں اورتے بھاگ بے کو کو پار نہ پاوے۔ جانت ہوں پریش سبے تم جال کو میں کہاں لگ دھاوے۔ چاہوں کچھ سندریشو کون سو تو جی مہان آوت جی میں آئے۔ اودھو جو داندہ نمودن سون بیو جو کچھ تمھیں رام کہا دے۔

۷۱۔ ایسے نہ دیکھی سنی جی گھن بارہست ہر جو دیوگ کی بادعا۔ تیون پیر ما کر موہن کو تب تے کل ہر نہ کون مل آدھا۔ لال گلال گلال گھل مون درگ ٹھو کر دیکھی روپ اگا دھا۔ کے گئی کے گئی چٹک سے من لے گئی لے گئی لے گئی رادھا۔

۷۲۔ گن اوگن کا کیئے کہہ تے اپوتن آپ جراتے پریو سب گاؤن گیل میں گوگل



میں گر لوگن دیکھ لجانے پر یو۔ سردار بچار بنان کے بن کالج بکانے پر یون جانے  
اجانے سو جانے ہمیں کر پریت واپس لکھانے پر یو۔

۷۳۔ ڈارے کون تھنی بسارے کون لگی کو بھانڑا بھل بھارے کون ماکن مٹھانی بھرم  
بھرم آوت چون گھاتے یا ہی مگ پریم پاسے پور کے پر باہن متو ہی جھرس گئی  
وہون کون کا ہو کو دیوگ جھار بار بار بھل بسورت ابھی تھی۔ اسی ہو بر جراج یک  
گوانی کون کی آج بھو رہی تے دوار پے پکارت دہی دہی۔

۷۴۔ چاڑ پت برت پریت کری نہی نہیں تون نہی ہم سو۔ سون بھنی ہریون ہی  
پر یو سنوئی پر یو جو کہیو کچھ کوڈ۔ سا بچی بھنی کھناوت واکب ٹھا کر کان نہی تہی  
جو۔ مایا ملی نہیں رام بے دوویدھا میں گئے بھنی سن دوو۔

۷۵۔ دوو ہا۔ جش پش دیکھت نہیں دیکھت شیا مل گات۔ کہا کر دن لالچ بھرے  
چیل میں چل جات۔ ساس رسات جھکے نندی جن تو سکھوے کھی سکھ کے  
بنیا۔ ہے برنج باس چباے بھنی چھون اوہ جلی اچھاس کی سنیا۔ دیکھت  
سندر سانوری ثورت لوک الوک کی لیک لکھے نا۔ کیسی کروں ہت کے  
نہ میں چل جات تا کو بچ لالچی بنیا۔

۷۶۔ دوو ہا۔ آپ دیو من پھیرے پٹے نہی پھیر۔ کون چلا نہ راوری لال لکات  
ڈٹہ۔ نند لا اور جھاسے ہوا ب دیکھے کو تر ساوت ہو۔ اتو ہکو یہ جان پری  
یہ لالچ اتے نہیں آوت ہو۔ تم موہن دیو اپنو من آپ ہی پھیرے کیوں  
شرناوت ہو۔ اب تو پٹے ات پٹھ دی ہر کا ہے کوڈ عیٹھ لگاوت ہو۔

۷۷۔ دوو ہا۔ چھوٹے نہ لالچ لال چو پو لکھ نہہ گریہ۔ سٹ پٹات لاچن کھرے  
بھرے سکوج سینہ۔ ایسے میں من بھاؤن کو لکھ پیاری نشک ہوے دیکھ  
کے نا۔ دیکھے کو ترے میرا دیکھ سادہ گے پت چین لے نا چھوٹے نہ لالچ

رہنے نہ لالچ لوک کی ملیک اولنگہ پرے نا۔ تاتے سکچ سینہ بھرے اکلات  
گھرے جل جات سے نینا۔

۷۸۔ نین کے بان لگے جب تے تب تے کل ہر چن ہون نہیں پیاری۔ چین پڑے  
نہیں حافظا ہے رہے دن رین جاسقاری۔ کاتقصیر تھی ہم سون جو  
بسا روئی سدھ ہے ہماری۔ لوگ بے یکین سن پیاری کہ باجبت ہی  
دود ہاتھن ٹاری۔

۷۹۔ دو ہا۔ کہا جیو چو پڑے ہون توں ساتھ۔ ادین جاوکت ہون گوڑی تاؤ اڈا یک  
ہاتھ۔ جو کرتا رہے سو سی دودھ اور پچا را کا رخصہ ہی۔ سید پوران  
پورا مین سین سب کو دے یہ گاتھ ہی ہے۔ انتر بیج پر یو تو کہا جیو سون  
تو تو ساتھ ہی ہے۔ جاہ گڑی کیت ہون اور دودھ اور اڈا دن ہار کے ہاتھ  
۸۰۔ کون ٹھگوری مری ہر آج بجائی ہو بانسری پان رس بھی۔ تان سنی جن ہن جن  
پن تن پن تن لالچ بد اگر دیکھی گھوے کھری کھری کے بارن دتی کسا اور بال  
پرینی۔ یان برج سنڈل مین رسکھان سو کون بھٹو سو لٹو نہیں  
کیسکھی۔

۸۱۔ شیت سے پردیش کو پوپان سنو وہ رزون لاگی۔ بارت مین ہر داس  
رہن گھرو پوتا پوج مناو لاگی۔ اور اوپاے تکیو نہ کچھ تب ساج کے  
مین بجاون لاگی۔ پیاری پر مین بھرے سر میگھ ملارالاپ کے گا دن لاگی  
۸۲۔ ارے من موڑد بر تھا بھیکے لو ماس کو سدھ کون لئی ہو۔ جنم بھو تہہ پتھے  
کون پہلے اے کری تہہ چھیر مئی ہے۔ سو کروڑاں مدھ بھو لو نہیں اب ناعق  
توین یہ ادب بھی ہو۔ کاسے بر تھا بھرے چوں اور تو دے ہے دہی  
جیرہ دنیہ دئی ہو۔

۸۳۔ بھیت ہر سپنے میں جھٹک چل چار دھڑکے اڑے رہے تون نہس کے ادھر ان  
ہون پے ادھر ان دھرے تے دھرے کے دھرے رہے۔ چونک نوین چلی اوجھکی  
کلمہ سوید کے بوند دھرے کے دھرے رہے۔ ہائے کلین ملکین پل مون دل کے  
جھلاکے بھرے کے بھرے رہے۔

۸۴۔ آج ری دیکھ گٹا گھن سندر ساون کینھ سہاؤن ساچ ری۔ ساچ ری جھوگن بھوگ  
سنگا روتیروئی آج بوسب کاج ری۔ کاج ری آج گھسری وہ نیمہ  
کی تیرے ادھیں گھرے بر جاج ری۔ راج ری دارون تون پر کو مری دھرا  
میا کر آج ری۔

۸۵۔ بھاگ کی بھیر بھیرن تون گئی گو بند لگئی بھیر گوری۔ بھائی کوری من کی پر مارا پر  
نالے امیر کی جوری۔ چھین پتیا مبر کا مرے سود داغ دئی بیچ کپولن موری۔  
نین بچاے کمی مسکایے لاپچرے یوکیلن جوری۔

۸۶۔ انجن کوہر کھیل راجت کے من لشر آن چھی دے۔ کے دمی یہ ناگن گی شیونا تھ بھنڑ  
ر سنا سل سیوے۔ چندہ چاہ چڑھے پھراے کپولن کول امیرس پیوے۔ دیکھت  
ہو بش چھائے گیوار کاٹت ہو کو کیسے کے جیے۔

۸۷۔ شری پت او بر بھان للی نہ لے ڈر لاجن پریم اگا دھکا۔ تپسی گلاب کلی  
چٹکارن ڈاری مردور سوج کی باد بھکا۔ بیسلن سون اور بھی سر بھی  
سرسر تھے سمیر سنگدھن مادھکا۔ رادھے ٹپری کہہ مادھو مادھو نا دھو شرت  
رادھکا رادھکا۔

۸۸۔ جا کے لیے کل کان تجی گھر باہن کی چر چانہن ماتی۔ جا کے لے سب گوکل میں بنام  
بھین من مان ملانی۔ نیدن داگ بنائے کپولن بھورہ لال بگاوت آئی۔ کوٹ  
کردن یوین دے پر کنت نہ آپن ہوت سیانی۔

۱۹ آلی کما یہ بیاد بھی چھتیاں اگین سواوت ہو۔ نش داسر نیک سہات کچو نہیں نین  
نتمب بڑھاوت ہو۔ کون علاج کر دن بھی توه پوچھت لاج لجاوت ہو جیہ شک  
بڑھی کٹ کینہہ دیکھ سکھی توه اوکھ آوت ہو۔

۲۰ کا بھچلی گر لوگ کین سب تاپس ہوئے دشکنہ بلوری۔ باؤن ہوئے بل باؤن بلوری  
سب راج دیو سر راج بھلیوری۔ ست مار جلد بھری جوتی ہرنانش بال کو گرب  
گیوری۔ یوتی ہوئے برج مار چھلین انکو سجنی چل خوب بھلیوری۔

۲۱ کیو برکہ بجان لی سون بھٹو ہے تیروی پریم مٹھو لبواس ہو۔ پیارے دیکرتے رہو  
سب بھول دیورس کو پرہاس ہو۔ تیروی روپ ریحاولن ارنی آنکھ کیدو ارباس ہو  
واہی بھیو پنج نین کوشینواتہ ستواب جوت پرکاس ہو۔

۲۲۔ رادھکاکے بے کو گوبند کیتاک دنان بودنیہ تناسی۔ پریت کرسی رس ریت  
کری بھری تاہن مون بان اروہان ہیہ تناسی۔ یون کب گوال بلاس بڑھاے  
کے چھانڑ گیو سگری گن گانسی۔ واسی کی پھانسی پھنساے گروا بناشی مینو یہ  
آوت ہانسی۔

۲۳۔ سار داس سون راس رچو جنتاٹ پنج بلاس کی چھا دین۔ بین مردنگ کھاج  
بین بجائے تہاے پرتاپ ہوگا دین۔ ادو ہو بھونہہ کٹا چہ کے کو کروڑ کے  
پریت کی پریت رچھا دین۔ ریحے گو پال جو کو بری پے تو کو بر آج ہون کون  
پے پا دین۔

خط منظوم نربان بھاشا

چوپائی

سدمشری سند رگن کھاتی اتل کیست کم جے کھاتی



تم سمان سندر جگ سہا ہن	آبلن ماسخہ کو ڈہی ناہین
انگ انگ شو بجا سر سوات	چندر بدن لکھ چندر لجا دت
اوپا چند رکون کم بجا ہن	دو دکھت چندر اددو دکھت کا من
کرون کسان لگ تور بڑائی	لکھ ست مور کی کم جانی
رؤم رؤم رسنامم ہوئی	درپن کرون خور سب جوئی
تاتے اپن کھو کچھ کالا	بتیت آہے جو مو پر بالا
سورکھا	
پیارے تھرے ہیت انکھیاں تے نریاں بھین	تن بھیو باروریت کٹ کٹ پرے کرا جیون
پر یو برہ کو پھر تم بن سب رت پھر گئین	
دن بیت اندھیر بن پرت دن پرت ہن	
پنکھ ڈلاوت نین آل وکھین تھر دور سن	پھرکت ہن دن رن پر بس بھی آوڑن کو
جیون پھرت جل میں تم پھرت گت یون بھتی	
تلچھ تلچھ بھنو چھین روپ سرور درس بن	
دوبا	
سکھ اپجاون دکھ ہرن رکن کی رسکند	اسی من موہن چیت بس سدا رہو آئند
جب تے تم کینھو گون یا یوناہ سندیش	
ایسی سدھ بھراے کے بلم رہے کہہ دیش	
پانی بھجت کیون نہیں پاتے کچھ نہ سہاے	چھن چھن سن اکلات ہر تلچھ تلچھ جیہ جاے
کیسی اددہ بدی ہتی جو دینی بھراے	
اب جل درشن کے بنا کیسے تین بھاے	
کرکانت پتیاں کھت جل بھراوت نین	کو روکا غذا تھہ ہر کھون کسان میں

کھا غذا بھیجتا نہین جل کر کاپت مس لیت	پانی بر ما سن بسو تھا لکھن نہین دیت
لکھن پڑھن کی ہونین کسی نہین جات	اپنے خیمہ تے جانیو مورے جیہ کی بات
یہ کن پاتی نا لکھون دھرے رہون جیہ مون	تم پیاری من مون بسو پاتی بائے گون
تیمان تہا پٹھائیے جو جو دے پردیش	نش دن من جو بے وا کو کون سندیش
من چاہت ہر من کو کھ دیکھین کو نہین	شر دان جو چاہت ہن منو پیاری تھری من
کچھ شکھ دیکھ کرین نہیں چھین دن رین	کان چمین منو سدا بھنی تیرے بین
<b>چوپائی</b>	
کمان لگ تب لکھون اب پیاری	سوسے ہی کشل او چھپا سدا ہونم جیوت پیاری
<b>دوہ</b>	
مرگ نہینی گج گامنی کٹ کیر کھ چند	سدا رہو سنسارین آند گند آنت تیرے درگ جیون جیون مرین تیون تیون کاٹ کڑ
<b>سورٹھا</b>	
تو چتون کی پھانس کرک کر تے کر گئی	مگل گویو سگر دمانس کھرت ہن کست نہین
<b>دوہ</b>	
سو پیاری تو دوس بن بکل رہون دن رین	کب لگ اب یان آہو پتہ نہار ست نہین

## چوپائی

برہ پیررتے رہوں ادھیرا دل دن جڑھت بیان بوریائی سہرتھات ہوسرسانو پریم اگن پر جوت ہرتن مین اوٹھن آے رہے ہین پرانا یہ اوسر بھیجو تم پاتی پران پٹ گھٹ مون پھر آدین امرس جان آد لوانست پاتی تاہ سچون جاتون	رہ رہ اٹھت سدا ہر پیرا پران رہین تن مون گھبرائی لہرت لہے سو نجات کجھانو لگے جیون داوانل بن مین کرن چھت ہین آپن سپانا دیکھت تاہ جوڑاوے چھاتی منہ سچون پانی پا دین بڑھے ہر کہہ جیہ ماہ انشتا موے تنہ امرت کرناون
---	--

## دوہا

کون بست نم نکٹ جو کروں پنچھا در تو ر	پران این مین وارہوں نامک سوتی ٹھور
--------------------------------------	------------------------------------

## سویا

پاتی جو آوے پریم گئی سکھ چھائے رہے لکھ کے من ماہین پران پنچھا درہین مم دا پراور نہین کچھ موڈھاگ پاپین سول سچون کھائے جے وہ دیکھ جے جیہ کے جیوناہین اب اتنی کون تم سون سچنی تم را کھیو پیر ہا رسد اپین
--

## سورٹھا

جے چلت کچھ بات تم بھین کی امر سکھی	تن ڈولت جم پات تہر نہ رہت تھر تھر کنیت
------------------------------------	--

پیارے ماہ سیالکھ لاکھون بن پھولے سمن لاکھ لاکھ اچھلاکھ ہیہ اوپے تم درس کو
--

## کبیت

کل پچھاہ جیسے سورج پرکاش ہوت کدا وچھاہ جیسے چندرما پرس تین \*  
 بھونن اچھاہ جیسے آگم لبنت جان مورن اچھاہ جیسے برکھا سرس تین \*  
 ہنسنا اچھاہ جیسے مان سرنچ ہوت سادھن اچھاہ اچھاہ آوت ارس تین \*  
 سب کو اچھاہ یہ بھانت کر ہوت ہی ہمد اچھاہ پیارے آپ کے درس تین \*

## دوہا

پلچہ تلچہ دیت ہی جیسے جل بن مین  
 تم درشن مین یہ تیسے بجے ادھین

کاغذ تھور و ہست گھنوساب کھو بجائے سندھ مدھ جل بہت ہی گاگزناہ ساسے

## خط

دور دریاے بے اعتنائی و شناور و رطابہ فانی مدام بر مراد کامران و شاد کام باشند۔

## شعر

شرح شوق تینو شتم دیدہ غونبار گفت جاسے سرخیاں بگزاری کہ سن خواہم نوشت

## شعر

انچہ سن دیدم دین می کشم از جو رن سراق کہ شینداست و کہ دیداست کرا پیش آمد

## شعر

می نویسم نامہ و مشتاق دیدار تو ام بستہ ام نرگس صفت برخامہ چشم خویش را

## شعر

چمی پری زن حال دل غم دیدہ ات چون شد

دلہم شد خون و خون شد آب و آب از دیدہ بیرون شد

جانان جس دن سے تم سے جدا ہوا بعد آہ و زاری دبا ہزاران بے قراری غم و اہم سینہ بے کینہ پر



قبول کرے اشکباری ادھر روانہ ہوا ہوں تمہاری دوری میں سرگشتہ و پریشان ہوں اگرچہ  
 زندہ ہوں پر آرزو مند تمہارے وصال باکمال کا ہوں خدا عنقریب میسر کرے اور ہمارے  
 دیدار انتظار کو تمہارے نور رخسار سے منور۔ ۵ روزم بغم و شب بالہم می گزرد +  
 عرم ہمہ با محنت و غم می گزرد + ۵ دریا تو ایم ہر کجا ایم + بیگانہ مشوک آشنا ایم +  
 ہر چند کہ بھنس و بھنس بیان ہو جو دہن گرد رہا ہے خندیرگی و خرمی مسدود۔ اگرچہ  
 مجمع یاران لطف انگیز ہو اور جام سخن لبریز۔ اگرچہ مجلس رشک چن ہو اور ہنگام مجملت  
 وہ گلشن۔ مگر پھر اس سے بہن کیا۔ ۵ دران نہ ہے کہ شمع روی تو نیست + چلای  
 دیدہ را گل می توان کرد + آہ و نالہ سینہ بریان سے بار بار ہر چشم خونی بغیرہ میخ دلدار  
 کے اشکبار۔ جگر پارا پارا ضبط فراق و جدائی کا کب یارا۔ بیت مائیم و مہجرت  
 غریب + عیسیٰ نتواندش طیبی + ۵ می گویم دی گویم دی گویم دی گویم + بے یار  
 بنایر شد بے یار بنایر شد + دل خون ہو کر چشم کی راہ ٹپکتا ہو سینے میں خار جدائی  
 کھٹکتا ہو سچ ہو۔ ع نہ جیتے ہن نہ مرتے ہن عجب حالت ہماری ہو + آہ آہ کون  
 ساد و دلال ہو جو فلک کج رفتار نے نہ دکھایا۔ افسوس صد افسوس کون سا  
 اندوہ و قلق ہو جس نے سینہ پر کوہ الم نہ گرایا۔ بیت اکدم کا جلتا ہو تو کروں صبر  
 خدا چہ آٹھون پسہ سلگتا ہو چو طے میں جاے دل + تمہاری بے وفائی سے ناک میں دم  
 ہو۔ تمہارے ظلم و ستم کی انتہا نہیں جو ہم پر دم بدم ہے کبھی ایک پرچہ قرطاس سے  
 نہ یاد کیا۔ شاد کرنا تو ورکنا رہی بلکہ زیادہ ہی برباد کیا۔ مجنون و فسر ہاد کا قصہ سنا  
 کرتے تھے مگر بیان حد سے افزون ہو۔ کسی دلبر کی جدائی میں حال اپنا زبون ہو۔ ۵  
 نہ دن کو چین نہ راتوں کو خواب ہو دل کو | عجب طرح کا الہی عذاب ہے دل کو  
 ۵ اے تو خوب سائیں دیکھا + اپنے مطلب کے آشنا ہو تم + نامہ بانا تمہارا  
 کچھ قصور نہیں تمہاری عقل کامل کا کچھ فتور نہیں تم پر کیا منحصر ہو یہ بات نزدیک و دور شہر ہو

کہ جس قدر ہوشان زہرہ جبین و گگر خال پری آئین ہن اپنے دلدادہ کو گاہے ماہے کامران اور شاد کام نہیں کرتے ہاں بدنام تو کرتے ہیں مگر کبھی اُن کا مئے مراد سے لبریز جام نہیں کرتے تھاری بلا سے چاہے کوئی جیسے یا مرے تھاری پا پوش کسی پر رحم کرے خیر اپنا ہی دل خوش کرو اگرچہ ہاری جان جائے مگر تھاری بات کہ بنات ہی نہ پھینکی ہو جائے۔

۵ تو اپنے مشیوۃ جو روح جفا سے مست گذرے + تری بلا سے مراد م رہے رہے نہ رہے بہ ہم نے سیکڑوں صدائے جدائی تھارے بھر میں اٹھائے مگر افسوس تم کچھ خبر نہوے اپنے جو روح جفا سے باز نہ آئے۔ تھاری طرف سے غفلت خوب ہو اور ہماری طرف سے ہر دم خلق و محبت مرغوب۔ ۵ جب تپ دوری جلا کر خاک کر دیگی مجھے + آہ پھر جو لکھے ہیں ڈالینگے تری تاثیر کو + ہم کو تمام دن تھاری جدائی سے بے قراری اور ہر شب اختر شمار ہی ہو۔ ۵ درود دل کس سے کمون کون کر سکا آسان سخت شکل ہو مگر یار جدائی تیری بے قسمت میں ہی لکھا تھا ایک دن یہ معاملہ پیش آنا تھا تقدیر ہی لکھا لائی۔ یہ چوٹ منہ پر کھانی تھی سو کھائی۔ ۵ قسمت کے نوشتے کو نہ ٹٹتے دیکھا + ہم نے افلاک کو سورتگ بدلتے دیکھا + اس بات ملا میرے دلبر سے مجھ کو خرا + نہیں تو مرا جی ٹھکانے لگا + ابھی بیٹھنے بھی پنا تے تھے ہم + کہ دشمن ہیں یوں اٹھانے لگا + فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا + کہ جس کے عوض یوں رولانے لگا + نہیں دوست سے مجھ کو شکوہ حسن + مرا جی ہی مجھ کو ڈوبانے لگا + ایک دوری دوسرے مجھ کو دوری کیا کیا جانے کون سا معاملہ درمیش لایا جائے کیا تدبیر کر دن کن سے درود دل اظہار کروں حیران و پریشان ہوں فکر جدائی نے گوشت کا نام باقی نہیں رکھا + یوں کامفرنگ خشک کر دیا۔ ۵ فلک نیز نگ بازی ہو دکھاتا پ پریشان ہو مجھے ہر دم سنا تا + رہا عی۔ ۵ حل دل کچھ کہا نہیں جاتا + بن کہے بھی رہا نہیں جاتا + بن لے اُنکے کل نہیں پڑتی + ہوتا ہوں تو ملا نہیں جاتا + بیوفائی تھاری جہان میں مشہور رہے

بے اعتنائی کا کیا ذکر ہو کہ اسکا شہرہ نزدیک و دور ہے۔ **۵** ذرا شربت وصل چھو ملا +  
 بو نہیری جان ہو اے دلربا + میں جلتا ہوں تجھ کو خبر کچھ نہیں + مرے سوز و دل میں اثر کچھ نہیں  
 کیا دل ترے غم نے ایسا وگارا + ہوے ایک ٹکڑے کے ٹکڑے ہزار چترے چشم  
 و ابرو نے اے شوخ رنگ + لگائے مرے دل پہ لاکھوں خندنگ + کیا ہو دل و  
 جان کو خون عشق نے + جلا یا ورون و برون عشق نے + اے جان جان تھاری یاد میں  
 یہ حال ہو کہ تھارے سرو قاست کا ہر دم خیال ہے۔ **اس بات** جلاتے ہیں تن  
 پر غم کو ہر شب + نہیں کھلتے شکایت کو گل لب + قبول ہم نے کیا جلتا سدا کا + پتھر اٹھا  
 لیکن دلربا کا + وہاں عشرت و کامرانی بیان اپنے در و دم کی کہانی سنائی وہاں خندہ و  
 قہقہہ بیان ہر دم تن ضعیف پر ریشہ۔ وہاں جام مراد لبزیر۔ بیان پیانہ عمر راہ عدم  
 انگیز۔ وہاں بصد آرزو مراد و دامن بیان ہزاران ہزار برق حسرت بر زندگانی  
 خرم۔ وہاں تعاصد گلشن گلشن بیان ناکامی و امن دامن وہاں مقصد بردوش بیان  
 سنان نامرادی ہم آغوش۔ وہاں قبضہ شمشیر فتح و ظفر در دست بیان سپر حسرت و افسوس  
 کی پست۔ وہاں مدح پر زیادان زہرہ جبین بیان عالم تنہائی کا سوائیں۔ وہاں خوشی  
 بار بار بیان چشم غمی آشکار **۵** کھلیں گے شکوون کے جبکہ دفتر ادھر ہمارے  
 ادھر تھارے + تو کیسے گزرے گی آہ دل پر ادھر ہمارے ادھر تھارے + جبکہ تم کو  
 کچھ خبر و خیال نہیں ہماری جان جانے کا ذرا ملال نہیں ہم کو استقدر نہ بھلاؤ خدا را ہماری یاد  
 اپنے دل میں لاؤ۔ کیا کہوں تھارے غم کا مارا ہوں تھارے سبب سبب میں رسوا ہوا  
 ہوں **۵** نیم یک خط از یاد تو خاموش + فراموشی شدہ از دل فراموش + **۵** رفوگر کو  
 کمان طاقت کہ زخم عشق کو ٹانگے + اگر سینہ مرادیکھے رفوچکر میں آجائے + صد مہرقت اگر  
 تحریر کروں تو کیا تعجب کہ آتش آہ سے کاغذ میں بھی آگ لگ جائے۔ ہاتھ لڑتا ہی زبان نکلتی  
 ہو کچھ کوئی کہ تحریر ہو بیان مجھ سے کس طرح قسطنطین ہو۔ خود خواب یکسو چشم پر آنسو ہی ہماری تھی شکل

حسرت دم رو بردہ ہے۔ اسیات جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ وہ یہ داغ وہ ہر کہ دشمن  
 کو بھی نصیب نہ وہ جدا کرے جو ہیں وہ صنم کے کوچے سے جا آئی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہ وہ  
 ہر گھڑی تھا راج و الم اپنے دل پر سوتا ہوں ہر چند کہ بھنس و بھنس سے لکھا ہوں مگر کوئی میری  
 بات نہیں سنتا ہے ہر ایک مجنون و دیوانہ لکھا ہے اے پیارے۔ **۵** کعبہ میں رہیں  
 یا کہ رہیں دیر میں جا کر ہر جا تھیں یا جان جان یا کریں گے۔ تکیوں صاوق اور گلان وائق  
 نہوگا کہ ہم تھاری یا دین مرتے ہیں تم پر جان قربان کرتے ہیں گو تھارے دلپر اثر نہو ہاری  
 حالت کی خبر نہو۔ **۵** کئے خوشی سے تو ہر زیست حضرت کی تھوڑی بہ نہیں تو نیم نفس بھی  
 بہت ہے جینے کو بہ اگر شب و روز اپنا ہی کام ہے تو سن لینا کہ چند روز میں خاتمہ بالآخر و  
 کام تمام ہے۔ **۵** گردش سے آسمان کی کیا کیا ستم ہیں مجھ پر بہ سایہ بغیر اپنا ساتھی نہ  
 کوئی رہبر آہ کیا کروں کس سے کہوں۔ **۵** نہ ناسہ ہے نہ قاصد ہے نہ پیغام زبانی ہے  
 یکایک دل کا لگ جانا یہ آفت ناگہانی ہے وہاں تم بھن داؤ دی غر خوانی میں مشغول یہاں  
 ہمارا آہ و زاری کا مدامی معمول وہاں تم سنگھار سے آراستہ و پیراستہ یہاں ہم خاک و چرہ  
 باختر وہاں تم جلسہ عیش و طرب میں مدام یہاں تب بھر میں جلنے کا کام وہاں شہ باب  
 و دلشہ کا دور یہاں خار و بھج کا ظلم و جور وہاں رنگ و رنگ کا سامان یہاں مدام گردش یہاں  
 وہاں صراحی و جام و دوست یہاں حوصلہ سب پست وہاں اغیار ہر دم یہاں عالم تنہائی  
 کا غم وہاں شباب پر کمال یہاں جان فخر وں پر ہر روز زوال وہاں کنار و بوس یہاں حسرت  
 فہوس وہاں حاصل ہونا مراد کا بار بار یہاں دیدار پر بہار کا انتظار وہاں منہدی سے ہاتھ زنگنا یہاں  
 جگر کا خون ہو کر آنکھ کی راہ ٹپکنا وہاں نرگسین چشم میں سرمہ لگانا یہاں شل کوہ طور اپنے آپ کو جلا نا وہاں  
 تم کو ہر دم غیروں کا خیال یہاں ہر کوہ لعل جان جانے کا ملال وہاں مانگ پر سیندور یہاں راہ قصد  
 سے سیکڑن میل دور۔ آئے جان جان اب آگے تھری کی طاقت نہیں گفتگو کی قوت نہیں۔ اللہ تعالیٰ  
 موطا چشمی تھاری برقرار رہے اعتنائی و بیوفائی پائدار رکھے۔ فقط۔ والشوق۔



# خط دیگر

مے نویسیم نامہ مشتاق ویدار تو ام  
بستہ ام نرگس صفت بر خاستہ بیرون

و دیگر

سواذ بدو حل کردم نوشتن نامہ سوے تو | کہ تاہنگام خواندن چشم من افتد بروی تو  
گل گزار خوبی بلبل شاخسار محبوبی نسیم چمنستان رعنائی شبنم گلستان زیبائی طاووس  
طنناز خیابان مغفہ سازی طوطی شکرستان نغمہ پردازی قمری سروستان لیاقت و سخنوری  
نخلت و جوجو و پری زاد اللہ حسنہ۔

از رواج غنیمت نماے مواصلت مشام بیان را مصلحت ساختہ بعد عاے ضروری میگراید۔ یعنی  
درین آوان نر بہت و فرخندہ بیان نامہ نامی صحیفہ گرامی بعد مدت بوزیدن باد بہار شگفتہ کن  
شمار و برگ قلب ما عاشقان گردید۔ بہت روزوں کے پیچھے آج آیا ایک نامہ ہفتہ  
پیر کے آنکھوں سے لگایا ایک نامہ چوبیس ہنگام نافر جام بد آغاز نیک انجام سے  
فلک تفرقہ پرداز کجا ز اور زمانہ تا ساز جا نگدازنے دوری صوری و مجوری فیما بین ہمارے  
اور تمہارے دلی ہر اورستان غم میرے ہلاک کو سنبھالی ہو۔ افسوس صد افسوس  
کہ اسکا بیان میرے حد اسکان سے بالکل باہر ہے جو وقت تمہاری محبت انگیز لطف خیر  
اشارے کنائے رمز و عشقے یاد آتے ہیں بجا مع التفہیم غشون بیرون رو اتے ہیں  
ہوش بر خاست حواس رخصت ہاے کیا کریں۔ اے جان جان۔ ابیات

دل من داند و من داند و دل من	اشتیاقیکہ بدیدار تو دار و دل من
نہ عجبے باغ خوش آتا ہر نہ انگشت نہ چین	دور جدن سے ہوا تجھ میں حسن ہے میں
کہ کشیدست دکہ دیدست و گرا پیش آمد	انکہ من دیدم و من یکشم از جور فراق

اور کبھی یہ رباعی بھی اپنے حسب حال آڑتی ہے۔ . . . . رباعی

تکلیف گزشتہ و نفسم سلام نبویسم	شکایت شب بیدار تمام نبویسم
شکایت شب بیدار و فرقت و دوری	ز حد گذشتہ تمام کلام نبویسم

اے گلشن آراے محبت و داد و اے چمن سراے موت و اتحاد و تعارف بے جبر نے  
جو آفتاب ہمہ اتاری ہیں شمعہ اُس سے لائق تظیر اور فودہ قابل تحریر نہیں **نظم**

خواہم اگر زخرف تمنا رقم زلم	کاغذ کا دوات کجا و کجا قلم
این ہم بفرض گر تبکلف ہم رسد	ہوشم کجا حواس کجا و کجا دم
یا این ہمہ ارادہ تحسیر گر کنم	و جدان دل چگونہ بر آید ز خامہ ام
شوقی کہ بر نگین دلم نقش کرده اند	آن نقش کا مجھ کہ زدانش بود اہم
انصاف خواہم این کہ بد نیسان تمام تر	ما فی الضمیر دل ز قلم چون شود رقم

اے کمان ابرو اے ماہر و گلر و اگر یہ ہدف ناوک بلا غم جدائی تھا لایبان کرے تو لب سے  
سب بزمگ سو فار جدار ہے۔ آخرش عالم بیتابی و بیکاری میں تمہارا خط راحت افزا  
ہاتھ میں لیکر نہ جانیں کیا سے کیا دل مضطر اشعار اڑا رہا ہے۔۔۔ **اشعار متفرقات**

نامہ ات آمد بدستم خاطر مگھدار شد	عجیب شد گل گل چمن شد نافہ تاتار شد
فراہم رسید و نامہ رسید و خبر رسید	در حیرتم کہ جان بہ کد امین کنم تیار
نامہ آورد رسول تو من از شادی آن	کہ سر نامہ ہمیں بوسم و گہ پاسے و را
نامہ شوق ترا میں مختصر خواہم نوشت	بیشتر از بیشتر از بیشتر خواہم نوشت

### دوہرا

لکھن پڑھن کی ہو نہیں کہی سنی نہیں بات	اپنے جی سے جانو میرے جی کی بات
یہ کن پاتی ہا لکھن و دھڑے رہن جی ہوں	تم پیارے من مون بسو پاتی پائیے کون

سورہ ط

تجھے جیت کچھ بات تم بھڑن کی امر سکھی  
 تیار سے تھکے ہیبت انگھیاں کدیاں بہین  
 پر یو برہ کو بھڑن میں سب رت بھڑن  
 بیکہ دلاوت نین اوڑو کھین تھرو درس  
 قیون بھڑن جل میں تم بھڑن کت یون  
 ہی از ویدہ دور واز دل در حضور حال گریہ اگر تھریز کردن تو کا غذا بری برنگ ابر باران  
 خشتی کرے سطرین موج دائرہ گرداب ہون قاصد آب روان کی طرح قصد روانی کرے  
 حال من دید است قاصد احتیاج نامہ نیست  
 اگر نویسم زندہ ام بر خوش تہمت میکنم  
 اگر نو نہال من و خوبی و سر و چہستان و لبری و محبوبی یہ مجبوران خدمت صرف تھارے  
 شوق مواصلت کے باعث ہنوز اصل میں مردہ ہوا اگرچہ بظاہر زندہ ہو تھاری بیوفائی و  
 کج ادائی جسکو کہ برعکس اس دل دادہ پر ثابت کرتی ہو یہ خامی خیال آن ماہ جمال سے  
 ورنہ کہیں ایسا بھی ہوتا ہے۔ اے حقیقہ حسن و جمال محبوب بے مثال لطف فرمائی  
 ورتوجہ نمائی تیری سے یہ چشم داشتیں ہکونہ تھی۔ حیف صد حیف۔  
 دل ہو دادم و افسوس نمیدانستم  
 کہ پس از بردن دل شوق چنین خواہی شد  
 خداے لایزال اگر تھاری اس چشم پوشی کا حال ہم پہلے سے جانتے اپنے طائر و ملکوتھارے  
 وام محبت میں ہرگز نہ اُکھنے دیتے۔ مع خود غلط بود انجہ من پیدا شستم۔  
 اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را  
 تمیکروم بدل روشن چراغ آشنائی را  
 خیر جو کچھ ہو ہو ہوا انی بد قسمتی کا حال یُر ملال کیا کہون کیا لکھون۔  
 تو دور افتادگان را گاہ گاہ سے یاد فرمودی  
 مگر کم کردہ رہ قاصد کہ پہنچے نمی آرد  
 اسے شنوار و رطہ بیوفائی و بے اعتنائی افسانہ بیتیابی دل اگر لکھون تو خط یون کہو تر

کی طرح لوٹا کرے قلم مرغ بسمل کی طرح صفحہ قرطاس پر تڑپا کرے۔

برق و باران جسکو کہتے ہیں مرا افسانہ ہے کچھ حقیقت رونے کی کچھ حال مبتلا بانہ ہے  
حالت اضطراب و بیکاری میں کبھی یہ غزل بڑھ کے دل کو سمجھاتا ہوں۔ غزل

مجھے جام الفت بار سے جو پلا دیا کئی بار ہزار  
جو صبا کے توار و صحر گزرتو یہ کہیں تو اس سحر میں خبر  
ترے عشق میں جو ہو ستم نہیں اسکا شکوہ کیر کا ہم  
مری جان چاؤ یا رہ کر اتنا کہتا ہوں احو صتم  
مجھے خوف حشر ظلیل کیا کہ میں شاہ خادم پیشوا  
سری آنکھوں میں وہی اتنا کہ خدا کیسی کاخاری  
غم بحر تیرے نے احو صتم کیا کیسا زار و نزار  
جاہو سر کو تن سحر و قلم خدا نہیں مجھے عاری  
تیرے بھرنے کے عشق سے تیرے ہم مراد دل تو تجھ پر  
کوئی مانے یا نہ مانے ہاں مراد دل تو اس پر تار

### غزل دیگر

ہر ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدہ  
خواہم ترا تھان کنم تا جان و دل قربان کنم  
ای جان من جانان من مگر سلطان من  
بنگور ہجرت خون شدم سرگشتہ و مبنون شدم  
من عاشق زار تو ام از جان خریدار تو ام  
رنجیدہ رنجیدہ از من گناہے دیدہ  
اگر من بمیرم در غمت تو غم قدر برگردنت  
ای کعبہ من کوئے نودے قبلہ من رو تو  
پیوستہ دلدار تو ام یار و قادر تو ام  
ای سرو خوش بالاے من ای دلبر رعناے من  
من سحر می و خواہ تو ابروے بچون ماہ  
آؤ پیارے تمھاری فرقت میں کھر زندان چین بیا بان ہے زندگی سے تنگ جینے تنگ



تنہائی سے دل گھبراتا ہے پھر ناپریستانی لاتا ہے غرض کہ کسی طرح چین نہیں آتا ہے بن تیرے اگر باغ  
کی طرف جاتا ہوں آخر گھبرا کر بتیا بانہ واپس آتا ہوں باغبان باغی گل بوے آتش بھر سے دغی  
دکھلائی دیتے ہیں گویا وہ بھی ہمارے غم میں دل برداغ کھائے ہیں غرض کہ صورت خارا نکھون  
میں کھٹکتے ہیں جو ان چین ہر جگہ ہے اٹکتے ہیں چشم نرگس نظرون میں دیدہ حیران ہے گیسوے  
سنبل زلف پریشان ہے۔ قطعہ

بے توبہ سیرچن خوش آئے کیا اسے سر دناز	بھول چوہی سیری نظرون میں برنگ خار ہے
جو خمیدہ گل کی ٹہنی ہو وہ ہے مثل کمان	شکل ناوک سوچ بوے گل جگہ کے پار ہے

قربان باغ میں کو کو سے سر پھراتی ہیں بلبلین آواز کے سستی چلاتی ہیں گل گران گوش ہیں  
غنجہ لب موش ہیں نرگس آنکھ نہیں ملاتی ہے بلبل دم چراتی ہے یہ روش رنگ گلستان اور اپنا  
حال پریشان دیکھ کر خاموش رہتا ہوں دیوانہ وار چلا چلا کتا ہوں۔

نرگس نے آنکھ پھیر لی لبس جدا پھری	چلے اب اس چین سے کہ یا نگی ہوا پھری
-----------------------------------	-------------------------------------

ناچار وہاں کی سیر سے ہاتھ دھو صبا کی طرح ہوا ہو صبح کو روانہ ہوتا ہوں بیکسانہ حیران  
دشمن کسی درخت کے سائے میں جا ہاتھ پھیلا یہ اشعار پڑھتا ہوں۔ ترجیع بند

صبا کبھی جو ترا کوے یار میں ہو گذر	نہ بھولیو یہ پیام وزیر خستہ جگر
یہ کیوں اس سے کہ ایجان تیری فرقت میں	فغان ہو درد ہو غم ہو الم ہو آٹھ پسر
پہوچ گیا ہو گریبان کا چاک دامن تک	گزر گیا ہو لبس اب سر سے آب دیدہ تر
کبھی ہو ہوش اُسے گاہ فوط بے ہوشی	کبھی ہو آپ میں وہ گاہ آپ سے باہر
ہر ایک کو چے میں پھر تا ہی صورت وحشی	کبھی ادھر سے ادھر اور کبھی ادھر سے ادھر
بہتے تعلق جو ستا تا ہو تو یہ طرہت ہے	عجیب حسرت دار مان سے ہاتھ پھیلا کر

بیا سیا کہ ترا تنگ در کنار کشم	
بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم	

## غزل

<p>تکے چوائے لگی ہم سے جدائی آپ کی دیکھیے دکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی جو کوئی بولا صدا کا ذن میں آئی آپ کی جلبے بس خوب الفت آرائی آپ کی کیون ان آنکھوں نے مجھے صورت دکھائی آپ کی</p>	<p>باعثِ وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی خود گلا کاٹوں مجھے خنجرِ عنایت کیجیے آپ کی جانیں بلا کیونکر کٹی فرقت کی رات آپ کی باتوں کا رہتا ہر مجھے ہر دم خیال پہلے کیا اقرار تھا اب آنکھ بھی ملتے نہیں نیٹھے بیٹھے روگ الفت کا لگا یا جان کو</p>
--	---

## شعارِ تفریق

<p>مدد اے حسنِ ربیابانِ بلا بنے گا آسمانِ شیشہ شرابِ ارغوانی کا</p>	<p>تسین کشتا ہر یہ میدانِ بلا رلائیگا یوہینِ گر خونِ ہین غمِ بارِ جانی کا</p>
---	---

## غزل

<p>نازل اس پر اے تو قہرِ خدا کیونکر ہوا میٹھے ٹھلائے یہ مجھ کو بس بلا کیونکر ہوا جھوٹا صرصر کا بھلا موجِ صبا کیونکر ہوا خانہِ زنجیر میں محشرِ ہیا کیونکر ہوا</p>	<p>دل تھا رے حسنِ پر یوں بتلا کیونکر ہوا بستہ زلفِ صنمِ دل اے خدا کیونکر ہوا دل شکستہ خاک ہو فرقت میں آہِ گرم سے کیا تری وحشی کا زندان کی طرف آیا قدم</p>
--	---

سچ کہا ہوا بانی جو روحِ جہانِ ستم ایجا دین سب پر راحتِ جان کوئی دلبر نہیں  
جلادین سب پر مجنون دارِ با حشیم زارِ بیتاب و بقرارِ صورتِ غبارِ کسی دوسرے شجر  
جے برگ کے تلے جا کر پھر بیٹھ جاتا ہوں اشکِ آنکھوں میں بھر تم کو یاد کر تھا رشی شکل کا  
تصورِ باندھ فرطِ قناری سے خوب روتا ہوں چلاتا ہوں وہاں بھی گردِ بادِ حلقہ آہنِ فطر  
آتا ہر آہوتری آنکھوں کی یاد دلا کر چو کڑی بھلا تا ہر روزِ زرد زرباے مغیلاں دیکھ کر  
آنکھوں میں سرسوں پھولتی ہر لالہ صحرانی سے داغِ دل شتعل ہوا عالمِ جسون

اور کبھی متصل ہو لباس بھاڑنے لگا جنوں نیچے جھاڑنے لگا۔ ۱۰ ایک ہی جھٹکے میں  
ایک دست جنوں پتہ پاس دامن کے گریبان دیکھنا یہ شاید کسی وقت اگر اپنے ہوش بجا ہوئے فوراً یہ  
شعر زبان پر آیا ۱۰ اٹھایہ دل ستم زدہ زلفت بتان سے آج + نازل ہوئی بلا مرے  
سر پر کہاں سے آج + ۱۰ کب خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا پتہ دوست کا ملنا نصیب  
دشمنان ہو جائیگا۔ ۱۰ نہ کیا فوج گیا چھوڑ کے بس قاتل پتہ دہن زخم بکارا کیا قاتل  
قاتل + ۱۰ لگے ہو سیر گلشن میں دل امی غنچہ دہن کس کا پتہ تری فرقت کے مارے کو  
روشن کس کی چین کس کا پتہ اور کبھی یہ غزل حسرت دافسوس کیساتھ ہاتھ مل مل کر پڑھتا ہوں۔

### غزل

<p>بہین در وقت رفتن حسرت دیدے بگازین مگر از دیدن او چون پر پرواز می سوزد فلک را کرد از فراط حرارت کورہ آتش بغیر از روئے حسرت شکل دیگر در نظر ناید اگر از سستی بخت سمند او نے آید</p>	<p>کہ از نقش قدم پیدا است چشم انتظار من مگر وار و چرخ از داغ دل شہماے تار من معاذ اللہ نقد گر بر زمین مشت غبار من بہ بیند گر کے آئینہ لوح مزار من بیایے اور سدائے کاش این شست غبار من</p>
--	---

اور کبھی اس شعر سے دل کو تسکین دیتا ہوں۔ ۱۰ نظرون سے دور رہنے کا پیارے گلا  
نہیں + دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں + و مگر دل من لفظ یاد تو معنی + معنی  
از لفظ کے جدا باشند + و مگر دشمن بھی اپنے دوست سے یارب جدا نہو + نا آشنا کو بھی الم  
آشنا نہو + پھر کیا یک دل میں یہ اُنک آئی نشہ نے کی ترنگ آئی عزم ہوا کہ میخانہ  
کو جانیے یوں دل کو بہلائیے غرض کہ حب و مان پہونچا تو جو نہ دیکھا تھا وہ دیکھا دور ساغر  
حلقہ ماتم نظر آیا قتل مینا میں نوحے کا عالم دکھائی دیا سخماے مرگان پر کباب  
لخت دل بیتاب تھے اشک میگوں شیشہ شراب تھے بس یہ عالم دیکھا اشک کی طغیانی  
ہوئی کشتی موشی طوفانی ہوئی یاران قدح نوشش ہم آغوش ہوئے اپنے حل سے

میوش ہوتے تکلیف یادہ کشی کی کرنے لگے یہ لکھ کر سر قدم پر دھرنے لگے مین اس شعر کو پڑھ کر  
رونے لگا۔ خون جگر پیا نہ جس نے وہ مئے پیئے پکھائے وہی کباب کہ جو  
دل جلا نہ وہاں سے بھی پریشان دار باحالت بے قرار کسی جانب کو چلے یا تمھاری  
سر دھری کو یا دکر یہ غزل زبان پر جاری ہو گئی..... غزل

خدا کو مانو نہیں نہ جان نہ میرے دل پر جفا کرو تم زمانہ الٹا ہو کیا کرو تم بداجو ہو وہ ادا کرو تم + سرور و صلت کہ رخ فرقت دو لے الفت کہ در کلفت ہمیں نے پہلے گلا لٹایا ہمیں نے قابل تمھیں بنایا دل دھکر ملکوں پر بچھاؤ تو جان قربان ہو لبوں پر بجایا بجایا میرا گلا ہو تمھارا اسمین قصور کیا ہو	ہلکا عرش خدا کا پایہ ذرا تو خوف خدا کرو تم وفا کریں ہم جفا کرو تم دعا کریں ہم دعا کرو تم نشان بوسہ کہ داغ حسرت قبول ہو جو عطا کرو تم ہمیں نے یہ رنگ سب بجایا ہمارے حقین دعا کرو تم اب ایک سری سے بھی لیکر قدم پہ اپنے فدا کرو تم یہ میری تقدیر میں لکھا ہو کہ تجھ پر جو راجہ کرو تم
---	--

اگر لطف نہ نہ گانی جس دن سے تم سے جدا ہوا ہوں ہزاروں رنج و غم دل کو اٹھانے پڑے  
ستان الم و جدائی سینہ بے کینہ پر کھانے پڑے تمھاری جدائی میں ششت رو حیران سر سیمہ  
و پریشان ہوں مرغ بے مل و طائر نیم جان کیے تو بجایا ہو اور بیان سواے اس کے کیا ہو  
قرار پاتی نہیں جان زار بن تیرے بد تڑپ رہا ہو دل بے قرار بن تیرے بد گھمنڈ  
تھا مجھے جن جن کا سب وہ بھاگ گئے بد عواس و ہوش و تشکیب و قرار بن تیرے +  
دیکھے کچھ پڑے ہو ٹیکا ملانے والا اس سُر آرزو کو تمھارا وصال کب میرا اور چشم انتظار کو تمھارے  
رخسار تابان سے کب منور کرتا ہو۔ غزل ستراد۔ حال دل کس سے  
کہوں کوئی بھی غمخوار نہیں + غم فرقت کے سوا + اور اگر پوچھے کوئی قابل اظہار نہیں +  
چیکر رہنا ہو بھلا بد زلت کے بچ سے چھٹ سکتا نہیں کوئی دل + ہو بڑا بیچ + بیچ +  
کون سا دل ہو کہ جو اس میں گرفتار نہیں + ہو عجب دام بلا + سیکڑوں میں جکڑا فکر  
ہزاروں دلریش۔ ترے ہاتھوں لیکن + پاس تیرے کوئی سنجہ کب کوئی تلوار نہیں +



ہاں مگر ناز و ادا پہ کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہے۔ کہ جان ہی پرست پہ جس کو اب  
 دیکھو وہ سہ مار ہی ہشیار نہیں۔ اویست ہوش ربا بد مرٹے خاک دریا پہ عشاقِ ظفر و اوزن  
 اس کو خبر نہ اٹھ کے اب جائیں کہاں طاقتِ زقار نہیں پہ مثل نقش کف پا پہ ای مملکہ اقلیم یونانی  
 واسے شمع نہ دیا رکج ادائی تھا رس و مہری شمرہ آفاق ہر تم سے دل لگا کر راحت و آرام بالائے  
 طاق ہے۔ ۵۔ دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پر فن سکلا بد دوست جانا تھا تجھے جان  
 کاوشن سکلا بد جامع المتفرقین نے بہن غم کھانے کو اور تھیں دل دکھانے کو بنایا تھا کھائے  
 جو رستم اور ہمارے قصہ غم کے لکھنے کو ایک دفتر چاہیے انسان کی مجال نہیں کہ شمع اس سے  
 تحریر کرے اور ذرہ اس کا تسطیر تمھاری جدائی میں ہمارا حال پر ملال بحدے زبون ہے  
 بلکہ روز بروز افزون ۵۔ لگے یوں تو ہزار دن ہی تیر ستم کہ تڑپتے رہے پڑے خاک پہ  
 ہم پہ ترے ناز و کرشمہ کی تیغ دو دم لگی ایسی کہ ستم لگانا نہ رہا ۵۔ چاہے دل داری کے  
 چاہے دل آزاری کرے ۵۔ ای ظفر اس دل پر باکو ہم نے دل اتو دیا بد ۵۔ صنم جس  
 دم غم دوری سے دل مغموم ہوتا ہے مزا دل کے لگانے کا ہمیں معلوم ہوتا ہے بد ۵۔ بدھا  
 جس روز سے ہم کو خیال زلف تیرا ہے بد پریشان حل ہوں ایسا کہ سب کہتے ہیں سودا ہے۔

### مستند

کیوں ے دل جا ہی پھنسا میں نہ تجھے کہتا تھا	زلف ہی دامِ بلا میں نہ تجھے کہتا تھا
پاسِ خوبان کے نجائیں نہ تجھے کہتا تھا	ان کی باتوں پہ آئیں نہ تجھے کہتا تھا
دیوی آخر نہ تو آن شوخ ستمگار چہ کر د	باتو در دوستی آن نرگس بیار چہ کر د
بھرا الفت میں قدم کا نہیں دھرنا بہتر	ہو کنارا ہی بس اس حال سے کرنا بہتر
یارب اندوہ و جدائی سے تو مرنا بہتر	گذرے غم جی پہ تو بس جی سے گزنا بہتر
رفتہ رفتہ وہ ہوئے لہجہ آفت میں غریق	موج زن جھکے ہوا دل میں یہ دریا ے عمیق
تجھ ہی کہ جس قدر ماہِ رخاں زہرہ جبین دنا زنیناں پر ہی آئیں ہوتے ہیں اپنے عاشق زار کو	

شاو کام کرنے سے اٹھو کیا کام ہو انکی جانب سے تو ظلم و ستم و ایذا رسانی ہی مدام ہو۔

خدا یا نرم گردان از کرم دلہا سے خواہزا | و گریہ عشق را نا میدن یا عشق بازان را

اتو تسکین بخش دل بقرار ہمارے رنج و الم کا مطلق خیال نہیں بتیابی و فراق میں جان جانے کا ذرا تم کو ملال نہیں مگر مطلق یقین نہو گا کہ ہم تمہارے ہجر و فراق میں بیان مرنے ہیں زندگی کے دن بھرتے ہیں۔ دو ہا۔ پیارے تمہارے دس کو ادھر ہو جی آئے

اب کیا آگیا ہوت ہے گھٹ مون ہے کہ جاے | پریت تو داسون کیجئے جاسون سن قپیاے

جنے جنے کی پریت میں جنم اکارت جاے | چاہک چاہت سوانت جل چکی چاہت بھلا

ہم چاہت تم ملن کو جیسے چندر چکور | تم بھڑت چھن مون مروں کہا جیون بن تو ہن

تو صورت من مون بے وہی جیاوت ہو ہن | آپ یاران ہم سے ہم آغوش ہم ہیان

عالم تنہائی و بقراری میں بیہوش تم با واز دلکش غزلچوان ہم ہیان گریہ و زاری سے

نیجان۔ تم ہنسی خوشی میں مشغول ہم ناامیدی وصال سے ملول۔ تم ہر وقت ناز وادامین

آراستہ و پیراستہ ہم تمہاری جدائی سے بیان پریشان ہوش و حواس باختہ و مان از صبح

ناشام جلسہ عیش و طرب ہیان سرخ و لقب۔ اشعار۔ خدا لے تو لے آشنا نہیں ملتا۔

کوئی کسی کا نہیں دوست سب کہانی ہو پد ایک عقدہ نہ کھلا رشتہ تقدیر سے حیف

ہم نے فرسودہ بہت ناحق تدبیر کیا پد ملا میرے دلبر کو مجھ سے خدا پد نہیں تو راجی

ٹھکانے لگا پد ہاے کیا دن تھے کیا وہ راتیں تھیں پد کیا وہ چلیں تھیں کیا وہ

باتیں تھیں پد وہ بھی دن بھر کبھی صنم ہونگے پد ہم و تم ایک جا ہم ہوں گے پد سینہ

لبیز تمنا و طلب محرم سکوت پد نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ہی غمخوار پد نہ وہ چلیں

نہ ترنگین نہ خود آرائی ہو پد کچ تار یک ہوا در عالم تنہائی ہو پد جدائی آتش تیز است

می سوزد دل و جان را پد خدا بہرگز نصیب کس نسا زد داغ حجب ران را پد اے

گندم ناسے جو فروش تمہارے نامہ راحت شامہ کو بہر دم آنکھوں سے لگا تا ہوں تو نہ تر جان

جا کر اسی کو مونس تنہائی بناتا ہوں۔ نامہ آمد دل راطر بے پیداشد ہے یعنی از بہر حیاتم  
بے پیداشد ہے لیکن عہد تو آیا دلے کھجائے میں تخریر کا بیج ہے

اس کے گھٹے کا کون یا کون تقدیر کا بیج مضمون دل کا بھولا ہوا یا د ہو گیا جان جاتی ہر اجی آؤ خدا کے واسطے رات کو خواب میں بھی تو ہی نظر آتا ہے	بوسہ لیا جو خط کا تو دل شاد ہو گیا شکل اپنی ہم کو دکھلاؤ خدا کے واسطے دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے وصال یا رے سے دونا ہوا عشق
---	--

مرض بڑھ گیا جیون جیون دوا کی ہے حدیث شوق بروے قلم نمی آید ہے چنانکہ ہست بہل  
در رقم نے آید ہے زیادت نیست غافل دے ای مہربان من پاتوئی در دل توئی در جان  
توئی در زبان من پاتوئی محبوبہ جانستان تھارے وہان جام مشرب ارغوانی در دست  
اور اغیار ہمد یہاں سب انان و حوصلہ پست اور تنہائی و بیگینی کا عالم۔ وہان  
رفیقان تازہ سے ہر دم بوس و کنار و یاران محفل کے نظارے یہاں ہر لحظہ  
تھارے دیدار کا انتظار اور تھارے ظلم و ستم کے دل پر آئے۔

دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی کوہ کن کوہ مین اور قیس مرا صحرایں یا در دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو بر ریائے محبت زورق آسائے کے مائے ہم نگویم بوصلت مرا شا دکن	عمر کٹے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی سر پہنے کو رہا کوئی نہ ہمسرا پسنا قسمت میں جو کھا ہو آکی شتاب ہو کبھی ہیں اس کتاے اور کبھی ہیں اس کتاے ہم ز محرومی من دے یا دکن
---	---

اکسوس ہو کوئی دوست و آشنا اپنا نہوا حال اپنا تباہ کیسا نہوا نصیحت ناصح سے  
غم دونا ہوا بد قسمتی سے رونا ہوا۔ دل دل سے ہو کر تا بقرار ہی بیشتر ہے  
خانہ ماتم میں ہو پر سے سے زاری بیشتر کسی نے سچ کہا ہے۔ قطعہ درد دوری کا قبلہ  
جانے بہ دل بیدار کی بلا جانے ہے جو گزرتی ہے جان پر میرے پین ہی جانوں ہوں یا خدا جانے

اب تمھاری یاد میں اس وقت دریاے اشک چشمہ چشم سے جاری ہو حالت بیوشی طاری ہو تحریر کی طاقت نہیں اظہار حال کی قدرت نہیں۔ اب آگے کیا لکھوں احوال جی تو سننا تاہی زبان کرتی ہو لکنت اور کلیجہ بندہ کو آتا ہی ہو وہ

کر کا نیت پتیاں لکھتے جل بھڑکتے ہیں	کو رو کا غذا تھوڑے کچھ ہی کیوں بین
کا غذا بھیجتے ہیں جل کر کا نیت مس لیت	پانی برہا من بسو تھا لکھن نہیں دیت
پاتی دا کو بیجھے جو ہو دے پر دیں	جوش دن من ہی ہے تاکو کون سندیں

ای جان جان شرح شوق کو ایک دفتر چاہتے بس اذاب خط تمام کرتا ہوں سوائے تمنائے دیدار تمھارے شیدا کو اب کوئی آرزو نہیں زمانہ سازی یا بہت باتیں بنانے کی اپنی خونیں۔ ای قتال عالم اور سیحانم اب جامع المتفرقین کی درگاہ میں ہی التجا ہو کہ تم سے جلد ملائے وہ صورت دلربا ہو دکھلائے پردہ جدائی درمیان سے اٹھائے تاکہ دل مضطر کو چین آئے۔ آمین آمین آمین۔

### رباعی

سوا سی کا رد بارین گزرے	چار دن زندگی کے تھے افسوس
دور ہے انتظار میں گزرے	آرزو میں گزر گئے دو دن

زیادہ بس باقی ہوس

راقم الحروف کشتہ ناز دادا فریفتہ و شیدا  
فدوی حفیظ اللہ خان عفا اللہ عنہ  
از تھانہ بھولی ضلع ہر روئی اودھ۔



تقریظِ رنجیتہ قلم فصاحتِ قلم حشریہ محبتِ مروت مخزنِ خلق و عنایت  
وقتِ نوحی و حلی انجی منظر علی صاحبِ مہبطِ بلگرامی حفظہ اللہ تعالیٰ

سبحان اللہ کیا تیری قدرت کے کارخانے میں انسان ضعیف البنیان کی تو کیا حقیقت ہے  
فرشتگانِ مقرب تک گنہ ماہیت میں دیوانے ہیں جب چاہا شاخِ قلم خشک پر گل تر کھلا دیا  
شمع کو رو لایا پروانے کو جلا دیا۔ تیری معرفت میں چون دچرا بجا ہے تو ہی جانے کہ تو کیا ہے تو ہی  
تو خالقِ دو جہان صانعِ انس و جان ہے تو ہی نے یہ خمیہ رنگاری بے چوب درسیان ایسا تو کیا  
تو ہی نے ستاروں کی کلکاری بے مرد و ست و قلم دکھا کر فرشِ خاک پر روئے آب روان  
ایجا دیا تو ہی نے کیا کیا سر و شمشاد نسرت و نشتن اس گلشن بے بنیاد میں اگلے کیسے  
کیسے گل بوٹے اس خاکدانِ پرچمن میں کھلائے۔ فی الحقیقت تیری معرفت میں بڑے  
بڑے دور بینوں کو سرگردانی رہی آئینہ دار حیرانی رہی۔ جتنا چھانکر اپا یا جب آنکھیں  
بہم ہو بچائیں کچھ نظر نہ آیا۔ بس خموشی کے سوا چار انہیں۔ دم مارنے کا بار انہیں و دعویٰ  
و ہم بیکار ہے۔ محض خیالی آزار ہے۔ لہذا خاموشی بیانِ فرزانگی ہے۔ گویا فی محض دیوانگی ہے۔  
ہکو تو نے سب کچھ عطا فرمایا ہے۔ ترا خاک کا پتلا ہی نہیں بنایا ہے ہم اگر اپنے آپ کو بچشم  
ہوش دیکھیں تو گمان کیا یقین غالب ہو کہ فی عمرہ اپنی تعریف میں تر زبان رہیں مگر بقول  
حکیم سید بندہ رضا صاحب آرزو دریں بلگرام رباعی دنیا کا عجیب ہمنے لیکھا دیکھا ہے  
آج اور توکل اور تماشا دیکھا ہے جس علم کو محنتوں سے حاصل تھا کیا ہے دیکھا بھی تو چل چلا ہے  
اسکا دیکھا ہے دل سرد ہو گیا حشر میں خاک میں مل گئیں۔ حوصلہ گر و برو ہو گیا۔ بہالت  
کا طوطی بولتا ہے باکمالوں کو کون پوچھتا ہے۔ ۵۔ امروز بہاے ہنیم و عود دیکے است۔ ۶۔  
ہم مرتبہ خلیل و ممدویکے است۔ ۷۔ ترقی کمال معدوم۔ ۸۔ قدردانی رخصت قدردان معلوم۔ ۹۔  
نیکٹ ٹھہرے بڑے اچھے ہوئے۔ ۱۰۔ مصنفوں کی قدردانی دیکھ لی ہے مگر اس زمانہ

رتخیز میں ہمارے شفیق تحقیق شاعری میں یگانہ نشین طاق سیاق میں محسوس زمانہ سابق میں  
مشاق رنگین طبیعت عاشق مزاجوں کے باوجود شاہنشی حفیظ اللہ خان صاحب کی جرأت  
بھی قابل تحسین و آفرین ہی بقول صغیر بلگرامی ۵

کام رستم کا نہ تھا جو کیا فردوسی نے | نہیں ہر ایک سے کھینچتی ہی کمان شاعر  
کہ گلستہ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار و لیسندہ تالیف کر کے  
شوق طبیعت دکھایا رنگین مزاجوں کو اپنا بندہ بے درم بنایا۔ کیا خوب ہی۔ ہر دل عزیز ہے  
محبوبہ مرغوب ہی۔ شائق ہر بات میں ہی۔ ہر غزل اپنے رنگ کی۔ ہر ٹھمری نئے دھنگ کی  
شائقوں کے دل چین ہوئے جلتے ہیں۔ بے دیکھے اس کتاب کے تسکین نہیں پاتے ہیں  
اگرچہ یہ کتاب بیشال ہی مگر مولف بھی تو بڑا استاد ذی ہنر صاحب کمال ہی۔ عقل کا تپلا ہی  
اپنی یادگاری کا صفحہ روزگار پر کیا وسیلہ نکالا ہی۔ تالیف و مولف کی ثنا سے اس لیے  
خاصوشی اختیار کرتا ہوں مشک آن است کہ خود بوی نہ کہ عطار گوید میں کتا ہوں شتیاق نے  
مجھے بے اختیار کیا تقریظ سے اسکا خریدار ہوا عجیب الدعوات میری اس وقت کی دعا قبول  
کرے مولف کا دامن لائی مراد سے بھرے۔ آمین ختم آمین۔

تقریظ و قطعات تاریخ گلستہ اردو مولفہ منشی حفیظ اللہ خان صاحب  
حفیظ سائڈ وی از نتیجہ فکر کترین خلاق تنگ انام قمر الدین احمد برائے  
نام متخلص فوق متوطن سندیلہ

گئی فصل خزان بہار آئی	رنگ بھولوں پہ خوب ہی لائی
اندوزں جوش پر ہی رنگ چمن	رہے یوں ہی ہر اس بھر اکشن
شاخ گل پر ہی بلبلوں کا نجوم	سر شمشاد مسر یوں کی جود حرم

پی کے موزن اس قدر ہیں مست  
 الغرض دیکھ اس طرح کا سمان  
 کہ یکا یک ستایہ میں نے حال  
 خان والا نشان حقیقت اللہ  
 آفتاب سپر علم ہیں وہ  
 حق نے بخشی ہے ایسی طبع رسا  
 کین کتا میں مٹھون نے وہ تالیف  
 دیکھے جو کوئی ہو بہت مسرور  
 لکھا گلہ ستہ اندون ایسا  
 ایک سے ایک بڑھکے جبین غزل  
 ہیں محسوس ایسے خوب  
 متفرق بھی اس میں ہیں اشعار  
 الغرض ہر طرح کا شعر و سخن  
 عاشقانہ کلام ہے سارا  
 شکے کیونکہ نہ لوٹ جائے دل  
 ہی ہر اک کے سخن کا ڈھنگ جدا  
 گل مضمون کی ایسی ہی خوشبو  
 مطرب اس کی غزل اگر گائے  
 نہیں شک اس میں کچھ بھی ہو مہلا  
 یا خدا یہ جہان میں ہو مقبول  
 فکر تالیخ کی ہوئی جس دم

مجھ دل سے ہوا ہی قول البت  
 آئی جولانیوں پہ طبع روان  
 ہو گیا دور جس سے دل کا ملال  
 خلق سے جتنے ہی جہان آگاہ  
 دریکتا کے کجسہر علم ہیں وہ  
 نظر آتی ہے جس سے شان خدا  
 جتنے مضمون ہیں دلکش اور لطیف  
 دل مضطر کا انتشار ہو دور  
 منتخب عاشقانہ سرتا پا  
 دیکھ کر ہو شگفتہ دل کا کنول  
 جتنے مضمون ہیں دلکش و مرغوب  
 جس کا ہی مشتری صغار و کبار  
 جمع اس میں کیا بوجہ حسن  
 عاشقوں کا پیام ہے سارا  
 خط تازہ جو اس کو ہو حاصل  
 کیونکہ نہ حاصل ہو ہر حکما  
 سامعین کا دماغ تازہ ہو  
 دل عاشق و جد میں آئے  
 عاشقوں کے ہر درد کی دوا  
 تو مولف کا مدعا ہو حصول  
 سوچنے میں لگا اٹھا کے تسلیم

کیا بات نے تب تو یہ ظہار	فوق لکھنؤ عجیب باغ و بہار
قطعہ دیگر طبع از فوق بسال عیسوی ۱۲۰۲ھ	
ین مکرمۃ حفظہ میں جمع سب	کلام سخن دان نو و کن لکھنؤ میں بسال عیسوی ۱۸۸۲ھ
ایضاً	
منتخب مکرمۃ میں ہر سب کلام	دیکھ بیل یگل نجیار ہر فوق لکھنؤ غیرت گلزار ہر ۱۸۸۲ھ
خاتمۃ الطبع	
<p>الحمد للہ و المنة کہ اس زمانہ میں آقراں میں مجرمۃ مقبول جہان موسوم بکرمۃ حفیظہ اللہ خان معروف بہ شعار و پسند حسین ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج صحاب کے دل بہلانے کیواسطے نہایت عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی مزے دار عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلین بھیجنے کی گھڑی چوسا سا۔ بارہ ما سا۔ دادرا۔ دوبا۔ کبیت۔ سو یا وغیرہ بڑی خوبی اور خوش سہولی کیساتھ سیریل شاعران دوران مولوی حفیظ اللہ خان صاحب ساڈوی متخلص بے حفیظہ فسر مدرس مدرسہ موضع بنا پور پر گنہ بنگر تھانہ بکولی ضلع ہردوی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب نیشی شکر پور شاہ صاحب صبح بلکرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف فرما کر درج کی ہیں ہزاران حسن خوبی مطبع فیض بیج مشہور نزدیک دوسری نیشی نو لکھنؤ واقع لکھنؤ میں بے سرپرستی بنگالی انقلاب کے بہادری پاک، نرائن صاحب مالک مطبع موصوف باہ جولای ۱۹۱۱ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ</p>	
بار چہا طبع ہو کر نقل محفل اور عزیز ہر دل ہوا	
<p>اعلان۔ واضح ہو کہ اس کتاب کا تالیف مصنف صاحب نے بنام مطبع نیشی نو لکھنؤ عطا کیا ہے لہذا حسب منشا ایکٹ ۵۷ء کوئی صاحب بدون اجازت مطبع ہذا قصداً طبع نہ فرماوین۔</p>	



نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
دیوان جبار - از مرزا حسین -	۲۰۰ پائی	توشه آخرت - چیده قصائد غزلیات	
دیوان عاشق - از نذرت کھیلا لال -	۲۰۰	مذلت مصنف مولوی سید مظفر علی صاحب	۸۰
دیوان ضامن - از سید ضامن علی شاہ -	۲۰۰	دیوان سخن دہلوی - جلی قلم نہایت	
منظر عشق - معروف بہ دیوان قلق مصنف خواجہ		بلغ و دیح از غفر الدین حسین مخلص بہ سخن	
محمد زری صاحب لکھنوی -	۲۰۰	دو قسم کا غز -	
دیوان شائستہ پانچ یعنی چھ قافیہ ہم بحر		(۱) کا غز سفید گندہ -	۲۰۰ پ
بقا بلغ غزلیات ناسخ لکھنوی از نثری ہر چند پرے	۸۰	(۲) کا غز سفید رسمی -	۹۰ پ
دیوان حمد ایرودی کلام مفتی غلام سرور لاہوری	۳۰۰	دیوان میکش - جلد اول موسم بہار	
دیوان چہستان جوش - کلام نواب		عشق مولفہ سورج بھان صاحب کا غز سفید	۲۰
احمد حسین خان جوش مخلص -		دیوان شہیدی - مولفہ مولوی کریم خان	
دیوان بختاور - از منشی بختاور سنگھ -	۲۰۰	مخلص شہیدی -	۳۰۰ پائی
مجمع الاشعار - چیده چیده استادون کا		دیوان نعیمہ - از مولوی احمد علی -	۳۰
کلام یکجائی اردو فارسی -		ترجمہ اردو - شرح قصائد بچاچ از مولوی	
حسن بے نظیر شعراے نامی فارسی و اردو		عبدالمجید صاحب -	۱۲۰
کلام چیده -		دیوان عیش - معروف بہ تمکین معرفت	
دیوان گویا - کلام فقیر محمد خان بہادر -		مصنف منشی چھوٹن لال صاحب عیش -	۸۰ پ
رسالہ وار مخلص بہ گویا کا غز سفید و خانی -	۲۰۰	دیوان مناقب خیر البشیر از منشی	
ایضاً - حسب مراتب بالا -	۲۰۰	منور حسین مظفر پوری -	۲۰۰ پ
گلدستہ امانت - از مصنف اندر بجا -		بہار سخن - جس زمان فرحت اقرار زمین	
وان حیرت مصنف حکیم حافظ عبد الرحمن	۲۰۰	ایک جلد شاعر کا مطبع ہمایون پورا تھا	

